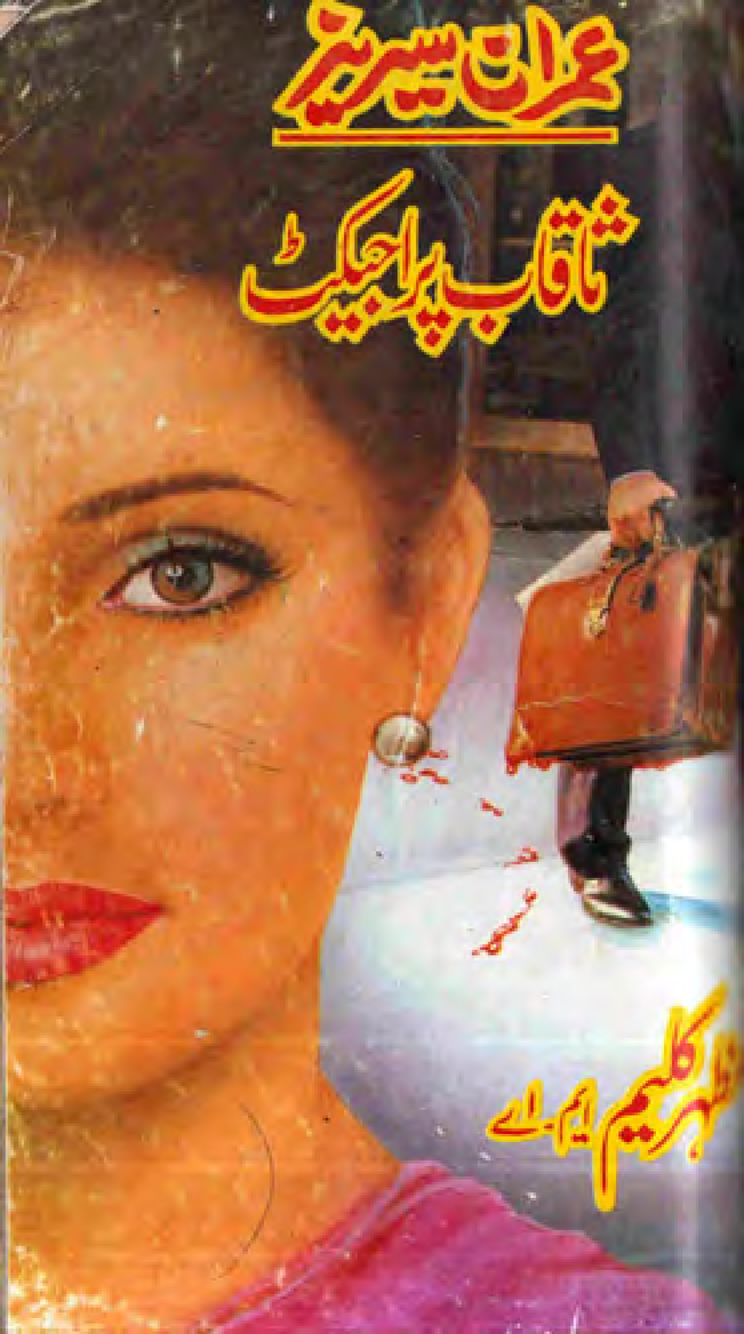
عمران سیریز
ثاقب پراجیکٹ
مظہر کلیم ایم اے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول "ثاقاب پراجیکٹ" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ موجودہ دور میں جیسے جیسے سائنس ترقی کرتی جا رہی ہے زمین سے نکلنے والی معدنیات کی اہمیت بھی اسی طرح روز بروز بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ ویسے تو ریت کو بھی معدنیات میں شامل کر لیا گیا ہے لیکن بعض معدنیات بھی زمین سے نکل آتی ہیں جنہیں کسی بھی ملک کی ترقی، خوشحالی اور کامیابی کی ضمانت سمجھا جاتا ہے۔ ایک لحاظ سے یہی معدنیات اس ملک کا مستقبل ہوتا ہے ایسی ہی معدنی دولت عمران کے ملک پاکیشیا میں بھی ماہرین نے ڈھونڈ نکالی جس سے پاکیشیا کا مستقبل وابستہ ہو گیا اس معدنیات کو نکالنے اور صاف کرنے کے لئے جو پراجیکٹ قائم کیا گیا۔ اس کا نام "ثاقاب پراجیکٹ" تھا۔ لیکن ظاہر ہے پاکیشیا کے دشمنوں کو پاکیشیا کی یہ ترقی اور خوشحالی کسی طرح بھی پسند نہ تھی۔ چنانچہ کافرستان نے پاکیشیا کے اس سنہرے مستقبل کو ہی ہائی جیک کر لینے کا منصوبہ بنا لیا اور اس طرح میں "ثاقاب پراجیکٹ" اڑا لیا گیا۔ یہ منصوبہ اس قدر بے داغ انداز میں بنایا گیا اور اس پر ایسے انداز میں عمل کیا گیا کہ مکمل "ثاقاب پراجیکٹ" ہائی جیک ہونے کے باوجود حکومت پاکیشیا اس کے تمام ادارے حتیٰ کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بھی اس کا علم نہ ہو سکا۔ لیکن

یہ بھی درست ہے کہ کاتب تقدیر انسانوں کے فیصلوں پر صاد نہیں کرتا۔ وہ اپنے فیصلے خود کرتا ہے۔ چنانچہ کاتب تقدیر نے بھی فیصلہ پاکیشیا کے حق میں کر دیا اور عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس پراجیکٹ کے ہائی جیک ہونے کا علم ہو گیا۔ لیکن یہ علم اس وقت ہوا جب چڑیاں کھیت چگ چکی تھیں لیکن عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے اراکین یہ کس طرح برداشت کر سکتے تھے کہ ان کے ملک کا مستقبل چوری کر لیا جائے اور وہ بے بس صرف دیکھتے رہ جائیں۔ چنانچہ عمران اور اس کے ساتھی دیوانہ وار اس پراجیکٹ کی واپسی کے لئے دوڑ پڑے اور پھر ایک ایسی دوڑ کا آغاز ہو گیا جس میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے سامنے صرف رکاوٹیں ہی رکاوٹیں تھیں اور ہر آنے والا لمحہ ان کی ناکامی کی ہی کہانی لے کر سامنے آ رہا تھا۔ لیکن کیا واقعی عمران اور اس کے ساتھی ناکام رہ گئے۔ کیا وہ پاکیشیا کے تیرہ کروڑ عوام کی ترقی اور خوشحالی اور ان کا سنہرا مستقبل انہیں واپس دلانے میں کامیاب بھی ہو سکے یا نہیں۔ اس کا فیصلہ تو آپ ناول پڑھ کر ہی کر سکیں گے۔ مجھے یقین ہے کہ منفرد انداز میں لکھا گیا یہ اچھوتا ناول قارئین کے اعلیٰ معیار پر ہر لحاظ سے پورا اترے گا۔ اب حسب دستور اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیں۔

دو منڈا۔ لرغا شیرانی سے داؤد شاہ صاحب لکھتے ہیں۔ "میں آپ کو قبائلی علاقے کے ایک دور دراز گاؤں سے خط لکھ رہا ہوں۔ قبائلی علاقے میں آپ کے ناول نوجوانوں میں انتہائی مقبول ہیں۔ ویسے تو آپ کے تمام ناول اپنی مثال آپ ہوتے ہیں لیکن "ہاٹ فیلڈ" کے سلسلے کے ناولوں نے تو واقعی دھوم مچا دی ہے۔ "ہاٹ فیلڈ"۔ "ہاٹ سپاٹ" اور "ہاٹ فائٹ" پر مشتمل یہ سیٹ پسندیدگی کے لحاظ سے واقعی ہاٹ سیٹ ثابت ہوا ہے اس سلسلے میں عمران اور اس کے ساتھیوں نے جس طرح جدوجہد کی ہے اور جس دیوانہ وار انداز میں انہوں نے امت مسلمہ کے خلاف کی جانے والی بھیانک سازش کا تار و پود بکھیرنے کے لئے کام کیا ہے وہ واقعی اپنی مثال آپ ہے۔ تیز اور جان لیوا ایکشن کے ساتھ ساتھ بے پناہ اور لمحہ بہ لمحہ بڑھنے والے سسپنس نے واقعی پڑھنے والے کو مکمل طور پر اپنے سحر میں گرفتار کئے رکھا ہے۔ ہماری طرف سے ایسے منفرد، دلچسپ اور جاندار ناول لکھنے پر مبارکباد قبول فرمائیں۔ ہمیں یقین ہے کہ آپ آئندہ بھی ایسے شاندار سلسلے لکھتے رہیں گے۔

محترم داؤد شاہ صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ "ہاٹ فیلڈ" کے سلسلے کی طویل کہانی واقعی قارئین میں انتہائی پسند کی گئی ہے اور جس قدر خطوط اس سیٹ کے سلسلے میں میرے پاس پہنچے ہیں اور مسلسل آ رہے ہیں اتنی تعداد میں خطوط شاید پہلے کسی بھی سلسلے کی نسبت وصول نہیں ہوئے۔ تمام خطوط کا جواب فرداً فرداً نہیں دیا جا سکتا۔ اس لئے آپ کے خط کے حوالے سے میں آپ کے ساتھ ساتھ ان تمام قارئین کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ جنہوں نے اس سیٹ کی پسندیدگی کے لئے خطوط لکھے ہیں۔ میری ہمیشہ یہی

کوشش رہی ہے کہ قارئین کو جاسوسی ادب کی نئی سے نئی، اچھوتی اور منفرد جہتوں سے روشناس کراؤں اور انشاء اللہ آئندہ بھی میری یہی کوشش رہے گی۔

احمد پور شرقیہ سے محمد عرفان صاحب لکھتے ہیں۔ "میں آپ کے ناولوں کا دیرینہ قاری ہوں اور آپ کے تقریباً تمام ناول میں نے بغور پڑھے ہیں۔ خاص طور پر آپ کا ناول "مثالی دنیا" تو مجھے بے حد پسند آیا ہے۔ کیونکہ وہ انتہائی منفرد انداز کا ناول ہے۔ میری آپ سے ایک استدعا ہے کہ اب سیکرٹ سروس میں نئے ممبروں کے اضافے کی اشد ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ اس طرف ضرور توجہ دیں گے"۔

محترم محمد عرفان صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک سیکرٹ سروس میں نئے اراکین کی شمولیت کا تعلق ہے۔ اتنا تو آپ جانتے ہیں کہ سیکرٹ سروس کوئی عام ادارہ نہیں ہے کہ اس میں آسانی سے کسی آدمی کو شریک کر لیا جائے۔ سیکرٹ سروس میں شمولیت کی خواہش رکھنے والوں کو واقعی تربیت کے ہفت خواں طے کرنے پڑتے ہیں۔ اس لئے آپ کی خواہش بجا لیکن سیکرٹ سروس کا انتہائی کڑا معیار اپنی جگہ پر ہے۔ بہرحال امید پر دنیا قائم ہے ہو سکتا ہے کہ آپ کی خواہش جلد پوری ہو جائے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے۔

عمران اپنے فلیٹ میں موجود تھا۔ اس کے ہاتھ میں ضخیم سی کتاب تھی۔ جب کہ سامنے میز پر کتابوں کا ایک ڈھیر سا پڑا ہوا تھا۔ پچھلے ایک ہفتے سے چونکہ سیکرٹ سروس کے پاس کوئی کیس نہ تھا، اس لئے عمران پر مطالعہ کا جنون سا سوار ہو گیا تھا وہ گزشتہ ایک ہفتے سے مسلسل کتابیں پڑھنے میں ہی مصروف تھا۔ اب یہ اور بات ہے کہ اس بار سلیمان کی جان مسلسل چائے بنا کر لانے سے اس لئے بچ گئی تھی کہ کوٹھی کا خانساماں بیمار ہونے کی وجہ سے چھٹی پر چلا گیا تھا اور اماں بی نے سلیمان کو کوٹھی میں بلوا لیا تھا کیونکہ ثریا بھی اب کوٹھی میں نہ رہتی تھی۔ شادی کے بعد وہ اپنے شوہر کے ساتھ کچھ عرصے کے لئے غیر ملک چلی گئی تھی اور اماں بی اکیلی بغیر خانساماں کے نہ رہ سکتی تھیں۔ اس لئے چائے اب عمران کو خود ہی بنانا پڑتی تھی اور اس نے اس کا حل یہ نکالا تھا کہ وہ ایک ہی بار کافی مقدار میں چائے بنا کر

فلاسک میں بھر لیتا اور پھر اطمینان سے بیٹھا بار بار پیتا رہتا تھا۔ وہ مطالعہ میں مصروف تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے کتاب سے نظریں ہٹائے بغیر رسیور اٹھالیا۔

"یس علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔ کیونکہ اس کا ذہن کتاب میں ہی مصروف تھا وہ اس وقت ایک انتہائی اہم سائنسی مقالہ پڑھنے میں مگن تھا۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"تو لیا۔ کیا مطلب اب بولنے والے تولیے بھی مارکیٹ میں آگئے ہیں۔ حیرت ہے۔ پھر تو ہوٹل والوں کو بڑی پریشانی ہو گی۔ جہاں چوتھے آدمی نے تولیے سے منہ صاف کیا۔ تولیہ بول پڑے گا کہ جناب اب میں گندہ ہو گیا ہوں اس لئے اب پانچویں کی گنجائش نہیں رہی۔ ورنہ اب تو وہ سینکڑوں گاہکوں کو ایک ہی بے زبان تولیے سے بھگتا دیتے ہیں"...... عمران کی زبان جو کہ شاید پچھلے ایک ہفتے سے خاموش تھی پوری رفتار سے رواں ہو گئی تھی۔

"تولیے کو تمہاری زبان مل جائے تو شاید پہلا گاہک ہی بوکھلا کر بھاگ اٹھے۔ ایسا ہے۔ تم کسی ڈاکٹر سے واقعی علاج کراؤ تمہاری زبان کی حرکت ضرورت سے زیادہ ہو گئی ہے"...... جولیا نے جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ واقعی تمہارا مشورہ بالکل درست ہے۔ واقعی مجھے کسی زبان

کے ماہر مطلب ہے ٹنگ سپیشلسٹ سے مشورہ کرنا پڑے گا۔ تم کتنی فیس لیتی ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب میں ڈاکٹر تو نہیں ہوں۔ کیا اب تمہارا دماغ بھی ساتھ ہی خراب ہو چکا ہے"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس میں دماغ کی خرابی کا کیا تعلق ہے۔ زبان کی ماہر تو خواتین ہوتی ہیں اور تم بہرحال ایک خاتون تو ہو۔ اس لئے ٹنگ سپیشلسٹ ہوئیں مگر میں تو غریب آدمی ہوں۔ ایک چھوٹے سے فلیٹ میں رہتا ہوں۔ میں تو عام ڈاکٹر کی فیس بھی ادا نہیں کر سکتا۔ سپیشلسٹ کی فیس کیسے دے سکتا ہوں۔ اس لئے مجبوری ہے۔ تمہیں میری باتیں تو سننی ہی پڑیں گی۔ ہاں ایک کام ہو سکتا ہے کہ تم بعد میں جا کر کسی کان سپیشلسٹ سے مل لینا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر غربت بہت زیادہ تنگ کر رہی ہے تو کچھ رقم بھجوا دوں۔ میرے بنک اکاؤنٹ میں خاصی بڑی رقم جمع ہو چکی ہے اور میرے پاس اس کا کوئی مصرف ہی نہیں ہے"...... جولیا کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"کتنی رقم ہو گی اندازاً"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"دس بارہ لاکھ تو جمع ہو ہی چکے ہوں گے"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بس۔ اتنی سی رقم۔ حیرت ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہارے چیف کی کنجوسی کا میں اکیلا ہی شکار نہیں ہوں۔ تم لوگ بھی ہو۔ وہ تو

مجھے کہتا ہے کہ سیکرٹ سروس کے ممبران کو بڑی بھاری تنخواہیں ملتی ہیں۔مگر"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چیف کنجوس نہیں ہے۔وہ واقعی بھاری تنخواہیں دیتا ہے۔لیکن ہمارے سارے اخراجات چونکہ سرکاری طور پر ادا ہو جاتے ہیں اس لئے تنخواہ کا ہمارے پاس کوئی مصرف ہی نہیں ہے۔چنانچہ ہم سب ممبران نے مل کر ایک ٹرسٹ بنایا ہوا ہے۔جس کا انچارج صفدر ہے ہم ہر ماہ اسے رقم دے دیتے ہیں اور وہ خود ہی ہم سب کی طرف سے ہسپتالوں اور ایسے دوسرے اداروں میں عطیات جمع کرا دیتا ہے۔اس کے باوجود بھی دس بارہ لاکھ تو بہر حال پڑے ہی ہوں گے اکاؤنٹ میں"

جولیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ اسے معلوم تھا کہ ایسا ٹرسٹ قائم ہے اور خیراتی مقاصد میں بھاری رقومات ممبران کی طرف سے جمع کرائی جاتی ہیں لیکن چونکہ اس سے آج تک کسی نے ذکر نہ کیا تھا اس لئے وہ بھی خاموش رہا تھا۔

"کمال ہے۔صفدر نے آج تک بتایا ہی نہیں کہ وہ ساری ٹیم کی تنخواہیں اکیلے ہضم کر رہا ہے۔میں بھی کہوں کہ اس کے چہرے پر خون کی مقدار روز بروز بڑھتی کیوں جا رہی ہے"...... عمران نے جان بوجھ کر کہا۔

"کیا۔کیا کہہ رہے ہو۔خبردار اب اگر کوئی بکواس کی۔صفدر ایسا آدمی نہیں ہے۔سمجھے"...... جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"بالکل ایسا آدمی ہے...... ورنہ کم از کم مجھ جیسے غریب آدمی تک تو

تھوڑی بہت رقم پہنچ ہی جاتی...... قسم لے لو جو آج تک ایک پائی بھی ملی ہو"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم جیسے غریب کو رقم دینا اسے ضائع کرنا ہے۔بہر حال تم نے مجھے خواہ مخواہ باتوں میں الجھا دیا۔میں نے تمہیں اس لئے فون کیا تھا کہ میں طویل رخصت لے کر سوئٹزر لینڈ جا رہی ہوں۔باقی ساتھی تو چونکہ سروس میں ہیں۔اس لئے وہ تو چیف کے حکم کے پابند ہیں۔لیکن تم تو آزاد ہو۔اس لئے کیا تم میرے ساتھ چل سکتے ہو"......

جولیا کے لہجے میں ہلکا سا جذباتی پن موجود تھا۔

"کتنے عرصے کے لئے جا رہی ہو"...... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

"میرا خیال ہے ایک سال تو لگا کر ہی واپس آؤں گی بس اچانک ہی میرا دل سوئٹزر لینڈ کے لئے بے چین ہو گیا ہے اور ویسے بھی مسلسل کام کر کر کے میں اب اعصابی اور ذہنی طور پر تھک گئی ہوں"۔جولیا نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایک سال۔کیا تمہارا چیف اتنی طویل رخصت تمہیں دے دے گا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"گھوموں گی ۔ پھروں گی ۔ تفریح کروں گی ۔ اپنی مرضی سے سوؤں گی ، اپنی مرضی سے اٹھوں گی ۔ میں تو کہتی ہوں تم ساتھ چلے چلو ۔ پھر واقعی تفریح کا لطف آجائے گا" .... جولیا نے کہا ۔

"لیکن مجھے بھی تمہارے چیف سے اجازت لینی پڑے گی ۔ پھر میرے ساتھ ساتھ سلیمان کا خرچہ" ...... عمران نے کہا ۔

"سلیمان کا خرچہ کیا مطلب" .... جولیا نے چونک کر پوچھا ۔

"وہاں سوئٹزر لینڈ میں ظاہر ہے ۔ مونگ کی دال تو پکتی ہی نہ ہو گی اور مسلسل مونگ کی دال کھا کھا کر اب سوائے مونگ کی دال کے اور کوئی چیز مجھے ہضم ہی نہیں ہوتی ۔ اس لئے اگر دس بارہ ٹن مونگ کی دال مع آغا سلیمان پاشا کے ساتھ نہ لے گیا تو پھر سوئٹزر لینڈ کے ہسپتالوں تک ہی میری تفریح محدود ہو کر رہ جائے گی" .... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

"اوہ ۔ نانسنس خواہ مخواہ بہانہ مت کرو ۔ سنو میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ تم میرے ساتھ جاؤ گے ۔ بس ۔ اس لئے تم تیاری کرو" ۔ دوسری طرف سے جولیا نے تیز اور فیصلہ کن لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا ۔ عمران نے جلدی سے کریڈل دبایا اور تیزی سے بلیک زیرو کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے ۔ وہ جلدی اس لئے کر رہا تھا کہ اسے معلوم تھا کہ جولیا بھی فوراً ہی بلیک زیرو سے رابطہ کرے گی اور وہ اس سے پہلے بلیک زیرو سے بات کر لینا چاہتا تھا ۔ اس طرح جولیا کو جب انگیج ٹون ملے گی تو وہ پھر وقفہ دے کر بات کرے گی ۔

"ایکسٹو" .... رابطہ قائم ہوتے ہی بلیک زیرو کی آواز سنائی دی ۔

"ایکس تھری اڑنے کے لئے پر تول رہی ہے ۔ بلیک زیرو ہزار بار میں نے تم سے کہا ہے کہ پر کتر لو ۔ لیکن تم مانتے ہی نہیں تھے" ۔ عمران نے اپنی اصل آواز میں کہا ۔

"کیا ۔ کیا مطلب عمران صاحب کیا یہ کوئی نیا مذاق ہے" .... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران نے اسے جولیا کا فون آنے اور اس سے ہونے والی گفتگو تفصیل سے بتا دی ۔

"یہ جولیا کو نجانے بیٹھے بیٹھے کیا ہو جاتا ہے ۔ نئی بات سوچ لیتی ہے" .... بلیک زیرو کے لہجے میں ہلکا سا غصہ تھا ۔

"ہوم سکنس کی بیماری خواتین میں کچھ زیادہ ہی ہوتی ہے اور سوئٹزر لینڈ بہرحال اس کا ہوم تو کہلایا جا سکتا ہے" .... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

"تو آپ کا کیا مطلب ہے اسے ایک سال کی رخصت دے دی جائے ۔ اتنی طویل رخصت" .... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

"اتنی طویل رخصت تو بہرحال نہیں دی جا سکتی ۔ لیکن جولیا کی یہ بات بھی درست ہے کہ مسلسل کام کرنے کی وجہ سے وہ ذہنی اور اعصابی طور پر تھک گئی ہے ۔ تم ایسا کرو کہ جولیا جب تم سے رخصت مانگے تو تم اسے اس شرط پر رخصت دے دو کہ جب اس کی ضرورت

پڑے گی اسے کال کر لیا جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"تو کیا آپ بھی ساتھ جائیں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں میرے جانے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کسی بھی وقت یہاں کوئی کیس شروع ہو سکتا ہے۔ اگر وہ میرے متعلق کوئی بات کرے تو تم نے صرف اتنا کہنا ہے کہ کہیں آنا جانا میری اپنی مرضی پر منحصر ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے جواب دیا اور عمران نے او۔ کے کہہ کر رسیور رکھ دیا اور کتاب اٹھا کر اس نے اس پر دوبارہ نظریں جما دیں۔ پھر بجانے کتنا وقت گزرا تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ جولیا نے دوبارہ فون کیا ہو گا۔

"یس علی عمران ایم۔ ایس۔ سی۔ ڈی۔ ایس۔ سی (آکسن) خود بلکہ بزبان خود سپیکنگ"...... عمران نے کہا۔

"مجھے تمہاری ڈگریاں چیک کرانی پڑیں گی۔ جس زور شور سے تم اپنی ڈگریوں کا پروپیگنڈہ کرتے ہو اس سے مجھے شک پڑتا ہے کہ کہیں یہ جعلی نہ ہوں"...... دوسری طرف سے سر سلطان کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ڈگریاں۔ کن ڈگریوں کی بات کر رہے ہیں آپ"...... عمران نے جان بوجھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی۔ ایم۔ ایس۔ سی۔ ڈی۔ ایس۔ سی جو تم باقاعدگی سے اپنے

نام کے ساتھ دوہراتے رہتے ہو"...... سر سلطان نے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کمال ہے۔ اب میں کیا کہوں۔ پتہ نہیں حکومت کی وزارت خارجہ کیسے چل رہی ہو گی۔ کہ آپ القابات کو ڈگریاں سمجھتے ہیں۔ اب بھلا میں اگر کہوں کہ آپ نے سر کی ڈگری کہاں سے لی ہے تو آپ مجھے یقیناً دوبارہ سکول میں داخل کرا دیں گے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو یہ ڈگریاں نہیں ہیں القاب ہیں"...... سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"جی ہاں کچھ القاب ایسے ہوتے ہیں جو حکومت عطا کرتی ہے۔ انہیں نام سے پہلے بولا جاتا ہے جیسے سر۔ خان بہادر۔ نواب وغیرہ وغیرہ اور کچھ القاب ایسے ہوتے ہیں جو غیر سرکاری طور پر لوگوں کو ملتے ہیں۔ انہیں نام کے بعد بولا جاتا ہے۔ جیسے ایم۔ ایس۔ سی اور ڈی ایس۔ سی وغیرہ"...... عمران نے ایسے انداز میں بات کی جیسے کوئی استاد کسی کند ذہن بچے کو سمجھا رہا ہو۔

"تو یہ القاب ہیں۔ کیا مطلب ہوا ان القابات کا"...... سر سلطان نے بھی لطف لینے کے سے انداز میں کہا۔

"مطلب تو میں نے آج تک کسی سے پوچھا ہی نہیں آپ نے کبھی "سر" کا مطلب پوچھا ہے حکومت سے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سر کا مطلب پوچھنے کا کیا ضرورت ہے۔ سر کا معنی ہے۔ جناب"۔ سر سلطان نے جواب دیا۔

"خواہ مخواہ جناب مطلب ہو گیا۔ ایس۔ آئی۔ آر۔ کا مطلب علیحدہ علیحدہ ہو گا مثلاً ایس سے سپیشل۔ آئی سے ان سین مطلب ہے جو ذہنی طور پر متوازن نہ ہو اور آر سے ریذیڈنس۔ یعنی رہائش گاہ اب آپ مطلب سمجھ گئے ہوں گے کہ آپ کو سر کا خطاب کیوں دیا گیا ہے۔ میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ حکومت کی مرضی"....... عمران نے کہا اور دوسری طرف سے سر سلطان بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

"تم سے خدا سمجھے۔ بات کو کہاں سے کہاں لے جاتے ہو۔ بہر حال مطمئن رہو۔ تمہاری ڈگریاں چیک نہیں ہوں گی۔ تم بے شک ایک کی بجائے دو بار انہیں دوہرایا کرو۔ میں نے فون اس لئے کیا تھا کہ تمہاری اماں بی انتہائی سنجیدگی سے تمہاری شادی کے بارے میں سوچ رہی ہیں۔ تمہارے ڈیڈی نے مجھے بتایا ہے کہ گو انہوں نے تمہاری اماں بی سے کہا ہے کہ تم نکمے اور آوارہ ہو۔ اس لئے وہ کسی شریف آدمی کی لڑکی کی قسمت نہیں پھوڑ سکتے۔ لیکن تمہاری اماں بی بضد ہیں اور میں نے سنا ہے کہ انہوں نے کوئی لڑکی پسند بھی کر لی ہے۔ میں نے سوچا کہ تمہیں بتا دوں"........ سر سلطان نے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"لڑکی پسند کر لی ہے۔ مگر ڈیڈی اس کو اس عمر میں..... اب میں کیا کہوں"۔ عمران نے کہا اور دوسری طرف سے سر سلطان ایک بار پھر

ہنس پڑے۔

"تمہارے ڈیڈی کے لئے نہیں تمہارے لئے۔ سمجھے۔ مجھے بھابھی کی ضد کا علم ہے۔ اگر وہ اڑ گئیں تو تم چاہے لاکھ انکار کرو۔ تمہیں بہر حال شادی کرانی ہی پڑے گی۔ ویسے عمران بیٹے اگر تم اب شادی کر ہی لو تو اس میں کیا ہرج ہے۔ اب تمہاری بہن ثریا بھی کوٹھی میں نہیں رہتی اور بھابی کو اب واقعی ایک عدد بہو کی ضرورت تو ہے"....... سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ بھی سفارش کر رہے ہیں تو ٹھیک ہے مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے"......... عمران نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تو پھر میں بھابی کو تمہاری رضامندی کے بارے میں بتا دوں"۔ سر سلطان نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بالکل بتا دیں۔ میں بھلا اماں بی کے سامنے دم مار سکتا ہوں"۔ عمران نے جواب دیا۔

"اوہ اوہ۔ ویری گڈ۔ تم نے واقعی اچھا فیصلہ کیا ہے"۔ دوسری طرف سے سر سلطان کی مسرت بھری آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور عمران نے بھی مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اسے پتہ لگ گیا تھا کہ اماں بی نے سر سلطان کو کہا ہو گا کہ وہ عمران سے بات کریں۔ کیونکہ اماں بی نے واقعی ثریا کی شادی کے بعد عمران کی شادی پر اصرار شروع کر دیا تھا لیکن عمران ہر بار انہیں کسی نہ کسی انداز میں ٹال جاتا تھا اور پھر عمران نے ابھی رسیور رکھا ہی تھا کہ ٹیلی

فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔

" یس علی عمران۔ بول رہا ہوں "...... عمران نے اس بار صرف اپنا نام لینے پر ہی اکتفا کیا تھا۔

" تم تیار ہو گئے ہو یا نہیں "...... دوسری طرف سے جولیا کی مسرت بھری آواز سنائی دی اور عمران سمجھ گیا کہ بلیک زیرو نے اس کی ہدایت کے مطابق جولیا کو رخصت دے دی ہو گی۔

" تم یقین کرو جولیا۔ میں مجبوراً تیار ہوا ہوں۔ ورنہ تم جانتی ہو کہ میں تو اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا "...... عمران نے بڑے مسمسے سے لہجے میں کہا۔

" کیا مطلب یہ تم کس تیاری کی بات کر رہے ہو "...... جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تم یقین کرو جولیا۔ میں نے بے حد مجبور ہو کر ہاں کی ہے "۔ عمران نے اسی لہجے میں کہا۔

"ہاں کی ہے۔ کس بات کی ہاں کی ہے "...... جولیا کے لہجے میں اور زیادہ حیرت نمایاں ہو چکی تھی۔

" تیار ہونے کی۔ اب کیا کروں بعض اوقات آدمی واقعی مجبور ہو جاتا ہے "...... عمران نے جواب دیا۔

" کیا بکواس ہے۔ سنو چیف نے مجھے اجازت دے دی ہے۔ البتہ اس نے ایک شرط لگادی ہے کہ جب ضرورت پڑی مجھے کال کر لیا جائے گا۔ میں نے تمہاری بات کی تو چیف نے کہا کہ تم آزاد آدمی ہو۔ جانا یا

نہ جانا تمہاری اپنی مرضی پر منحصر ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ تمہیں نہ روکے گا۔ اس لئے بس تم تیاری کر لو۔ میں دو تین روز تک روانہ ہو جانا چاہتی ہوں سمجھے "...... جولیا نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

" کاش واقعی میری مرضی پر کچھ منحصر ہوتا۔ اگر واقعی ایسا ہوتا تو یقین کرو میں کبھی تیار نہ ہوتا۔ لیکن اماں بی کو تم جانتی ہو۔ کیا کروں مجبوری ہے "...... عمران نے اسی طرح معصوم سے لہجے میں کہا۔

" کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ اماں بی کا اس میں کیا ذکر آگیا "...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

" تم جانتی تو ہو۔ پھر جان بوجھ کر کیوں ایسی باتیں کر رہی ہو۔ ثریا کی جب سے شادی ہوئی ہے۔ اماں بی کا اصرار بڑھتا ہی جا رہا ہے اب بتاؤ میں کیا کر سکتا ہوں "...... عمران نے آخر کار بات کھول ہی دی اور دوسری طرف سے یکلخت لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

" ہیلو ہیلو جولیا۔ ہیلو یقین کرو میں "...... عمران نے تیز لہجے میں کہنا شروع کیا لیکن پھر دوسری طرف سے کریڈل رکھ دینے پر اس نے بھی فقرہ مکمل کیے بغیر رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر شرارت بھری مسکراہٹ موجود تھی۔ لیکن اس نے کتاب نہ اٹھائی تھی۔ چند لمحوں بعد اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ کافی دیر تک گھنٹی بجتی رہی۔ پھر دوسری طرف سے رسیور اٹھالیا گیا۔

" جولیا بول رہی ہوں "...... جولیا کی رندھی ہوئی آواز سنائی دی۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ رو رہی ہے۔

"ایکسٹو"........ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"........ جولیانے اسی طرح سپاٹ سے لہجے میں جواب دیا جیسے اب اسے کسی ایکسٹو وغیرہ سے کوئی دلچسپی نہ رہی ہو اور وہ صرف رسم نبھارہی ہو۔

"عمران کو تم اپنے ساتھ کتنے دن کے لئے لے جارہی ہو"۔ عمران نے مخصوص لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"میں تو اسے ساتھ نہیں لے جارہی جناب۔ پہلے میں نے اسے کہا تھا کہ وہ ساتھ چلے۔ آپ نے بھی بات اس کی مرضی پر چھوڑ دی تھی۔ لیکن اب میں نے اسے فون کیا ہے تو اس نے بتایا ہے کہ وہ ساتھ نہیں جاسکتا کیونکہ وہ اپنی اماں بی کے اصرار پر شادی کر رہا ہے"۔ جولیا نے رندھے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ بات کرتے کرتے بے اختیار رو پڑے گی۔

"لیکن مجھے تو اس نے فون کر کے کہا ہے کہ تم نے اسے ساتھ سوئٹزرلینڈ جانے کی دعوت دی ہے اور اس نے اپنی اماں بی سے بھی اجازت لے لی ہے اور اب جانے کے لئے تیار ہے........ اس نے بتایا ہے کہ تم نے اسے فون کیا تھا اور اس نے تمہیں بھی بتا دیا ہے کہ وہ جانے کے لئے تیار ہے۔ کیا اس نے مجھ سے غلط بیانی کی ہے"........ عمران نے لہجے میں موجود مخصوص سرد مہری میں مزید اضافہ کرتے ہوئے کہا۔

"ج۔ جی۔ کیا واقعی اس نے یہ کہا ہے۔ اوہ۔ اوہ سوری۔ م۔ م

میرا مطلب ہے۔ آپ تو غلط نہیں کہہ سکتے۔ اس نے واقعی ایسا کہا ہوگا م۔ م۔ میں غلط سمجھی ہوں سر۔ میں سمجھی وہ کہہ رہا ہے کہ وہ اپنی اماں بی کے اصرار پر شادی کے لئے تیار ہوگیا ہے آئی۔ ایم۔ سوری۔ سر۔ وہ وہ جب چاہے واپس آسکتا ہے۔ سر۔ میں بھلا اسے وہاں کیسے روک سکتی ہوں سر"........ جولیانے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا تم نے سیکرٹ سروس کے دوسرے ممبران کو بھی دعوت دی ہے"........ عمران نے پوچھا۔

"دوسرے ممبران۔ اوہ نہیں جناب وہ تو ملازم ہیں"........ جولیا نے اور زیادہ بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سنو فی الحال یہاں کوئی کام نہیں ہے۔ تم ایسا کرو کہ باقی ساتھیوں کو اپنی طرف سے دعوت دے دو اور میری طرف سے کہہ دینا کہ میں نے اجازت دے دی ہے۔ جو ممبرز تمہارے ساتھ جانا چاہیں۔ وہ بے شک چلے جائیں اور تمہارے ساتھ جانے والے تمام سیکرٹ سروس کے ممبران کے اخراجات سرکاری ہوں گے۔ البتہ عمران کو اپنا خرچہ خود برداشت کرنا ہوگا"........ عمران نے نرم لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی ابھی اس نے رسیور رکھا ہی تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے رسیور اٹھالیا۔

"بھائی میں مطالعہ کرنا چاہتا ہوں اور سنا ہے۔ مطالعہ بے حد مفید چیز ہے۔ اس سے انسان کے ذہن کے وہ خانے بھی روشن ہو جاتے ہیں

جو بند پڑے ہوتے ہیں اور میرے تو یقیناً سارے ہی خانے تاریک پڑے ہوں گے ۔ اگر تم فون نہ کرو تو زیادہ نہیں تو کم از کم ایک خانہ تو روشن ہو جائے گا اور اسی روشنی کی وجہ سے میں اپنی زندگی کا باقی راستہ بھی افتاں و خیزاں طے کر لوں گا "...... عمران نے رسیور اٹھاتے ہی بڑے مسمسے سے لہجے میں لیکن بغیر فل سٹاپ لگائے پوری روانی سے بولنا شروع کر دیا۔

" یہ تم کیا اول فول بک رہے ہو ۔ کیا فلیٹ میں بجلی نہیں ہے جو وہاں اس قدر اندھیرا ہے کہ تمہیں کچھ نظر ہی نہیں آرہا اور یہ خانے وغیرہ کیا ہوتے ہیں "...... دوسری طرف سے اماں بی کی حیرت بھری آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

" اوہ اوہ اماں بی آپ ۔ وہ دراصل میں سمجھا بجلی گھر والوں کا فون ہے ۔ بجلی کا سرکٹ شارٹ ہو گیا تھا ۔ میں نے انہیں فون کیا تھا ۔ اب سرکٹ صحیح ہو گیا ہے ۔ آپ نے کیسے فون کیا اماں بی خیریت عمران نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" بھائی سلطان احمد نے ابھی فون کیا تھا ۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ تم شادی پر تیار ہو گئے ہو "...... اماں بی نے کہا اور عمران نے بے اختیار ہاتھ سر پر رکھ لیا ۔ اس کا خیال تھا کہ سر سلطان مذاق کر رہے ہیں اور اس نے بھی مذاق مذاق میں رضامندی ظاہر کر دی تھی ۔ لیکن اسے کیا معلوم تھا کہ یہ سب کچھ اس قدر سنجیدگی سے ہو رہا ہے کہ سر سلطان نے فوراً ہی اماں بی کو فون بھی کر دیا۔

" سر سلطان ۔ ہاں اماں بی ۔ انہوں نے فون کیا تھا ۔ لیکن اماں بی کیا میں آپ کا بیٹا نہیں ہوں "...... عمران نے کہا۔

" کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ پھر وہی اول فول کہیں تم پر کسی کالے شیطان کا سایہ تو نہیں ہو گیا "...... اماں بی کی بری طرح گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

" اماں بی سر سلطان نے مجھے کہا تھا کہ آپ نے میرے لئے کوئی لڑکی پسند کر لی ہے "...... عمران نے کہا۔

" ہاں انہوں نے صحیح کہا ہے ۔ میں نے ایک اعلیٰ گھرانے کی لڑکی پسند کر لی ہے ۔ چیف سیکرٹری کی بھتیجی ہے ۔ ثریا کی سہیلی بھی رہی ہے ۔ رومانہ نام ہے اس کا بے حد سعادت مند اور فرمانبردار بچی ہے ۔ تم دیکھو گے تو میری پسند کی داد دو گے اور وہ لوگ بھی تم سے ملنا چاہتے ہیں ۔ تم ایسا کرو آج شام کو ان کے گھر ہو آنا "...... اماں بی کے لہجے میں مسرت تھی۔

" وہ چیف سیکرٹری آصف خان کی بھتیجی رومانہ اس کی بات کر رہی ہیں ناں آپ ۔ وہ جو ثریا کی سہیلی تھی "...... عمران نے کہا۔

" ہاں ہاں ۔ کیوں ۔ تم نے کیوں پوچھا ۔ کیا تم اسے جانتے ہو " ۔ اماں بی کے لہجے میں ہلکا سا غصہ تھا۔

" اچھی طرح جانتا ہوں اماں بی "...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ۔ رومانہ کا نام سن کر اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات چھا گئے تھے ۔

"کیسے جانتے ہو اور کیوں جانتے ہو" .... اماں بی کے لہجے میں یکلخت جلال سا ابھر آیا تھا۔

"اماں بی وہ ڈیڈی کے محکمہ کے سپرنٹنڈنٹ ہیں ناں فیاض ۔ جن کی بیوی کا نام سلمیٰ ہے" .... عمران نے کہا۔

"ہاں ہاں سلمیٰ بہت اچھی بچی ہے ۔ مجھ سے ملتی رہتی ہے ۔ لیکن" ۔ اماں بی نے جواب دیا۔

"اماں بی ۔ میں ایک روز فیاض سے ملنے اس کے گھر گیا تھا تو یہ رومانہ سلمیٰ بھابی کے پاس بیٹھی ہوئی تھی ۔ میرے وہاں جانے پر وہ چلی گئی ۔ سلمیٰ بھابی نے مجھے بتایا کہ یہ چیف سیکرٹری آصف خان کی بھتیجی ہے ۔ اس کا نام رومانہ ہے ۔ ثریا کی کلاس فیلو ہے اور بے حد پریشان ہے ۔ میرے پوچھنے پر کہ اسے کیا پریشانی ہے تو سلمیٰ بھابی نے بتایا کہ رومانہ قلمی دوستی کی بے حد شوقین ہے اور دنیا کے تمام ملکوں میں اس کے قلمی دوست موجود ہیں ۔ وہ ان سے ملنے کے لئے غیر ممالک جانا چاہتی ہے ۔ ایکریمیا ۔ یورپ ۔ ویسٹرن کارمن ۔ ان تمام ملکوں میں لیکن چیف سیکرٹری آصف خان اسے جانے نہیں دیتے ۔ اس لئے وہ پریشان تھی" .... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان کافر ملکوں میں دوست ۔ کیا مطلب ۔ کن دوستوں کی بات کر رہے ہو اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک جوان کنواری لڑکی کے ان کافر ملکوں میں دوست ہوں اور وہ ان سے ملنے جائے ۔ یہ کیا کہہ رہے ہو" ۔ اماں بی کے لہجے میں غصہ بھی تھا اور یقین نہ آنے والی کیفیت بھی۔

"اماں بی قلمی دوستوں کی بات کر رہا ہوں" ۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"قلمی دوست ۔ وہ کیا ہوتا ہے پھر ایک لڑکی کے مرد دوست ہو کیسے سکتے ہیں" ۔ اماں بی کے غصے کا پارہ اور کچھ اوپر کو چڑھ گیا تھا۔

"اماں بی قلمی دوست اس کو کہتے ہیں کہ میں یہاں بیٹھے اپنے قلم سے باہر کے کسی ملک کے آدمی یا عورت کو خط لکھوں اور وہ مجھے جواب میں خط لکھے ۔ ایک دوسرے کو اپنی اپنی تصویریں بھیجیں ۔ اس طرح یہ دوستی بڑھ جاتی ہے اور رومانہ کو تو جنون ہے قلمی دوست بنانے کا پوری دنیا میں اس کے قلمی دوست موجود ہیں" ۔ عمران نے تفصیل سمجھاتے ہوئے کہا۔

"لعنت ہے ایسی لڑکیوں پر جو اس طرح غیر مردوں کو دوست بناتی ہیں اور انہیں خط لکھتی ہیں ۔ لاحول ولا قوۃ ۔ کیا زمانہ آگیا ہے ۔ شرم نہیں آتی انہیں ۔ جوان جہان کنواری لڑکی اور غیر مردوں کو خط لکھے اور دوستی کرے" .... عمران کی توقع کے عین مطابق اماں بی کا غصہ اب پورے عروج پر پہنچ چکا تھا۔

"آپ بے شک سلمیٰ بھابی سے تصدیق کر لیں بلکہ اگر آپ چاہیں تو بے شک جا کر رومانہ سے پوچھ لیں" .... عمران نے زیر لب مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں لعنت بھیجتی ہوں ایسی لڑکیوں پر ۔ مجھے کیا ضرورت ہے ۔ جا کر اس سے پوچھنے کی ۔ اب تو میں اس کی شکل بھی نہیں دیکھوں گی ۔

بے حیا۔ بے غیرت۔ غیر مردوں کو خط لکھتی ہے۔ لاحول ولا قوۃ
اماں بی کا لہجہ غصے کی شدت سے بری طرح کانپ رہا تھا۔

" پھر اماں بی میں جاؤں ان کے گھر۔ آپ کہہ رہی تھیں ناں وہاں جانے کا"........ عمران نے کہا۔

" کیا۔ کیا تم وہاں جاؤ گے۔ تم اس بے حیا لڑکی سے ملو گے۔ وہ جو غیر مردوں کو خط لکھتی ہے۔ خبردار اگر تم نے ادھر کا رخ بھی کیا تو جوتیاں مار مار کر کھوپڑی توڑ دوں گی۔ سمجھے"........ اماں بی نے انتہائی جلال بھرے لہجے میں کہا۔

" بالکل نہیں جاؤں گا اماں بی۔ آپ کے حکم کی تعمیل تو مجھ پر فرض ہے"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

جیتے رہو...... اللہ تمہیں ہر دشمن سے اور دشمن کے ہر وار سے بچائے"۔ دوسری طرف سے اماں بی نے دعا دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لے کر رسیور رکھ دیا۔

" یا اللہ تو مشکل کشا ہے۔ تو نے میری یہ بہت بڑی مشکل حل کرا دی ہے۔ ورنہ اماں بی تو جوتی لے کر میرے سر پر پہنچ جاتیں اور مجھے مجبوراً وہاں جانا پڑتا"........ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ ویسے اس نے جھوٹ نہ بولا تھا۔ رومانہ سلمیٰ بھابی کے گھر آتی جاتی تھی اور اسے معلوم تھا کہ رومانہ کو قلمی دوستی کا جنون ہے مگر یہ دوستی صرف خطوط کی حد تک رہتی ہے اور ہو سکتا ہے کہ رومانہ صرف غیر ملکی عورتوں سے

ہی قلمی دوستی کرتی ہو۔ لیکن اماں بی کے لئے تو اتنا ہی کافی تھا کہ وہ دوستی کرتی ہے اسے معلوم تھا کہ اب اماں بی رومانہ کا نام تک نہ لیں گی۔ اس نے ایک بار پھر پڑھنے کے لئے کتاب اٹھائی ہی تھی کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

" یا اللہ یہ آج اس فون کو کیا ہو گیا ہے یا سارے شہر نے میرے فون کا نمبر ہی ڈائل کرنا شروع کر دیا ہے"........ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور رسیور اٹھا لیا۔

" علی عمران بول رہا ہوں"........ عمران نے بڑے سپاٹ سے لہجے میں کہا۔

" صفدر بول رہا ہوں عمران صاحب۔ کیا آپ واقعی ہمارے ساتھ سوئٹزرلینڈ جا رہے ہیں"........ صفدر کی آواز سنائی دی۔

" ہمارے ساتھ کیا مطلب"........ عمران نے چونک کر پوچھا۔

" مس جولیا نے پوری ٹیم کو سوئٹزرلینڈ تفریح پر لے جانے کی دعوت دی ہے اور مس جولیا نے بتایا ہے کہ چیف نے بھی اجازت دے دی ہے۔ یہ سارے ممبرز بے حد خوش ہیں۔ مس جولیا نے بتایا ہے کہ آپ بھی ہمارے ساتھ جانے کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔ میں نے اسی لئے فون کیا تھا کہ مجھے مس جولیا کی بات پر یقین نہ آ رہا تھا"۔ صفدر نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

" کیوں یقین نہ آ رہا تھا۔ کیا میں تفریح نہیں کر سکتا۔ یا سوئٹزرلینڈ میں میرا داخلہ بند ہے"........ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

ارے ارے یہ بات نہیں عمران صاحب میرا مطلب تھا کہ جہاں تک میں آپ کی طبیعت کو سمجھتا ہوں آپ تفریح برائے تفریح کے قائل ہی نہیں ہیں۔ آپ کی بڑی سے بڑی تفریح بس باتیں کرنے تک محدود ہے "...... صفدر نے کہا۔

" بات تو تمہاری ٹھیک ہے۔ لیکن جب خرچہ سرکاری ہو تو پھر تفریح کر لینے میں کیا حرج ہے۔ مفت کی شراب تو...... اب کیا کہوں تم خود منشی عالم فاضل ٹائپ چیز ہو "۔ عمران نے جواب دیا اور صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

" ویری گڈ پھر تو لطف آجائے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ کے ساتھ جو لطف تفریح کا آئے گا وہ کسی اور کے ساتھ آ ہی نہیں سکتا "۔ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

" لیکن۔ لیکن۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ مجھے تو اب خیال آیا ہے۔ وہ دعوت تو مجھے جولیا نے دی تھی۔ اس نے کہا تھا کہ وہ رخصت پر سوئٹزر لینڈ جا رہی ہے۔ میں ساتھ چلوں تو میں نے حامی بھر لی تھی اور اب تم کہہ رہے ہو کہ تم بھی ساتھ جا رہے ہو بلکہ ساری ٹیم جا رہی ہے "۔ عمران نے اس طرح چونک کر کہا جیسے اسے اب اس بات کا خیال آیا ہے۔

" تنویر بھی ساتھ جا رہا ہے "...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور عمران نے بھی مسکراتے ہوئے رسیور رکھا اور ایک بار پھر کتاب اٹھالی۔

گھنے جنگل میں سیاہ رنگ کی بڑی سی جیپ تیزی سے ٹیڑھے میڑھے راستوں پر چلتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ جنگل خاصا گھنا اور دشوار گزار تھا۔ لیکن جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہوا نوجوان شاید اس جنگل میں جیپ چلانے کا عادی تھا۔ اس لئے وہ انتہائی اطمینان بھرے انداز میں جیپ چلاتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ جیپ میں اس وقت تین قوی ہیکل افراد سوار تھے جن میں سے ایک ڈرائیور کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا جب کہ باقی دو عقبی سیٹوں پر تھے۔ ڈرائیور اور یہ تین مقامی افراد تھے۔ لیکن وہ بہرحال شکاری نہ تھے کیونکہ ان کے جسموں پر تھری پیس سوٹ تھے۔ وہ سب خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

" ابھی کتنا سفر باقی ہے "...... یکلخت ڈرائیونگ سیٹ کی سائیڈ پر بیٹھے ہوئے نوجوان نے ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بس اب ہم پہنچنے ہی والے ہیں"...... ڈرائیور نے جواب دیا اور پھر تقریباً دس منٹ تک مزید جیپ چلانے کے بعد اس نے ایک بڑے درخت کے ساتھ لے جا کر جیپ روک دی۔

"اب یہاں سے پیدل آگے جانا پڑے گا"...... ڈرائیور نے کہا اور اچھل کر جیپ سے نیچے اتر گیا۔ اس کے ساتھ ہی جیپ میں موجود باقی افراد بھی نیچے اتر آئے۔

"کیا یہ جیپ یہیں رہے گی"...... اسی آدمی نے پوچھا۔

"جی ہاں یہاں کس نے آنا ہے"...... ڈرائیور نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر وہ سب اس ڈرائیور کی رہنمائی میں جھاڑیوں سے بچتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ یہاں جنگل واقعی اس قدر گھنا اور دشوار گزار ہو گیا تھا کہ جیپ کے گزرنے کا تو سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا بلکہ اکیلا آدمی بھی بڑی مشکل سے آگے بڑھ سکتا تھا۔ تقریباً نصف گھنٹے کے مسلسل سفر کے بعد وہ ڈرائیور رک گیا اور اس نے اپنے دائیں ہاتھ کی دو انگلیاں منہ میں ڈالیں اور دوسرے لمحے اس کے منہ سے جھینگر کی انتہائی تیز آواز نکلی اور ماحول میں گونجتی چلی گئی اور ابھی اس کی گونج ختم ہی ہوئی تھی کہ دور سے ویسی ہی آواز سنائی دی اور ڈرائیور کے ستے ہوئے چہرے پر بے اختیار اطمینان بھرے تاثرات پھیل گئے۔

"آیئے راستہ صاف ہے"...... ڈرائیور نے کہا اور وہ چاروں ایک بار پھر آگے بڑھنے لگے۔ تھوڑی دور جانے کے بعد ڈرائیور رک گیا۔

"اب آپ سب صاحبان اپنے دونوں ہاتھ سر پر رکھ لیں"۔ ڈرائیور

نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے دونوں ہاتھ بھی سر پر رکھ لئے۔ اس کی پیروی باقی تینوں نے بھی کی اور پھر وہ اسی حالت میں دس بارہ قدم ہی آگے بڑھے ہوں گے کہ اچانک ادھر ادھر جھاڑیوں کے پیچھے سے چھ افراد ہاتھوں میں مشین گنیں لئے نمودار ہو گئے اور ڈرائیور اور اس کے ساتھی سب رک گئے۔ ان کے چہروں پر تشویش کے آثار پھیل گئے تھے۔

"فکر نہ کریں یہ اپنے ہی لوگ ہیں"...... ڈرائیور نے کہا اور ان سب کے چہرے دوبارہ نارمل ہو گئے۔ چند لمحوں بعد ان کی انتہائی ماہرانہ انداز میں تلاشی لی گئی اور پھر انہیں ہاتھ نیچے کرنے کا کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی وہ مسلح افراد تیزی سے واپس جھاڑیوں کے پیچھے غائب ہو گئے۔

"آیئے"...... ڈرائیور نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً نصف منٹ مزید پیدل چلنے کے بعد ڈرائیور ایک درخت کے قریب رک گیا۔ اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا بٹن نما آلہ نکالا اور اسے درخت کے تنے پر جڑ کے قریب لگا دیا۔ دوسرے لمحے گڑگڑاہٹ کی تیز آواز سنائی دی اور درخت سے کچھ فاصلے پر جھاڑیوں سے بھری ہوئی زمین کا ایک بڑا سا حصہ کسی صندوق کے ڈھکن کی طرح اوپر کو اٹھتا چلا گیا اور پھر وہ ڈرائیور کے ساتھ نیچے جاتے ہوئے راستے پر اترتے چلے گئے۔ کافی گہرائی میں جا کر وہ رک گئے۔ وہاں گھپ اندھیرا تھا۔ لیکن ان کے اندر پہنچتے ہی کھٹک کی آواز کے ساتھ بجلی کی روشنی ہر طرف پھیل گئی اور وہ یہ

دیکھ کر حیران رہ گئے کہ وہ ایک خاصے بڑے کمرے میں موجود تھے۔ جس میں باقاعدہ کرسیاں موجود تھیں۔

"تشریف رکھیں کرنل ایس ابھی تشریف لے آئیں گے"۔ ڈرائیور نے کہا اور وہ تینوں خاموشی سے کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ چند لمحوں بعد ایک سائیڈ کی دیوار درمیان سے پھٹی اور دو لمبے قد اور بھاری جسم کے افراد جن کے جسم پر بھی تھری پیس سوٹ تھے۔ اندر داخل ہوئے۔ ڈرائیور کے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہی وہ تینوں بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"کرنل ایس اور میجر ڈی"...... ڈرائیور نے آنے والوں کا تعارف ان تینوں سے کراتے ہوئے کہا۔

"اور کرنل صاحب۔ یہ ارشد ہیں چیف انجنیئر اور یہ محبوب ہیں۔ ڈپٹی چیف اور یہ عاشق ہیں اسسٹنٹ چیف"...... ڈرائیور نے اپنے ساتھ آنے والے تینوں افراد کا تعارف کراتے ہوئے کہا اور کرنل نے آگے بڑھ کر بڑے گرمجوشانہ انداز میں ان تینوں سے مصافحہ کیا اور پھر وہ سب کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"آپ کو قادر نے بریف تو کر دیا ہو گا"...... کرنل نے ارشد سے بات کرتے ہوئے ڈرائیور کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں اور ہم تیار ہیں۔ لیکن قادر نے جو معاوضہ بتایا ہے وہ کم ہے"...... ارشد نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"سوری۔ پچاس لاکھ سے زیادہ معاوضہ نہیں دیا جا سکتا۔ یہ پہلے ہی بہت زیادہ ہے"...... کرنل نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے

کہا۔

"لیکن کرنل آپ خود سوچیں کہ اتنے بڑے کام کا صرف پچاس لاکھ ہم دو کروڑ لیں گے اس سے ایک پیسہ بھی کم نہیں ہو گا اور وہ بھی کیش اور پیشگی"...... ارشد نے قدرے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ملاقات بے سود رہی۔ چلیں ہم آپ کو ایک کروڑ دے دیں گے لیکن آدھی رقم پیشگی اور آدھی بعد میں"...... کرنل نے کہا۔

"ٹھیک ہے کرنل۔ یہ ہمارا پہلا تعارف ہے۔ اس لئے ہمیں منظور ہے"...... اچانک ڈپٹی انجنیئر محبوب نے کہا۔

"محبوب یہ"...... ارشد نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"معاملہ ایک ہی کام تک تو محدود نہیں رہے گا ارشد۔ بعد میں سہی"۔ محبوب نے کہا۔

"او۔ کے ٹھیک ہے کرنل"...... ارشد نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے تو پھر معاملہ طے ہو گیا۔ قادر آپ کو پچاس لاکھ روپے دے دے گا۔ آپ کتنا وقت لیں گے"...... کرنل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"زیادہ سے زیادہ ایک ہفتہ"...... ارشد نے جواب دیا۔

"ایک ہفتہ۔ اتنا لمبا عرصہ اوہ نہیں گھنٹوں کی بات کریں"۔ کرنل نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"مجبوری ہے کرنل ...... رپورٹ کو مکمل ہونے میں تین چار دن لگیں گے۔ بہرحال آپ کا کام ہو جائے گا۔ یہ بات حتمی سمجھیں" ...... ارشد نے کہا۔

"لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ آپ کی رپورٹ کو چیک کیا جائے" کرنل نے کہا۔

"اسی لئے تو دو کروڑ مانگ رہے تھے۔ چیکنگ اتھارٹی کو بھی حصہ دینا تھا" ...... ارشد نے کہا۔

"تو کیا چیئرمین آپ کے ہاتھ میں ہے" ...... کرنل نے چونک کر کہا۔

"دولت کسے بری لگتی ہے۔ کرنل" ...... ارشد نے جواب دیا۔

"او۔ کے اگر یہ بات ہے تو میں آپ کو دس لاکھ مزید دے ہوں۔ معاملہ حتمی طور پر ختم ہو جانا چاہئے" ...... کرنل نے کہا۔

"بالکل ہو جائے گا۔ آپ قطعی بے فکر رہیں۔ یہ ہماری ذمہ داری ہے" ...... ارشد نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے قادر تم انہیں پچپن لاکھ روپے دو گے اور جب کام ہماری مرضی کے مطابق ہو جائے تو باقی ادائیگی بھی کر دی جائے گی۔ اب اجازت" ...... کرنل نے قادر سے کہا اور پھر ارشد اور اس کے ساتھیوں کی طرف مخاطب ہو کر اس نے اجازت طلب کی اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"ٹھیک ہے جناب" ...... ارشد نے کہا اور کرنل نے ان سب

سے باری باری مصافحہ کیا اور پھر وہ واپس اسی خلا کی طرف مڑ گیا۔ اس کے ساتھ آنے والا میجر جو اس ساری کارروائی کے دوران خاموش رہا تھا اب بھی خاموشی سے اس کے پیچھے مڑ کر چلا گیا۔

"آیئے جناب اور میری طرف سے مبارک باد قبول کیجئے کہ آپ کو انتہائی خطیر معاوضہ مل گیا ہے" ...... قادر نے مسکراتے ہوئے کہا اور انہیں لے کر واپس اسی راستے کی طرف بڑھ گیا جہاں سے وہ آئے تھے۔

"یہ تو محبوب درمیان میں بول پڑا ورنہ میں کرنل سے دو کروڑ منوا کر ہی اٹھتا۔ آج کی ملاقات میں یہ کام نہ ہوتا تو آئندہ ملاقات میں ہو جاتا" ...... ارشد نے کہا۔

"جناب۔ محبوب صاحب نے اپنی بھی اور آپ دونوں کی بھی زندگی بچالی ہے۔ اگر ملاقات بے سود رہتی تو آپ کا کیا خیال تھا کہ آپ زندہ واپس چلے جاتے" ...... قادر نے یکلخت سنجیدہ لہجے میں کہا تو ارشد اور اس کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"تو۔ تو کیا مطلب۔ کیا کہہ رہے ہو" ...... ارشد نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور قادر مسکرا دیا۔

"جناب ایسے کام مذاق نہیں ہوتے۔ آپ کی لاشیں بھی غائب کر دی جاتیں اور اب بھی جب تک آپ کام مکمل نہیں کر لیں گے لاکھوں کروڑوں آنکھیں آپ کی نگرانی کرتی رہیں گی اور اگر آپ نے کسی کے سامنے زبان کھولی یا کام نہ کیا تو پھر بھی نتیجہ یہی نکلے گا" ...... قادر نے

کہا اور ارشد اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر خوف کے سائے پھیلتے چلے گئے۔

"اوہ اوہ یہ بات ہے"...... ارشد نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں یہی بات ہے۔ اس لئے میرا مخلصانہ مشورہ ہے کہ آپ کوئی کوتاہی نہ کریں اور اگر آپ نے یہ کام درست طور پر کر لیا تو آئندہ بھی آپ کو کام ملتا رہے گا اور معاوضہ بھی دوگنا ملے گا۔ کیونکہ پھر آپ بااعتماد ہو جائیں گے"...... قادر نے جواب دیا اور ارشد اور اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

ٹائیگر نے کار زیرو کلب کے احاطے میں روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ اطمینان سے چلتا ہوا کیفے کے مین گیٹ کی طرف جانے کی بجائے اس کی شمالی سمت واقع سیڑھیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ سیڑھیوں کے آغاز پر ایک نوجوان ریلنگ سے پشت لگائے اطمینان بھرے انداز میں کھڑا سگریٹ پینے میں مصروف تھا۔ ٹائیگر کو سیڑھیوں کی طرف آتے دیکھ کر وہ چونک کر سیدھا ہو گیا اور پھر جیسے ہی ٹائیگر قریب پہنچا اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں ٹائیگر کو سلام کیا۔

"کیا حال ہے روبو۔ ٹھیک گزر رہی ہے ناں"...... ٹائیگر نے سلام کا جواب دیتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"بس جناب گزر رہی ہے"...... نوجوان نے دھیرے سے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"جانی ہے اوپر"...... ٹائیگر نے کہا۔

"جی جناب "......... روبو نے قدرے ہچکچاتے ہوئے کہا اور سیڑھیوں کی طرف بڑھتا ہوا ٹائیگر بے اختیار رک گیا۔

"مگر کیا"...... ٹائیگر کے لہجے میں لاشعوری طور پر سرد مہری سی ابھر آئی تھی۔

"کوئی پارٹی ہے باس کے پاس اور اس نے حکم دیا تھا کہ جب تک پارٹی چلی نہ جائے میں کسی کو اوپر نہ آنے دوں۔ اسی لئے تو میں یہاں کھڑا ہوں۔ مگر آپ۔ آپ کو تو میں روک نہیں سکتا۔ لیکن "۔ روبو نے کہا اور ٹائیگر مسکرا دیا۔

"کتنے افراد ہیں"........ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ایک ہی آدمی ہے۔ مقامی ہے۔ اکثر باس کے پاس آتا جاتا رہتا ہے۔ کسی محکمے میں بڑا افسر ہے"....... روبو نے جواب میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے تم فکر نہ کرو میں جانی کو سنبھال لوں گا۔ ویسے بھی تم سگریٹ لینے چلے گئے تھے"........ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اوپر برآمدے میں پہنچ گیا۔ برآمدے کے اختتام پر جانی کا دفتر تھا۔ جانی اس کا خاصا بے تکلف دوست تھا اور چونکہ اس کا دھندہ صرف کلب کی حد تک ہی محدود تھا اس لئے ٹائیگر اور اس کے درمیان کبھی کوئی چپقلش پیدا نہ ہوئی تھی۔ کلب میں خفیہ طور پر جوا ہوتا تھا اور شراب وغیرہ سپلائی کی جاتی تھی اور ٹائیگر کے نزدیک یہ معمول کی بات تھی۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا دفتر کی طرف بڑھتا

چلا گیا۔ دفتر کا دروازہ بند تھا۔ اس نے ہینڈل دبایا اور دروازہ کھولنے کی کوشش کی لیکن دروازہ اندر سے بند تھا۔

"کون ہے"........ اندر سے جانی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ٹائیگر ہوں۔ یہ تم کب سے بزدل ہو گئے ہو کہ اب دروازے بند کر کے بیٹھنے لگے ہو"....... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ایک منٹ"........ جانی کی آواز سنائی دی اور پھر چند لمحوں بعد دروازہ کھل گیا اور جانی دروازے پر نظر آیا۔

"کیا نیچے روبو موجود نہیں ہے"...... جانی کے لہجے میں ہلکی سی ناخوشگواری تھی۔

"روبو نیچے۔ پتہ نہیں"........ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور اطمینان سے اندر داخل ہو گیا۔ ایک طرف صوفے پر ایک نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر سلیقے کا لباس تھا اور چہرے مہرے سے واقعی وہ کسی محکمے کا بڑا افسر ہی لگ رہا تھا۔

"اچھا جانی میں چلتا ہوں۔ کافی وقت ہو گیا ہے"...... اس نوجوان نے صوفے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے صاحب"....... جانی نے جواب دیا اور وہ نوجوان غور سے ٹائیگر کو دیکھتا ہوا تیزی سے کھلے دروازے سے باہر نکل گیا۔

"کیا بات ہے۔ خفیہ مذاکرات ہو رہے ہیں"....... ٹائیگر نے اطمینان بھرے انداز میں ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں یہ کسی محکمے میں افسر ہے اور یہاں

اپنی آمد کو اپنے لئے کسر شان سمجھتا ہے۔ اس لئے مجبوراً مجھے دروازہ بند کرنا پڑا اور روبو کو نیچے کھڑا کرنا پڑا۔ بہرحال کیسے آنا ہوا" .... جانی نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا لیکن اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ ٹائیگر کی اس طرح اچانک آمد پر خاصا برہم ہے۔

"دیکھو جانی تم دوست ہو۔ اس لئے دوستی کی وجہ سے میں تمہارا پہلا لہجہ برداشت کر گیا ہوں۔ لیکن تم نے دوسری بار بھی اسی طرح برہم لہجے میں بات کی ہے اور یہ بات میرے لئے ناقابل برداشت ہے"۔ ٹائیگر کو بھی اس کے لہجے پر غصہ آگیا تھا۔

"ٹھیک ہے تم دوست ہو۔ لیکن آدمی کی کچھ پرائیویٹ باتیں بھی ہوتی ہیں۔ تم اس طرح چلے آئے ہو کہ جیسے کسی کی پرائیویسی کی تمہاری نزدیک کوئی اہمیت ہی نہ ہو" .... جانی کے لہجے میں غصہ تھا وہ اب کھل گیا تھا۔

"ہونہہ تو تم اب پرائیویٹ باتیں بھی کرنے لگ گئے ہو۔ مطلب ہے کہ بالغ ہو گئے ہو۔ کون تھا یہ اور کیا باتیں کر رہا تھا" .... ٹائیگر نے بے اختیار مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہیں اس سے مطلب یہ میرے ذاتی معاملات ہیں" .... جانی نے اور زیادہ اکھڑے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کے کنارے پر لگا ہوا بٹن دبا دیا۔

"او۔ کے چلو غصہ تھوک دو۔ آئندہ محتاط رہوں گا" .... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارا تو مذاق ہو گیا۔ میرے دس لاکھ روپے ڈوب گئے۔ اب پتہ نہیں وہ دوبارہ آتا بھی ہے یا نہیں" .... جانی نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار چونک کر سیدھا ہو گیا۔

"دس لاکھ روپے۔ کیا کوئی بڑا کام تھا" .... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کام تو چھوٹا سا تھا۔ لیکن معاوضہ خاصا بڑا تھا۔ معاملات طے ہو ہی رہے تھے کہ تم اچانک ٹپک پڑے اور وہ اٹھ کر چلا گیا" .... جانی نے کہا۔

اسی لمحے دروازہ کھلا اور روبو اندر داخل ہوا۔

"یس باس" .... روبو نے قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جب میں نے تمہاری ڈیوٹی نیچے لگائی تھی۔ تم نے ٹائیگر کو کیوں نہیں روکا" .... جانی نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"م۔ م۔ سگریٹ لینے گیا تھا باس۔ جب میں واپس آ رہا تھا تو میں نے ٹائیگر صاحب کو اوپر برآمدے میں جاتے ہوئے دیکھا"۔ روبو نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہوں تو تم سگریٹ لینے چلے گئے تھے۔ کیوں" .... جانی نے کرسی سے اٹھ کر غصے سے بل کھاتے ہوئے لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے کمرہ تھپڑ کی زوردار آواز اور روبو کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ جانی نے واقعی پوری قوت سے روبو کے چہرے پر تھپڑ مارا تھا کہ روبو اچھل کر دو قدم دور فرش پر جا گرا تھا۔

"سگریٹ لینے چلے گئے تھے کیوں "...... جانی نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی آگے بڑھ کر اس نے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے روبو کی پسلیوں میں زور دار لات ماری اور کمرہ ایک بار پھر روبو کی چیخ سے گونج اٹھا۔

"بس اب مزید اسے کچھ نہ کہنا "...... ٹائیگر نے اٹھ کر تیزی سے جانی کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"تم خاموش رہو۔ میں اسے بتاتا ہوں کہ یہ کیوں سگریٹ لینے چلا گیا تھا "...... جانی نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔ مگر دوسرے لمحے وہ بھی بری طرح چیختا ہوا اچھل کر دور جا گرا۔ ٹائیگر کا بازو یکلخت گھوما تھا اور جانی باوجود بھاری جسم رکھنے کے اچھل کر دور جا گرا تھا۔

"چلو روبو باہر جاؤ "...... ٹائیگر نے روبو سے کہا اور پھر وہ جانی کی طرف متوجہ ہو گیا۔ جو اب گال پر ہاتھ رکھے اٹھ کر کھڑا ہو رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں جیسے الاؤ سے جل اٹھے تھے۔

"تم۔ تم نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا ہے "...... جانی نے زہریلے لہجے میں کہا اور روبو اس دوران تیزی سے باہر چلا گیا تھا۔

"پہلے تم یہ بتاؤ کہ یہ آدمی کون تھا اور کس کام کے لئے آیا تھا "۔ ٹائیگر نے اس سے بھی زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"تمہارا مطلب ...... جاؤ دفع ہو جاؤ یہاں سے اور آئندہ اگر تم میرے کلب میں نظر آئے تو بوٹیاں اڑا دوں گا "...... جانی نے یکلخت

ت سے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ریوالور لیا۔

ونہہ تو تم اب اونچا اڑنے لگ گئے ہو "...... ٹائیگر نے ت بھینچتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے اچھلا س کے ساتھ ہی جانی بری طرح چیختا ہوا کسی گیند کی طرح اڑ کر ھ والی دیوار سے جا ٹکرایا۔ ریوالور اس کے ہاتھ سے نکل کر دور جا تھا۔ دیوار سے ٹکرا کر نیچے گرنے کے بعد وہ چند لمحے تڑپا اور پھر لت ہو گیا۔

"احمق آدمی خواہ مخواہ الجھ پڑا "...... ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے ہ حملہ کرنے کے بعد قلا بازی کھا کر سیدھا کھڑا ہو چکا تھا۔ پھر ھ کر اس نے جانی کو اٹھایا اور لا کر ایک صوفے پر پھینک دیا۔ ے معلوم تھا کہ جانی شراب پینے کا عادی ہے اور خاص طور پر ایک وص شراب اس کی کمزوری ہے۔ جو مارکیٹ میں تقریباً نایاب تھی۔ جانی اسے حاصل کرنے کے بعد اپنی میز کی دراز میں چھپا کر رکھا تھا۔ اس نے میز کی دراز کھولی تا کہ وہ بوتل نکال کر اسے جانی کو پلا ے۔ بوتل واقعی دراز میں موجود تھی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ایک بھی پڑا ہوا تھا اور اس کارڈ کو دیکھتے ہی ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا۔ ایک سرکاری محکمے کا تھا۔ لیکن اس میں انوکھی بات یہ تھی کہ کارڈ نام کے نیچے دو نام اور لکھے گئے تھے اور ان سب ناموں پر سرخ ی سے باقاعدہ کراس لگائے گئے تھے۔ ٹائیگر نے کارڈ اٹھا کر غور

سے دیکھا۔ کارڈ کسی ارشد حسین نامی چیف انجینئر کا تھا جو پاکیشیا کے انتہائی اہم معدنی پراجیکٹ پر کام کرتا تھا۔ اس پراجیکٹ کا کوڈ نام ثاقاب تھا۔ یہ کارڈ دیکھتے ہی ٹائیگر کے ذہن میں بے اختیار اخبار کی خبر آ گئی جس میں ثاقاب پراجیکٹ کے تین انجینئر ایک روڈ ایکسیڈنٹ کا شکار ہو گئے تھے اور ان تینوں انجینئرز کی موت پر اخبارات میں کافی عرصے تک خبریں آتی رہی تھیں کہ ان کی موت سے پاکیشیا کو مہارت میں کافی بڑا نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ یہ خبر تقریباً ایک ماہ پر تھی اور چونکہ روڈ ایکسیڈنٹ تھا۔ اس لئے سوائے افسوس کے اور ٹائیگر نے بھی محسوس نہ کیا تھا لیکن اب اس کارڈ پر دو اور نام اور ان سرخ سیاہی سے لگے ہوئے کراسوں نے اس کے ذہن میں شکوک تو پیدا کر دیئے تھے اور پھر اس کارڈ کی جانی جیسے عام سے بدمعاش کی در میں موجودگی یہ سب کچھ واقعی عجیب سا تھا۔ پھر کسی محکمے کے بڑے افسر کا اس طرح جانی سے آ کر خفیہ طور پر ملنا۔ دس لاکھ روپے کی رقم یہ سب کچھ کسی فلم کی طرح اس کے ذہن میں گھوم گیا۔ اس نے کارڈ موجود نام ایک بار پھر پڑھے اور اس کے بعد اس نے کارڈ تو جیب رکھا اور شراب کی بوتل اٹھا کر وہ اس صوفے کی طرف بڑھ گیا جس جانی ابھی تک بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ ٹائیگر نے قریب جا کر بوتل کھو کر ایک طرف رکھی اور پھر دونوں ہاتھوں سے اس نے جانی کا منہ ناک بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہی جانی کے جسم میں حرکت کے نمودار ہونے لگے تو اس نے ہاتھ ہٹائے اور فرش پر رکھی ہوئی شراب

کی بوتل اٹھالی۔ چند لمحوں بعد جانی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ تکلیف کی شدت سے اس کا چہرہ خاصی حد تک بگڑا ہوا نظر آ رہا تھا۔

"یہ لو اپنی پسندیدہ شراب پیو"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے شراب کی بوتل اس کی طرف بڑھائی اور جانی نے اس طرح اس کے ہاتھ سے شراب کی بوتل جھپٹی جیسے کسی بچے کو اچانک اس کا پسندیدہ کھلونا مل گیا ہو اور دوسرے لمحے وہ ندیدوں کی طرح غٹا غٹ شراب پیتا چلا گیا۔ اس نے بوتل اس وقت تک ہونٹوں سے علیحدہ نہ کی جب تک بوتل میں موجود شراب کا آخری قطرہ تک اس کے حلق میں نہ اتر گیا۔ بوتل خالی ہونے کے بعد اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے خالی بوتل ساتھ ہی صوفے پر رکھ دی اور پھر آستین سے اپنا منہ پونچھنا شروع کر دیا۔ ٹائیگر اس دوران ایک کرسی گھسیٹ کر اس کے سامنے بیٹھ چکا تھا۔ جانی کا بگڑا ہوا چہرہ اب کافی حد تک بحال ہو چکا تھا۔

"میں۔ میں معافی چاہتا ہوں ٹائیگر۔ میں خواہ مخواہ تم سے الجھ پڑا"۔ جانی نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اپنا ہی نقصان کیا ہے تم نے میرا کیا بگاڑا ہے۔ بہرحال اب تم مجھے تفصیل سے بتاؤ کہ یہ آدمی کون تھا۔ کس محکمے کا افسر تھا اور کیوں تمہارے پاس آیا تھا"...... ٹائیگر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں نے کہا ہے کہ یہ میرے پرائیوٹ معاملات ہیں"۔ جانی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" دیکھو جانی ۔ اب مجھے تمہارے اس پرائیویٹ معاملے میں دلچسپی پیدا ہو گئی ہے ۔ اس لئے اب یہ تمہارا پرائیویٹ معاملہ نہیں رہا اور اب تمہیں تفصیل بتانی پڑے گی ۔ سیدھی طرح نہیں بتاؤ گے تو پھر مجھے انگلی ٹیڑھی کرنی پڑے گی "...... ٹائیگر کا لہجہ پہلے سے کہیں زیادہ سنجیدہ ہو گیا تھا ۔

" تمہیں کیا دلچسپی پیدا ہو گئی ہے ۔ یعنی خواہ مخواہ ۔ تمہارا میرے دھندوں سے کیا تعلق "...... جانی نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا اور ٹائیگر نے اس کے ساتھ پڑی ہوئی شراب کی خالی بوتل اٹھائی اور دوسرے لمحے کمرہ جانی کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا ۔ ٹائیگر نے بوتل اٹھا کر اس کے سر پر پوری قوت سے ماردی تھی ۔ جانی چیخ کر اوندھے منہ نیچے زمین پر گر گیا ۔ اس کے سر سے خون بہنے لگا تھا ٹائیگر نے اسے گردن سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے اٹھا کر صوفے پر دیا ۔ بوتل ٹوٹ گئی تھی لیکن اس کی گردن ابھی تک ٹائیگر کے ہاتھ میں تھی اور بوتل ٹوٹنے کی وجہ سے اس کے ٹوٹے ہوئے حصے چاقوؤں جیسے ہو گئے تھے ۔ ٹائیگر نے ٹوٹی ہوئی بوتل کے یہ حصے کی گردن پر رکھ دیئے ۔

" اب بولو ورنہ شہ رگ کاٹ دوں گا "...... ٹائیگر کا لہجہ یکلخت حد سرد ہو گیا تھا ۔

" بب بب بتاتا ہوں خدا کے لئے اسے ہٹا لو ۔ بتاتا ہوں نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا ۔ اس کے سر سے خون بہہ کر اس

ے پر سے گزر کر گردن تک آ گیا تھا ۔ اس کا جسم تکلیف کی شدت سے کانپ رہا تھا ۔ ٹائیگر کے اس حملے نے اس کی قوت ارادی توڑ دی تھی ۔ اب وہ ٹائیگر سے خوفزدہ نظر آ رہا تھا ۔

" بتاؤ پوری تفصیل سے بتاؤ "...... ٹائیگر کا لہجہ اسی طرح سرد تھا ۔

" سب کچھ بتا دوں گا ۔ مجھے بینڈیج کرنے دو ۔ میرا وعدہ سب کچھ بتا دوں گا بلکہ یہ کام بھی تمہیں دے دوں گا ۔ دس لاکھ بھی دے دوں گا "۔ جانی نے گڑگڑاتے ہوئے لہجے میں کہا تو ٹائیگر نے بوتل ہٹائی اور اٹھ کھڑا ہو گیا ۔

" چلو کرو بینڈیج "...... ٹائیگر نے بوتل ایک طرف پھینکتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا ۔

" م ۔ مجھے باتھ روم جانا پڑے گا "...... جانی نے کراہتے ہوئے کہا ۔

" چلو اٹھو میرے ساتھ چلو جلدی کرو ورنہ ایسے کئی زخم ڈال دوں گا "۔ ٹائیگر نے کہا اور جانی سر ہلاتا ہوا اٹھا اور پھر لڑکھڑاتے ہوئے قدموں سے ملحقہ باتھ روم کے دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ ٹائیگر اس کے پیچھے تھا ۔ باتھ روم میں جا کر جانی نے سرداش بیسن کی ٹونٹی کے نیچے لیا اور پانی کھول دیا ۔ کافی دیر تک پانی بہانے کے بعد اس نے سر اٹھایا اور پھر پانی سے منہ پر لگا خون دھونا شروع کر دیا ۔ پانی پڑنے کی وجہ سے اب سر سے خون نکلنا بند ہو گیا تھا ۔ منہ دھو کر جانی نے دیوار کے ساتھ نصب چھوٹی سی الماری کے پٹ کھولے اور اس کے اندر موجود

میڈیکل باکس نکال کر باہر رکھا اور اسے کھول کر اس میں سے ایک
مرہم کی ٹیوب ۔ کپاس اور بینڈیج نکال لی ۔ ٹائیگر خاموش کھڑا اسے
دیکھتا رہا ۔ جانی نے سر کے زخم پر مرہم لگا کر کپاس رکھی اور پھر بڑے
ماہرانہ انداز میں اس نے بینڈیج کر لی ۔

" تم نے اس طرح بینڈیج کرنا کہاں سے سیکھی ہے " ....
نے اس کے فارغ ہونے کے بعد پوچھا ۔

" میں ایک ڈاکٹر کا ملازم رہا ہوں ۔ وہیں سے میں نے یہ سب کچھ
سیکھا تھا " .... جانی نے جواب دیا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا
دوبارہ دفتر میں پہنچ کر جانی نے ریک سے شراب کی ایک بوتل اٹھائی
اسے کھول کر اس نے آدھی سے زیادہ بوتل پینے کے بعد اسے بند کر
ایک طرف رکھ دیا ۔

" میرا خیال ہے ۔ اب تمہارے ہوش حواس درست ہو گئے ہو
گے ۔ اس لئے اب تم مجھے تفصیل بتانا شروع کر دو ۔ لیکن ایک بات
خیال رکھنا ۔ اب اگر تم نے کوئی لیت ولعل کی یا کسی قسم کی چکر
بازی کرنے کی کوشش کی تو پھر قبر میں پڑے نظر آؤ گے " .... ٹائیگر
نے کہا ۔

" آخر تم کیوں خواہ مخواہ اس بات کے پیچھے پڑ گئے ہو ۔ میں نے
سے معافی مانگ لی ہے ۔ میرا خیال ہے ۔ اتنا کافی ہے " .... جانی
کہا لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ ختم ہوتا ۔ ٹائیگر کا بازو گھوما اور
ایک بار پھر چیختا ہوا اچھل کر کرسی سے نیچے فرش پر جا گرا ۔ ٹائیگر

لات گھومی اور کمرہ کربناک چیخوں سے گونج اٹھا ۔

" بولو " .... ٹائیگر نے ایک اور لات جماتے ہوئے کہا ۔

" بب بب بتاتا ہوں بتاتا ہوں " .... جانی نے تڑپتے ہوئے کہا
اور ٹائیگر نے جھک کر اسے گردن سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے اٹھا کر
کرسی پر بٹھا دیا ۔

" اب بولو " .... ٹائیگر نے مشین پسٹل اس کی کنپٹی سے لگاتے
ہوئے سرد لہجے میں کہا ۔

" اس آدمی کا نام قادر ہے ۔ یہ محکمہ معدنیات میں بہت بڑا افسر ہے
میرا پرانا واقف ہے ۔ وہ مجھ سے ایک آدمی کو فنش کرانے کی بات
چیت کرنے آیا تھا ۔ تمہیں معلوم نہیں ہے میں خاص خاص پارٹیوں
کے لئے پیشہ ور قاتلوں سے کام کراتا رہتا ہوں ۔ میں نے اس سے بیس
لاکھ مانگے تھے وہ دس لاکھ دینے پر رضامند تھا ۔ ابھی بات چیت جاری
تھی کہ تم آ گئے اور بات ختم ہو گئی " ۔ جانی نے رک رک کر کہا ۔

" کس آدمی کو ختم کرانا تھا اس نے " .... ٹائیگر نے پوچھا ۔

" ایک شوگرانی ہے ۔ اس کا نام لوچنگ ہے ۔ وہ آفسیرز کالونی میں
رہتا ہے " ۔ جانی نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" کس انداز میں قتل کرانا چاہتا تھا " ۔ ٹائیگر نے پوچھا ۔

" روڈ ایکسیڈنٹ میں یہ سب سے محفوظ طریقہ ہے ۔ اس کی گاڑی
سے کوئی بڑا ٹینکر پوری قوت سے ٹکرا جاتا اور معاملہ ختم ۔ ٹینکر ڈرائیور
کی بعد میں ضمانت ہو جاتی اور پھر مقدمہ بھی برخواست ہو جاتا ۔ لاکھ

دو لاکھ روپے خرچ ہو جاتے ہیں باقی بچ جاتے ہیں "...... جانی نے جواب دیا۔

"ثاقب منصوبہ پر کام کرنے والے تین انجینیرَوں کو بھی تم نے اسی طرح ہلاک کرایا تھا"...... ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا تو جانی بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ تمہیں۔ تمہیں۔ میرا مطلب ہے کہ یہ کیا کہہ رہے ہو کون انجنیرَ"...... جانی نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سنو جانی یہ تینوں انجنیرَ ایک کار میں سوار تھے اور مجھے یاد ہے کہ کار اور آئل ٹینکر کا خوفناک ایکسیڈنٹ ہوا تھا اور تینوں انجنیرَ موقع پر ہی مر گئے تھے۔ تمہاری دراز میں ایک کارڈ موجود ہے۔ جس پر ان تینوں انجنیرَوں کے نام لکھے ہوئے ہیں اور ان پر سرخ رنگ سے کراس لگائے گئے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ کام بھی تم نے سرانجام دیا تھا۔ مجھے اس سے مطلب نہیں کہ تم نے اس کے لئے کتنی رقم لی تھی اور نہ میں اس رقم سے کوئی حصہ مانگوں گا اور نہ مجھے ان انجنیرَوں کی موت سے کوئی دلچسپی ہے۔ تم صرف یہ بتا دو کہ یہ کام بھی تم نے قادر کے کہنے پر کیا تھا"...... ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا اور جانی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہاں اور اس کام کے میں نے بیس لاکھ روپے لئے تھے۔ اسی لئے میں لوچنگ کو فنش کرنے کے بھی بیس لاکھ مانگ رہا تھا لیکن قادر کا

کہنا تھا کہ وہ تین آدمی تھے جب کہ یہ ایک آدمی ہے"...... جانی آخر کار کھل گیا۔

"یہ قادر کہاں رہتا ہے"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"آفیسرز کالونی میں کوٹھی نمبر ایک سو ایک سی بلاک تم بے شک یہ نیا کام خود لے لو۔ میری طرف سے اجازت ہے"...... جانی نے کہا۔

"نہیں مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کا فون نمبر کیا ہے"۔ ٹائیگر نے پوچھا اور جانی نے فون نمبر بتا دیا۔

"اسے فون کرو اور اسے بتاؤ کہ تم دس لاکھ روپے میں راضی ہو"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"وہ اس وقت نہیں ملے گا۔ وہ رات گئے واپس کوٹھی پہنچتا ہے۔ اکیلا آدمی ہے۔ غیر شادی شدہ۔ کلبوں وغیرہ میں گھومتا پھرتا رہتا ہے"۔ جانی نے جواب دیا۔

"او۔ کے چونکہ تم نے تین افراد کو قتل کرنے کا اعتراف کیا ہے۔ اس لئے تمہاری سزا موت ہے"...... ٹائیگر نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس سے پہلے کہ جانی کچھ کہتا۔ ٹائیگر نے ٹریگر دبا دیا اور جانی کی کھوپڑی کئی حصوں میں تقسیم ہو گئی اور اس کا جسم ایک لمحے کے لئے بری طرح لرزا پھر ساکت ہو کر صوفے پر گر گیا۔ ٹائیگر اٹھا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ جب سیڑھیاں اتر رہا تھا تو اس نے روبو کو سیڑھیوں کے نیچے کھڑا دیکھا۔

"میں نے تمہارا انتقام لے لیا ہے روبو۔ جانی کی لاش اوپر پڑی

ہوئی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ تم منہ بند رکھو گے۔ ورنہ تمہارا بھی یہی حشر ہو سکتا ہے"...... ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا اور لاش کا سن کر روبو کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا لیکن ٹائیگر تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ روبو اپنی زبان بند رکھے گا اور ویسے بھی زیر زمین دنیا میں ایسے واقعات ہوتے رہتے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ کار میں سوار تیزی سے آفیسرز کالونی کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ جانی کے پاس تو وہ ویسے ہی گپ شپ کے لئے آیا تھا۔ لیکن اس انکشاف نے کہ ان تین انجینئروں کی موت قدرتی نہیں تھی بلکہ انہیں باقاعدہ منصوبہ بندی سے قتل کرایا گیا تھا۔ اسے بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر دیا تھا۔ ثاقاب منصوبے کے بارے میں اس نے اخبارات میں کافی کچھ پڑھا تھا۔ یہ ایک خصوصی منصوبہ تھا۔ پاکیشیا کے ایک غیر آباد پہاڑی علاقے میں اس منصوبے کے تحت بے پناہ معدنی وسائل ملنے کا امکان تھا جس میں انتہائی قیمتی دھاتوں کے ساتھ ساتھ ماہرین کا یہ خیال تھا کہ یہاں سے سونے کی کانیں بھی برآمد ہوں گی۔ ثاقاب وہاں کی ایک پہاڑی کا مقامی نام تھا۔ شاید یہ لفظ ثاقب سے متعلق تھا۔ جس کا معنی چمکیلا اور روشن ہوتا ہے اور اس منصوبے سے حکومت کو بے پناہ امیدیں تھیں اور وہ تینوں انجینئر ثاقاب منصوبے پر ہی کام کر رہے تھے۔ پھر اس قادر کا تعلق بھی محکمہ معدنیات سے تھا۔ اسی لئے ٹائیگر کو ثاقاب منصوبے کے خلاف کسی گہری سازش کا شک پڑ رہا تھا اور وہ قادر سے ملنے اور اس سے معلومات حاصل کرنے کے بعد اس بارے میں کوئی

تی فیصلہ کرنا چاہتا تھا کہ اسے عمران تک پہنچائے یا نہیں۔ تھوڑی بعد وہ آفیسرز کالونی پہنچ گیا اور پھر آفیسرز کالونی کے سی بلاک میں ٹھی نمبر ایک سو ایک کو تلاش کرنا اس کے لئے مشکل ثابت نہ ہوا ٹھی کا گیٹ بند تھا۔ ٹائیگر نے کار کوٹھی کے گیٹ کے سامنے روکی نیچے اتر کر وہ پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ایڑیاں اٹھا کر پھاٹک سے اندر جھانکا تو پورچ میں اسے نیلے رنگ کی کار کھڑی نظر آ ئی اور کار دیکھتے ہی وہ سمجھ گیا کہ قادر اندر ہی ہے۔ اس نے کال بیل کا بٹن دبا دیا۔ تھوڑی دیر بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک نوجوان باہر آ یا۔ اس کے جسم پر ملازموں جیسا لباس تھا لیکن اس نوجوان کا قد وقامت اور اس کا انداز دیکھ کر ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا۔ وہ کسی طرح بھی ملازم نہ لگتا تھا۔ ویسے بھی اس کی آنکھوں میں موجود چمک بتا رہی تھی کہ وہ خاصا تیز آدمی ہے۔

"جی فرمایئے"۔ اس ملازم نے غور سے ٹائیگر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"صاحب سے کہو زیرو کلب کے جانی نے مجھے بھیجا ہے بات چیت لئے۔ میرا نام ہاشم ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"زیرو کلب اوہ اچھا میں پھاٹک کھولتا ہوں"...... ملازم نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ زیرو کلب اور جانی دونوں سے اچھی طرح واقف ہو اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا واپس کار میں بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا اور ٹائیگر کار اندر لے گیا۔ اس نے پورچ میں موجود نیلے رنگ کی کار کے ساتھ کار روکی اور پھر نیچے اتر آیا۔ چند لمحوں بعد ملازم پھاٹک بند

کر کے تیز تیز قدم اٹھاتا واپس آگیا۔

"آؤ"........ ملازم نے بڑے تحقیر آمیز لہجے میں کہا اور ٹائیگر بے اختیار مسکرا دیا چونکہ اس نے اپنے آپ کو جانی کا آدمی کہا ہے اور جانی ایک عام سا بدمعاش ہے۔ اس لئے ملازم اس سے اس انداز میں بات کر رہا ہے۔

"یہاں برآمدے میں بیٹھو میں صاحب کو اطلاع کرتا ہوں"۔ ملازم نے کہا اور راہداری کی طرف مڑنے لگا۔

"ایک منٹ"۔ ٹائیگر نے کہا تو ملازم تیزی سے مڑا۔

"کیا بات ہے"........ ملازم نے تیز لہجے میں کہا۔

"تمہارا نام کیا ہے"۔ ٹائیگر نے پوچھا۔

"میرا نام ماچھو ہے"........ ملازم نے منہ بنا کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم یہاں اکیلے ملازم ہو"........ ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو"........ ماچھو نے اسی طرح تیز لہجے میں کہا مگر دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا فضا میں اچھلا اور ایک دھماکے سے فرش پر جا گرا۔ ٹائیگر کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک پوری قوت سے اس کی کنپٹی پر پڑا تھا۔ نیچے گر کر ماچھو کا جسم کسی سانپ کی طرح سمٹنے ہی لگا تھا کہ ٹائیگر کی لات گھومی اور کنپٹی پر پڑنے والی اس کے بوٹ کی ضرب نے ماچھو کے ہاتھ پیر سیدھے کرا دیئے۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

"کیا ہوا ماچھو کون آیا ہے۔ تم کیوں چیخے ہو"........ راہداری کے اندرونی حصے سے کسی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ کر اس جگہ رک گیا جہاں راہداری برآمدے سے آکر ملتی تھی۔ قدموں کی تیز آواز برآمدے کی طرف آتی سنائی دے رہی تھی اور چند لمحوں بعد وہی آدمی جسے ٹائیگر نے جانی کے پاس دیکھا تھا برآمدے میں نمودار ہوا۔ مگر اسی لمحے ٹائیگر کا بازو گھوما اور دوسرے لمحے وہ آدمی چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا ہی تھا کہ ٹائیگر نے لات گھمائی اور اس آدمی کا بھی ماچھو جیسا حشر ہوا۔ گو ماچھو اور قادر دونوں جسمانی طور پر خاصے مضبوط نظر آرہے تھے لیکن چونکہ ان کے خواب و خیال میں بھی نہ تھا کہ ان پر اس طرح بھی حملہ کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے وہ مار کھا گئے تھے۔ ورنہ ٹائیگر کو بھی احساس تھا کہ وہ سنبھل جاتے تو ان سے خاصی لمبی کھوپ ہو سکتی تھی۔ ان دونوں کے بے ہوش ہوتے ہی ٹائیگر تیزی سے راہداری میں مڑا اور آگے بڑھ گیا۔ اس نے اس کوٹھی کا چکر لگانے میں زیادہ دیر نہ لگائی۔ کوٹھی میں واقعی ان دونوں کے علاوہ اور کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ سٹور سے ٹائیگر کو نائلون کی رسی کا ایک بڑا سا بنڈل بھی مل گیا تھا۔ چنانچہ اس نے واپس آکر باری باری ان دونوں کو اٹھا کر سٹنگ روم میں لا کر کرسیوں پر بٹھایا اور پھر رسی کی مدد سے انہیں اسی طرح باندھ دیا۔ ان کی حالت بتا رہی تھی کہ انہیں دو تین گھنٹوں سے پہلے ہوش نہیں آسکتا اور رسیوں سے باندھنے کے بعد اب ٹائیگر کو یہ فکر نہ رہی تھی کہ وہ کب ہوش میں آتے ہیں۔ اس نے پہلے

کوٹھی کی بھرپور تلاشی کا منصوبہ بنایا تھا۔ اس نے ایک کمرے کو دفتر کے انداز میں سجا ہوا دیکھا تھا اور وہ اس دفتر کی تفصیلی تلاشی لینا چاہتا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس دفتر کی بڑی میز کی ایک دراز کے اندر ایک خفیہ دراز تلاش کر لینے میں کامیاب ہو گیا۔ اس میں چند تہہ شدہ کاغذات موجود تھے۔ ٹائیگر نے وہ کاغذات کھول کر پڑھنا شروع کر دیئے۔ کاغذات پر صرف ایک ایک دو دو سطریں ٹائپ شدہ تھیں اور نیچے ایس کا لفظ لکھا ہوا تھا۔ تحریر صرف عام سی ہدایات پر مبنی تھی۔ کام ہو گیا ہے کام نہیں ہوا۔ جلدی کام پورا کرو۔ اسی قسم کی ہدایات تھیں لیکن جس انداز میں ان کاغذات کو خفیہ رکھا گیا تھا۔ اس سے اندازہ ہوتا تھا کہ یہ بے حد اہم ہیں لیکن بظاہر ان میں ایسی کوئی بات نظر نہ آئی تھی۔ ٹائیگر نے کاغذ تہہ کر کے انہیں جیب میں رکھا اور واپس اس کمرے میں آ گیا جہاں قادر اور ماچھو رسیوں سے بندھے ہوئے تھے وہ دونوں ابھی تک بے ہوش تھے۔ ٹائیگر نے آگے بڑھ کر قادر کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہی قادر کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے اور ٹائیگر نے ہاتھ ہٹائے اور ایک کرسی کھینچ کر وہ قادر کے سامنے بیٹھ گیا۔ اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا۔ اسی لمحے قادر نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ پھر جیسے ہی اس کی آنکھوں میں شعور کی چمک ابھری وہ سامنے بیٹھے ہوئے ٹائیگر کو دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔

"کک کک کون ہو تم اور یہ کیا۔ یہ تم نے مجھے کیوں باندھ رکھا ہے۔ ماچھو بھی"...... قادر نے بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔

"تم نے مجھے پہچانا نہیں ہے مسٹر قادر۔ جانی کے دفتر میں تم سے ملاقات تو ہوئی تھی"...... ٹائیگر نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ مگر۔ مگر تم۔ تم کون ہو اور یہ سب کچھ کیا ہے"...... قادر نے بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔

"جانی نے مجھے سب کچھ بتا دیا ہے تم نے جانی کی مدد سے ثاقب کے تین انجینئروں کو قتل کرا دیا اور اب تم اس کی مدد سے ایک شوگرانی ایجنٹ کو قتل کرانا چاہتے ہو"...... ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا۔

"نہیں نہیں یہ غلط ہے۔ میرا کسی قتل سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں تو حکومت کا ایک ذمہ دار افسر ہوں۔ میں تو وہاں صرف غیر ملکی شراب کے لئے جاتا ہوں"...... قادر نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ایسا ہی ہو گا"...... ٹائیگر نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو گھوما جس میں اس نے خنجر پکڑ رکھا تھا اور اس کے ساتھ ہی کمرہ قادر کی ہولناک چیخ سے گونج اٹھا۔ ٹائیگر کے خنجر کا پھل آدھے سے زیادہ قادر کے بازو میں غائب ہو گیا تھا۔ ٹائیگر نے انتہائی سرد مہرانہ انداز میں خنجر کو واپس کھینچا اور دوسرے لمحے اس نے خنجر اس کی ران میں مار دیا اور قادر کے حلق سے مسلسل چیخیں نکلنے لگیں اور پھر اس کی گردن ڈھلک گئی۔ ٹائیگر نے بڑے اطمینان بھرے انداز میں خنجر کو قادر کے لباس سے صاف کیا اور

اٹھ کر وہ ملحقہ باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آیا اس کے ہاتھ میں پانی سے بھرا ہوا جگ تھا۔ اس نے زخموں پر پانی شروع کر دیا۔ جہاں سے خون فوارے کی طرح ابل رہا تھا۔ لیکن مسلسل پانی پڑنے کی وجہ سے خون نکلنے کی رفتار آہستہ آہستہ کم ہوتی چلی گئی۔ ایک جگ ختم ہو جانے کے بعد وہ دوسرا جگ بھر لایا اور جب خون رستا بالکل بند ہو گیا تو اس نے باقی پانی قادر کے چہرے پر پھینک دیا اور قادر ایک بار پھر چیختا ہوا ہوش میں آ گیا۔

"تم۔ تم۔ کیا کر رہے ہو۔ یہ کیا کر رہے ہو"........ قادر نے تکلیف کی شدت سے بری طرح ادھر ادھر سر پٹختے ہوئے کہا۔

"بولو کیوں قتل کرایا تھا تم نے انہیں بولو۔ پوری تفصیل بتا ورنہ ایک ایک عضو کاٹ ڈالوں گا"........ ٹائیگر نے غضبناک لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم مجھے رقم دی گئی تھی۔ غیر ملکیوں نے رقم دی تھی"۔ قا نے اٹک اٹک کر کہا۔

"کون غیر ملکی تفصیل بتاؤ"........ ٹائیگر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"وہ دو آدمی تھے۔ ان کا تعلق گریٹ لینڈ سے تھا۔ وہ مجھے کلب ملے تھے۔ ان سے دوستی ہو گئی۔ انہوں نے کہا کہ وہ کسی پیشہ ور قاتل سے ملنا چاہتے ہیں۔ مجھے لالچ نے گھیر لیا۔ میں نے ان سے کھل کر بات کی۔ انہوں نے تینوں انجینئروں کو قتل کرانے کی بات کی۔ میں نے

ان سے پچاس لاکھ روپے لئے پھر جانی سے بات ہوئی۔ میں نے بیس لاکھ اسے دیئے۔ اس نے روڈ ایکسیڈنٹ کا بندوبست کر دیا۔ بس مجھے اتنا ہی معلوم ہے"........ قادر نے ہانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اب شوگرانی کو قتل کرنے کا کس نے کہا ہے تمہیں"۔ ٹائیگر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"ان میں سے ایک نے فون پر بات کی۔ تیس لاکھ میں سودا ہوا۔ میں جانی کے پاس گیا تھا۔ وہ بیس لاکھ مانگ رہا تھا۔ میں اسے دس لاکھ دینا چاہتا تھا۔ پھر تم آ گئے اور میں اٹھ کر واپس آ گیا"........ قادر نے جواب دیا۔ اب وہ کافی حد تک سنبھل چکا تھا۔

"ان کا پتہ بتاؤ"........ ٹائیگر نے کہا۔

"مجھے ان کے پتے کا علم نہیں ہے۔ وہ پہلے مجھ سے کلب میں ملتے رہے تھے۔ اب ان کا فون آیا تھا اور بس"....... قادر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان کے نام کیا تھے"۔ ٹائیگر نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"رچرڈ اور جیکب نام بتائے تھے انہوں نے"۔ قادر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایس کون ہے"........ اچانک ٹائیگر نے پوچھا تو قادر بے اختیار اچھل پڑا۔

"ایس۔ کیا مطلب کون ایس۔ میں تو کسی ایس کو نہیں جانتا"۔ نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

" تمہارا مطلب ہے دوبارہ خنجر زنی شروع کر دوں ۔ تمہاری میز
خفیہ دراز میں جو کاغذات پڑے تھے وہ اس وقت میری جیب میں ہیں
سمجھے ۔ آخری وارننگ دے رہا ہوں کہ سب کچھ سچ سچ بتا دو " ۔ ٹائیگر
لہجہ انتہائی سرد تھا ۔

" مم ۔ مم ۔ میں کچھ نہیں جانتا ۔ مجھے نہیں معلوم کہ کون ایس
قادر نے جواب اور اس کے ساتھ ہی اس کے حلق سے
کربناک چیخ نکلی ۔ ٹائیگر نے انتہائی بیدردی سے خنجر کا وار کر کے
کی دوسری ران پر زخم ڈال دیا تھا ۔

" بولو ورنہ ایک ایک رگ کاٹ دوں گا بولو " .... ٹائیگر
انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا خنجر ایک
قادر کی ران میں گھس گیا ۔

" تم ۔ تم کچھ حاصل نہ کر سکو گے ۔ کچھ نہیں ۔ کچھ نہیں " ۔ اچانک
قادر نے اپنا سر کرسی کی پشت سے مارتے ہوئے ڈوبتے ہوئے لہجے
کہا اور ٹائیگر اس کے منہ سے نکلنے والے نیلے رنگ کے جھاگ کو
کر بے اختیار چونک پڑا ۔ قادر کا جسم چند لمحوں کے لئے تڑپا اور ساکت
ہو گیا وہ ختم ہو چکا تھا ۔ ٹائیگر چند لمحوں تک حیرت سے قادر کو دیکھ
رہا ۔ منہ سے نکلنے والے اس نیلے جھاگ کو دیکھ کر اتنی بات تو وہ
گیا تھا کہ قادر نے کوئی زہریلا کیپسول چبا کر خود کشی کر لی ہے ۔ لیکن
اسے دراصل اب اپنے آپ پر غصہ آ رہا تھا کہ اس نے اس سارے قصے
کو خاص اہمیت کیوں نہیں دی ۔ کسی شخص کا اس طرح خود کشی

لہ ا یہ بتا رہا تھا کہ معاملات اس سے زیادہ اہم ہیں جتنا وہ سمجھ رہا تھا اور
ااقمی اس کی غفلت سے یہ اہم ترین کلیو ختم ہو گیا تھا ۔ ٹائیگر نے بے
اختیار ہونٹ بھینچ لئے ۔ وہ چند لمحے خاموشی سے مردہ قادر کو دیکھتا رہا
پھر اس نے ایک طویل سانس لیا اور کرسی سے اٹھا ہی تھا کہ اس کی
نظریں ماچھو پر پڑیں اور اس کے ذہن میں یکلخت ایک خیال آیا کہ ماچھو
بحیثیت ملازم اسے پراسرار لگ رہا تھا اس لئے ہو سکتا ہے کہ یہ بھی اسی
گینگ کا ہی آدمی ہو اور ملازم کے روپ میں یہاں رہتا ہو ۔ چنانچہ وہ
اٹھ کر ماچھو کی طرف بڑھ گیا ۔ اس نے ایک ہاتھ سے اس کا جبڑا بھینچا
اور پھر دوسرے ہاتھ کی انگلیاں اس کے منہ میں ڈال کر اس نے اس
کے دانت چیک کرنے شروع کر دیئے ۔ قادر کی موت نے اسے محتاط کر
دیا تھا ۔ لیکن چیکنگ کے بعد اسے اطمینان ہو گیا کہ کم از کم ماچھو کے
اس دانت میں کوئی زہریلا کیپسول موجود نہیں ہے ۔ چنانچہ اس نے
اس کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا ۔ چند لمحوں بعد ماچھو
کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے اور ٹائیگر
نے ہاتھ ہٹائے اور کرسی گھسیٹ کر وہ ماچھو کے سامنے بیٹھ گیا ۔
تھوڑی دیر بعد ماچھو کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں ۔ اس کے
ساتھ ہی اس کے منہ سے کراہ نکل گئی ۔

" ادھر گردن گھماؤ اور اپنے باس کی پوزیشن دیکھ لو " .... ٹائیگر
نے لہجے میں کہا اور ماچھو کی گردن ایک جھٹکے سے سائیڈ پر مڑی اور
لمحے اس نے بے اختیار اچھلنے کی کوشش کی لیکن بندھا ہونے

کی وجہ سے ظاہر ہے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا۔

"یہ۔یہ۔رام۔مم۔مم۔میرا مطلب ہے قادر صاحب کو کیا ہے"........ ماچھو کے منہ سے بے اختیار نکلا اور ٹائیگر لفظ رام بے اختیار اچھل پڑا۔

"رام تو اس کا نام رام تھا اور یہ کافرستانی ہے"........ انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔اس کے ذہن کے کسی گوشے بھی یہ تصور نہ تھا کہ قادر کافرستانی بھی ہو سکتا ہے۔

"تم کون ہو اور تم نے صاحب کو کیوں مارا ہے"…. ماچھو کی تیز آواز سنائی دی۔

"ہونہہ تو تم بھی کافرستانی ہو۔مجھے پہلے ہی تمہارے نام پر گزرا تھا۔بہرحال اب تم بتاؤ گے کہ تم اور رام دونوں یہاں کرتے رہے ہو"........ ٹائیگر نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ہم تو پاکیشیائی ہیں۔ہم تو"....... تیز لہجے میں کہا لیکن ٹائیگر اٹھا اور ایک طرف رکھے ہوئے ٹیلی فو طرف بڑھ گیا۔کافرستان کا نام سامنے آنے کے بعد وہ اب فوری عمران کو اس سارے واقع سے آگاہ کرنا چاہتا تھا۔کیونکہ اب ذہن کے مطابق صورت حال زیادہ گھمبیر ہو چکی تھی۔اس نے اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"سلیمان بول رہا ہوں"........ رابطہ قائم ہوتے ہی سلیما آواز سنائی دی۔

میں ٹائیگر ہوں۔عمران صاحب سے بات کراؤ"...... ٹائیگر نے تیز لہجے میں کہا۔

"وہ تو ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں"۔دوسری طرف سے سلیمان نے کہا اور ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا۔

"کب گئے ہیں"۔ٹائیگر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ابھی تھوڑی دیر پہلے"۔سلیمان نے جواب دیا تو ٹائیگر نے جلدی سے کریڈل دبا دیا اور اب اس نے ایکسٹو کے مخصوص نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"........ رابطہ قائم ہوتے ہی ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں جناب میں نے عمران صاحب کے فلیٹ پر فون کیا تھا۔لیکن سلیمان نے بتایا ہے کہ وہ تھوڑی دیر پہلے ملک سے باہر چلے گئے ہیں۔میں نے ایک اہم کیس ٹریس کیا ہے۔میں اس سلسلے میں ان سے بات کرنا چاہتا تھا"...... ٹائیگر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اہم کیس۔تفصیل بتاؤ"۔دوسری طرف سے ایکسٹو نے اسی طرح سرد لہجے میں پوچھا تو ٹائیگر نے جانی کے پاس جانے سے لے کر یہاں افیسرز کالونی میں ہونے والے اب تک کے تمام واقعات اور گفتگو تفصیل سے دوہرا دی۔

"عمران ابھی ملک سے باہر نہیں گیا۔اس کی فلائٹ رات کو جانی

ہے ۔ میں اسے ٹریس کر کے تمہارے پاس بھجواتا ہوں ۔ تم کس سے بول رہے ہو "۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور ٹائیگر نے فون درج نمبر دوہرا دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا ۔ ٹائیگر ۔ رسیور رکھا اور پھر واپس ماچھو کی طرف مڑ گیا ۔

" ہاں تو اب تم بتاؤ گے سب کچھ ورنہ یاد رکھو تمہارا حشر انتہا عبرت ناک ہو گا "........ ٹائیگر نے اس کے سامنے کرسی پر بیٹھے ہوئے کہا ۔

" کیسی تفصیل ۔ تم قاتل ہو ۔ غنڈے ہو ۔ ڈاکو ہو ۔ کیا ہو تم نے صاحب کو قتل کیا ہے "۔ ماچھو نے کہا اور پھر اس سے پہلے اس کا فقرہ مکمل ہوتا ٹائیگر کا ہاتھ گھوما اور تھپڑ کی آواز کے ساتھ ہی کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی ۔

" میں کچھ نہیں جانتا ۔ میں تو ملازم ہوں ۔ ایک عام سا ملازم مجھے کیوں مار رہے ہو "۔ ماچھو نے اس بار بڑے منت بھرے لہجے کہا ۔

" تمہیں سب کچھ بتانا پڑے گا ۔ سب کچھ سمجھے ۔ اس سازش پوری تفصیل "۔ ٹائیگر نے غصے سے چیختے ہوئے کہا ۔

" کک کیسی سازش ۔ میں تو کسی سازش کے بارے میں کچھ جانتا "۔ ماچھو نے بھی چیختے ہوئے جواب دیا ۔

" تم کب سے ملازم ہو یہاں "........ ٹائیگر نے ہونٹ ہوئے پوچھا ۔

" دو سال ہو گئے ہیں "........ ماچھو نے جواب دیا ۔

" کہاں کے رہنے والے ہو ۔ اپنا پچھلا پتہ بتاؤ ۔ ایک بات کا خیال رکھنا جو پتہ تم بتاؤ گے اس کی میں یہاں سے فون کر کے تصدیق کرا لیتا ہوں اس لئے کوئی غلط پتہ بتانے کی کوشش نہ کرنا "۔ ٹائیگر نے لہجے میں کہا ۔ لیکن پھر اس سے پہلے کہ ماچھو کوئی جواب دیتا ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور ٹائیگر کرسی سے اٹھ کر فون کی طرف بڑھ گیا ۔

" یس "........ ٹائیگر نے رسیور اٹھا کر محتاط لہجے میں کہا ۔

" ٹائیگر کیا بات ہے ۔ تم نے چیف سے کسی سازش کی بات کی ہے "۔ دوسری طرف سے عمران کی آواز سنائی دی ۔

" یس باس "........ ٹائیگر نے کہا اور ایک بار پھر اس نے ایکسٹو کو بتائی ہوئی تفصیل دوہرا دی ۔

" تم اس ملازم کو رانا ہاؤس لے آؤ ۔ میں وہیں پہنچ جاؤں گا ۔ احتیاط سے لے آنا "۔ عمران نے کہا ۔

" یس باس "........ ٹائیگر نے کہا اور دوسری طرف سے رابطہ ختم ہوتے ہی ٹائیگر نے ایک طویل سانس لے کر رسیور رکھا اور مڑ کر ایک بار پھر ماچھو کی طرف بڑھ گیا ۔ قریب جا کر اس نے مڑی ہوئی انگلی کے بل سے اس کی کنپٹی پر ضرب لگائی اور ماچھو کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے کمرہ گونج اٹھا ۔ ٹائیگر کا ہاتھ دوسری بار بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس بار ماچھو کی گردن چیخ مارنے کے ساتھ ہی ڈھلک گئی ۔ ٹائیگر نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ دیا تا کہ معلوم کر سکے کہ وہ واقعی بے ہوش

ہو چکا ہے یا ایسے ہی بہانہ کر رہا ہے ۔ لیکن سینے پر ہاتھ رکھتے ہی
معلوم ہو گیا کہ ماچھو واقعی بے ہوش ہے اور کم از کم ایک گھنٹے تک
خود بخود ہوش میں نہ آسکے گا تو اس نے اطمینان سے اس کے جسم
بندھی ہوئی رسیاں کھولنا شروع کر دیں ۔

جولیا کا فلیٹ اس وقت سیکرٹ سروس کے ممبران سے بھرا ہوا تھا
فلا ٹ رات گئے جاتی تھی ۔ لیکن جولیا نے ان سب کو اپنے فلیٹ میں
''پہر کے کھانے کی دعوت دے رکھی تھی ۔ چونکہ وہ سب ایک لحاظ
ے جولیا کی دعوت پر سوئٹزرلینڈ جا رہے تھے اس لئے جولیا کی حیثیت
یبان کی طرح تھی ۔ عمران بھی وہیں موجود تھا ۔

" میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ آخر چیف نے ساری ٹیم کو تفریح پر
جانے کی اجازت کیسے دی دے ہے ۔ کچھ ساتھیوں کو یہاں رہنا چاہئے
تھا تاکہ کسی بھی ایمرجنسی کی صورت میں وہ فوری طور پر کام کر سکیں "
صفدر نے کہا ۔

" میرا تو خیال ہے تمہارا چیف اب تم سے خود چھٹکارا چاہتا ہے ۔
مجھے یقین ہے کہ تمہاری عدم موجودگی میں نئی پاکیشیا سیکرٹ سروس
بھرتی ہو چکی ہو گی "........ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا ۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"...... جولیا نے بے اختیار آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"کیوں نہیں ہو سکتا۔ آج اخبار میں اشتہار آ جائے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے بھرتی جاری ہے۔ کل یہاں ایک لاکھ نوجوان ہاتھوں میں بڑی بڑی ڈگریاں اٹھائے کھڑے نظر آ رہے ہوں گے۔ ہمارے ملک میں نہ ٹیلنٹ کی کمی ہے اور نہ بے روزگاروں کی" عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب یہ کوئی عام سا دفتر تو نہیں ہے کہ اس طرح لوگ بھرتی کر لئے جائیں گے"...... چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو کیا پاکیشیا سیکرٹ سروس والوں کے سینگ ہوتے ہیں"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سینگ تو نہیں ہوتے لیکن"...... چوہان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سینگ نہیں ہوتے۔ مطلب ہے غائب ہو جاتے ہیں سر سے۔ اوہ خدایا تیرا شکر ہے تو نے کم از کم مجھے تو سیکرٹ سروس کا ممبر بننے سے بچا لیا ہے"۔ عمران نے بے اختیار اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"کیا کیا مطلب"...... چوہان نے حیران ہو کر کہا۔

"تم خود ہی تو کہہ رہے ہو کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس میں وہی شامل ہو سکتا ہے جس کے سینگ اس کے سر سے غائب ہو جائیں اور ایک ہی جانور ایسا ہے جس کے سر سے سینگ غائب ہونے کا محاورہ مشہور

ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ سیکرٹ سروس گدھوں پر مشتمل ہے"۔ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے ارے میں نے کب کہا ہے۔ تم خود ہی کہہ رہے ہو اور ظاہر ہے تم جھوٹ کیوں بولنے لگے"...... عمران نے کہا اور ایک بار پھر کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"تمہیں سیکرٹ سروس کی توہین کی اجازت نہیں دی جا سکتی سمجھے"۔ اچانک خاموش بیٹھے تنویر نے بھڑک کر کہا۔

"لاحول ولا قوۃ۔ میں نے کب توہین کی ہے۔ میں تو گدھوں کا بڑا معترف ہوں۔ بڑی محنتی۔ جفا کش۔ خاموش اور ڈنڈے کھانے والی مخلوق ہوتی ہے۔ بڑے بڑے ڈیم۔ پل عمارتیں سب کچھ ان کی محنت سے ہی وجود میں آتے ہیں۔ تمہیں وہ تاریخی واقعہ تو یاد ہوگا کہ قدیم دور میں ایک بہت بڑا پل بنایا گیا تو اس کا افتتاح اس وقت کے بادشاہ سلامت نے کیا اور کتبے پر لکھا گیا کہ یہ عظیم پل فلاں بادشاہ نے بنایا ہے۔ ایک فلاسفر وہاں سے گزرا۔ اس نے یہ کتبہ دیکھا تو اس نے اس کے نیچے لکھ دیا کہ یہ پل دس ہزار گدھوں کی محنت کے نتیجے میں وجود میں آیا ہے"...... عمران کی زبان چل پڑی۔

"دیکھو عمران میں اس وقت کسی قسم کی بدمزگی نہیں چاہتی۔ اس لئے تم زبان بند رکھو"...... جولیا نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"زبان کیسے بند ہو سکتی ہے۔منہ تو بند ہو سکتا ہے۔آنکھیں ہو سکتی ہیں۔کان بند ہو سکتے ہیں لیکن زبان کیسے بند ہو سکتی ہے میری سمجھ میں تو آج تک یہی بات نہیں آسکی"...... عمران بھلا کہاں باز آنے والا تھا۔

"تمہاری کھوپڑی میں عقل نام کی کوئی چیز ہو تو تمہیں سمجھ آئے۔بس ایک زبان ہے۔وہی چلتی رہتی ہے"...... تنویر نے کہا۔

"اچھا تو تم عقل کو چیز سمجھتے ہو اور اسی لئے مارکیٹ میں اسے تلاش کرتے پھرتے رہتے ہو کہ شاید کسی دکان سے تولہ دو تولے مل جائے"...... عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا اور کمرا قہقہوں سے گونج اٹھا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ اچانک ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور وہ سب بے اختیار چونک پڑے۔

"یا اللہ خیر"...... جولیا نے بے اختیار کہا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھالیا۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... جولیا نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

"ایکسٹو۔عمران ہے یہاں"...... دوسری طرف سے مخصوص آواز سنائی دی۔

"یس سر"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اسے رسیور دو"...... ایکسٹو نے کہا اور جولیا نے رسیور ساتھ بیٹھے ہوئے عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"نان ممبر سیکرٹ سروس علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران ٹائیگر نے کسی بڑی کافرستانی سازش کا سراغ لگایا ہے۔تم اس سے خود بات کر لو اور اگر کوئی اہم مسئلہ ہے تو پھر تمہیں اس پر کام کرنا ہوگا"...... دوسری طرف سے ایکسٹو نے سرد لہجے میں کہا۔

"کافرستانی سازش۔اوہ۔کس نمبر پر ہے وہ"...... عمران نے یکلخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا۔

"ٹھیک ہے۔میں بات کرتا ہوں"...... عمران نے کہا اور دوسری طرف سے رسیور رکھ دیا گیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہماری تفریح ختم۔مجھے یقین ہے کہ یہ عمران کی اپنی سازش ہو گی"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن عمران نے اس کی بات سنی ان سنی کرتے ہوئے کریڈل دبایا اور پھر ایکسٹو کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... دوسری طرف سے آواز سنائی دی اور عمران پہچان گیا کہ بولنے والا ٹائیگر ہے۔

"ٹائیگر کیا بات ہے۔تم نے چیف سے کسی سازش کی بات کی ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا اور پھر دوسری طرف سے ٹائیگر نے جو تفصیل بتائی وہ نہ صرف عمران بلکہ لاؤڈر کی وجہ سے پوری سیکرٹ سروس نے سنی اور ان سب کے چہروں پر گہری سنجیدگی کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"تم اس ملازم کو رانا ہاؤس لے آؤ میں وہیں پہنچ جاؤں گا"۔ عمران

نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔
"یہ تم ٹائیگر کو سکھا کر آئے تھے"...... تنویر نے منہ بنا
ہوئے کہا۔

"جولیا میں رانا ہاؤس جا رہا ہوں۔ اگر تو یہ کوئی بڑی سازش
پھر میں تم لوگوں کے ساتھ نہ جا سکوں گا کیونکہ پاکیشیا کی سلامتی
اس کے مفادات مجھے سب سے زیادہ عزیز ہیں۔ لیکن چونکہ تمہا
چیف نے تمہیں نہیں روکا۔ اس لئے تم سب ساتھی ٹور پر چلے
میں اس سازش کا خاتمہ کر کے تم سے آملوں گا"...... عمران نے
کی بات سنی ان سنی کرتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔
"تمہارا مطلب ہے ہمیں پاکیشیا کا مفاد عزیز نہیں ہے کیوں
تنویر نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔
"تمہاری ڈوریاں تمہارے چیف کے ہاتھوں میں ہیں۔ جب
میں ان جھنجھٹوں سے آزاد ہوں۔ خدا حافظ"...... عمران
مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا
لمحوں بعد اس کی کار رانا ہاؤس کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ ٹائیگر
جو کچھ بتایا تھا۔ اس نے واقعی اس کے ذہن میں ایک زلزلہ سا بپا کر
تھا۔ ثاقاب کے بارے میں اخبارات میں وہ پڑھ چکا تھا کہ اس
منصوبے کو ماہرین کی رپورٹ کے مطابق ہمیشہ کے لئے ترک کر
گیا ہے۔ کیونکہ تجزیاتی رپورٹوں کے مطابق وہاں سے ملنے والی انتہا
قیمتی معدنیات کی صرف اوپر والی تہہ ٹھیک ہے۔ باقی سب

ہے اور اس پر اخراجات اس قدر آ سکتے ہیں کہ اس سے پاکیشیا کو کوئی
مفاد حاصل ہونے کی بجائے الٹا بہت بڑے نقصان اور خسارے سے
دوچار ہونا پڑے گا اور شوگران نے بھی اس رپورٹ کے بعد پاکیشیا کے
ساتھ کام کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اس کے بعد ثاقاب کے انجینئروں کا
ایک ایکسیڈنٹ میں ختم ہو جانا بھی اس نے اخبار میں پڑھا تھا۔ لیکن
اب ٹائیگر کی یہ رپورٹ کہ ان انجینئروں کو باقاعدہ منصوبہ بندی کے
تحت ہلاک کیا گیا ہے اور کوئی شوگرانی ماہر خفیہ طور پر پاکیشیا آیا ہوا
ہے اور اب یہ جانی وغیرہ اسے قتل کرنے کے درپے ہیں اور قادر کا
اصل نام رام ہے۔ یہ سب کچھ اس قدر حیرت انگیز تھا کہ حقیقتاً اس کا
ذہن زلزلے کی زد میں آ گیا تھا۔ اسے ان سارے واقعات سے پاکیشیا
کے خلاف کسی گہری سازش کی بو آ رہی تھی اور وہ سوچ رہا تھا کہ ٹائیگر
کو ایک اتفاق کی وجہ سے اس سازش کا علم ہو گیا ہے ورنہ تو جو لوگ
بھی اس سازش کے پس پردہ کام کر رہے ہیں وہ ایک لحاظ سے اپنی
بھیانک سازش میں کامیاب بھی ہو چکے ہیں۔ رانا ہاؤس کے گیٹ میں
داخل ہوتے ہی اس نے سامنے پورچ میں کھڑی ٹائیگر کی کار دیکھ لی
اور وہ سمجھ گیا کہ ٹائیگر ہدایت کے مطابق قادر کے ملازم ماچھو کو لے آیا
ہے۔ اس نے جیسے ہی کار روکی۔ برآمدے سے ٹائیگر اتر کر اس کے
پاس آ گیا۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔
"تمہیں اس قادر کا خیال رکھنا چاہئے تھا۔ وہ بے حد اہم مہرہ تھا"۔
عمران نے سلام کا جواب دیتے ہوئے قدرے خشمگیں لہجے میں کہا۔

"باس میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ یہ آدمی اتنی بڑی
کرے گا۔ میں تو اسے عام سا ملازم سمجھ کر پوچھ گچھ کر رہا تھا"۔ ٹا
نے شرمندہ سے لہجے میں جواب دیا اور عمران اثبات میں سر ہلاتا
آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس کمرے میں پہنچ گیا جہاں ماچھو ا
کرسی پر راڈز میں جکڑا ہوا بے ہوش بیٹھا ہوا تھا۔ عمران اس کے قری
جا کر رک گیا اور اسے غور سے دیکھتا رہا۔

"میک اپ میں تو نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس۔ باس میں نے بھی چیک کیا ہے۔ یہ میک اپ میں
ہے"۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے ایک کر
گھسیٹ کر اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے آگے بڑھ
دونوں ہاتھوں سے اس کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد
ماچھو کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے تو ٹائیگر پیچھے
گیا۔

"تمہارے پاس خنجر ہو گا وہ مجھے دے دو یہ آدمی مجھے خاصا جاند
لگ رہا ہے"...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور
نے کوٹ کی اندرونی طرف بنی ہوئی ایک مخصوص جیب سے خنجر نکا
کر عمران کے ہاتھ میں دے دیا۔ چند لمحوں بعد ماچھو نے آنکھیں
دیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے کراہ نکل گئی۔ وہ انتہا
حیرت بھری نظروں سے اپنے سامنے بیٹھے ہوئے عمران کو دیکھ رہا تھا

"تمہارا نام ماچھو ہے اور تم معدنیات کے آفیسر قادر کے ذاتی ملازم
...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ مگر تم کون ہو اور میں کہاں ہوں"...... ماچھو نے انتہائی
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"قادر کا اصل نام رام تھا اور تمہارا اصل نام کیا ہے"...... عمران
نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میرا نام ماچھو ہے...... آخر تم لوگ کیا چاہتے ہو۔ کون ہو تم
لوگ۔ پہلے تم نے صاحب کو قتل کر دیا اور اب مجھے نجانے کہاں لے
ئے ہو"۔ اس بار ماچھو نے انتہائی سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا لیکن
دوسرے لمحے اس کے حلق سے یکلخت تیز چیخ نکلی۔ عمران کا خنجر والا ہاتھ
حرکت میں آیا تھا اور ماچھو کا ایک نتھنا آدھے سے زیادہ کٹ گیا تھا اور
ابھی اس کی چیخ کی بازگشت ختم نہ ہوئی تھی کہ عمران نے اس کا
دوسرا نتھنا بھی کاٹ ڈالا اور ماچھو کے حلق سے پے در پے کئی چیخیں نکل
گئیں۔ عمران کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔ اس نے خون
الود خنجر ایک طرف پھینکا اور دوسرے لمحے اس نے چیختے ہوئے ماچھو کی
پیشانی پر مڑی ہوئی انگلی کا ہک مارا اور ماچھو کا پورا جسم اس طرح
لرزنے لگا جیسے اسے لرزے کا بخار ہو گیا ہو۔ اس کی آواز پھٹ گئی تھی

"بولو کیا نام ہے تمہارا۔ اصل نام بتاؤ"...... عمران نے غراتے
ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پیشانی پر دوسری ضرب لگا دی۔

"ب۔ ب بھولو رام۔ بھولو رام۔ میرا نام بھولو رام ہے"۔ ماچھو

کے منہ سے جیسے الفاظ خود بخود پھسل کر باہر آ گئے ۔ تکلیف کی
سے اس کا چہرہ بری طرح مسخ ہو گیا تھا ۔ چہرہ اور پورا جسم پسینے
شرابور نظر آ رہا تھا اور اس کی آنکھوں میں دہشت کی پرچھائیاں لرز
تھیں ۔

" قادر کا پورا نام کیا تھا اور اس کا تعلق کافرستان کی کس ایجنسی
تھا " .... عمران نے غراتے ہوئے کہا ۔

" اس کا نام رام لعل تھا ۔ وہ ملٹری انٹیلی جنس کی سپیشل ایجنسی
ایجنٹ تھا ۔ اصل قادر کو ختم کر دیا گیا تھا ۔ اس کی جگہ رام لعل نے
تھی ۔ وہ میجر تھا ۔ میں سارجنٹ ہوں " .... آخر کار ماچھو بول پڑا ۔

" اس بار جو ضرب لگی وہ تمہاری ایک ایک رگ توڑ دے گی سمجھے
اگر تم سچ سچ سب کچھ بتا دو تو میرا وعدہ کہ تمہیں قانون کے حوالے
دیا جائے گا اور ہو سکتا ہے کہ قیدیوں کے تبادلے کے سلسلے میں
زندہ سلامت واپس اپنے ملک پہنچ جاؤ ورنہ سازش کا سراغ ہم خو
لیں گے لیکن تمہاری لاش کو گٹر کے کیڑے کھائیں گے " ۔ عمران
انتہائی سرد لہجے میں کہا ۔

" مم ۔ مم ۔ مجھے ہلاک مت کرو میں سب کچھ بتا دیتا ہوں ۔
کرو کہ تم مجھے قانون کے حوالے کر دو گے " .... ماچھو نے
ہوئے لہجے میں کہا ۔

" میں نے پہلے ہی کہہ دیا ہے اور میں اپنی بات دوہرانے کا
نہیں ہوں " .... عمران نے اور زیادہ سرد لہجے میں کہا ۔

ـہ لمبی کہانی ہے ۔ مم ۔ مم مجھے پانی پلاؤ میں مرجاؤں گا ۔ پانی پلوا
...... ماچھو نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا ۔

پانی لے آؤ ٹائیگر " .... عمران نے ساتھ کھڑے ٹائیگر سے کہا
یگر تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا ۔ چند لمحوں بعد واپس
ں کے ہاتھ میں پانی سے بھری بوتل موجود تھی ۔ اس نے بوتل
ے منہ سے لگا دی اور ماچھو نے غٹا غٹ پانی پینا شروع کر دیا ۔
قدار میں پانی جب اس کے حلق سے نیچے اتر گیا تو ٹائیگر نے بوتل
اور باقی پانی اس کے چہرے پر ڈال دیا ۔ ماچھو کا تکلیف کی شدت
خ ہوا چہرہ کافی حد تک بحال ہو گیا تھا ۔

ہو لو پوری تفصیل بتاؤ " .... عمران نے خشک لہجے میں کہا ۔

مجھے زیادہ تفصیل کا علم نہیں ہے ۔ کیونکہ میں چھوٹے درجے کا
ں ۔ بہرحال مجھے اتنا علم ہے کہ حکومت کافرستان نے پاکیشیا
یات حاصل کرنے کے لئے باقاعدہ ایک پلاننگ تیار کی اور
نگ کا انچارج کرنل سہوترا ہے ۔ میجر رام لعل کو پاکیشیا بھیجا
یں اس کے ساتھ آیا ۔ لیکن میجر رام لعل کیا کرتا رہا ۔ مجھے اس کا
ہے اور نہ ہی میجر صاحب نے کبھی بتایا ۔ البتہ اتنا انہوں نے
تھا کہ ان کی کوششوں کی وجہ سے کافرستان کو بے پناہ فائدہ
ہے ۔ ویسے گزشتہ ایک ہفتے سے وہ بے حد پریشان تھے ۔ میرے
را ہوں نے بتایا تھا کہ انہوں نے اب تک جو کچھ کیا ہے ۔ اسے
ڑ جانے کے لئے شوگران سے کوئی ماہر یہاں آیا ہوا ہے ۔ بس

اس سے زیادہ مجھے معلوم نہیں ہے"...... ماچھو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"رام لعل کلہیاں رابطہ کس سے تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"زیرو کلب کا جانی اس کا خاص آدمی تھا اور اس کے علاوہ محکمے ایک ریکارڈ سپرنٹنڈنٹ افضل سے اس کی گہری دوستی تھی۔ وہ پر بھی آتا جاتا رہتا تھا"...... ماچھو نے جواب دیتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"ٹھیک ہے۔ ٹائیگر تم جاؤ۔ میں اب باقی کام کر لوں گا، تمہاری ضرورت پڑی تو میں تمہیں کال کر لوں گا"...... عمران کمرے سے باہر آنے کے بعد ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر سلام کر کے سے پورچ کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے جوزف اور جوانا کو ا خیال رکھنے کی ہدایت دی اور تھوڑی دیر بعد اس کی کار رانا نکل کر دانش منزل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"عمران صاحب اس سازش کا پتہ چلا"...... آپریشن عمران کے داخل ہوتے ہی بلیک زیرو نے احتراماً اٹھ کر کھڑے ہوئے کہا۔

"معدنیات کے سلسلے کا کوئی چکر ہے۔ ابھی تفصیلات کا ہے"...... عمران نے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"معدنیات کے سلسلے میں اوہ کس قسم کی معدنیات زیرو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے سونے چاندی کا ہی سلسلہ ہوگا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر موجود انتہائی گہری سنجیدگی کی تہہ جیسے کھسکتی چلی گئی۔

"سونے چاندی کا سلسلہ۔ کیا مطلب"...... بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"اگر تم خاتون ہوتیں تو کم از کم مطلب تو نہ پوچھتیں تمہیں خود ہی معلوم ہوتا کہ سونا اور چاندی کیا اہمیت رکھتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"...... دوسری طرف سے سر سلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"سیکرٹری وزارت خارجہ عالی جناب عزت مآب سر سلطان صاحب دام اقبالہ بارگاہ خاص میں تشریف رکھتے ہیں"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"اوہ عمران صاحب آپ...... بالکل جناب وہ تشریف رکھتے ہیں"۔ دوسری طرف سے پی اے نے عمران کی آواز پہچانتے ہوئے ہنس کر کہا۔

"تو ان کے دربار میں مجھ حقیر فقیر ہیچ مدان۔ بندہ نادان کی فریاد درباری صاحب"...... عمران نے کہا اور پی اے ایک بار پھر

قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"پہنچ گئی جناب"...... پی ۔اے نے ہنستے ہوئے کہا اور چند لمحو
بعد سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"سلطان بول رہا ہوں"...... سر سلطان کے لہجے میں ہلکی
مسکراہٹ موجود تھی۔

"بندہ سلطان عالی مقام کے حضور سات سلام پیش کرتا ہے
عمران نے کہا اور دوسری طرف سے سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے

"تو بات طے ہو گئی۔اس لئے اتنے خوش لگ رہے ہو"........
سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"سراخدا خوش تو میں خوش، لیکن جناب وہ بات تو ختم بھی ہو
اس لئے تو میں آپ کی خدمت میں سات سلام پیش کر رہا ہوں
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ختم ہو گئی۔کیا مطلب۔بھابی تو میرے فون پر بے حد خوش
رہی تھیں۔ان کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ تمہیں دولہا بنانے کے لئے
بے چین ہو رہی ہیں"...... سر سلطان کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ہر ماں اپنے لاڈلے بیٹے کے سر پر سہرا سجانے کے لئے بے
ہوتی ہے تاکہ بعد میں بے چارہ لاڈلا بیٹا ماں اور بیوی کے دو پاٹوں
درمیان ساری عمر پستا رہ جائے لیکن کسی نے اماں بی کو بتا دیا ہے
وہ محترمہ قلمی دوستی کی شوقین ہیں اور ساری دنیا میں ان کے دو
موجود ہیں۔اب اماں بی کو کون سمجھائے کہ قلمی دوستی کیا ہوتی ہے

ان کے لئے تو اتنا ہی کافی تھا کہ جوان جہان لڑکی ہو اور ساری دنیا میں
ے دوست ہوں خاص طور پر ایسے ممالک کے دوست جنہیں اماں
ز دوں کے ملک کہتی ہیں۔بس بات ختم"...... عمران نے کہا اور
لطان بے اختیار ہنس پڑے۔

میں سمجھ گیا۔یہ ساری تمہاری کارستانی ہو گی۔بہرحال بھابی ہیں
ھی ایسی اس لئے ان سے کچھ کہنا ہی فضول ہے۔پھر اب مجھے فون
کیوں کیا ہے۔میں تو سمجھا تھا۔تم شادی کی تاریخ بتاؤ گے"...... سر
سلطان نے کہا۔

شادی کی تاریخ تو مجھے معلوم ہے۔میں نے تاریخ کے اس
سی مضمون میں ڈاکٹریٹ کرنے کی کوشش کی تھی لیکن بورڈ
ں لئے مجھے ڈاکٹریٹ کی ڈگری دینے سے انکار کر دیا کہ میں نے
و شادی کی ہی نہیں اور صرف اپنے ڈیڈی کی شادی پر ہی اکتفا کیے
ے ہوں۔میں نے انہیں بہت سمجھایا کہ شادی کی تاریخ پر ریسرچ
ا ے کے لئے شادی کرنا ضروری نہیں ہے۔کیونکہ شادی کے بعد تو
ں کا باب ہی بند ہو جاتا ہے۔لیکن اب میں کیا کروں وہ مانے ہی
عمران نے کہا اور سر سلطان بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس

میں تمہاری شادی کی بات کر رہا تھا۔مضمون تاریخ کی بات
رہا تھا"...... سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔
ے بورڈ سے سفارش کر کے مجھے شادی کی تاریخ پر ڈاکٹریٹ کی

ڈگری لے لیں میں اپنی شادی کی تاریخ آپ کو بتادوں گا" ......
نے کہا اور سر سلطان ایک بار پھر ہنس پڑے۔
"مجھے لگتا ہے۔ تمہیں پستول کی نال پر دولہا بنانا پڑے گا۔ ورنہ
اس طرح تو پروں پہ پانی ہی نہ پڑنے دو گے" ...... سر سلطان نے
اور عمران بے اختیار ہنس دیا۔
"یعنی شادی بالجبر پھر تو میں دنیا کے تمام دولہوں میں سب
مظلوم بن جاؤں گا اور ورلڈ ریکارڈز میں میرا نام انتہائی مظلوم دولہا
زمرے میں لکھا جائے گا" ۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"کیوں۔ مظلوم کیوں" ...... سر سلطان نے حیرت بھرے
میں کہا۔
"ایک ہی تو دن ہوتا ہے۔ جب مرد خوشی خوشی دولہا بنتا ہے۔
کے بعد تو بے چارے کے نصیب میں خوشی نام کی کوئی چیز ہی
نہیں رہ جاتی۔ آپ شادی بالجبر کر کے مجھے اس دن کی خوشی سے
محروم کرنا چاہتے ہیں" ...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا
سر سلطان ایک بار پھر بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔
"میں نے بے حد ضروری کام کرنے ہیں اس لئے اگر تم فون
کا مقصد بتادو تو بڑی مہربانی ہو گی" ...... سر سلطان نے ہنستے
کہا۔
"یہاں پاکیشیا کے خلاف انتہائی گہری سازشیں کامیاب ہو چکی
اور آپ ضروری کام نمٹانے میں لگے ہوئے ہیں" ...... اچانک

نے کہا۔
"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو پاکیشیا کے خلاف گہری سازشیں اور وہ
کامیاب بھی ہو چکی ہیں کیا مطلب" ...... سر سلطان نے بری طرح
چونکتے ہوئے کہا۔
"یہاں کوئی پراجیکٹ ہے جسے ثاقاب پراجیکٹ کہا جاتا ہے۔
معدنیات کے سلسلے کا پراجیکٹ ہے۔ آپ کو اس بارے میں کچھ علم
ہے" ...... عمران نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"ثاقاب پراجیکٹ۔ ہاں کیوں نہیں۔ لیکن اس پراجیکٹ کو تو ختم
کر دیا گیا ہے" ...... سر سلطان نے جواب دیا۔
"کیوں ختم کیا گیا ہے" ...... عمران نے پوچھا۔
"کیوں ختم کیا گیا ہے۔ ظاہر ہے۔ کسی فنی وجہ سے ہی ختم کیا گیا
ہو گا لیکن یہ کیوں پوچھ رہے ہو" ...... سر سلطان نے حیرت بھرے
لہجے میں کہا اور عمران نائیگر کی انکوائری سے لے کر ماچھو سے اپنی
ہونے والی گفتگو کے خاص خاص نکتے بتادیئے۔
"اوہ اوہ ویری بیڈ اگر واقعی ایسا ہے تو پھر یقیناً یہ پاکیشیا کے خلاف
کسی گہری اور بھیانک سازش کی نشاندہی ہے۔ ایسی سازش جو
کامیاب بھی ہو چکی ہے۔ لیکن اب تم کیا چاہتے ہو۔ اس سلسلے میں کیا
کرنا چاہیئے" ...... سر سلطان نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔
"مجھے وہ رپورٹ فوری طور پر چاہیئے۔ جس کی بنیاد پر یہ پراجیکٹ
ختم کیا گیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس پراجیکٹ کے بارے میں

تمام تفصیلات بھی چاہئیں ۔ اس کے علاوہ آپ سفارت خانہ شوگران سے رابطہ کر کے ان سے معلوم کریں کہ وہ شوگرانی ماہر جسے یہ لوگ قتل کرنا چاہتے تھے ۔ کون ہے ۔ کس کی ایما پر اسے بھیجا گیا ہے ۔ اس کی حیثیت کیا ہے اور وہ اس وقت کہاں موجود ہے "...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ میں یہ سب معلومات فوراً حاصل کر کے تمہیں بھجواتا ہوں "...... سر سلطان نے کہا اور عمران نے خدا حافظ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

" یہ تو واقعی انتہائی خوفناک سازش ہے "...... بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور ایک بار پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" ناٹران سپیکنگ "...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے کافرستان میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے فارن ایجنٹ ناٹران کی آواز سنائی دی۔

" ایکسٹو "...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" یس سر "...... ناٹران کا لہجہ یکلخت انتہائی مؤدبانہ ہو گیا۔

" کافرستان کی ملٹری انٹیلی جنس میں ایک سپیشل ایجنسی ہے ۔ جس میں کوئی کرنل سہوترا کام کرتا ہے ۔ اس ایجنسی نے پاکیشیا کے خلاف خفیہ طور پر کام کیا ہے اور یہ کام پاکیشیا کے اہم معدنی پراجیکٹ ثاقاب کے سلسلے میں کیا گیا ہے ۔ تم نے اس بارے میں فوری طور پر

تفصیلات حاصل کرنی ہیں "...... عمران نے کہا۔

" یس سر میں ابھی کام شروع کر دیتا ہوں "...... دوسری طرف سے ناٹران نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے بغیر کچھ کہے رسیور رکھ دیا ۔ ابھی اسے رسیور رکھے چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" ایکسٹو "...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" جولیا بول رہی ہوں سر "...... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" یس "...... عمران کا لہجہ سرد تھا۔

" جناب عمران کے ساتھی ٹائیگر نے کسی سازش کا سراغ لگایا ہے اور عمران اس سلسلے میں مصروف ہو گیا ہے ۔ پوری ٹیم کا آج تفریح کے لئے سوئٹزرلینڈ روانگی کا پروگرام تھا ۔ لیکن عمران کے جانے کے بعد ہم سب نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جب تک اس سازش کے سلسلے میں کام مکمل نہیں ہو جاتا ہم تفریح کے لئے نہیں جائیں گے ۔ اس لئے جناب ہم نے اپنی روانگی منسوخ کر دی ہے اور ہم آپ کے احکامات کے منتظر ہیں "...... جولیا نے کہا اور عمران کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ پھیل گئی۔

" ابھی اس سازش کے ابتدائی خدوخال سامنے آئے ہیں ۔ عمران میری ہدایت پر اس پر کام شروع کر چکا ہے ۔ اس کے باوجود اگر تم

تفریح کے لئے جانا چاہتے ہو تو میری طرف سے اجازت ہے "........ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"آپ کی مہربانی ہے جناب لیکن ہمارے ضمیر ہمیں اس بات کی اجازت نہیں دے رہے کہ ہم کسی سازش کے سامنے آنے کے باوجود تفریح کے لئے روانہ ہو جائیں پاکیشیا کا مفاد ہمیں اپنی جانوں سے بھی زیادہ عزیز ہے "........ جولیا نے جذباتی لہجے میں کہا۔

" یہ تمہاری اپنی مرضی پر منحصر ہے۔ بہرحال مجھے تمہارے اس جذبے نے متاثر کیا ہے "........ عمران نے کہا۔

"شکریہ جناب ہم نے بہرحال سارا پروگرام منسوخ کر دیا ہے۔ میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع کر دوں "........ جولیا نے کہا۔

" اوکے "........ عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"آپ کے ٹائیگر نے بڑے غلط وقت پر سازش کا سراغ لگایا ہے" بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میرا تو خیال تھا کہ میں ٹائیگر۔ جوزف اور جوانا کے ساتھ مل کر اس سازش کا خاتمہ کر دوں گا۔ لیکن ظاہر ہے۔ جولیا اور دوسرے ساتھیوں کا جذبہ حب الوطنی انہیں ایسے موقع پر کیسے تفریح کی اجازت دے سکتا تھا۔ مجھے یقین تھا کہ جولیا اور دوسرے ساتھی ایسے موقع پر یہی فیصلہ کریں گے "........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران کے چہرے پر موجود مسرت اس

بات کو ظاہر کر رہی تھی کہ اسے جولیا اور دوسرے ساتھیوں کے اس فیصلے پر دلی خوشی ہوئی ہے۔

اور پھر تقریباً ایک گھنٹے کے انتظار کے بعد ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ایک بار پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ اس کی عادت تھی کہ جب وہ دانش منزل میں موجود ہوتا تھا تو وہ تمام کالیں خود سنتا تھا اور بلیک زیرو کو بھی چونکہ اس بات کا علم تھا اس لئے عمران کی موجودگی میں وہ رسیور کی طرف اس وقت تک ہاتھ نہ بڑھاتا تھا جب تک کہ عمران اسے اس کے متعلق واضح طور پر اشارہ نہ کرتا۔

"ایکسٹو "........ عمران نے رسیور اٹھاتے ہی کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ عمران موجود ہے یہاں "........ دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"نفس نفیس موجود ہے جناب حکم فرمائیے "........ عمران نے مسکراتے ہوئے اپنی اصل آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران بیٹے تمہاری اس سازش والی رپورٹ نے حکومت کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ میں نے تمہارے فون کے بعد صدر مملکت سے خصوصی بات کی ہے اور انہیں ساری تفصیلات بتائی ہیں۔ انہوں نے فوری طور پر سیکرٹری وزارت معدنیات کو حکم دیا ہے کہ وہ ثاقاب [illegible] کے سلسلے میں ساری تفصیلات کی فائل فوراً مجھ تک پہنچا دیں اور ساتھ ہی انہوں نے سیکرٹری کو یہ بھی ہدایت کر دی ہے کہ جب ایکسٹو یا ان کے نمائندے اگر ان سے رابطہ کریں تو انہیں اس

سلسلے میں ان سے پورا پورا تعاون کرنا ہوگا ۔ صدر صاحب نے
طور پر بھی جناب ایکسٹو سے درخواست کی ہے کہ اگر ثاقاب پر
واقعی کسی سازش کا نشانہ بنا ہے تو اس سازش کو جلد سے جلد ناکا
دیا جائے کیونکہ ثاقاب پراجیکٹ پر پاکیشیا کے معاشی مستقبل
انحصار تھا جو اس کے ختم ہو جانے پر مایوسی کا شکار ہو چکا ہے
میرے پاس پہنچ چکی ہے ۔ میں وہ تمہارے فلیٹ پر بھجوا دیتا ہوں
سلیمان کو فون کر دینا ۔ جہاں تک اس شوگرانی ماہر کا تعلق ہے
کے بارے میں تفصیلات حاصل کر لی گئی ہے ۔ اس شوگرانی ماہر کا
لوچنگ ہے اور وہ حکومت شوگران کی طرف سے ثاقاب پراجیکٹ
کچھ عرصہ کام بھی کرتے رہے ہیں ۔ اسی دوران وہ شدید بیمار ہو گئے
اس لئے انہیں واپس شوگران بلوا لیا گیا تھا ۔ پھر ثاقاب پراجیکٹ
کر دیا گیا ۔ جناب لوچنگ اب صحت یاب ہوئے ہیں تو انہیں
پراجیکٹ کے بارے میں تفصیلات کا علم ہوا ہے ۔ وہ اپنے
پاکیشیا آئے ہیں تاکہ اس سلسلے میں اپنی پوری تسلی کر سکیں ۔ وہ
وقت ہوٹل شیرٹن میں ٹھہرے ہوئے ہیں ۔ کمرہ نمبر آٹھ چوتھی
تم اگر چاہو تو ان سے مل لو ۔ شوگران کے محترم سفیر صاحب
حوالے سے "...... سر سلطان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

" ٹھیک ہے ۔ آپ وہ فائل فوراً بھجوا دیں ۔ خدا حافظ "......
نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور کریڈل دبا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے
کر دیئے ۔

" سلیمان بول رہا ہوں "...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف
سلیمان کی آواز سنائی دی ۔

" عمران بول رہا ہوں ۔ ابھی سر سلطان کی طرف سے کوئی آدمی
فائل دے جائے گا ۔ اسے فوراً دانش منزل پہنچا دینا "...... عمران نے
کہا ۔

" جی صاحب "...... دوسری طرف سے سلیمان نے مؤدبانہ لہجے
میں جواب دیا اور عمران نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور نمبر ڈائل
کرنے شروع کر دیئے ۔

" جولیا سپیکنگ " ۔ رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی ۔

" ایکسٹو "...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا ۔

" یس باس " ۔ جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا ۔

" صفدر اور کیپٹن شکیل کو ہوٹل شیرٹن بھجوا دو ۔ وہاں ایک
شوگرانی ماہر معدنیات مسٹر لوچنگ کمرہ نمبر آٹھ چوتھی منزل پر قیام
پذیر ہیں ۔ ان دونوں نے ان کی حفاظت کی غرض سے نگرانی کرنی ہے "
عمران نے مخصوص لہجے میں کہا ۔

" یس سر "...... دوسری طرف سے جولیا نے جواب دیا اور عمران
نے بغیر کچھ کہے رسیور رکھ دیا ۔

" کیا ان کی جان کو فوری خطرہ لاحق ہے " ۔ بلیک زیرو نے کہا ۔

" ہاں ۔ اس رام لعل کا کوئی آدمی یقیناً شوگرانی سفارت خانے میں
موجود ہو گا ۔ جس کی وجہ سے اسے لوچنگ کی آمد کا علم ہو گیا اور اب

سر سلطان نے بھی سفارت خانے سے معلومات حاصل کی ہیں
لئے ہو سکتا ہے کہ وہی آدمی اس بارے میں ہوشیار ہو کر یہاں
کسی دوسرے کافرستانی ایجنٹ کو اس کی اطلاع کر دے ۔ میں
اس فائل کے تفصیلی مطالعہ کے بعد لوچنگ سے ملنا چاہتا ہوں،
اس سے بات چیت کا کوئی فائدہ بھی ہو سکے ۔ تب تک اس کی
ضروری ہے "...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں
دیا۔

ایک بڑے سے کمرے کے درمیان بڑی سی بیضوی میز کے گرد اس
صرف دو افراد بیٹھے ہوئے تھے ۔ دونوں کے جسموں پر فوجی
رم تھی ۔ لیکن کاندھوں پر کوئی ستار وغیرہ نہ تھا۔ دونوں نوجوان
ار ان کے چہروں پر سختی کے تاثرات نمایاں تھے ۔ ان میں سے
ے بال گہرے سرخ رنگ کے تھے جبکہ دوسرے کے آدھے سے
بال سفید تھے ۔ وہ دونوں خاموش بیٹھے ہوئے تھے ۔ ان دونوں
سامنے سرخ رنگ کے کور والی ایک فائل رکھی ہوئی تھی ۔ جس پر
یلرٹ کے الفاظ نمایاں طور پر لکھے ہوئے تھے ۔ چند لمحوں بعد
ے ایک کونے میں موجود بند دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر
اندر داخل ہوئی ۔ یہ کافرستان کے صدر تھے ۔ ان کے اندر
تے ہی میز کے گرد بیٹھے ہوئے دونوں فوجی ایک جھٹکے سے اٹھ
ے ۔ و گئے اور پھر صدر کے قریب پہنچنے پر ان دونوں نے فوجی

انداز میں سیلوٹ کیا۔

بیٹھ جائیں "...... صدر نے انتہائی باوقار لہجے میں کہا اور میز کی ایک سائیڈ پر موجود اونچی نشست کی کرسی پر بیٹھ گئے افراد خاموشی سے اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"کرنل سہوترا آپ رپورٹ دیں "...... صدر نے سرخ والے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر "...... کرنل سہوترا نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں اپنے سامنے رکھی ہوئی فائل کھول کر اس نے ایک کاغذ نکالا پڑھنا شروع کر دیا۔ وہ آہستہ آہستہ اسے پڑھ رہا تھا۔ صدر فوجی خاموش بیٹھے سن رہے تھے۔ جب تک کرنل سہوترا نے نہیں پڑھ لیا۔ کسی نے کوئی سوال نہ کیا تھا۔

"آپ کی رپورٹ کے مطابق سپیشل ایجنسی نے اپنا کام کامیابی سے مکمل کر لیا ہے اور آپ کی ایجنسی کی حد تک یہ ہو چکا ہے "...... صدر نے کہا۔

"یس سر ثاقب پراجیکٹ حکومت پاکیشیا نے مکمل طور پر دیا ہے۔ حکومت شوگران نے بھی اس رپورٹ سے اتفاق کیا طرح سپیشل ایجنسی نے اپنا مشن مکمل کر لیا ہے "...... جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کے آدمی وہاں کام کر رہے ہیں "...... صدر نے دوسر پوچھا

لہاں اب صرف دو آدمی وہاں کام کر رہے ہیں۔ میجر رام لعل اور ٹ بھولو رام۔ میجر رام لعل پاکیشیا کے محکمہ معدنیات میں اافسر ہے۔ اس کا نام وہاں قادر ہے۔ جب سارجنٹ بھولو رام اتی ملازم بنا ہوا ہے۔ اس کا نام ماچھو ہے۔ لیکن اب وہاں ان بھی کوئی فائدہ نہیں ہے۔ کیونکہ ان کی یہاں بے حد ، اور ویسے بھی اس سارے مشن کی کامیابی کا کریڈٹ میجر جاتا ہے۔ عملی طور پر تمام کام انہوں نے کیا ہے "۔ کرنل اب دیتے ہوئے کہا۔

کیشیا کی کسی ایجنسی اور خاص طور پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو علم تو نہیں ہوا "...... صدر نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد

تمام کارروائی اس فطری انداز میں کی گئی ہے کہ کسی کو ے شک کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا "...... کرنل سہوترا یا۔

تفصیل بتائیں "...... صدر نے کہا۔

قاب پراجیکٹ کے ابتدائی سروئے کے بعد اس کا تفصیلی ہا رہا تھا۔ اس سروے میں شوگرانی ماہرین بھی پاکیشیا کے اتھ شامل تھے۔ پاکیشیا کی طرف سے تین افراد اس تعلق تھے۔ تینوں ماہرین کو میجر رام لعل کے ذریعے کے عوض خرید لیا گیا۔ میں نے خود خفیہ طور پر ان سے

ملاقات کی تھی اور یہ طے پایا تھا کہ وہ حتمی رپورٹ کو اس
ز میں مرتب کریں گے کہ جس سے حکومت پاکیشیا اس پراجیکٹ
کرنے کا یقینی فیصلہ کر لے۔ اس کے ساتھ ساتھ شوگران
سے آنے والے دو ماہرین کے خلاف میجر رام لعل نے
میلنگ سٹاف حاصل کر لیا کہ وہ دونوں بھی اس رپورٹ
مرضی کے مطابق تیار کرنے پر مجبور ہو گئے۔ رپورٹ تیا
بعد جب حکومت شوگران اور حکومت پاکیشیا نے اس
مطابق ثاقاب پراجیکٹ کو غیر فائدہ مند قرار دے کر ختم کر
کا باقاعدہ نوٹیفکیشن بھی ہو گیا تو میجر رام لعل نے
کارروائی کی۔ تینوں پاکیشیائی ماہرین کو ایک روڈ ایکس
ہلاک کرا دیا گیا۔ اس ایکسیڈنٹ کی باقاعدہ سرکاری طور پر
ہوئیں اور آخر کار اسے حادثہ قرار دے کر فائل بند کر دی گئی
بعد میجر رام لعل نے شوگران میں موجود ان دو ماہرین کو
شوٹ کرا دیا کہ تحقیقاتی رپورٹ سرکاری طور پر یہ آئی کہ
ایک عورت کی خاطر جھگڑ پڑے اور دونوں نے ایک دوسرے
کر دیا۔ اس طرح یہ فائل بھی بند کر دی گئی اور اس کے
اس رپورٹ میں تبدیلی کرنے والے تمام ماہرین کا خاتمہ
سپیشل ایجنسی کا مشن مکمل ہو گیا......" کرنل سہوترا
بتاتے ہوئے کہا۔
"گڈ لیکن کیا حکومت پاکیشیا نے اس رپورٹ پر ہی اکتفا

ثاقاب پراجیکٹ تو ان کے لئے انتہائی اہم تھا"...... صدر نے چند لمحے
خاموش رہنے کے بعد کہا۔
"نہیں سر اس کی توقع ہمیں بھی تھی۔ اس لئے سپیشل ایجنسی نے
اس پہلو پر بھی پوری پوری نظر رکھی تھی۔ یہ رپورٹ شوگران کی اعلیٰ
تحقیقاتی کمیٹی کے سامنے پیش ہوئی۔ مگر سپیشل ایجنسی نے اس تین
ی کمیٹی کو اس بات پر مجبور کر دیا کہ وہ اسے درست قرار دے دیں۔
اس کے علاوہ یہ رپورٹ ویسٹرن کارمن اور ایکریمیا بھی تحقیقات کے
لئے بھجوائی گئی۔ وہاں بھی سپیشل ایجنسی نے خصوصی کارروائی کی اور
دونوں جگہوں سے رپورٹ درست قرار دے کر واپس بھجوا دی گئی اور
ویسے بھی اس رپورٹ کو اس طرح تیار کیا گیا تھا کہ معدنیات کا
بڑے سے بڑا ماہر بھی اس کو درست قرار دینے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اس
اب حکومت پاکیشیا کی اس بارے میں مزید سوچ ہی ختم ہو گئی
۔ ایک لحاظ سے انہوں نے اس پراجیکٹ کو ہمیشہ کے لئے دفن کر
ہے"...... کرنل سہوترا نے کہا۔
"اس کے واقعی سپیشل ایجنسی کا مشن مکمل ہو چکا ہے۔ اب اپنے
آدمی بھی واپس منگوا لیں اور ساتھ ہی پورا سیٹ اپ بھی ختم کر دیں۔
کہ گئے ہیں ناں آپ"...... صدر نے کہا۔
"یس سر"...... کرنل سہوترا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"کرنل راٹھور اب آپ رپورٹ دیں"...... صدر نے اب دوسرے
آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"...... اس آدمی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس
فائل کھولی اور اس میں موجود ایک کاغذ نکال کر اس نے پڑھنا شرو
دیا۔ صدر اور کرنل سہوترا دونوں خاموش بیٹھے اس کی رپورٹ
رہے۔
"آپ کی رپورٹ بتا رہی ہے کہ آپ نے ثاقاب پراجیکٹ
قریب ایک چھوٹی سی بستی بنالی ہے اور اب وہاں سے ثاقاب پرا
کی معدنیاتی سطح تک سرنگ بنائی جارہی ہے"...... صدر نے
بھرے لہجے میں کہا۔
"یس سر اس سرنگ پر کام شروع ہو چکا ہے۔ چونکہ سرنگ
طور پر بنائی جارہی ہے۔ اس لئے تمام کام انتہائی احتیاط سے کیا
ہے۔ یہ سرنگ ایک ہفتے کے اندر مکمل ہو جائے گی اور اس کے
ہوتے ہی ثاقاب پراجیکٹ سے غیر صاف شدہ یورنیم نکالنے کا کام
کر دیا جائے گا"...... کرنل راٹھور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"گڈ لیکن اس غیر صاف شدہ یورنیم کو کافرستان پہنچانے
کیا بندوبست کیا گیا ہے"...... صدر نے کہا۔
"جناب یہ غیر صاف شدہ یورنیم وہاں سے گزرنے
ٹرکوں کے ذریعے قریبی شہر کھاٹو پہنچا دی جائے گی۔ جہاں اسے
کرنے کے لئے ایک زیر زمین مخصوص سائنسی لیبارٹری تیا
ہے۔ وہاں خفیہ طور پر مشینری بھی پہنچ چکی ہے اور معروف
سائنسدانی ڈاکٹر گیانی سنگھ بھی وہاں پہنچ چکے ہیں۔ یہ لیبارٹر

نے ہی بنائی ہے۔ وہاں صاف ہونے کے بعد یورنیم کی مقدار
کم ہو جائے گی۔ جسے مخصوص ڈبوں میں بند کر کے قریبی ملک
میں سمگل کر دیا جائے گا اور پھر آران سے اسے کافرستان لایا
گا"۔ کرنل راٹھور نے جواب دیا۔
ھیک ہے۔ ڈاکٹر گیانی سنگھ نے ہی حکومت کو ثاقاب پراجیکٹ
جیکٹ کرنے کا منصوبہ پیش کیا تھا اور یہ انہی کا ہی منصوبہ ہے
ر سپیشل ایجنسی اور آپ کی بلیک ایجنسی نے کام کیا ہے لیکن
ارے منصوبے کی حفاظت کے لئے کیا اقدامات کیے گئے ہیں"۔
نے کہا اور کرنل راٹھور نے تفصیل بتانی شروع کر دی۔
گڈ ویری گڈ۔ آپ حضرات نے جو کچھ کیا ہے۔ یہ کافرستان کے
ت بڑا کارنامہ ہے اور اس کی تکمیل کے بعد اس کے لئے کام
والے سب اہم افراد کو اعزازات دیئے جائیں گے۔ جاگیریں دی
گی۔ آپ لوگ جس پلان کو مکمل کر رہے ہیں یہ کافرستان کے
اور ترقی کے لئے انتہائی اہم ہے۔ موجودہ دور میں انتہائی اعلیٰ قسم
نیم تقریباً نایاب ہے اور اس کے بغیر نہ ہی ایٹمی میدان میں پیش
و سکتی ہے اور نہ ملک کو ترقی دی جا سکتی ہے۔ کافرستان کو
یا کی نسبت انتہائی وسیع ملک ہے۔ لیکن بد قسمتی سے پورے
ان میں کہیں بھی اعلیٰ قسم کی یورنیم کے ذخائر نہیں مل سکے۔
لہ پاکیشیا کے ثاقاب علاقے میں انتہائی اعلیٰ قسم کی یورنیم کا بہت
ہ موجود ہے۔ اگر یہ ذخیرہ پاکیشیا کو مل جاتا تو پھر پاکیشیا کا دفاع

ناقابل تسخیر ہو جائے گا اور اس کی ترقی بے مثال ہو جائے گی۔ اس
یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ اس ذخیرے کو نہ صرف پاکیشیا کے ہاتھ نہیں
چاہیے۔ بلکہ اس سے مفاد کافرستان کو اٹھانا چاہیے۔ سپیشل ایجنسی
بلیک ایجنسی کا قیام اسی لئے عمل میں لایا گیا تھا اور مجھے خوشی ہے
آپ دونوں نے اس پر اس خوبی سے کام کیا ہے کہ اب یہ دولت
کافرستان کے ہاتھ آ جائے گی اور کافرستان اس سے پورا پورا
اٹھائے گا۔ ہمیں صرف خطرہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے تھا۔ لیکن
کچھ ہو جانے کے باوجود ابھی تک پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اگر
علم نہیں ہو سکا تو مجھے یقین ہے کہ آئندہ بھی نہ ہو سکے گا اور یہی
بہت بڑی کامیابی ہے "...... صدر نے مسرت بھرے لہجے میں
کرسی سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ یہ اس بات کا اشارہ تھا کہ یہ
میٹنگ برخواست ہو گئی ہے۔ کرنل سہوترا اور کرنل راٹھور بھی
کھڑے ہوئے اور دونوں نے صدر کو فوجی سیلوٹ کئے۔ صدر نے
کا جواب دیا اور مڑ کر اسی دروازے کی طرف بڑھ گئے جس در
سے وہ آئے تھے۔

عمران دانش منزل میں اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھا سامنے رکھی ہوئی
یم فائل کے مطالعہ میں گزشتہ دو گھنٹوں سے مصروف تھا اور پھر اس
نے آخری کاغذ بھی پڑھ کر فائل میں واپس رکھ دیا اور اس کے ساتھ ہی
اس نے ایک طویل سانس لیا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے
پر تذبذب اور پریشانی کے ملے جلے تاثرات نمودار ہو گئے۔
کافی محنت کرنی پڑی ہے آپ کو چائے بنا لاؤں "...... بلیک
زیرو نے کہا۔
ہاں "...... عمران نے مختصر سا جواب دیا اور بلیک زیرو کرسی
سے اٹھ کر کچن کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے کرسی کی نشست سے سر ٹکا
کر آنکھیں بند کر لیں۔ اس کی پیشانی پر شکنوں کا جال سا پھیل گیا تھا۔
چائے لیجئے "...... بلیک زیرو کی آواز سنائی دی اور عمران نے
آنکھیں کھول دیں۔

"کیا بات ہے ...... آپ فائل پڑھ کر پریشان ہو گئے ہیں۔ کیا کوئی خاص الجھن ہے" ...... بلیک زیرو نے قدرے پریشان سے میں کہا۔

"اس فائل کے پڑھنے سے معاملات بے حد الجھ گئے ہیں۔ اگر سے میری ذاتی طور پر ملاقات نہ ہوتی تو شاید میں اس قدر نہ الجھتا۔ کے مطابق ثاقاب پراجیکٹ واقعی بے فائدہ پراجیکٹ ہے۔ اس رپورٹ انتہائی ماہرانہ انداز میں تیار کی گئی ہے اور شوگران کے اعلیٰ ترین معدنیاتی ماہرین کی تین رکنی کمیٹی نے بھی اس پر غور کر کے اپنی رپورٹ دی ہے اور اس رپورٹ میں اسے غیر بخش پراجیکٹ قرار دیا گیا ہے۔ اس کے بعد ایکریمیا اور ویسٹرن کار کے انتہائی مشہور معدنیاتی ماہرین نے بھی اس رپورٹ کا سائنسی کیا ہے۔ وہ بھی اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ ثاقاب پراجیکٹ غیر منافع ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ حکومت پاکیشیا نے ایکریمیا کے ایک سیٹلائٹ سے بھی رپورٹ خریدی ہے جو پوری دنیا میں معدنیات سروے کرتا ہے۔ یہ سروے انتہائی اعلیٰ ترین ٹیکنالوجی کی مدد سے جاتا ہے۔ اس کی بھی یہی رپورٹ ہے کہ یہاں موجود یورنیم کی کو انتہائی ناقص ہے۔ اس طرح یہ رپورٹ حتمی ہو جاتی ہے" ...... عمران نے ساتھ ساتھ چائے کے گھونٹ لیتے ہوئے کہا اور زیرو کے چہرے پر بھی پریشانی کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"پھر یہ رام لعل اور ماچھو کی کارروائی۔ ماہرین کی پلاننگ کے

موت۔ یہ سب کچھ کیا ہے" ...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ثاقاب پراجیکٹ جس علاقے میں ہے۔ اس علاقے سے ملتی سرحدیں آران اور بہادرستان کی ہیں۔ دونوں ہمارے برادر اسلامی ممالک ہیں۔ کافرستان وہاں کوئی کارروائی کسی صورت بھی نہیں کر سکتا اور ویسے بھی جب ثاقاب پراجیکٹ سے ملنے والے یورنیم کی کوالٹی انتہائی ناقص ہے تو کافرستان اس سے کیا فائدہ اٹھا سکتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"وہ ماہر معدنیات لوچنگ صاحب کو آخر کوئی بات تو اس رپورٹ میں ایسی محسوس ہوئی ہو گی جس کی وجہ سے وہ یہاں آئے ہوں گے"۔ بلیک زیرو نے کہا اور عمران چونک پڑا۔

"ارے ہاں میں تو انہیں بھول ہی گیا تھا۔ واقعی اب ان سے ملنا بے حد ضروری ہو گیا ہے" ...... عمران کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا اور تھوڑی دیر بعد اس کی کار دانش منزل سے نکل کر تیزی سے ہوٹل شیرٹن کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ہوٹل شیرٹن پہنچ کر عمران نے ہوٹل کی وسیع وعریض پارکنگ میں کار روکی اور پھر مین بلڈنگ کی طرف چل پڑا۔

"عمران صاحب آپ" ...... اچانک برآمدے سے کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی اور عمران تیزی سے مڑا۔ کیپٹن شکیل اس کی طرف بڑھا چلا آ رہا تھا۔

"مجھے تو بتایا گیا ہے کہ تم اور صفدر کسی ماہر کی حفاظت کر
ہو۔ لیکن تم تو یہاں برآمدے میں موجود ہو"...... عمران
مسکراتے ہوئے کہا۔
"اوہ تو آپ کو چیف نے بھیجا ہے۔ صفدر وہاں نگرانی کر رہا ہے
میں اکتا کر ابھی چند منٹ پہلے ہی یہاں آیا تھا۔ ہم نے ساتھ
لے لیا ہے۔ وہ ماہر صاحب اطمینان سے سو رہے ہیں"......
شکیل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
"سو رہے ہیں۔ اس وقت یہ کوئی سونے کا وقت ہے"......
نے چونک کر کہا۔
"حیرت تو ہمیں بھی ہوئی ہے۔ لیکن ظاہر ہے سوائے حیرت
اور ہم کر بھی کیا سکتے ہیں۔ وہ ہمارے یہاں آنے سے پہلے سو رہے
اور اب تک سو رہے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے عمران کے ساتھ
گیٹ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔
"تم نے کیسے چیک کیا"...... عمران نے قدرے تشویش بھر
لہجے میں کہا۔
"ہم نے درمیانی روشندان سے چیک کیا ہے"...... کیپٹن
نے جواب دیا۔
"اوہ مجھے تو چیف نے بتایا ہے کہ اس نے کافی پہلے تمہیں
بھیجا تھا"...... عمران نے ہال میں داخل ہو کر لفٹ کی طرف
ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تین ساڑھے تین گھنٹے تو ہو گئے ہیں۔ ہمیں یہاں آئے
ہوئے"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں
سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں لفٹ کے ذریعے چوتھی منزل پر پہنچ
گئے۔ کیپٹن شکیل نے نو نمبر کمرے کے بند دروازے پر مخصوص انداز
میں دستک دی تو دروازہ کھل گیا۔
"اوہ عمران صاحب آپ"...... دروازے پر موجود صفدر نے
ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔
"ہاں تم اچھی حفاظت کر رہے ہو کہ کمرے میں بند ہو کر آرام کر
رہے ہو"...... عمران نے اندر داخل ہو کر مسکراتے ہوئے کہا۔
"آرام تو یہ شوگرانی ماہر صاحب کر رہے ہیں۔ گذشتہ تین گھنٹوں
سے اس طرح سوئے ہوئے ہیں جیسے گذشتہ کئی صدیوں سے جاگنے
کے بعد انہیں پہلی بار سونے کا موقع ملا ہو"...... صفدر نے مسکراتے
ہوئے کہا۔
"میرا خیال ہے۔ ان صاحب کو اپنے ملک میں اس قدر آرام دہ بستر
نہ ملا ہو گا۔ بہرحال میں جا کر انہیں جگاتا ہوں"...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔
"لیکن کیا چیف نے اس کی اجازت دی ہے"...... صفدر نے
کر پوچھا۔
"بھائی ہزار بار کہا ہے کہ وہ تمہارا چیف ہے۔ میرا نہیں ہے۔
چونکہ تم اس کی حفاظت پر مامور ہو۔ اس لئے اگر تم چاہو تو میری

جامہ تلاشی لے سکتے ہو اور اگر تمہیں مزید خطرہ ہو تو دونوں ہاتھ تمہارے پاس امانت رکھوا سکتا ہوں کہ کہیں میں اس کا گلا نہ گھو دوں "........ عمران نے جواب دیا اور صفدر اور کیپٹن شکیل اختیار ہنس دیئے۔

" اب آپ کی کون کون سی چیز امانت رکھی جائے آپ تو باتیں کر کے بھی اس کا خاتمہ بالخیر کر سکتے ہیں "........ صفدر نے کہا اور بار عمران بھی بے اختیار ہنس دیا۔

" اس دوران کوئی فون کوئی آدمی آیا ہو ۔ یا کوئی مشکوک آدمی آیا ہو "........ اچانک عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" نہیں ۔ نہ کوئی فون کال آئی ہے ۔ نہ کوئی آدمی آیا ہے اور ہمیں کوئی مشکوک آدمی نظر آیا ہے "........ صفدر نے بھی سنجیدہ میں جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

" تم دونوں بھی میرے ساتھ آ سکتے ہو "........ عمران نے دروازہ کھول کر باہر آ گیا ۔ صفدر اور کیپٹن شکیل بھی اس کے کمرے سے باہر آ گئے ۔ عمران نے آٹھ نمبر کمرے کے بند درواز دستک دی ، لیکن جب اندر سے کوئی جواب نہ آیا تو اس نے اس سے دستک دی ، لیکن جب لوچنگ اس کے باوجود بھی نہ اٹھا تو نے دروازے کا ہینڈل گھما کر اسے دبایا تو بے اختیار چونک پڑا۔ لاک نہ تھا وہ کھلتا چلا گیا اور عمران کے چہرے پر ایک بار پھر کے آثار نمودار ہو گئے ۔ وہ اندر داخل ہوا ۔ ایک ادھیڑ عمر

واقعی پہلو کے بل بستر پر سو رہا تھا ۔ پیروں سے لے کر گردن تک اس نے کمبل اوڑھ رکھا تھا۔

اوہ اوہ ویری بیڈ یہ تو مر چکا ہے "........ عمران نے قریب جاتے ہی کہا۔

مر چکا ہے "........ صفدر نے اور کیپٹن شکیل دونوں ہی چونک پڑے ۔ عمران نے کمبل ہٹایا اور اس ادھیڑ عمر شوگرانی کو سیدھا کیا تو اس کے سینے پر گولی کا نشان موجود تھا اور بستر پر خون جم گیا تھا ۔ کسی نے اسے گولی ماری اور پھر بستر پر لٹا کر اس پر کمبل ڈال دیا تھا ۔ چونکہ اس کا چہرہ دیوار کی طرف تھا ۔ اس لئے صفدر اور کیپٹن شکیل کو اس پر شک نہ پڑ سکا۔

اسے مرے ہوئے چار گھنٹوں سے زیادہ وقت گزر چکا ہے "۔ عمران نے کہا اور صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے ۔ کیونکہ چہرے کی حالت دیکھ کر ہی عمران کی بات کی تصدیق ہو جاتی تھی۔

تم اس کے سامان کی تلاشی لو ۔ میں اس کی جیبیں چیک کرتا .... عمران نے کہا اور خود لاش پر جھک گیا ۔ شوگرانی ماہر سوٹ سمیت بستر پر پڑا تھا اس لئے عمران نے اس کی جیبیں چیک شروع کر دیں ۔ لیکن شاید ان جیبوں کی پہلے ہی تلاشی کی جا چکی تھی لئے اسے جیبوں سے کچھ بھی نہ مل سکا ۔ حتیٰ کہ رقم وغیرہ بھی ان میں موجود نہ تھی۔

"الماری تو خالی ہے عمران صاحب۔ کوئی سامان نہیں ہے"
صفدر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
"اس کا مطلب ہے قاتل اپنے ساتھ سب کچھ لے گیا ہے"۔ عمرا
نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ بے اختی
چونک پڑا۔ اس نے ایک کرسی کے ساتھ ایک کارڈ پڑا ہوا دیکھا۔
تیزی سے اس کارڈ کی طرف لپکا اور اس نے کارڈ اٹھا لیا۔ دوسرے۔
اس کے حلق سے ایک طویل سانس نکل گیا۔ کارڈ زونا کلب کا تھا
اس میں ہونے والے حفیہ جوئے خانے کے لئے خصوصی طو
استعمال کیا جاتا تھا۔ اس پر ٹی۔ ایکس کے الفاظ ہاتھ سے درج تھے۔
"او۔ کے اب تم دونوں اس کی حفاظت سے تو فارغ ہو گئے
لئے اب چلنا چاہئے"...... عمران نے بیرونی دروازے کی طرف
ہوئے کہا۔
"یہ کارڈ کیسا ہے عمران صاحب"...... صفدر نے کہا اور عمرا
نے جیب سے کارڈ نکال کر صفدر کے ہاتھ میں دے دیا۔
"زونا کلب۔ ٹی۔ ایکس۔ اس کا کیا مطلب۔ زونا کلب تو زیر
دنیا کا انتہائی بدنام کلب ہے"...... صفدر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔
"یہ کارڈ یقیناً قاتل کی جیب سے نکلا ہے۔ اس نے جب اچانک
جیب سے ریوالور نکالا ہو گا تو یہ کارڈ بھی ساتھ ہی نکل آیا ہو گا۔ بہر حا
اس کی مدد سے ہم اس قاتل تک پہنچ سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔
"لیکن کیا۔ ٹی۔ ایکس سے کچھ معلوم ہو سکے گا"...... صفدر۔

میرا خیال ہے۔ ٹائیگر اس زونا کلب کے سسٹم کو جانتا ہو گا۔
اس سے بات ہونی چاہئے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ
ں نے ریسٹ واچ کے ونڈ بٹن کو کھینچ کر سوئیوں کو مخصوص
وں پر ایڈجسٹ کیا اور پھر ونڈ بٹن کو مزید کھینچ لیا۔ ڈائل پر ایک
۔ تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔ چند لمحوں بعد جب نقطہ مسلسل جلنے لگا
عمران نے گھڑی کو منہ سے لگا لیا۔
"ہیلو ہیلو عمران کالنگ اوور"...... عمران نے کہا۔
"یس سر ٹائیگر اٹنڈنگ یو اوور"...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی
ہم سی آواز سنائی دی۔
"ٹائیگر جہاں بھی ہو فوراً زونا کلب کے گیٹ پر پہنچ جاؤ میں وہیں آ
رہا ہوں اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور پھر ونڈ بٹن دبا کر اس
نے رابطہ ختم کیا۔
"آؤ اب چلیں یہاں سے"...... عمران نے دروازے کی طرف
بڑھتے ہوئے کہا اور چند لمحوں بعد وہ اس کمرے سے باہر آ گئے۔ عمران
نے ہینڈل دبا کر دروازہ بند کر دیا۔
"تم دونوں اپنے اپنے فلیٹس جا سکتے ہو۔ چیف کو فون پر رپورٹ
دے دینا"...... عمران نے باہر آ کر صفدر اور کیپٹن شکیل سے کہا اور
پھر تیز تیز قدم اٹھاتا لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ لوچنگ کی اس پراسرار
موت نے واقعی اسے ہلا کر رکھ دیا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ واقعی کوئی

اتہائی گہری سازش ہو رہی ہے۔ لیکن سازش کا کوئی سر پیر ابھی سمجھ میں نہ آرہا تھا اور یہی بات اس کے لئے سب سے زیادہ باعث بنی ہوئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار زونا کلب کے گیٹ سامنے پہنچ کر رک گئی۔ اسی لمحے ایک طرف سے ٹائیگر تیز تیز قدم کار کی طرف آتا دکھائی دیا۔

"سیٹ پر بیٹھ جاؤ"...... عمران نے کہا اور ٹائیگر دروازہ سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"یہ کارڈ دیکھو"...... عمران نے جیب سے وہی کارڈ نکال کر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ جو اس نے لوچنگ کے کمرے سے تھا۔

"یہ تو خفیہ گیم روم کا خصوصی کارڈ ہے"...... ٹائیگر نے ہو کر کہا۔

"یہ۔ ٹی۔ ایکس کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے جناب کہ کارڈ ہولڈر جس قدر رقم روم کے کاؤنٹر سے حاصل کر سکتا ہے۔ ویسے ٹی ایکس کارڈ خصوصی افراد کو ہی جاری کیا جاتا ہے۔ مگر یہ کارڈ آپ کے پاس پہنچ گیا ہے"...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران مختصر طور پر اسے شوگرانی ماہر لوچنگ کے قتل اور اس کے کمرے ملنے والے اس کارڈ کے بارے میں بتا دیا۔

"تو اب آپ اس قاتل تک پہنچنا چاہتے ہیں"...... ٹائیگر نے

ٹ چباتے ہوئے کہا۔

ہاں"...... عمران نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

اپ یہیں ٹھہریں میں ابھی معلوم کر کے آتا ہوں کہ یہ کارڈ کیسے لیا گیا ہے اور وہ آدمی اب کہاں ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

لیا میں ساتھ چلوں"...... عمران نے کہا۔

اس کی ضرورت نہیں جناب میں اپنے خاص ذرائع سے معلومات ل کروں گا۔ مجھے زیادہ دیر نہیں لگے گی"...... ٹائیگر نے کہا اور ن کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ کار سے نیچے اترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ے کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہو کر اس کی نظروں سے اوجھل ہو گیا ں کی واپسی تقریباً نصف گھنٹے بعد ہوئی۔

میں نے معلوم کر لیا ہے جناب۔ یہ کارڈ زیر زمین دنیا کے معروف قاتل راسکو کا ہے اور راسکو اس وقت اپنی خاص عورت بٹر فلائی ں ہوگا۔ اس کی عادت ہے کہ وہ واردات کرنے کے بعد بٹر فلائی ں جاتا ہے اور دو تین روز تک وہیں رہتا ہے"...... ٹائیگر نے یٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

: بٹر فلائی کس پھول پر رہتی ہے"...... عمران نے پہلی بار اتے ہوئے کہا۔

ں کا اصل نام تو روزی ہے۔ کلب ڈانسر ہے۔ لیکن زیر زمین بٹر فلائی کے نام سے مشہور ہے۔ راسکو کی خاص عورت ہے۔ رہتی بھی روز پلازہ میں ہے"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے

کہا۔

"اوہ روز یعنی گلاب واہ تو یہ گلاب کے پھول کی بڑ فلائی ہوئی۔
یہ بتادو کہ یہ روز پلازہ کس گارڈن میں ہے"...... عمران نے کہا
ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"اب اسے واقعی اتفاق ہی کہا جا سکتا ہے کہ روز پلازہ گارڈن کا
میں واقع ہے"۔ ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران بھی ہنس پڑا۔

"تمہارے پاس کار ہے یا موٹر سائیکل"...... عمران نے کہا۔

"موٹر سائیکل ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"او۔ کے پھر میرے ساتھ چلو۔ میں واپسی پر تمہیں یہیں
دوں گا"...... عمران نے کہا اور کار آگے بڑھا دی۔ پھر تقریباً چ
منٹ کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد وہ مضافات میں واقع
کالونی میں پہنچ گئے اور تھوڑی دیر بعد کار ایک چار منزلہ رہائشی پلازہ
سامنے پہنچ کر رک گئی۔ پلازہ کی نشاندہی ٹائیگر نے کی تھی۔ کا
میں روک کر وہ دونوں نیچے اترے اور تیز تیز قدم اٹھاتے پلازہ کے
گیٹ کی طرف بڑھ گئے۔ کافی لوگ آجارہے تھے لیکن عمران نے
کہ ان سب کا تعلق متوسط طبقے سے تھا۔

"تمہیں اس کے فلیٹ کا نمبر معلوم ہے"...... عمران نے
سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی نہیں لیکن میں معلوم کر لیتا ہوں"...... ٹائیگر نے
اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ایک طرف کھڑے چوکیدار نما آدمی کے

گیا۔ جب کہ عمران وہیں رک کر ادھر ادھر کا جائزہ لینے میں مصروف

یئے جناب میں نے معلوم کر لیا ہے۔ تیسری منزل ایک سو دو
ٹ ہے روزی کا اور راسکو بھی وہیں موجود ہے۔ ابھی ایک گھنٹہ
ہے"...... ٹائیگر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
ایں لفٹ نصب نہ تھی اس لئے وہ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے تیسری
پہنچے۔ کمرہ نمبر ایک سو دو راہداری کے آخر میں تھا۔ دروازہ بند
مران نے آگے بڑھ کر دروازے پر آہستہ سے دستک دی۔
لون ہے"...... اندر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی لہجہ پھاڑ
نے والا تھا۔
نیجر ہوں جناب"...... عمران نے مسمسے سے لہجے میں جواب
ئے کہا اور ساتھ ہی اس نے ٹائیگر کو آنکھ سے مخصوص اشارہ

نیجر۔ کون منیجر۔ دفع ہو جاؤ"...... اندر سے وہی آواز سنائی دی۔
س روزی کو پولیس ہیڈ کوارٹر میں طلب کیا گیا ہے جناب کوئی
افسر صاحب ملنا چاہتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔ اس
ن بوجھ کر پولیس ہیڈ کوارٹر کا نام لیا تھا اور اس کا خیال درست
دا پولیس کا نام سن کر دروازہ ایک جھٹکے سے کھلا اور دروازے
لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی کھڑا تھا۔
ٹائیگر تم"...... اچانک اس آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں

عمران کے ساتھ کھڑے ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"راسکو اہم معاملہ ہے۔اندر چلو"........ ٹائیگر نے سنجیدہ لہجے کہا اور راسکو ہونٹ چباتا ہوا ایک طرف ہٹ گیا۔ عمران اور اندر داخل ہو گئے۔ایک طرف کرسی پر ایک نوجوان عورت ہوئی تھی۔میز پر شراب کی بوتل اور جام بھی موجود تھے۔

"بات کیا ہے ٹائیگر تم یہاں اور یہ آدمی۔مینجر پولیس کیا چکر راسکو نے دروازہ بند کرتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے ہوٹل شیرٹن میں شوگرانی ماہر معدنیات لوچنگ کو کیا ہے۔تم وہاں سے اس کا سامان لے آئے ہو۔وہ سامان کہاں عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا۔کیا کہہ رہے ہو۔یہ سب غلط ہے۔تم ہو کون اور کیوں آئے ہو۔میں نے ٹائیگر کی وجہ سے تمہیں اندر آنے دیا راسکو نے گڑبڑائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"راسکو تم مجھے اچھی طرح جانتے ہو اور میری وجہ سے ہی تم صرف زبانی پوچھا جا رہا ہے۔بہتری اسی میں ہے کہ تم سب کچھ سچ .... ٹائیگر نے کہا۔

"کیا۔کیا مجھے دھمکیاں دے رہے ہو۔راسکو کو"........ راسکو یکلخت بپھرے ہوئے لہجے میں کہا۔اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ جیب طرف بڑھا ہی تھا کہ عمران کا بازو گھوم گیا اور دوسرے لمحے بھاری کا راسکو چیختا ہوا اچھل کر سائیڈ کی دیوار سے جا ٹکرایا۔کرسی پر

ہالی روزی بھی چیختی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔لیکن ٹائیگر نے جیب سے ریوالور نکال کر اس کا رخ اس کی طرف کر دیا تھا۔راسکو دیوار سے ٹکرا کر تیزی سے واپس عمران کی طرف اچھلا لیکن دوسرے لمحے بری طرح کھاتا ہوا اچھل کر میز سے ٹکرایا اور پھر نیچے گرا ہی تھا کہ عمران کی لات مخصوص انداز میں حرکت میں آئی اور تیسری ضرب پر راسکو کے ہاتھ پیر ڈھیلے پڑتے چلے گئے۔

"یہ۔یہ۔تم۔کیا۔کیا۔کون ہو تم۔یہ۔یہ"........ روزی نے انتہائی خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔اس کے چہرے کا رنگ ہلدی کی طرح زرد ہو گیا تھا۔

"دیوار کی طرف منہ کر لو ورنہ گولی مار دوں گا"........ ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا اور پھر روزی کسی مشینی کھلونے کی طرح تیزی سے اس کی طرف گھومی ہی تھی کہ ٹائیگر نے ایک قدم آگے بڑھاتے ہوئے ریوالور کو نال سے پکڑا اور ابھی روزی پوری طرح گھومی بھی نہ تھی کہ ٹائیگر نے ریوالور کا دستہ اس کے سر پر مار دیا۔روزی بری طرح چیختی ہوئی اچھل کر دیوار سے ٹکرائی اور پھر نیچے گر پڑی۔اسی لمحے ٹائیگر نے لات اس کی کنپٹی پر جما دی اور روزی کا جسم بھی ایک لمحے کے لئے تڑپ کر ساکت ہو گیا۔

"تم اس کی تلاشی کر کے انہیں باندھو میں اس دوران اس فلیٹ کی تلاشی لے لوں۔شاید وہ سامان یہیں موجود ہو"........ عمران نے کہا اور بڑھاتا ہوا اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گیا۔لیکن دو کمروں کے

اس فلیٹ کی مکمل تلاشی کے باوجود اسے اپنے مطلب کی کوئی چیز نہ
سکی تو وہ واپس اسی سٹنگ روم میں آگیا۔جہاں اس راسکو اور روزی
بے ہوش کیا گیا تھا ۔ روزی اور راسکو دونوں کو ٹائیگر اس دور
کرسیوں پر بٹھا کر رسیوں سے جکڑ چکا تھا۔

" اس راسکو کو ہوش میں لے آؤ"........ عمران نے کہا اور ٹا
نے آگے بڑھ کر راسکو کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر
چند لمحوں بعد جب راسکو کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار
تو وہ پیچھے ہٹ گیا۔ عمران ایک کرسی گھسیٹ کر راسکو کے سامنے
گیا تھا ۔ تھوڑی دیر بعد راسکو کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں اور
کے منہ سے بے اختیار کراہ سی نکل گئی۔

" یہ ۔ یہ ۔ کیا ہے ۔ یہ تم نے مجھے کیوں باندھ دیا ہے ۔ کون ہو
.... راسکو نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد حیرت بھرے لہجے
کہا۔

" سنو راسکو میرا تعلق حکومتی ایجنسی سے ہے اور لوچنگ شوگر
تھا ۔ اس لئے حکومت اس کے قتل کی تحقیقات کر رہی ہے ۔ تم
زونا کلب والا مخصوص کارڈ وہیں کمرے میں گر گیا تھا۔ میں نے ٹائیگر
خدمات بھاری معاوضے پر حاصل کیں تاکہ اس کارڈ کی مدد سے قاتل
پتہ چلایا جا سکے اور اس طرح ہم یہاں تمہارے پاس پہنچ گئے ہیں
تم نے ایک غیر ملکی کو قتل کیا ہے لیکن یہ ہماری ایجنسی کا مسئلہ
ہے ۔ ہمیں صرف اس آدمی یا تنظیم کا سراغ لگانا ہے ۔ جس نے تمہا

خدمات حاصل کی ہیں ۔ اس لئے اگر تم ان کے متعلق تفصیل بتا دو تو
میں خاموشی سے واپس چلا جاؤں گا۔ ورنہ دوسری صورت میں تمہارے
جسم کا ایک ایک عضو علیحدہ کیا جا سکتا ہے ۔ بولو ۔ کیا چاہتے ہو " ۔
عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے مسٹر۔ میرا کسی قتل سے کوئی تعلق
نہیں ہے ۔ ٹائیگر نے صرف تم سے بھاری معاوضہ لینے کی غرض سے
تمہیں میرا نام بتا دیا ہے ۔ اصل میں روزی کے سلسلے میں ٹائیگر اور
میری رقابت چل رہی ہے ۔ اس لئے اس نے یہ حرکت کی ہے " ۔
راسکو نے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" او ۔ کے تمہاری مرضی میں نے تو کوشش کی تھی کہ تم زندہ بچ
جاؤ " .... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی
اندرونی جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکالا اور پھر اس سے پہلے کہ راسکو
سمجھتا ۔ عمران نے خالی ہاتھ اس کے منہ پر رکھ دیا ۔ اس کا خنجر والا
تیزی سے حرکت میں آیا اور راسکو کا دایاں نتھنا آدھے سے زیادہ
کٹ گیا۔ عمران نے اس کا منہ ایک ہاتھ سے اس طرح دبایا ہوا تھا کہ
وہ چیخ بھی نہ سکتا تھا۔ دایاں نتھنا کٹتے ہی عمران کا ہاتھ ایک بار پھر گھوما
دوسرا نتھنا بھی کٹ گیا۔ عمران نے بڑے اطمینان سے خون آلود
خنجر راسکو کے لباس سے صاف کیا اور پھر اس کے منہ سے ہاتھ ہٹا لیا
راسکو کے حلق سے بھیانک انداز میں چیخ نکلی اور پھر وہ مسلسل سر پٹخنے
عمران بڑے اطمینان سے بیٹھا اسے دیکھتا رہا۔ اس نے خنجر جیب

میں واپس رکھ لیا تھا۔

" تم اب سب کچھ خود ہی بتا دو گے راسکو .... " عمران مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا دایاں ہاتھ حرکت آیا اور راسکو کی پیشانی پر ابھر آنے والی رگ پر اس کی مڑی ہوئی کے ہک کی ضرب لگی اور راسکو کے حلق سے ایک بار پھر بھیانک نکلی اور اس کا پورا جسم بری طرح لرزنے لگا۔چہرہ تکلیف کی شدت بری طرح بگڑ گیا تھا۔

" بتاؤ کس نے کام دیا تھا تمہیں "......... عمران نے دوسری لگائی اور راسکو کی حالت یکلخت انتہائی خراب ہو گئی۔اس کی آنکھیں کو ابل آئی تھیں۔چہرہ اور جسم پسینے سے شرابور ہو گیا تھا۔اس ہونٹ چیخنے کے لئے کھلے ضرور لیکن بے پناہ تکلیف کی وجہ سے شاید اس میں چیخنے کی ہمت ہی نہ رہی تھی۔

" بولو ورنہ اس بار تمہاری ایک ایک رگ ٹوٹ جائے گی عمران نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

" پپ پپ پانی۔پانی۔مم۔مم میں بتا دیتا ہوں پانی "۔راسکو۔ ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن طرف کو ڈھلک گئی وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

" اسے پانی پلاؤ ٹائیگر "......... عمران نے مڑ کر ساتھ کھڑے سے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گیا۔چند بعد وہ ایک گلاس میں پانی لئے واپس آیا۔اس نے پہلے زور سے

ے چہرے پر تھپڑ مارے اور جب راسکو چیخ کر ہوش میں آیا تو ٹائیگر نے پانی کا بھرا ہوا گلاس جو اس نے تھپڑ مارنے سے پہلے ہی ایک کرسی پر رکھ دیا تھا اٹھا کر راسکو کے منہ سے لگا دیا اور راسکو نے ایک ہی سانس میں پورا گلاس حلق سے نیچے اتار دیا۔ٹائیگر نے گلاس ہٹایا اور پھر پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا راسکو کا تکلیف کی شدت سے بگڑا ہوا چہرہ پانی پینے کی وجہ سے کافی حد تک بحال ہو گیا تھا۔

" یہ تمہارے لئے آخری چانس ہے۔اس بار اگر تم نے زبان نہ کھولی تو پھر......... " عمران کا لہجہ انتہائی سرد تھا۔

" مجھے یہ کام شوگران سفارتخانے کے سیکنڈ سیکرٹری چانگ نے دیا تھا۔میں پہلے بھی ان کے لئے کام کرتا رہا ہوں اور اس غیر ملکی کے کمرے میں موجود سامان بھی میں نے ان کی رہائش گاہ پر پہنچا دیا ہے "۔ راسکو نے کہا تو عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔

" کیا تم سفارت خانے کے اندر سامان دینے گئے تھے "۔عمران نے پوچھا۔

" نہیں اس نے ماڈل ٹاؤن کی کوٹھی نمبر بارہ اے بلاک لے رکھی وہ اکثر وہاں رہتا ہے۔بڑا عیاش آدمی ہے۔میں نے سامان وہیں پہنچایا ہے "۔راسکو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" وہاں کا فون نمبر "۔عمران نے پوچھا اور راسکو نے نمبر بتا دیا۔

" کیا تم اس سے بات کر کے اپنی بات کو درست ثابت کر سکتے ہو "۔ عمران نے کہا۔

"ہاں کیوں نہیں ۔ فون لے آؤ میں بات کرتا ہوں "........ نے کہا اور عمران نے ٹائیگر کو اشارہ کیا کہ وہ ایک طرف پڑے فون کو اٹھا لائے ۔ ٹائیگر نے فون اٹھایا اور لاکر قریبی میز پر رکھ دیا۔

"سنو راسکو اگر تم نے ہمارے بارے میں کوئی اشارہ کرنے کی کوشش کی تو پھر تم زندہ نہ رہ سکو گے ۔ تم نے ایسی بات کرنی جس سے صرف یہ تصدیق ہو سکے کہ واقعی تم نے سامان وہیں پہنچایا عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ میں ایسا ہی کروں گا "۔ راسکو نے جواب دیا۔

"نمبر ڈائل کر کے رسیور اس کے کان سے لگا دو اور ساتھ ہی لاؤڈ بٹن بھی آن کر دو ۔ اس فون میں لاؤڈر موجود ہے "۔ عمران نے کہا ٹائیگر نے اس کی ہدایت پر عمل کرنا شروع کر دیا۔

"ہیلو "۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی ۔

"راسکو بول رہا ہوں ۔ بڑے صاحب ہیں "۔ راسکو نے کہا۔

"ہاں "........ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میری ان سے بات کراؤ "........ راسکو نے کہا۔

"ہیلو راسکو کیا بات ہے ۔ کیوں فون کیا ہے "........ چند لمحوں خاموشی کے بعد ایک دوسری آواز سنائی دی اور اس کا لہجہ سن کر عمران سمجھ گیا کہ بولنے والا شوگرانی ہے ۔

"جناب میرا ایک اہم کارڈ گم ہے ۔ ہو سکتا ہے وہ اس سامان ساتھ نہ چلا گیا ہو جو میں آپ کو دے کر گیا ہوں "۔ راسکو نے کہا۔

"کارڈ ۔ کیسا کارڈ "........ دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"ایک گیم ہاؤس کا کارڈ تھا ۔ میں نے بھارتی قیمت دے کر حاصل کیا تھا ۔ اگر وہ نہ ملا تو مجھے پھر بھاری رقم خرچ کرنی پڑے گی "۔ راسکو نے کہا۔

"اوہ نہیں میں نے تو وہ سارا سامان جلا کر راکھ کر دیا۔ اگر اس میں کارڈ ہوتا تو مجھے ضرور نظر آجاتا ۔ کہیں تم اسے واردات والے کمرے میں تو نہیں چھوڑ آئے .... "دوسری طرف سے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"اوہ نہیں جناب وہ تو عام سا کارڈ ہے جو کوئی بھی قیمت دے کر خرید سکتا ہے ۔ کہیں گر گیا ہو گا ۔ اب مجھے دوسرا خریدنا پڑے گا ۔ میں نے سوچا کہ اگر مل جائے تو میری خاصی رقم بچ جائے گی ۔ بہرحال شکریہ "........ راسکو نے کہا۔

"اوکے "........ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے رسیور رکھے جانے کی آواز سنائی دی اور ٹائیگر نے رسیور راسکو کے کان سے ہٹا کر کریڈل پر رکھ دیا۔

"کیا سامان تھا جو تم نے پہنچایا تھا "........ عمران نے پوچھا۔

"ایک بریف کیس تھا اور اس غیر ملکی کی جیب سے ایک بٹوہ بھی میں نے نکالا تھا ۔ بٹوے سے رقم تو میں نے نکال لی تھی البتہ بٹوہ میں نے بریف کیس کے ساتھ ہی چانگ کو دے دیا تھا ۔ اس نے حکم دیا تھا کہ میں وہاں سے سب کچھ ساتھ لے آؤں "۔ راسکو نے جواب دیا۔

"تم نے خصوصی طور پر اس غیر ملکی کی لاش کو بستر پر لٹا کر اس کمبل ڈال تھا۔ کیا تمہیں اس کی ہدایات دی گئی تھی"۔ عمران پوچھا۔

"ہاں چانگ نے ہدایات دی تھیں"........ راسکو نے جواب دیا

"او۔ کے چونکہ تم قاتل ہو۔ اس لئے سوری۔ تمہاری سزا موت ہے۔ البتہ یہ لڑکی بے گناہ ہے اس لئے میں اسے زندہ چھوڑ جاؤں گا عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مگر تم نے تو وعدہ کیا تھا۔ سنو مجھے مت مارو۔ پلیز"۔ یکلخت نے گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اگر تم پہلے سب کچھ بتا دیتے تو شاید میں تمہیں قانون کے حوا کر دیتا۔ لیکن تم نے تشدد سے مجبور ہو کر زبان کھولی ہے اس لئے کوئی سکوپ نہیں رہا"........ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔ اس ساتھ ہی اس نے جیب سے ریوالور نکال کر اس کی نال راسکو پیشانی پر رکھی اور ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے راسکو کی کھوپڑی پرزے اڑ گئے۔

"آؤ"........ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور تھوڑی دیر وہ دونوں اپنی کار میں بیٹھے ماڈل ٹاؤن کی طرف بڑھے چلے جا رہے

"وہ بٹر فلائی لازماً پولیس کو تمہارا حلیہ اور نام بتا دے گی۔ تمہیں تنگ تو نہیں کرے گی۔ ورنہ واپس جا کر اس کا بھی خاتمہ اچانک عمران نے کہا۔

اوہ نہیں جناب اول تو ایسی لڑکیاں پولیس کے پاس جاتی ہی نہیں۔ وہ راسکو کی لاش سے چھٹکارا پانے کے لئے اپنے دوسروں ستوں کو بلا لے گی۔ لیکن بفرض محال اس نے بتا بھی دیا تب بھی ں ہم جیسے آدمیوں پر ہاتھ نہیں ڈالا کرتی"........ ٹائیگر نے کہا اور ن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ماڈل ٹاؤن پہنچ کر عمران نے کار چانگ کوٹھی کے سامنے روک دی۔

"اندر نجانے کتنے افراد ہوں اور میں اس چانگ کو زندہ پکڑنا چاہتا ہوں۔ اس لئے ڈگی میں موجود تھیلے میں سے گیس گن نکال کر کوٹھی میں فائرنگ کرو اور پھر عقبی طرف سے اندر کود کر پھاٹک کھول دو"۔ عمران نے کار روکتے ہی سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلایا اور کار سے نیچے اتر گیا۔ عمران نے ڈگی کی چابی اسے دے دی۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر نے چابی واپس عمران کو دی اور تیزی سے چلتا ہوا کوٹھی کی سائیڈ گلی کی طرف بڑھ گیا۔ عمران کار میں بیٹھا اسے جاتا دیکھتا رہا۔ عقبی طرف جا کر ٹائیگر اس کی نظروں سے اوجھل ہو گیا اور پھر تقریباً بیس منٹ بعد اس نے کوٹھی کا بڑا پھاٹک دیکھا تو وہ چونک پڑا۔ کھلے پھاٹک میں ٹائیگر کھڑا تھا۔ عمران نے سٹارٹ کی اور سڑک کراس کر کے وہ کوٹھی کے پھاٹک کی طرف لیا۔ کوٹھی خاصی بڑی تھی اور اس کے پورچ میں ایک سفید رنگ موجود تھی۔ عمران نے کار اس سفید کار کے پیچھے روکی اور نیچے اتر اسی لمحے ٹائیگر بھی پھاٹک بند کر کے آ گیا۔ برآمدے میں دو افراد

ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے تھے۔ عمران کو معلوم
گیس کے اثرات زیادہ سے زیادہ دس منٹ تک رہتے ہیں اور
ٹائیگر یہ دس منٹ گزار کر ہی عقبی طرف سے اندر کودا ہو گا۔ اس
اسے پھاٹک کھولنے میں اتنی دیر لگ گئی تھی اور اب گیس کا
موجود نہ تھا۔ اس لئے عمران بے دھڑک قدم بڑھاتا اندرونی عمار
طرف بڑھ گیا اور پھر ایک بیڈ روم میں انہوں نے ایک لمبے
شوگرانی کو بیڈ پر بے ہوش پڑے ہوئے دیکھا۔ اس کے ساتھ ہی
مقامی لڑکی بھی بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔

"اسے اٹھا کر ادھر سٹنگ روم میں لے آؤ"...... عمران
شوگرانی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور تیزی سے واپس
سٹنگ روم میں آکر وہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد ٹائیگر اس
کو کاندھے پر لادے وہاں آیا اور اس نے اسے صوفے پر لٹا دیا۔

"رسی تلاش کر کے اسے باندھ دو۔ میں کار سے انٹی گیس
لے آؤں"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور
طرف بڑھ گیا۔ کار کی ڈگی میں موجود تھیلے میں سے اس نے انٹی
محلول کی بوتل اٹھائی اور واپس سٹنگ روم میں آگیا۔ اسی لمحے
بھی رسی کا بنڈل اٹھائے اندر داخل ہوا اور پھر عمران نے اس غیر
باندھنے میں اس کی مدد شروع کر دی۔

"یہ تو میک اپ میں ہے"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"میک اپ میں"...... ٹائیگر نے حیران ہو کر کہا۔

ہاں میک اپ بڑی مہارت سے کیا گیا ہے۔ اب قریب سے
پر ہی مجھے معلوم ہوا ہے۔ اس کا مطلب ہے یہاں لازماً میک
شر بھی موجود ہو گا"...... عمران نے کہا۔

یں چیک کرتا ہوں"...... ٹائیگر نے گرہ لگاتے ہوئے کہا اور
بار پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔
دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر واپس آیا تو اس
تھ میں ایک جدید ترین میک اپ واشر موجود تھا۔

یہ مل گیا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

او۔ کے پہلے اس کا چہرہ واش کرو تاکہ معلوم تو ہو کہ اس کی
بت کیا ہے"...... عمران نے کہا اور ٹائیگر نے اس کی ہدایت پر
شروع کر دیا۔ لیکن جب اس کا چہرہ واش ہوا تو عمران اور ٹائیگر یہ
کر حیران رہ گئے کہ صرف چہرے کے خدوخال بدل گئے تھے لیکن
ای تھا شوگرانی۔

ہوں تو یہ بات ہے۔ اصل سیکنڈ سیکرٹری کو ختم کر کے اس کی
اس نے لی ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس
یب سے انٹی گیس محلول کی بوتل نکالی اور اسے ایک دو بار زور
لایا اور پھر اس کا دہانہ اس شوگرانی کی ناک کے قریب لے جا کر
نے اس کا ڈھکن کھول دیا۔ محلول کے ہلنے کی وجہ سے جو گیس پیدا
تھی وہ اس کی ناک پر چڑھ گئی۔ عمران نے چند لمحوں بعد بوتل
لال اس کا ڈھکن بند کیا اور اسے واپس جیب میں رکھ کر وہ ایک بار

پھر کرسی پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس آدمی نے آنکھیں کھول
پہل تو اس کی آنکھوں میں لاشعوری کی کیفیت طاری رہی پھر
آہستہ اس میں شعور کی چمک پیدا ہوئی اور اس کے ساتھ ہی اس
چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔
"یہ ۔یہ کیا۔ کون ہو تم ۔یہ میں بے ہوش کیسے ہو گیا تھا"
نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"تمہارے چہرے پر موجود میک اپ صاف ہو چکا ہے ۔اس
اب ہمیں یہ بتانے کی کوشش نہ کرنا کہ تم شوگرانی سفارت
میں سیکنڈ سیکرٹری ہو اور تمہارا نام چانگ ہے"......... عمران
لہجے میں کہا اور عمران کی بات سن کر وہ آدمی بے اختیار چونک پڑا۔
"تم ۔ تم کون ہو"......... اس کے لہجے میں اس بار ہلکے سے
کے تاثرات موجود تھے۔
"تم اصل اپنا نام بھی بتا دو تاکہ بات چیت میں آسانی
عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔
"میرا نام چانگ ہی ہے ۔میں تو میک اپ اس لئے کرتا ہوں
یہاں مجھے کوئی پہچان نہ سکے"......... اس آدمی نے کہا۔
"چلو یونہی سہی ۔اب یہ بتا دو کہ تم نے پیشہ ور قاتل راسکو
سے ہوٹل شیرٹن میں مقیم شوگرانی ماہر معدنیات لوچنگ کا
کس کی ہدایت پر کرایا ہے"......... عمران نے کہا۔
"میں نے ایسا کوئی کام نہیں کیا اور نہ ہی میں کسی راسکو کو

تمہیں یقیناً غلط فہمی ہوئی ہے"......... چانگ نے ہونٹ بھینچتے
اب دیا وہ اب سنبھل چکا تھا۔
کے"......... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور
پھر اس نے جیب سے خنجر باہر نکال لیا۔
یا......... کیا تم مجھ پر تشدد کرو گے ۔میں سفارت خانے کا آدمی
تم ایسا نہیں کر سکتے"......... اس بار چانگ نے خوفزدہ سے لہجے

ین نے تو کوشش کی تھی کہ تم پر تشدد نہ کیا جائے لیکن تم نے
ں اپنی موت کو دعوت دے دی ہے"......... عمران نے منہ
تے ہوئے کہا لیکن جس طرح خوف کے تاثرات چانگ کے چہرے پر
ابھر کر نمودار ہوئے تھے اس سے عمران سمجھ گیا کہ چانگ فیلڈ کا
نہیں ہے۔
یں واقعی کچھ نہیں جانتا۔ تم یقین کرو میں سچ کہہ رہا ہوں"۔
نے کہا لیکن دوسرے لمحے کمرہ اس کے حلق سے نکلنے والی زور دار
گونج اٹھا۔ عمران کے خنجر نے اس کی گردن پر گہری خراش ڈال
تھی۔
صرف نمونہ ہے ۔ورنہ یہ خنجر تمہاری آنکھ میں بھی داخل ہو
۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
ل اس کی دائیں آنکھ کے قریب کر دی اور چانگ کا چہرہ
تکلیف کی شدت سے بری طرح مسخ ہو کر رہ گیا۔

"مم۔ مم مت مارو میں بتا دیتا ہوں مت مارو"۔ چانگ نے
ہوئے کہا۔
"بولو سچ سچ بتانا کیونکہ ہمیں بہت سی باتوں کا پہلے سے علم
جیسے ہی تم نے غلط بات کی تمہاری ایک ایک رگ کٹ جائے
عمران نے غراتے ہوئے کہا۔
"مم مم مجھے کافرستان کی سپیشل ایجنسی کے چیف کرنل
نے فون پر ہدایت کی تھی"...... چانگ نے کہا۔
"اسے کیسے علم ہوا تھا۔ کیا تم نے اسے بتایا تھا"......
نے سرد لہجے میں پوچھا۔
"حکومت پاکیشیا کی طرف سے لوچنگ کے بارے میں پوچھ
گئی تھی۔ اس پر میں چونکا تھا کیونکہ اس کے قتل کے لئے پہلے ہی
کافرستان کی سپیشل ایجنسی کے آدمی قادر کو ہدایت دے دی گئی
میں نے قادر کو فون کیا لیکن جب وہاں سے فون نہ اٹھایا گیا تو میں
وہاں آدمی بھیجا تو مجھے معلوم ہوا کہ قادر قتل ہو چکا ہے اور اس
غائب ہے تو میں نے کرنل سہوترا کو کال کر کے سب کچھ بتا دیا
نے مجھے ہدایت کی کہ میں فوراً اس لوچنگ کا خاتمہ کرا دوں
کے پاس موجود تمام سامان کو منگوا کر جلا دوں اور ساتھ ہی اس
ہدایت بھی کی تھی کہ لوچنگ کے قتل کی اطلاع اس وقت تک
کو نہیں ہونی چاہئے جب تک سامان جل نہ جائے چنانچہ میں نے
کو فون کیا وہ پہلے بھی میرے لئے کام کرتا رہتا ہے۔ اس نے فوری

اور لوچنگ کو ہلاک کیا اور سامان مجھے پہنچا دیا۔ جو میں نے جلا دیا
پھر کرنل سہوترا کو اطلاع دے دی"...... چانگ نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔
"کیا سامان تھا اس کے پاس"...... عمران نے پوچھا۔
"دو فائلیں تھیں۔ دوسرا ذاتی سامان تھا۔ وہ سب میں نے جلا دیا تھا"
چانگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"کرنل سہوترا سے رابطہ کس طرح کرتے ہو فون پر یا ٹرانسمیٹر پر"
عمران نے پوچھا۔
"ٹرانسمیٹر پر۔ ایک مخصوص ٹرانسمیٹر ہے"...... چانگ نے
جواب دیا۔
"کہاں ہے یہ ٹرانسمیٹر"...... عمران نے پوچھا۔
"میرے بیڈ روم کی دوسری الماری کے نچلے خانے میں بظاہر ایک
سادہ ریڈیو ہے"...... چانگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"جاؤ ٹائیگر یہ ٹرانسمیٹر لے آؤ"...... عمران نے مڑ کر ٹائیگر سے کہا
ٹائیگر سر ہلاتا ہوا مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔
"تمہارا تعلق کب سے اس سپیشل ایجنسی سے ہے"...... عمران
نے کہا۔
"سپیشل ایجنسی تو اب بنی ہے۔ میرا تعلق تو طویل عرصے سے ہے
بلیک میل کر کے مجبور کیا گیا تھا۔ پھر بھاری رقومات نے مجھے اس
پر آمادہ کر دیا"۔ چانگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کب سے بنی ہے یہ سپیشل ایجنسی" .... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"زیادہ سے زیادہ سال ہو گیا ہو گا" ۔چانگ نے جواب دیا۔

"کرنل سہوترا سے تمہاری واقفیت کب سے ہے" ۔ عمران نے دوسرا سوال کیا۔

"سال سے ۔وہ سپیشل ایجنسی کا چیف ہے ۔ ویسے میں نے دیکھا کبھی نہیں ۔میرا لنک کافرستان کی ملٹری انٹیلی جنس سے تھا مجھے سپیشل ایجنسی کے لئے کام کرنے کے لئے کہا گیا" .... نے جواب دیا ۔اسی لمحے ٹائیگر ایک عام سا ریڈیو اٹھائے اندر ہوا۔

"ملٹری انٹیلی جنس میں کس سے تعلق تھا" ۔عمران نے پوچھا

"کرنل درگارام سے ۔وہ ملٹری انٹیلی جنس کے فارن ونگ ہے" ۔چانگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنو اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو میرے سامنے ٹرانسمیٹر کرنل سہوترا سے بات کرو اور اسے بتاؤ کہ لوچنگ کے قتل کے میں حکومت پاکیشیا سفارت خانہ والوں سے بھی پوچھ گچھ کر رہی عمران نے کہا۔

"میں کرتا ہوں بات" .... چانگ نے اثبات میں سر ہوئے کہا۔

"اسے رسیوں سے آزاد کر دو ٹائیگر ۔یہ اب ہم سے تعاون کر رہا

عمران نے ٹائیگر سے کہا۔

"مم مم میں پورا تعاون کروں گا ۔مجھے مت مارو میں خاموش رہوں ۔ چانگ نے کہا اور ٹائیگر نے آگے بڑھ کر اسے رسیوں سے آزاد کر دیا۔

"اب کال کرو" .... عمران نے کہا اور چانگ نے جلدی سے وہ ریڈیو اٹھایا ۔اسے آن کیا اور پھر سوئی کو گھما کر اس نے ڈائل پر ایک خاص ہندسے سے پر ایڈجسٹ کیا اور ریڈیو کی سائیڈ پر موجود ایک چھوٹے سے بٹن کو پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ایکس وائی ون کالنگ اوور" ۔چانگ نے تیز تیز لہجے میں کال دینا شروع کر دی ۔

"یس ہیڈ کوارٹر اٹنڈنگ یو اوور" ۔چند لمحوں بعد ایک بھرائی ہوئی سی آواز سنائی دی ۔

"کرنل ایس سے بات کراؤ اوور" ۔چانگ نے کہا۔

"ایکس وائی ۔اب تمہاری کرنل ایس سے بات نہیں ہو سکتی ۔ ایس ایجنسی ختم کر دی گئی ہے ۔اب تم سابقہ لنک بحال کرو گے اوور اینڈ آل" .... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"اوہ یہ کیا ہو گیا۔ سپیشل ایجنسی ہی ختم کر دی گئی ہے" ۔چانگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے ریڈیو آف کر دیا۔

"سابقہ لنک کیا ہے تمہارا" .... عمران نے پوچھا۔

"وہی کرنل درگارام والا"......... چانگ نے کہا۔

"اسے کال کرو"......... عمران نے کہا۔

"وہ خود کال کرتا ہے اور جواب کے لئے مخصوص فون نمبر بتاتا ہر بار نیا نمبر ہوتا ہے۔ بغیر اس کے نمبر بتائے اس سے بات نہیں سکتی"۔ چانگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔کے"۔ عمران نے کہا اور دوسرے لمحے اس کا جیب میں ہاتھ باہر آیا۔ اس کے ہاتھ میں ریوالور موجود تھا۔ پھر اس سے پہلے چانگ سنبھلتا۔ عمران نے ٹائیگر دبا دیا اور گولی چانگ کے دل میں گئی۔ وہ چیخ مار کر کرسی سمیت نیچے گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

"یہ ٹرانسمیٹر اٹھا لو اور چلو"۔ عمران نے ٹائیگر سے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"پورے کافرستان میں سہوترا نام کا کوئی کرنل نہیں ہے"۔ جان نے کمرے میں داخل ہوتے ہی تھکے لہجے میں کہا اور میز اسیڈ پر رکھی ہوئی کرسی پر ڈھیر ہو گیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ فاصلے سے مسلسل دوڑتا ہوا آ رہا ہو۔

"اتنا بڑا نتیجہ تم نے کیسے نکال لیا"........ ناٹران نے مسکراتے ے فیصل جان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں نے پہلے تو ویسے پوچھ گچھ کی۔ لیکن جب کوئی پتہ نہ چلا تو میں ایک نیا کام کیا۔ تمہیں معلوم ہے کہ کافرستان نے ایک عسکری کیوز سیکشن بنایا ہوا ہے جس میں ہر فوجی کے بارے میں تفصیلی الد موجود ہیں........ گو یہ سیکشن کافی خفیہ ہے۔ لیکن میں نے اس تک رسائی حاصل کر لی اور پھر کمپیوٹر نے جو رزلٹ دیا اس کے طابق پورے کافرستان میں ایک بھی کرنل ایسا نہیں ہے جس کا نام

سہوترا ہو ۔ اس لئے میں تھک ہار کر واپس آ گیا ہوں "......
جان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
" اس کا مطلب ہے یہ نام فرضی ہے ۔ لیکن اس سپیشل ایجنسی
بارے میں کچھ معلومات تو ضرور ملی ہوں گی "...... ناٹران نے
بھرے لہجے میں کہا۔
" وہ بھی نامعلوم ہے ۔ کوئی ایک آدمی بھی اس بارے
نہیں جانتا "...... فیصل جان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
" اس کا مطلب ہے کہ تم مکمل طور پر ناکام لوٹے ہو " ۔ ناٹران
مسکراتے ہوئے کہا۔
" جب کسی چیز کا وجود ہی نہ ہو تو کامیابی کیسے ممکن ہے
جان نے قدرے ناراض ہوتے ہوئے کہا اور ناٹران بے اختیار
دیا۔
" وجود تو بہر حال ہو گا ۔ کیونکہ چیف کو ملنے والی اطلاع غلط
سکتی ۔ اب یہ بات دوسری ہے کہ ہم اسے ٹریس کرنے میں کامیاب
ہو رہے ہوں "...... ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس
ساتھ ہی اس نے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور اس کے
لگے ہوئے ایک بٹن کو پریس کر کے اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع
دیئے ۔ الفاظ کو خلط ملط کر دینے کا سسٹم اس فون میں موجود تھا
سسٹم اس بٹن کے ذریعے آپریٹ ہوتا تھا ۔ اس بٹن کو دبانے
اگر کال درمیان میں سے کہیں چیک کی جائے یا سنی جائے تو الفاظ اس

دوسرے کے ساتھ خلط ملط ہو جاتے تھے کہ کوئی فقرہ واضح نہ ہو
تھا اور نہ ہی اس سے فون کال کا نمبر ٹریس کیا جا سکتا تھا ۔ یہ فون
او کی طرف سے اسے خصوصی طور پر مہیا کیا گیا تھا ۔ یہی وجہ تھی
ہ اہم بات چیت انتہائی آسانی سے اس فون پر کر لیتا تھا۔
ایکسٹو "...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایکسٹو کی
اص آواز سنائی دی ۔
" ناٹران بول رہا ہوں جناب میں نے یہاں مکمل انکوائری کرائی
۔ لیکن نہ ہی کرنل سہوترا ٹریس ہو سکا ہے اور نہ ہی سپیشل ایجنسی
م ہو سکا ہے " ۔ ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
" تفصیل سے رپورٹ دو " ۔ دوسری طرف سے سرد لہجے میں کہا گیا
ناٹران نے فیصل جان کا حوالہ دے کر اس کی دی ہوئی رپورٹ
ی تفصیل سے سنا دی ۔
" ملٹری انٹیلی جنس کا چیف آج کل کون ہے "...... ایکسٹو نے
کہا۔
" جی ابھی حال ہی میں کرنل درگا رام کو ملٹری انٹیلی جنس کا چیف
گیا ہے " ۔ ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
" اس کے آفس میں کسی آدمی کو چیک کرو ۔ وہاں سے اصل
معلوم ہو جائیں گے " ۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔
یس سر "...... ناٹران نے جواب دیا۔
یں نے چیک کر لیا ہے "...... ساتھ بیٹھے ہوئے فیصل جان

نے کہا۔

"سر فیصل جان میرے پاس بیٹھا ہوا ہے۔ وہ کہہ رہا ہے کہ
نے چیک کر لیا ہے"۔ ناٹران نے کہا۔

"اسے رسیور دو"۔ ایکسٹو نے سرد لہجے میں کہا تو ناٹران نے
فیصل جان کی طرف بڑھا دیا۔

"یس سر میں فیصل جان بول رہا ہوں"۔ فیصل جان نے
گھبرائے ہوئے سے لہجے میں کہا۔

"کیا چیکنگ کی ہے۔ تفصیل سے رپورٹ دو"۔ دوسری طرف
ایکسٹو نے اسی طرح سرد لہجے میں پوچھا۔

"میں نے جناب ملٹری انٹیلی جنس کے ریکارڈ کیپر سے
حاصل کی ہیں۔ ملٹری انٹیلی جنس کی تمام فائلیں اس کی تحویل
رہتی ہیں۔ اس نے مجھے بتایا ہے کہ کرنل سہوترا یا سپیشل
کوئی فائل ریکارڈ میں نہیں ہے۔ میرے اصرار پر وہ مجھے ریکارڈ رو
بھی لے گیا اور پھر اس نے انڈیکس مجھے دیا تاکہ میں خود چیک کر
اور میں نے خود یہ انڈیکس چیک کیا ہے۔ جناب واقعی ریکارڈ میں
ناموں کی کوئی فائل نہیں ہے"........ فیصل جان نے تفصیل
ہوئے کہا۔

"رسیور ناٹران کو دو"........ دوسری طرف سے کہا گیا اور
جان نے خاموشی سے رسیور ناٹران کی طرف بڑھا دیا۔

"میں عمران کو وہاں بھیج رہا ہوں۔ وہ تم لوگوں کے ساتھ

انہیں ٹریس کرے گا۔ تم نے اس سے مکمل تعاون کرنا ہے"۔ دوسری
طرف سے ایکسٹو نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر"........ ناٹران نے جواب دیا اور پھر دوسری طرف سے
سیور رکھے جانے کی آواز سن کر اس نے بھی ایک طویل سانس لیتے
ے رسیور رکھ دیا۔

"عمران کیسے ٹریس کر لے گا"........ فیصل جان نے اس طرح
بناتے ہوئے کہا۔ جیسے اسے یہ بات سن کر ذہنی طور پر صدمہ ہوا
کہ ایکسٹو اس کی بات پر اعتماد کر لینے کی بجائے عمران کو یہاں بھیج
ہے۔

"عمران صاحب ایسے زاویوں پر سوچتے ہیں کہ ان زاویوں کی طرف
اذہن جا ہی نہیں سکتا۔ اور یہ بات بہرحال طے ہے کہ کرنل
ترا اور سپیشل ایجنسی کا وجود ہے۔ ورنہ چیف کبھی اس طرح اصرار
تا"۔ ناٹران نے کہا۔

"چلو دیکھ لیں گے"........ فیصل جان نے کہا اور کرسی سے اٹھ کر
ایک طرف بنے ہوئے کچن کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کافی کی
و پیالیاں اٹھائے واپس آیا اور اس نے ایک پیالی ناٹران کے سامنے
رکھی اور دوسری اپنے سامنے رکھ کر وہ اطمینان سے کرسی پر بیٹھ گیا۔

"میں مسلسل یہی سوچتا رہا ہوں کہ آخر عمران انہیں ٹریس کرنے
نے کیا طریقہ کار اختیار کرے گا"۔ فیصل جان نے کہا۔

"میں نے بتایا تو ہے کہ وہ لازماً کوئی ایسا طریقہ اختیار کرے گا جو

ہمارے ذہن میں آ ہی نہیں سکتا"۔ ناٹران نے کہا۔

"ہم سوچ تو سکتے ہیں"۔ فیصل جان نے کہا۔

"ہاں سوچنے پر تو کوئی پابندی نہیں ہے"۔ ناٹران نے کافی گھونٹ لیتے ہوئے مسکرا کر کہا اور فیصل جان کی پیشانی پر اس شکنیں سی پھیل گئیں جیسے وہ واقعی کسی گہری سوچ میں ڈوب گیا ہو

"نہیں کوئی ایسا طریقہ باقی نہیں رہا"۔ کافی دیر بعد فیصل جان کہا اور ناٹران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ایک خیال مجھے آیا ہے۔ کیوں نہ پرائم منسٹر ہاؤس کا ریکارڈ کرایا جائے۔ اگر ایسی کوئی ایجنسی بنائی گئی ہے تو لازماً وہاں موجود ہو گا"۔ فیصل جان نے کہا تو ناٹران بھی اس کی بات سن کر اختیار چونک پڑا۔

"ارے ہاں واقعی۔ ضرور چیک کرو۔ تمہارے پاس آدمی بھی ہے"۔ ناٹران نے کہا۔

"ہاں ٹھیک ہے۔ میں چیک کر لیتا ہوں۔ عمران صاحب بھی کل ہی پہنچیں گے۔ اس دوران ہو سکتا ہے کہ ہم خود ہی اسے ٹریس لیں"۔ فیصل جان نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور ناٹران نے اثبا میں سر ہلا دیا۔

"او۔ کے اب کل ہی ملاقات ہو گی"۔ فیصل جان نے کہا اور تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے نے فیصلہ کر لیا ہو کہ وہ ہر صورت میں کامیاب ہی لوٹے گا۔

اب مجھے خود ہی جانا پڑے گا"۔ عمران نے رسیور رکھ کر سامنے لیک زیرو سے کہا۔

ناٹران اور فیصل جان کی رپورٹ تو مفصل ہے۔ آپ کیا طریقہ ریں گے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ سب کچھ ہمیں الجھانے کے لئے کیا " ..... بلیک زیرو نے کہا۔

نہیں سیٹ اپ تو بہرحال ہے۔ لیکن اس بار سیٹ اپ بنایا اس یں گیا ہے کہ اس کا کوئی سرا ہاتھ نہیں آرہا"۔ عمران نے کہا اور ے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر

ہ لیا بول رہی ہوں"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ہ آواز سنائی دی۔

ایامشو" .... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر" ...... دوسری طرف سے جولیا کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا

" پاکیشیا کے صوبے بازیان کی اس حصے میں جو کہ آرام بہادرستان کی سرحد سے ملحقہ ہے۔ ایک پہاڑی علاقہ ہے جسے ثاقا جاتا ہے۔ وہاں حکومت پاکیشیا نے یورنیم کے حصول کا پراجیکٹ تھا۔ لیکن پھر اس پراجیکٹ کو غیر منافع بخش سمجھ کر ترک کر دیا لیکن کچھ شواہد ایسے ملے ہیں جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس پر کے خلاف کافرستان نے کوئی خفیہ سازش کی ہے۔ لیکن فی سازش کی تفصیلات سامنے نہیں آ رہیں۔ میں عمران کو کافر رہا ہوں۔ وہ وہاں جا کر اس بارے میں تحقیقات کرے گا۔ ساتھیوں کو ساتھ لے کر ثاقاب جاؤ اور وہاں تحقیقات کرو۔ ہے وہاں اس سازش کا کوئی کلیو مل جائے" ...... عمران نے کہا

" یس سر لیکن تحقیقات کس انداز میں کرنی ہوں گی پہاڑی اور ویران علاقہ ہو گا" ...... جولیا نے کہا۔

" وہاں یقیناً دفاتر وغیرہ بنائے گئے ہوں گے اور کھدائیاں گئی ہوں گی۔ گو پراجیکٹ کو ترک کر دیا گیا ہے۔ لیکن اتنی جلدی سے تمام سیٹ اپ نہیں اکھاڑا جا سکتا۔ اس لئے وہاں سرکاری موجود ہوں گے۔ تم لوگ سیاحوں کی صورت میں وہا ؤ گے لوگوں سے مل کر صورت حال کا جائزہ لو گے۔ اس ے ساتھ اردگرد کے گاؤں یا قصبوں میں بھی جا کر معلومات حاصل کرو وہاں کوئی مشکوک آدمی یا گروپ یا کوئی مشکوک سرگرمی اگر ہو

س کا سراغ لگاؤ گے" ...... عمران نے تفصیل سے ہدایات دیتے ے کہا۔

یس سر میں اب پوری طرح سمجھ گئی ہوں" ...... جولیا نے کہا اور ان نے بغیر کچھ کہے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر شکنوں کا جال پھیلا ہوا تھا جیسے وہ خود ذہنی طور پر بری طرح الجھا ہوا ہو اور اس کی کیفیت کو بلیک زیرو بھی پوری طرح سمجھ رہا تھا کیونکہ واقعی ارت حال انتہائی الجھی ہوئی تھی۔

" میں نے اس کیس پر خود بھی غور کیا ہے۔ میری سمجھ میں یہ بات ہیں آ رہی کہ کافرستان ثاقاب پراجیکٹ کے خلاف اگر کوئی سازش کر ے تو اس سازش سے وہ کیا فائدہ اٹھا سکتا ہے" ...... بلیک زیرو لہا۔

یہی بات سمجھ میں آ جائے تو سارا مسئلہ نہ حل ہو جائے۔ جس ن کی رپورٹیں ثاقاب پراجیکٹ کے بارے میں حکومت پاکیشیا نے کرائی ہیں۔ ان سب کے مطابق یہ غیر منافع بخش پراجیکٹ ہے۔ یورنیم کا ذخیرہ تو ضرور موجود ہے۔ لیکن اس کی کوالٹی اس قدر ں ہے کہ اس کے نکلنے اور صاف کرنے پر جس قدر اخراجات ے۔ یورنیم کی قیمت اس کے عشر عشیر بھی نہیں ہو سکتی اور اگر تان یہ یورنیم حاصل کرنا چاہتا ہے تو اسے بھی اس سے کوئی فائدہ مل نہیں ہو سکتا۔ پھر ثاقاب کا محل وقوع ایسا ہے کہ کافرستان ورت بھی وہاں سے کچھ نکال کر کافرستان نہیں لے جا سکتا۔

اسے پورا پاکیشیا کراس کرنا پڑے گا۔ آران اور بہادرستان کی سرحد
ملتے ہیں وہاں سے یہ لوگ کچھ نہیں لے جاسکتے پھر یورنیم کی کھدائی
غیر صاف شدہ یورنیم کو لے جانا یہ بہت بڑا پراجیکٹ ہے۔ ٹرکوں
ی غیر صاف شدہ یورنیم جا سکتا ہے۔ ادھر یہ رپورٹیں اس قدر جامع
مکمل ہیں کہ ان پر شک بھی نہیں کیا جا سکتا اور اگر ایک ادا
رپورٹ ہوتی تب بھی شک کی بات کی جا سکتی تھی۔ پاکیشیائی ماہر
شوگرانی ماہرین۔ ایکریمین ماہرین۔ سب کی رپورٹیں تو غلط نہیں
سکتیں۔ اس کے باوجود کوئی نہ کوئی سازش بہرحال ہو رہی ہے
شوگرانی ماہر لوچنگ کا قتل بتا رہا ہے کہ معاملہ مشکوک ہے۔
کرنل سہوترا اور سپیشل ایجنسی کو اس قدر خفیہ رکھا گیا ہے کہ
جان کی رپورٹ کے مطابق تمام اینگلز چیک کر لئے گئے ہیں لیکن
کے بارے میں علم نہیں ہو سکا"...... عمران نے کہا۔

"واقعی یہی بات ہے جس نے اس کیس کو بری طرح الجھا د
بلیک زیرو نے کہا۔

"بہرحال ہمارے دین کا سبق ہے کہ انسان کو ہمت نہیں
چاہئے۔ مایوسی گناہ ہے۔ اس لئے اس پر کام تو بہرحال کرنا ہے۔
نہ کبھی تو کوئی ایسا کلیو بہرحال مل ہی جائے گا"...... عمران
اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران کافی دیر تک
بیٹھا کچھ سوچتا رہا۔ پھر اچانک اس طرح چونکا جیسے اس کے ذہن
کوئی نیا خیال آگیا ہو۔

کیا کوئی کلیو ذہن میں آگیا ہے"...... بلیک زیرو نے عمران کو
طرح چونکتے دیکھ کر پوچھا۔

ہاں ان رپورٹوں کو ہم نے اپنے طور پر کسی ماہر معدنیات کو
دکھایا اور اگر کافرستان اس میں کسی بھی طرح ملوث ہے تو یقیناً
منصوبہ بندی کے پیچھے کسی کافرستانی ماہر معدنیات کا ہی ہاتھ ہو
ہمیں اس پہلو پر بھی چیکنگ کر لینی چاہئے"...... عمران نے

آپ بھی کمال کرتے ہیں۔ پاکیشیائی۔ شوگرانی اور ایکریمین
ین کی رپورٹوں کے بعد کوئی پرائیویٹ ماہر کیا بتا سکے گا"۔ بلیک
نے کہا۔

زانی کر لیں شاید"۔ عمران نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے نمبر
ا کرنے شروع کر دیئے۔

پی۔ اے ٹو سیکرٹری خارجہ"۔ دوسری طرف سے سر سلطان کے
ے کی آواز سنائی دی۔

عمران بول رہا ہوں۔ سر سلطان سے بات کراؤ"۔ عمران نے
لہجے میں کہا۔

یس سر"۔ دوسری طرف سے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا گیا۔

ہیلو سلطان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز
ی۔

سلطان آپ سیکرٹری معدنیات سے اپنے طور پر معلوم کریں

کہ پاکیشیا میں کوئی ایسا ماہر معدنیات موجود ہے جسے بین الاقوامی
پر اتھارٹی سمجھا جاتا ہو۔ پاکیشیا کے ساتھ ساتھ کافرستان کے بارے
بھی پوچھ لیں اور پھر مجھے بتائیں میں نے اگر براہ راست بات کی
سرکاری آدمیوں کے نام گنوانا شروع کر دیں گے"۔ عمران نے کہ

"ٹھیک ہے میں معلوم کرتا ہوں۔ کہاں سے فون کر رہے
سر سلطان نے جواب دیا۔

"وہاں سے جہاں ایک دانش ور کا مستقل قبضہ ہے"
نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور دوسری طرف سے سر
اختیار ہنس دیئے۔

"اوکے میں ابھی معلوم کر کے فون کرتا ہوں"........
نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔
بھی رسیور رکھ دیا اور پھر تقریباً پون گھنٹے کے انتظار کے بعد سر
فون آیا۔

"عمران بیٹے میں نے سیکرٹری معدنیات کے ساتھ ساتھ
محکمہ کے ایک اور بڑے افسر سے بھی معلومات حاصل کی ہیں
وقت پاکیشیا میں تو کوئی ایسا ماہر معدنیات موجود نہیں ہے۔
موضوع پر بین الاقوامی اتھارٹی سمجھا جاتا ہو۔ کافرستان میں ایک
معدنیات البتہ موجود ہے۔ اس کا نام ڈاکٹر گیانی سنگھ
سرکاری ملازم نہیں ہے بلکہ کسی فارن یونیورسٹی کا ریٹائر آدمی
اب گزشتہ کئی سالوں سے کافرستان میں رہ رہا ہے۔ اس کا پتہ

معلوم کر لیا ہے...... کافرستانی دارالحکومت میں ہاشانی کالونی کی
نمبر نوے میں رہتا ہے"........ سر سلطان نے تفصیل بتاتے

واہ آپ نے تو پوری جاسوسی کر ڈالی۔ آپ کو ریٹائرمنٹ کے بعد
سیکرٹ سروس میں شامل کر لیا جائے"........ عمران نے
تے ہوئے کہا تو سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔
تو میرے لئے اعزاز ہو گا لیکن دوسرے ہی روز میں کسی مجرم کی
شکار ہو کر اس اعزاز سمیت قبر میں اتر چکا ہوں گا"........ سر
نے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا اور سر سلطان نے بھی ہنستے
یور رکھ دیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر تیزی سے نمبر
نے شروع کر دیئے۔
انکوائری جناب"........ ایک نسوانی آواز سنائی دی۔
الڈ گیانی سنگھ ہاشانی کالونی میں رہتے ہیں۔ ان کا نمبر......"
نے کہا اور دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے کریڈل

تانی دارالحکومت کی انکوائری کو فون کیا تھا آپ نے"۔
نے پوچھا اور عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ایک
ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
ل صاحب"........ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مؤدبانہ آواز سنائی

" ڈاکٹر صاحب سے بات کرائیں ۔ میں ایکریمیا سے بول رہا
میرا نام گونبدر سنگھ ہے "...... عمران نے کہا۔
" ڈاکٹر صاحب تو ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں جناب
طرف سے جواب دیا گیا۔ ظاہر ہے کوئی ملازم ہی بول رہا تھا۔
" اوہ کب گئے ہیں اور کہاں "...... عمران نے چونک کر
" چھ ماہ سے زیادہ ہی ہو گئے ہیں اور یہ مجھے نہیں معلوم کہ
ہیں " ۔ ملازم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
" ان کی بیگم کو تو ان کے موجودہ پتے کا علم ہوگا۔ ان سے
دو " ۔ عمران نے کہا۔
" جی ان کی بیگم کو تو فوت ہوئے بیس سال ہو گئے ہیں ۔
ایک ہی لڑکا ہے وہ گریٹ لینڈ میں رہتا ہے " ۔ دوسری طرف
ملازم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
" اس کا فون نمبر اور نام بتا دو میں اس سے بات کر لیتا ہوں"
عمران نے کہا۔
" ڈائری میں لکھا ہوا ہے ۔ میں دیکھ کر بتاتا ہوں جناب
طرف سے کہا گیا اور پھر رسیور علیحدہ رکھے جانے کی آواز سنائی
عمران نے ایک طویل سانس لیا۔ تقریباً پانچ منٹ بعد ملازم
دوبارہ سنائی دی ۔
" صاحب کیا آپ لائن پر ہیں "...... ملازم نے کہا۔
" ہاں "...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

ان کا نام پریم سنگھ ہے جناب وہ بنک میں افسر ہیں " ۔ ملازم نے
اس کے ساتھ ہی اس نے فون نمبر دوہرا دیا۔
شکریہ "...... عمران نے کہا اور ایک بار پھر کریڈل دبا کر اس
گریٹ لینڈ کے ساتھ رابطے کا نمبر ڈائل کیا اور پھر ملازم کا بتایا
ر ڈائل کرنا شروع کر دیا۔
ئی بنک "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی ۔
پریم سنگھ صاحب سے بات کرنی ہے میں کافرستان سے بول رہا
۔ عمران نے کہا۔
ہولڈ کریں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
ہیلو میں پریم سنگھ بول رہا ہوں " ۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری سی
سنائی دی ۔
میں کافرستان سے بات کر رہا ہوں شیر سنگھ ۔ میرا تعلق محکمہ
نیات سے ہے ۔ میں ڈائریکٹر آپریشن ہوں ۔ ایک انتہائی اہم
ری معاملے میں آپ کے والد جناب ڈاکٹر گیانی صاحب سے رائے
ضروری ہے ۔ لیکن ڈاکٹر صاحب چھ ماہ سے ملک سے باہر ہیں اور
ے ملازم کو علم نہیں ہے کہ وہ کہاں ہیں ۔ ان سے آپ کا نمبر ملا
۔ اس لئے آپ کو فون کیا ہے ۔ انتہائی اہم مسئلہ ہے ۔ اگر آپ مدد
ملیں تو مہربانی ہوگی "...... عمران نے کہا۔
لیکن ڈیڈی نے تو مجھے بتایا تھا کہ وہ کافرستان کے سرکاری کام میں
مصروف ہیں ۔ کوئی بڑے معدنی پروجیکٹ کی بات کر رہے تھے اور

آپ کہہ رہے ہیں کہ حکومت کافرستان کو ان کا علم نہیں ہے
ہو سکتا ہے "...... دوسری طرف سے پریم سنگھ کی انتہائی
آواز سنائی دی۔

"وہ واقعی ایک سرکاری پراجیکٹ پر کام کر رہے تھے لیکن
انہوں نے رابطہ ہی نہیں کیا۔آپ ان کے صاحبزادے ہیں۔
اوپن فون پر اہم سرکاری راز تو بہرحال اوپن نہیں کیے جا سکتے
آپ خود سمجھ لیں کہ حکومت کیوں ان سے فوری رابطہ کرنا
عمران نے گول مول سے انداز میں بات کرتے ہوئے کہا

"مجھ سے بھی ان کا کوئی رابطہ نہیں ہے۔البتہ اتنا مجھ
کہ وہ بیحد مصروف ہیں کیونکہ انہوں نے کہا تھا کہ جس سچوئش
کر رہے ہیں وہاں سے وہ اپنا کام مکمل ہونے سے پہلے کوئی
سکیں گے۔کسی غیر ملک کی بات کر رہے تھے۔کس ملک
نے ان سے پوچھا ہی نہ تھا"۔پریم سنگھ نے جواب دیا۔

"او۔کے بہرحال اگر آپ سے ان کا رابطہ ہو تو آپ انہیں
کہ وہ فوری طور پر حکومت سے رابطہ قائم کریں شکریہ "....
نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ واقعی کوئی نہ کوئی کام بہرحال ہو
بلیک زیرو نے جو لاؤڈر پر ساری بات چیت سن رہا تھا عمران
کریڈل پر رکھتے ہی انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔کہاں اور کیا یہ بات سامنے نہیں آ رہی۔او۔

ورٹ میں کوئی ایسی بات تمہیں محسوس ہو جو مجھے بتانا ضروری ہو
میری سپیشل فریکونسی پر یا ناٹران کے ذریعے مجھ سے بات کر لینا
اس سپیشل ایجنسی اور کرنل سہوترا کو ٹریس کرنا ناگزیر ہو چکا ہے
کے بغیر یہ الجھی ہوئی گتھی سلجھ نہیں سکتی"...... عمران نے سنجیدہ
میں کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"ٹھیک ہے جناب"...... بلیک زیرو نے بھی کرسی سے اٹھتے
مودبانہ لہجے میں کہا اور عمران خاموشی سے مڑا اور تیز تیز قدم
بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ایک پہاڑی چٹان پر لیٹے ہوئے نوجوان نے ساتھ پڑی بین اٹھا کر جیسے ہی آنکھوں سے لگائی وہ بے اختیار چونک پڑا۔ تنگ سی سڑک پر ایک بڑی جیپ خاصی تیز رفتاری سے پہاڑی کے اوپر آتی دکھائی دے رہی تھی اس نے جدید انداز کی کی سائیڈ پر لگی ہوئی ناب کو گھمانا شروع کر دیا اور چند لمحوں بعد چھوٹا سا ہیولا اس کی نظروں کے سامنے بڑا ہونا شروع ہو گیا۔ جیپ کے اندر بیٹھے ہوئے افراد صاف دکھائی دینے لگے ڈرائیونگ سیٹ پر ایک مقامی نوجوان تھا۔ جب کہ سائیڈ ایک غیر ملکی عورت بیٹھی ہوئی تھی۔ عقبی سیٹوں پر دو اور مقا موجود تھے۔ لیکن ان تینوں افراد کی جسامت اور ان کے انداز کو غور سے دیکھ کر اس کے ذہن میں بے اختیار خطر گھنٹیاں بجنے لگی تھیں۔ ان کی جسامت اور انداز ایسا تھا جیسے

ج کے کسی کمانڈو گروپ سے ہو۔ اس نے جیپ کے سامنے لگی ام پلیٹ کو غور سے دیکھا۔ جیپ دارالحکومت کی رجسٹرڈ تھی۔ نک وہ دور بین سے جیپ اور اس کے اندر موجود افراد کو دیکھتا اس نے دور بین کو آنکھوں سے ہٹایا اور تیزی سے ساتھ پڑے یاہ رنگ کے بیگ کی زپ کھول کر اس میں موجود ایک ی ساخت کا فکسڈ فریکونسی ٹرانسمیٹر باہر نکال لیا۔ اس کے ر گہری پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس نے ٹرانسمیٹر کا بن دبایا تو ٹرانسمیٹر سے ہلکی ہلکی مخصوص آوازیں نکلنے لگیں۔

لو ہیلو او۔ پی۔ ون کالنگ اوور "........ نوجوان نے جلدی کال دینا شروع کر دی۔

یس باس اٹنڈنگ یو اوور "........ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے بھاری سی آواز سنائی دی۔

ر ایک بڑی جیپ ثاقب پوائنٹ کی طرف آ رہی ہے۔ اس میں غیر ملکی عورت اور تین مقامی افراد سوار ہیں۔ جیپ دارالحکومت سٹرڈ شدہ ہے اور ان افراد کو دیکھ کر یوں محسوس ہوتا ہے جیسے ہوں اوور "........ نوجوان نے تیز لہجے میں کہا۔

اوہ کتنے فاصلے پر ہے جیپ اوور "۔ دوسری طرف سے تشویش لہجے میں پوچھا گیا۔

یک گھنٹے بعد وہ پوائنٹ پر پہنچ جائے گی اوور "۔ نوجوان نے اب دیا۔

"تم ایسا کرو کہ ان سے پہلے پوائنٹ پر پہنچ جاؤ اور چیک کر کون لوگ ہیں ۔ پوائنٹ پر موجود سب افراد کو ریڈ الرٹ کر ٹنل کا کام بند کروا دیتا ہوں تاکہ کسی قسم کی تھرتھراہٹ یہ محسوس نہ کر سکیں اوور" .... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس سر اوور" .... نوجوان نے کہا اور ٹرانسمیٹر واپس ڈالا ۔ اس کے ساتھ ہی دوربین اٹھا کر اس نے اسی بیگ میں اس کی زپ بند کی اور اسے کاندھے سے لٹکا کر وہ تیزی سے مڑا مختلف چٹانوں کو پھلانگتا ہوا وہ نیچے اترتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد مسطح علاقے میں پہنچ گیا جہاں ایک طرف بڑی سی بیرک بنی ہوئی جس کے باہر ایک جیپ موجود تھی ۔ ادھر ادھر مشینری بھی موجود لیکن یہ مشینری ساکت تھی ۔ نوجوان دوڑتا ہوا بیرک کی طرف گیا ۔ ابھی وہ بیرک کے قریب پہنچا ہی تھا کہ بیرک سے ایک باہر آ گیا۔

"کیا ہوا خیریت" .... اس آدمی نے نوجوان کو اس طرح کر آتے دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"نیچے سے ایک جیپ پوائنٹ کی طرف آ رہی ہے ۔ اس میں غیر ملکی عورت اور تین مقامی افراد سوار ہیں لیکن ان تینوں افر جسم اور ان کے انداز بتا رہے ہیں کہ ان کا تعلق یقیناً فوج کے سیکشن سے ہے ۔ میری باس سے بات ہوئی ہے ۔ باس نے کہا پوائنٹ پر ریڈ الرٹ کا اعلان کر دیا جائے ۔ انہوں نے پی ون پر

کرادی ہے ۔ ہو سکتا ہے ان لوگوں کا تعلق ملٹری انٹیلی جنس اور کسی شک کی بنا پر یہاں آ رہے ہوں" .... نوجوان نے تیز میں کہا۔

لیکن تم تو کہہ رہے ہو کہ ان کے ساتھ کوئی غیر ملکی عورت بھی کیا یہاں کی ملٹری انٹیلی جنس میں غیر ملکی عورتیں بھی بھرتی کی ہیں" .... دوسرے آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

ہیں نے بھی اس بات پر غور کیا ہے ۔ میرا خیال ہے کہ اس غیر ت کو وہ ساتھ اس لئے لے آئے ہیں تاکہ کسی کو شک نہ پڑ سکے کچھ بھی ہو ہمیں محتاط تو بہرحال رہنا ہی پڑے گا" ۔ نوجوان نے

ٹھیک ہے ۔ تم آفس سنبھال لو ۔ میں بیرک میں موجود افراد کو ٹ کر دیتا ہوں" .... دوسرے آدمی نے کہا اور تیزی سے مڑ ل کی طرف بڑھ گیا ۔ بیرک میں سب دفاتر تھے کئی دفاتر میں افراد موجود تھے ۔ جب کہ کئی دفاتر بند پڑے ہوئے تھے ۔ ایک سامنے باقاعدہ چپڑاسی موجود تھا ۔ نوجوان تیز تیز قدم اٹھاتا اس کی طرف بڑھ گیا ۔ چپڑاسی نے اس کے قریب آنے پر اسے سلام کیا وہ اٹھا دیا ۔ نوجوان خاموشی سے دفتر میں داخل ہوا اور پھر میز کے کرسی پر بیٹھ کر اس نے میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اور ایک بٹن پریس کر دیا۔

لی صاحب" .... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی ۔

" موہن بول رہا ہوں آکاش ۔دفاتر میں موجود تمام افراد کو اطلا
دو کہ ایک جیپ پر سوار تین مقامی افراد اور ایک غیر ملکی
پوائنٹ پر آرہے ہیں ۔انہیں اصل مشن کے بارے میں ذرا
شک نہیں ہونا چاہئے ۔ سپیشل گارڈ کو باہر بھجوا دو اور اسے کہہ دو
ان افراد کو میرے پاس لے آئے "۔نوجوان نے تیز لہجے میں کہا
" یس سر ۔سب کو نام تبدیل کرنے کا بھی کہہ دوں
طرف سے کہا گیا۔

" کیا ۔کیا کہہ رہے ہو ۔کیا تم پاگل تو نہیں ہو گئے ۔اب کیا
ناموں سے ان سے تعارف کرائیں گے ۔ پھر باقی کیا رہ جا
نانسنس "...... موہن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" وہ ۔وہ جناب آپ نے اپنا اصل نام موہن لیا تھا اس لئے
پوچھا تھا "...... دوسری طرف سے بولنے والے آدمی نے
ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

" وہ تو تمہارے ساتھ بات کرتے ہوئے میں نے اصل نام لیا
ان کے سامنے تو میرا نام پرویز ہوگا "...... موہن نے تیز لہجے میں

" ٹھیک ہے سر "...... دوسری طرف سے کہا گیا او
رسیور رکھ دیا ۔تقریباً دس منٹ بعد وہی آدمی جو موہن کو راستے
تھا اندر داخل ہوا۔

" یہ لوگ کہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس سے متعلق نہ ہوں
اچانک آنے والے نوجوان نے کہا تو موہن بے اختیار چونک پڑا۔

" پاکیشیا سیکرٹ سروس ۔یہ خیال تمہیں کیسے آگیا "۔موہن نے
انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

مجھے باس نے بتایا ہے کہ سپیشل ایجنسی کے اہم آدمی میجر رام
لعل کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور اس کا ملازم غائب ہے ۔میجر رام لعل کی
لاش دیکھ کر یہی بتایا گیا ہے کہ اس پر تشدد کیا گیا ہے اور اس نے
دانتوں میں موجود زہریلا کیپسول چبا کر خود کشی کر لی ہے ۔اس سے
صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اس سے اصل حقائق معلوم کرنے کی کوشش
کی گئی ہوگی جس پر اس نے خود کشی کر لی ہوگی ۔میجر رام لعل سپیشل
ایجنسی کا انتہائی اہم ترین ایجنٹ تھا ۔وہ عام حالات میں کبھی اس طرح
خود کشی نہیں کر سکتا ۔اس سے کرنل ایس نے نتیجہ نکالا کہ سیکرٹ
سروس اس پراجیکٹ کے پیچھے لگ چکی ہے ۔چنانچہ ہائی کمان نے فوری
ایکشن لیتے ہوئے سپیشل ایجنسی ختم کر دی اور باس کو بھی الرٹ کر
دیا "...... اس آدمی نے کہا اور موہن کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔

" اوہ یہ تو تم نے نئی بات بتائی ہے ۔سریندر "...... موہن نے
دانت چباتے ہوئے کہا۔

" سریندر نہیں ۔ارسلان "۔اس آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا اور
موہن بے اختیار چونک پڑا۔

" اوہ ہاں ارسلان ۔ان حالات میں تو ہمیں واقعی انتہائی محتاط رہنا
چاہئے "...... موہن نے کہا۔

" زیادہ محتاط ہونے کی ضرورت نہیں ہے ۔سب کچھ نارمل حالت

میں رکھو۔ اس طرح اگر یہ لوگ سیکرٹ سروس سے متعلق ہیں بھی انہیں کوئی شک نہیں ہوگا۔ اگر تم نے ضرورت سے زیادہ احتیا کا مظاہرہ کیا تو پھر انہیں شک بھی پڑ سکتا ہے"۔۔۔۔۔۔۔ سرنیدر نے کہا موہن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ابھی وہ باتیں کرنے میں مصروف تھے کہ چپڑاسی اندر داخل ہوا

"جناب ایک عورت اور تین مرد ایک جیپ پر آئے ہیں۔ وہ ہیں۔ سپیشل گارڈ نے کہا ہے کہ انہیں اندر آنے کی اجازت دینی ہے نہیں"۔۔۔۔۔۔۔ چپڑاسی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"سیاح اور یہاں اس ویران علاقے میں۔ ٹھیک ہے۔ انہیں آؤ ساتھ"۔۔۔۔۔۔۔ موہن نے چونک کر کہا اور چپڑاسی سر ہلاتا ہوا واپس گیا۔

"میرا خیال درست نکلا ہے۔ اس لئے یہ لوگ غیر ملکی عورت ساتھ لے آئے ہیں تاکہ اپنے آپ کو سیاح ثابت کر سکیں ورنہ سیاحوں کے لئے کیا کشش ہو سکتی ہے"۔۔۔۔۔۔ سریندر نے منہ بنا ہوئے کہا اور موہن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میں نے وزیر اعظم ہاؤس کا ریکارڈ بھی چیک کرا لیا ہے۔ وہاں بھی پیشل ایجنسی کی کوئی فائل نہیں ہے"۔ فیصل جان نے عمران سے طب ہو کر کہا۔ عمران ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی ناٹران کے پاس پہنچا اور فیصل جان پہلے سے یہاں موجود تھا۔

"یعنی واقعی اس ایجنسی کو سپیشل رکھا گیا ہے"۔ عمران نے سکراتے ہوئے کہا اور فیصل جان بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہاں ایک ماہر معدنیات رہتے ہیں ڈاکٹر گیانی سنگھ۔ ہاشانی نی میں ان کی کوٹھی ہے۔ کیا تم دونوں میں سے انہیں کوئی جانتا ۔۔۔۔ عمران نے کہا تو ناٹران اور فیصل جان دونوں چونک

"میں نے صرف نام سنا ہوا ہے۔ ذاتی طور پر نہیں جانتا"۔ ناٹران جواب دیا اور فیصل جان کا جواب بھی یہی تھا۔

"وہ گزشتہ چھ ماہ سے کافرستان سے باہر ہیں اور جو کچھ ان متعلق معلوم ہوا ہے اس کے مطابق وہ کسی اہم معدنی پراجیکٹ پر کافرستان کے نقطہ نظر سے کسی غیر ملک میں کام کر رہا ہے اور یہ ملک پاکیشیا بھی ہو سکتا ہے اور یہ معدنی پراجیکٹ ثاقاب بھی ہو ہے"۔ عمران نے کہا۔

"پھر تو عمران صاحب وہیں پراجیکٹ پوائنٹ پر اسے چیک کیا سکتا ہے"........ ناٹران نے کہا۔

"چیف نے وہاں ٹیم بھیج دی ہے۔ لیکن جس انداز کا یہ کیس رہا ہے۔ اس کے مطابق گیانی سنگھ وہاں چٹان پر اپنا تعارف کے لئے تو نہ بیٹھا ہوا ہوگا اور پھر ابھی حتمی طور پر بھی تو کچھ معلو ہے۔ تم ایسا کرو کہ اس کا کوئی ایسا دوست وغیرہ تلاش کرو جو اس بے حد قریب ہو۔ اس طرح شاید کچھ معلوم ہو سکے میں اس فیصل جان کے ساتھ مل کر اس کرنل سہوترا اور سپیشل ایجنسی تلاش کرتا ہوں"........ عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"آپ کے ذہن میں اس کی تلاش کے سلسلے میں کیا اینگل ہے" فیصل جان نے بھی کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

" تم آؤ تو سہی اینگل پہلے سے بنے ہوئے نہیں ہوتے۔ حالات مطابق خود بنانے پڑتے ہیں"........ عمران نے کہا اور بیرونی درواز کی طرف مڑ گیا۔

"میرا خیال ہے میں میک اپ کر لوں یہاں بھی میرے کر

نی ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ کسی کرم فرما کے قابو آجاؤں اور اس کا کرم مجھے م کرنے سے ہی روک دے"........ عمران نے دروازے کے قریب ل کر مڑتے ہوئے کہا۔

"بالکل جناب"........ ناٹران نے کہا اور عمران مڑ کر ایک سائیڈ موجود ڈریسنگ روم کے دروازے کی طرف بڑھ گیا چونکہ وہ ناٹران ے اس خصوصی اڈے میں کئی بار آچکا تھا اس لئے اسے یہاں کے بارے میں سب معلوم تھا۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ ڈریسنگ روم سے باہر نکلا تو اس کا حلیہ مکمل طور پر بدل چکا تھا۔ وہ اب ایک ادھیڑ عمر ی نظر آتا تھا۔

"یہ آپ نے بوڑھوں جیسا میک اپ کیوں کر لیا ہے"۔ فیصل جان نے جو اس دوران دوبارہ کرسی پر بیٹھ چکا تھا عمران کو دیکھتے ہی

سنا تو یہی ہے کہ خواتین تم جیسے لاابالی نوجوانوں کی بجائے ادھیڑ باوقار مردوں کو زیادہ پسند کرتی ہیں۔ میں نے سوچا کہ شاید بہار آ جائے"........ عمران نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور صل جان کے ساتھ ساتھ ناٹران بھی بے اختیار ہنس پڑا۔ تھوڑی دیر مران فیصل جان کی سرخ رنگ کی کار میں بیٹھا اڈے سے باہر آچکا

اب کہاں جانا ہے"........ فیصل جان نے کار باہر نکال کر عمران مخاطب ہو کر پوچھا۔

"کناٹ ہوٹل جانا ہے"۔ عمران نے کہا تو فیصل جان بے
چونک پڑا۔

"کناٹ ہوٹل۔وہ تو ملٹری ایریا میں ہے۔کیا آپ وہاں سے
ایس کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں"۔ فیصل
نے کار آگے بڑھاتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا

"لیکن کس طرح"۔ فیصل جان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا

"وہاں سنا ہے۔کافرستان کا سب سے بڑا نجومی رہتا ہے۔اس
اس کرنل سہوترا کا زائچہ بنوائیں گے"...... عمران نے مسکر
ہوئے جواب دیا اور فیصل جان نے بے اختیار ہونٹ بھینچ
عمران اس کی یہ کیفیت دیکھ کر دل ہی دل میں ہنس پڑا۔لیکن
کہا کچھ نہیں اور پھر کناٹ ہوٹل تک پہنچنے کے دوران فیصل
بھی کوئی بات نہیں کی تھی۔کناٹ ہوٹل خاصا صاف ستھرا اور
بڑا سا ہوٹل تھا۔چونکہ یہ ملٹری ایریے کے عین سنٹر میں واقع تھا۔
لئے یہاں زیادہ تر ملٹری آفیسرز اور ان کی بیگمات ہی آتی رہتی
ہوٹل کا اندرونی ماحول بھی بے حد صاف ستھرا تھا۔عمران
طرف بڑھ گیا جہاں ایک نوجوان کھڑا تھا۔چونکہ اس وقت
کھانے کا وقت نہ تھا اس لئے ہال تقریباً خالی ہی تھا اس لئے نوجوان
فارغ ہی کھڑا تھا۔

"بیگم صاحبہ سے کہو ٹوسکی سے براؤن آیا ہے"۔ عمران نے نو
سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"۔ نوجوان نے کہا اور کاؤنٹر پر موجود انٹر کام کا رسیور اٹھا
ے نے بٹن دبا دیا۔

"بیگم صاحبہ ٹوسکی سے براؤن صاحب آئے ہیں"۔ نوجوان نے
انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"جی اچھا"۔ نوجوان نے دوسری طرف سے جواب سن کر کہا اور
اور رکھ دیا۔اس کے ساتھ ہی اس نے ایک طرف کھڑے سپروائزر
اشارے سے بلایا۔سپروائزر جب کاؤنٹر کے قریب پہنچ گیا۔

"صاحبان کو بیگم صاحبہ کے دفتر لے جاؤ"...... کاؤنٹر مین نے
ائزر سے کہا۔

"آیئے جناب"...... سپروائزر نے سر ہلاتے ہوئے مؤدبانہ لہجے
عمران اور فیصل جان سے مخاطب ہو کر کہا اور بائیں طرف کو مڑ
۔ پھر تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک انتہائی شاندار انداز میں سجے
ے دفتر میں داخل ہو رہے تھے۔وسیع و عریض دفتری میز کے پیچھے
، بھاری وجود اور ادھیڑ عمر مقامی خاتون بیٹھی ہوئی تھی۔اس کی
ں پر نظر کا چشمہ تھا اور اس نے انتہائی قیمتی ساڑھی پہن رکھی تھی۔

"اوہ براؤن آؤ۔آؤ۔بڑے طویل عرصے بعد آنا ہوا ہے"۔اس
ت نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم سناؤ چندرما کیسی ہو"...... عمران نے بھی مسکراتے ہوئے

"ٹھیک ہے۔آؤ بیٹھو"......چندرما نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" یہ میرا دوست طوطا رام اور طوطا رام یہ بیگم چندر ما ہے ۔
ہوٹل کی مالکہ اور میری پرانی دوست "...... عمران نے فیصل
تعارف کراتے ہوئے کہا لیکن اپنا نام سن کر فیصل جان کا بے
منہ بن گیا۔

" طوطا رام ارے اتنا پرانا نام ۔ پرانے زمانے میں تو لوگ
رکھتے تھے ۔ لیکن اس ماڈرن دور میں تو ایسے ناموں کا رواج ہی
ہے ۔ بہرحال آپ سے مل کر خوشی ہوئی "...... چندر ما نے
بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ اپنے ماں باپ کی بڑھاپے کی اولاد ہے اور اس کے ماں
بہرحال پرانے دور کے ہی تھے ۔ ویسے یہ اپنے آپ کو پرام کہلاتا
مطلب ہے پیرٹ رام ۔ اتنا تو بہرحال تم بھی جانتی ہو گی کہ
طوطے کو کہتے ہیں اور پیرٹ کا " پی " اور رام کا لفظ ملا دیا جائے
بن جاتا ہے ۔ لیکن مجھے نجانے کیوں یہ پورا نام زیادہ پسند ہے
موسیقیت ہے طوطا رام میں ۔ پرام کہتے ہوئے تو مجھے یوں لگتا
جیسے کسی انسان کی بجائے میں کسی ٹرام کا تعارف کرا
...... عمران کی زبان رواں ہو گئی اور بیگم چندر ما بے اختیار
کر ہنس پڑی ۔

" میرا نام پرام ہی ہے محترمہ ۔ یہ طوطا رام تو ان بھورے
نے خود ہی ایجاد کر لیا ہے "...... فیصل جان نے مسکراتے ہو
اس نے جان بوجھ کر عمران کے نام براؤن کا ترجمہ دیا تھا اور بیگم

اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی ۔

ہت خوب اسے کہتے ہیں نہلے پر دہلا "...... بیگم چندر ما نے ہنستے
کہا۔

نہلے پر دہلا پرانا محاورہ ہے ۔ آج کل دہلے کو دس نمبریا کہتے ہیں "۔
نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور بیگم چندر ما ایک بار پھر
کر ہنس پڑی ۔ اس بار فیصل جان بھی ساتھ ہی ہنسا تھا کیونکہ
مران نے بھرپور چوٹ کی تھی ۔ بیگم چندر ما نے عمران کو نہلا
اور فیصل جان کو دہلا یعنی دس بنا کر عمران پر فیصل جان کو
ے دی تھی لیکن عمران نے جواب میں دہلے کو دس نمبریا میں
ساری بات کا رخ ہی بدل دیا تھا ۔ ظاہر ہے دس نمبریا کا معنی
جان بھی بخوبی سمجھتا تھا ۔

پہلے یہ بتاؤ کہ کیا پیو گے ۔ پھر باتیں ہوں گی "۔ بیگم چندر ما نے
ہوئے کہا۔

میرے لئے تو جام عشق ہی کافی ہے ۔ طوطا رام سے البتہ پوچھ لو ۔
ہے ۔ چوری کھانا پسند کرے یا چنے کی دال دودھ میں بھگوئی
...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

یمان ۔ اب میری عمر رہ گئی ہے ۔ جام عشق پلانے کی "۔ بیگم
نے بے اختیار شرماتے ہوئے لہجے میں کہا۔

جام عشق نہ سہی زہر عشق سہی ۔ گھول کر پلا دینا "۔ عمران نے
بیگم چندر ما بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی ۔

"تمہاری یہی دلچسپ باتیں بڑی یاد آتی ہیں"....... بیگم چندر[ما]
ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی میز پر رکھے ہوئے انٹر کام کا
اٹھا کر اس نے ہاٹ کافی دفتر میں بھیجنے کا کسی کو کہا اور رسیور رکھ
"اب بولو کیا دھندہ ہے"......... بیگم چندر مانے اس بار قد[رے]
سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔
"ایک صاحب ہیں کرنل سہوترا۔ انہیں تلاش کرنا ہے
دھرتی کھود ڈالی ہے۔ کنوؤں میں بانس ڈلوا کر دیکھ لئے ہیں لیکن
سہوترا کہیں دستیاب نہیں ہو سکا۔ حالانکہ ایس۔ ایس کو حتمی
ملی ہے کہ کرنل سہوترا کافرستان کے خلاف شوگران کو مخبری
ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔
"اوہ شوگرانی ایجنٹ نام نقلی بھی تو ہو سکتا ہے"۔ بیگم چند[ر]
انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"ہاں ہیڈ کوارٹر کا بھی یہی خیال ہے۔ کوڈ نام کرنل ایس
ہے اور ایجنسی کا کوڈ نام سپیشل ۶ ایجنسی ہے۔ اب سمجھ نہیں آتی
سب کو کہاں سے تلاش کیا جائے۔ آخر تنگ آ کر میں نے سوچا
کمپیوٹر کی خدمات حاصل کی جائیں۔ چنانچہ یہاں آ گیا".........
نے کہا اور بیگم چندر ما بے اختیار مسکرا دی۔
"کرنل سہوترا۔ سپیشل ۶ ایجنسی۔ ہونہہ"......... بیگم چندر[ما]
بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے کچھ سوچ رہی ہو
آنکھیں سکڑ سی گئی تھیں اور پیشانی پر شکنوں کا جال سا پھیل گیا

"ارے ہاں ایشور داس سے معلوم کیا جا سکتا ہے۔ بالکل اسے
معلوم ہو گا"....... اچانک بیگم چندر مانے چونکتے ہوئے کہا۔
"ایشور داس۔ وہ کون ہے"......... عمران نے چونک کر پوچھا۔
"ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کا سرکاری خانساماں ہے۔ انتہائی
[چال]اک۔ ہوشیار اور باخبر آدمی ہے۔ اس سے کوئی بات چھپی نہیں رہ
[سک]تی۔ پوری چھاؤنی کی ایک ایک بات کا اسے علم ہوتا ہے۔ اسے یقیناً
معلوم ہو گا کہ کرنل سہوترا کون ہو سکتا ہے"......... چندر مانے کہا۔
"لیکن شرط یہی ہے کہ کسی دوسرے کو اس کا علم نہ ہو سکے ورنہ
میرا ریڈٹ ختم ہو جائے گا"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"تم فکر مت کرو تمہاری خاطر تو میں سب کچھ کرنے پر تیار ہوں۔
ایشور داس انتہائی لالچی آدمی ہے۔ بھاری رقم کا سن کر تو اپنی بیوی
[کا] راز بھی بتانے سے دریغ نہیں کرے گا۔ میں اسے بلواتی ہوں"۔
چندر مانے کہا اور فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل
کرنے شروع کر دیئے۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ٹرے
لئے اندر داخل ہوا۔ ٹرے میں ہاٹ کافی کی تین پیالیاں موجود
تھیں۔ بیگم چندر مانے نمبر ڈائل کرتے کرتے ہاتھ کھینچ لیا اور رسیور
کریڈل پر واپس رکھ دیا۔ آنے والے نے ایک ایک پیالی ان تینوں
کے سامنے رکھی اور پھر خاموشی سے خالی ٹرے اٹھائے واپس چلا گیا۔
"تم کافی پیو میں بات کرتی ہوں"......... بیگم چندر مانے عمران اور
[illegible]یصل [illegible]ان سے مخاطب ہو کر کہا اور ایک بار پھر رسیور اٹھا کر نمبر

ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"میں کناٹ ہوٹل سے بیگم چندر ما بول رہی ہوں۔ ایشور خانساماں موجود ہے"...... بیگم چندر ما نے رابطہ قائم ہونے پر کہا پھر دوسری طرف سے آنے والا جواب سنتی رہی۔

"جی دراصل میرے ہوٹل میں ایک پکوان درست طور پر نہیں ہو رہا اور آپ جانتی ہیں کہ ایشور داس ان معاملات میں کس ماہر ہے...... پہلے بھی وہ ایسے موقعوں پر ہماری مدد کرتا رہتا ...... بیگم چندر ما نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران سمجھ گیا دوسری طرف سے کوئی عورت بول رہی ہے شاید اس کرنل ورگا کی بیوی ہو گی۔

"شکریہ"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد بیگم چندر ما نے کہا

"ہیلو ایشور داس میں کناٹ ہوٹل سے بیگم چندر ما بول رہی ہوں کچن کے ایک اہم معاملے میں تم سے فوری بات کرنی ہے۔ کیا ہوٹل آسکتے ہو۔ معاوضہ تمہاری مرضی کا ہو گا اور کام بھی معمولی۔ صرف چند معلومات کا مسئلہ ہے"۔ بیگم چندر ما نے کہا اور پھر دو طرف سے جواب سننے کے بعد اس نے او۔کے کہا اور رسیور رکھ دیا

"کرنل درگارام کی بیٹی بول رہی تھی۔ وہ اس بات پر حیران کہ ایشور داس سے میں کیا بات کرنا چاہتی ہوں۔ بہرحال وہ آ رہا ہے بیگم چندر ما نے رسیور کریڈل پر رکھتے ہوئے کہا۔

"ہمارے سامنے بات کرو گی"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں کوئی حرج نہیں ہے۔ وہ میرے اعتماد کا آدمی ہے۔ تم فکر نہ کرو۔ کوئی لیکیج نہ ہو گی"...... بیگم چندر ما نے کافی کی پیالی اٹھاتے ہوئے کہا۔

"لیکیج کی بات نہیں کر رہا۔ آدمی اجنبی افراد کے سامنے جھجک جاتا ہے"۔ عمران نے کافی کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں تمہاری یہ بات درست ہے۔ لیکن اگر میں نے اکیلے پوچھ گچھ کی تو وہ کایاں آدمی بعد میں میرے لئے مسئلہ بن جائے گا"...... بیگم چندر ما نے کہا۔

"تم بس اتنا کرو کہ جب وہ آئے تو اس سے کہہ دو کہ ہم تمہارے پرانے واقف کار ہیں۔ ٹوسکی کا نام لے دینا اور ہمیں تم سے کچھ پوچھنا ہے بس۔ باقی کام ہم خود کر لیں گے"...... عمران نے کہا۔

"او۔کے پھر تم ادھر سپیشل روم میں بیٹھ جاؤ۔ میں اسے وہیں لے آؤں گی۔ لیکن ایک بات بتا دوں ایشور داس لالچ میں آسکتا ہے۔ کسی دھمکی وغیرہ میں نہیں"...... بیگم چندر ما نے ایک طرف دیوار میں نظر آنے والے دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور عمران اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ فیصل جان بھی کھڑا ہو گیا اور پھر وہ دونوں اس دروازے کو کھول کر دوسری طرف موجود ایک خوبصورت انداز میں سجے ہوئے کمرے میں پہنچ گئے۔ اس کمرے کو سپیشل روم کے انداز میں سجایا گیا تھا اور عمران نے دروازہ کھولتے ہی محسوس کر لیا تھا کہ یہ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد

دروازہ کھلا اور بیگم چندر ما اندر داخل ہوئی ۔اس کے پیچھے ایک عمر آدمی تھا جس کے جسم پر ملازموں جیسا عام سا لباس تھا لیکن آنکھوں میں عیاری کی چمک نمایاں تھی ۔چہرے کی مخصوص بنا اسے بے حد لالچی ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی کایاں اور ہوشیار ثابت کر رہی تھی ۔ویسے بھی وہ جس انداز میں اپنی آنکھیں گھما کر ادھر دیکھ رہا تھا ۔اس سے ہی عمران کو معلوم ہو گیا تھا کہ ایشور دا واقعی اس کے مطلب کا آدمی ہے ۔

" یہ ایشور داس ہے اور ایشور داس یہ پرام صاحب ہیں اور یہ میرے دوست جناب براؤن ۔مجھے یقین ہے کہ تم یہاں سے خوش کر ہی واپس جاؤ گے "....... بیگم چندر ما نے ایشور داس اور عمران فیصل جان کا ایک دوسرے سے تعارف کراتے ہوئے کہا ۔

"آپ کے دوستوں کی خدمت کر کے مجھے خوشی ہو گی بیگم صاحبہ ایشور داس نے بڑے عیارانہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا ۔

" او ۔کے اب میں چلتی ہوں تم باتیں کرو "۔بیگم چندر ما نے اور مڑ کر واپس چلی گئی ۔

" آؤ بیٹھو ایشور داس "۔عمران نے کہا اور ایشور داس مسکراتا پاس ہی کرسی پر بیٹھ گیا ۔

" ایک لاکھ روپے معاوضہ کیسا رہے گا "۔عمران نے مسکراہ ہوئے کہا اور ایشور داس بے اختیار چونک پڑا ۔

" ایک لاکھ ۔اوہ ۔اوہ ۔کیا واقعی "....... ایشور داس کے چہرے

تاثرات تھے جیسے اسے یقین ہی نہ آرہا ہو کہ عمران نے واقعی ایک بات کی ہے ۔کافرستان جیسے غریب ملک میں ایک لاکھ روپے اقعی بڑی قیمت تھی اور اس قدر معاوضے کے بارے میں شاید ایشور ں کو تصور بھی نہ تھا ۔

باں نقد اور کیش ۔لیکن معلومات درست چاہئیں اور ایک بات بھی بتا دوں کہ جہاں ہم معاوضہ دینے میں سخی ہیں وہاں غلط بیانی معاملے میں اتنے ہی سفاک بھی ہیں "........ عمران کا لہجہ بے حد ہ تھا ۔

اپ فکر نہ کریں ۔میں جو کچھ جانتا ہوں وہ بالکل درست بتاؤں گا " ایشور داس نے بے اختیار اپنے دونوں ہاتھ ملتے ہوئے کہا ۔اس کے ے پر سراسیمگی کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے ۔

دوسری بات یہ بھی بتا دوں کہ ہم سرکاری آدمی ہیں اور ہماری ی براہ راست صدر مملکت کے تحت آتی ہے ۔اس لئے تم کچھ بتا کر ں غلط کام بھی نہیں کرو گے "........ عمران نے کہا تو ایشور داس کے ہوئے چہرے پر عمران کا یہ فقرہ سن کر خاصے اطمینان بھرے ات نمودار ہونے لگ گئے تھے ۔ظاہر ہے وہ ملٹری انٹیلی جنس کے کا خانساماں تھا اس لئے خفیہ ایجنسیوں کے بارے میں بھی جانتا

ہماری ایجنسی کو ایک اطلاع ملی ہے کہ یہاں سے کوئی کرنل ان کو مخبری کر رہا ہے ۔اس نے اپنا کوڈ نام کرنل ایس رکھا ہوا

ہے اور پورا نام کرنل سہوترا اور ایجنسی کا نام سپیشل ایجنسی ہے۔
اس کرنل کے بارے میں تفصیلات چاہئیں"...... عمران نے کہا
ایشور داس بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ اوہ جناب میں جانتا ہوں۔ نہ صرف سپیشل ایجنسی بلکہ
ایجنسی کے بارے میں بھی جانتا ہوں۔ چیف صاحب کے گھر
ایک بار اسی سلسلے میں تفصیلی گفتگو ہو چکی ہے لیکن جناب وہ
انٹیلی جنس کا خاص آدمی ہے۔ وہ دوسرے ملک کو مخبری کا کام
کرے گا"۔ ایشور داس نے کہا۔

"یہ باتیں تمہارے سوچنے کی نہیں ہیں ایشور داس۔ اس دنیا
بہت کچھ ہوتا ہے اوپر سے کچھ ہوتا ہے اور اندر سے کچھ ہوتا ہے۔ تم
بات کو چھوڑو"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب لیکن پہلے آپ رام کرشن کی قسم دے کر
سے وعدہ کریں کہ آپ میرا نام درمیان میں نہ لائیں گے"۔ ایشور دا
نے کہا اور عمران نے فوراً ہی اس کے مطلب کی قسم اٹھالی۔

"اور پہلے وہ ایک لاکھ روپیہ بھی میرے ہاتھ پر رکھیں
داس واقعی بے حد ہوشیار اور کایاں آدمی تھا لیکن عمران نے سرہلا
ہوئے جیب میں ہاتھ ڈالا اور اندرونی جیب سے بڑے نوٹوں کی
گڈی نکال کر اس نے ایشور داس کے ہاتھ پر رکھ دی۔ کافرستان آ
ہوئے وہ بھاری مقدار میں کرنسی ساتھ لے آیا تھا۔ ایشور داس
آنکھیں مسرت کی شدت سے آسمانی بجلی کی طرح چمکنے لگیں۔ اس

ں سے نوٹوں کی گڈی اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں حفاظت
ر لی۔

کرنل سیٹھی ہی کرنل سہوترا ہے۔ ملٹری انٹیلی جنس کا کرنل
ہی اور سپیشل ایجنسی کا انچارج بھی وہی ہے"...... ایشور داس
اگے کی طرف جھکتے ہوئے بڑے پراسرار سے لہجے میں کہا۔

کیا تمہیں یقین ہے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے

ہاں بالکل یقین ہے۔ میں نے خود اسے صاحب سے سپیشل
کی باتیں کرتے ہوئے سنا ہے۔ وہ بے حد ہوشیار آدمی ہے"۔
داس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ عمران نے اس کا لہجہ سن کر ہی
اندازہ لگا لیا تھا کہ اس نے سچ بولا ہے۔

کرنل سیٹھی کا حلیہ کیا ہے"...... عمران نے پوچھا اور جواب
یشور داس نے حلیہ بتا دیا۔

اب یہ کرنل سیٹھی کہاں ہوگا"...... عمران نے پوچھا۔

یہ تو مجھے نہیں معلوم البتہ اس کی ایک عورت کے بارے میں
دوں۔ اس کا نام شکنتلا ہے اور وہ بانس والے بازار کی آخری نکڑ پر
والے ایک بڑے پلازہ کے فلیٹ میں رہتی ہے۔ وہ کرنل سیٹھی
کی عورت ہے اور کرنل سیٹھی اکثر اس کے پاس جاتا رہتا ہے۔
ن بھی اسے کرنل سیٹھی نے ہی لے کر دیا ہوا ہے"...... ایشور
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کے فلیٹ کا نمبر کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔
"یہ تو مجھے نہیں معلوم۔ میں نے تو اسے اکثر اس پلازہ سے
اندر جاتے ہوئے دیکھا ہے۔ کبھی کبھی کرنل سیٹھی بھی اس
ہوتا ہے۔ سرخ رنگ کی نئے ماڈل کی مزدا کار ہے اس کے
الیشور داس نے جواب دیا۔
"شکریہ اب تم جا سکتے ہو"...... عمران نے ایک طویل
لیا اور الیشور داس ایک جھٹکے سے کھڑا ہوا۔ اس نے جھک کر
سلام کیا اور پھر تیزی سے واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔ دروا
کر وہ باہر نکل گیا۔
"کمال ہے عمران صاحب۔ آپ کی تلاش درست ثابت
میں تو ٹکریں مار مار کر مر گیا تھا"...... فیصل جان نے الیش
کے جانے کے بعد کہا تو عمران مسکرا دیا۔
"یہ تو بس اتفاق ہے۔ میں تو چندر ما کے پاس اس لئے آیا
طویل عرصے سے یہاں ملٹری ایریے میں رہتی ہے۔ اس کا
فوجی تھا۔ پھر وہ کسی حادثے میں مر گیا تو چندر ما نے یہاں ا
کوٹھی میں ہوٹل کھول لیا۔ ہوٹل چل پڑا تو اس نے پرانی
گروا کر جدید عمارت بنوالی۔ میں ایک بار اسی حلیے میں اس
تھا۔ یہ مجھ میں دلچسپی لینے لگی۔ اس لئے جب بھی مجھے اس سے
ہے میں اس حلیے میں اس کے پاس آتا ہوں۔ میں نے اسے یہی
ہے کہ میں ٹوکی میں رہتا ہوں اور تم جانتے ہو یہاں سے

میل دور ہے۔ میرا خیال تھا کہ یقیناً چندر ما کرنل سہوترا کو
ں۔ بہرحال اس کی وجہ سے اس الیشور داس سے ملاقات ہو گئی
کم از کم آگے بڑھنے کا کوئی کلیو تو ملا ہے"...... عمران نے
تے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر وہ دونوں چندر ما
میں پہنچ گئے لیکن دفتر خالی تھا۔ چندر ما موجود نہ تھی۔ شاید وہ
ں وجہ سے گئی ہوئی تھی۔
ہ موقع ہے۔ نکل چلیں۔ ورنہ چندر ما نے کھانے تک روک
... عمران نے کہا اور فیصل جان نے اثبات میں سر ہلا دیا
دیر بعد ان کی کار کناٹ ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ سے نکل کر
گے بڑھی چلی جا رہی تھی۔
پلازہ میں جانا ہے"...... فیصل جان نے سائیڈ سیٹ پر
ے عمران سے پوچھا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا تقریباً
منٹ کی ڈرائیونگ کے بعد وہ دونوں اس پلازہ تک پہنچ گئے۔
جان نے کار ایک طرف روکی اور پھر وہ دونوں نیچے اتر آئے۔
ں بعد جدوجہد کے بعد ہی انہیں شکنتلا کے فلیٹ کا نمبر معلوم ہو گیا
یٹ دوسری منزل پر تھا اور چند لمحوں بعد وہ دونوں فلیٹ کے بند
ے کے سامنے موجود تھے۔ عمران نے ہاتھ اٹھا کر دروازے پر
ال۔
ں ہے باہر"۔ اندر سے ایک مترنم نسوانی آواز سنائی دی۔
پ کے نام سپیشل ٹیلیگرام ہے مادام"...... عمران نے جواب

دیا اور دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور عمران نے دیکھا کہ
ایک نوجوان اور خوبصورت عورت کھڑی انہیں حیرت سے
تھی۔

"کہاں ہے ٹیلیگرام اور تم ۔ تم ۔ تو "....... عورت
بھرے لہجے میں کہا۔

"خاموشی سے اندر چلو"۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا
لمحے وہ اسے بازو سے پکڑے دھکیلتا ہوا تیزی سے اندر لے گیا

"کیا ۔ کیا ۔ کیا تم ...." شکنتلا نے اس بار حیرت اور
ملے جلے لہجے میں کچھ کہنا چاہا لیکن شاید خوف کی وجہ سے
مکمل نہ کر سکی تھی ۔ اسی دوران فیصل جان نے اندر آکر درو
دیا تھا۔

"سنو شکنتلا اگر تم بتا دو کہ کرنل سیٹھی اس وقت کہاں
تمہیں زندہ چھوڑ کر واپس چلے جائیں گے ورنہ تمہارے اس
جسم کا اس طرح حلیہ بگڑ جائے گا کہ لوگ تم پر تھوکنا
کریں گے "....... عمران نے اس کا بازو چھوڑ کر جیب
نکالتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"کک کک کرنل سیٹھی ۔ وہ ۔ وہ تو ملک سے باہر گیا
شکنتلا نے خوف کی شدت سے ہکلاتے ہوئے کہا لیکن اس کا
تھا کہ وہ سچ کہہ رہی ہے۔

"باہر کہاں ۔ سنو ہمیں بہت سی باتوں کا پہلے سے علم ہے

ـنے کی کوشش نہ کرنا"....... عمران کا لہجہ بے حد سرد تھا
ہو حالت اسے نظر آ رہی تھی اس سے وہ بخوبی سمجھ گیا تھا کہ وہ
ـرت ہے ۔ اس کا فیلڈ سے یا خطرناک کاموں سے کوئی تعلق
ـب ۔ ورنہ ظاہر ہے ۔ اب تک وہ سنبھل چکی ہوتی لیکن اس کی
ـہ لمحہ پہلے سے زیادہ خراب ہوتی جا رہی تھی۔

ـم ۔ سچ کہہ رہی ہوں وہ یہاں نہیں ہے ۔ چار روز ہوئے وہ
ـ چار روز پہلے وہ مجھ سے ملنے آیا تھا ۔ اس نے بتایا تھا کہ وہ کم
ہیڈ کے لئے انتہائی اہم سرکاری کام کے لئے کافرستان سے باہر
ہر چلا گیا"....... شکنتلا نے جواب دیتے ہوئے کہا وہ اب
بیٹھ گئی تھی۔

... عمران نے غراتے ہوئے پوچھا۔

مجھے علم نہیں ہے اور وہ ایسی باتیں بتاتا بھی نہیں ہے ۔
ـے دوران اس نے خود کہا تھا کہ دو ماہ ویران پہاڑی علاقے
ـوئے اسے میں بہت یاد آؤں گی ۔ بس اتنا میں جانتی ہوں"
ـلا نے خوف سے بھرے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے

ـا کرنل سیٹھی کا"....... عمران نے پوچھا اور شکنتلا نے
ـور قد وقامت کی تفصیل بتا دی ۔ یہ بالکل وہی حلیہ تھا جو
ـے بتایا تھا۔

ـے پاس یقیناً اس کا کوئی فوٹو ہو گا"......... عمران نے کہا

اور شکنتلا نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"دکھاؤ"...... عمران نے کہا اور شکنتلا کرسی سے اٹھ کھڑ

عمران نے فیصل جان کو اشارہ کیا اور وہ اس کے پیچھے اندرو

کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ دونوں ہی واپس آئے تو

کے ہاتھ میں ایک پاسپورٹ سائز کا فوٹو تھا جو اس نے عمران

بڑھا دیا۔ فوٹو میں کرنل سیٹھی وردی پہنے ہوئے تھا اور اس

حلیے کے عین مطابق تھی۔ لیکن عمران کوئی ایسی نشانی تلاش

جس سے وہ میک اپ کے باوجود کرنل سیٹھی کو پہچان سکے۔

تک غور سے فوٹو کو دیکھنے کے بعد آخر کار اس نے فوٹو کو اپنی

رکھ لیا۔

"آخری سوال پوچھ رہا ہوں۔ اگر تم نے تعاون کیا تو خا

ہم واپس چلے جائیں گے ورنہ مجھے صرف ٹریگر دبانا پڑے گا

کھوپڑی ہزاروں ٹکڑوں میں تبدیل ہو جائے گی"...... عمرا

لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم مجھے مت مارو۔ میں بے گناہ ہوں"...... شکنتلا

زیادہ خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے کا رنگ ہلدی

زیادہ زرد پڑ گیا تھا۔

"کوئی ایسا آدمی بتاؤ۔ جسے یہ معلوم ہو کہ کرنل سیٹھی

ہے۔ تم اس کے بے حد قریب ہو اس لئے تمہیں یقیناً معلوم

عمران نے کہا۔

اس کا گہرا دوست ہے۔ جاسکا کلب کا مالک سیٹھ بامن۔ اسے

معلوم ہوگا۔ سیٹھی اس سے کوئی بات نہیں چھپاتا"۔ شکنتلا نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ فون کرو اسے اور اس سے اس انداز میں بات کرو

بتا دے کہ کرنل سیٹھی کہاں گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ ہرگز نہیں بتائے گا۔ وہ انتہائی خطرناک آدمی ہے۔ بہت بڑا

ہے۔ شراب کا سمگلر۔ وہ غنڈہ ہے بہت بڑا غنڈہ"...... شکنتلا

زیادہ خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"اچھا صرف اتنی تصدیق کرو کہ وہ کلب میں موجود ہے یا نہیں"۔

نے کہا۔

"ہاں یہ میں پوچھ سکتی ہوں۔ ویسے تو اس کے متعلق کلب والے

نہیں بتاتے لیکن مجھے یقیناً بتا دیں گے"...... شکنتلا نے کہا اور اٹھ

ایک طرف رکھے ہوئے فون کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے رسیور

اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ چونکہ فون میں لاؤڈر سسٹم

اس لئے عمران شکنتلا کے قریب کھڑا ہو گیا تاکہ دوسری طرف

والی آواز سن سکے۔

"جاسکا کلب"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک

آواز سنائی دی۔

"شکنتلا بول رہی ہوں۔ سیٹھ بامن سے بات کراؤ"۔ شکنتلا نے

دیتے ہوئے کہا۔

"ہولڈآن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"ہیلو" ۔چند لمحوں بعد ایک بھاری کرخت آواز سنائی دی
"شکنتلا بول رہی ہوں سیٹھ بامن"...... شکنتلا نے کہا
"ہاں کیا بات ہے ۔کیوں فون کیا ہے" ۔دوسری طرف
لہجے میں پوچھا گیا۔
"وہ ۔وہ ۔سیٹھی نہیں آرہا اور مجھے رقم کی ضرورت ہے
نے کہا۔
"اوہ کیا وہ تمہیں بتا کر نہیں گیا کہ وہ ملک سے باہر
طویل عرصے کے لئے ۔مجھے تو کہہ رہا تھا کہ میں شکنتلا کو
دے کر جاؤں گا اور وہ مجھ سے ایک لاکھ روپے بھی تمہیں دینے
لے گیا تھا"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا
"وہ تو کہہ رہا تھا کہ میں نے جانا ہے ۔لیکن مجھے یہ نہیں
کہ اس نے کب جانا ہے ۔ایک لاکھ روپے اس نے دیئے۔
نے اسے کہا تھا کہ مجھے دو لاکھ روپے اور چاہئیں ۔فلیٹ کی
بھرنی ہے ۔اس نے کہا تھا کہ میں دے کر باہر جاؤں گا"......
نے کہا۔
"وہ تو چلا گیا ہے اور اب کم از کم دو مہینے تک نہیں آئے گا۔
جو رقم چاہیے وہ مجھ سے لے لیا کرنا ۔کل آکر لے جانا دو لاکھ
دوسری طرف سے کہا گیا۔
"اتنے لمبے عرصے کے لئے کیوں گیا ہے ۔کیا یورپ گیا

کہا تھا کہ اس بار جب یورپ جائے تو مجھے ساتھ لے جائے"
نے کہا اور عمران نے اس طرح اثبات میں سر ہلا دیا جیسے
اس کی مرضی کے مطابق بات کی ہو۔
ب نہیں گیا ۔پاکیشیا گیا ہوا ہے"...... دوسری طرف سے
اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔شکنتلا نے رسیور رکھ دیا
ں سے پہلے کہ وہ مڑتی ۔عمران کا بازو گھوما اور شکنتلا چیختی ہوئی
دو قدم دور فرش پر جا گری ۔پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتی ۔
لات گھومی اور شکنتلا کی کنپٹی پر بھرپور ضرب لگی اور اس کا تڑپتا
م ایک زوردار جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔
فیصل جان ۔اس سیٹھ بامن کو چیک کریں مجھے یقین ہے کہ
ب کچھ معلوم ہو گا"...... عمران نے ریوالور جیب میں ڈالتے
ہا اور فیصل جان نے اثبات میں سر ہلا دیا اور وہ دونوں بیرونی
ے کی طرف مڑ گئے۔

جیپ خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی ویران پہاڑی سے جانے والی سڑک پر بڑھی چلی جارہی تھی ۔ڈرائیونگ سیٹ پر تنویر جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا بیٹھی ہوئی تھی ۔ عقبی سیٹوں پر صفدر کیپٹن شکیل بیٹھے ہوئے تھے ۔ وہ دارالحکومت سے لوکل فلائٹ ذریعے صوبہ بازیان کے بڑے شہر سوجانہ پہنچے تھے اور پھر وہاں انہوں نے محکمہ سیاحت کی طرف سے ایک جیپ حاصل کی ثاقاب پراجیکٹ کی لوکیشن کے بارے میں تمام معلومات بھی محکمہ سیاحت کے دفتر سے ہی مل گئیں اور وہ جیپ لے کر اس روانہ ہو گئے ۔انہیں سوجانہ سے چلے ہوئے تقریباً دو گھنٹے ہو گئے لیکن ابھی تک وہ ثاقاب پراجیکٹ تک نہ پہنچ سکے تھے ۔

" میری سمجھ میں ابھی تک یہ بات نہیں آئی کہ ہم نے وہاں چیک کیا کرنا ہے ۔وہاں کان کنی کی مشینری ہو گی یا اس کے

والے ہوں گے اور کیا ہو گا وہاں "...... تنویر نے کہا۔

"چیف نے جس انداز میں بات کی تھی ۔اس سے تو یہی اندازہ ہوتا تھا کہ ابھی چیف خود کلیر نہیں ہے ۔اس نے صرف اتنا کہا ہے کہ ثاقاب پراجیکٹ کے خلاف کوئی سازش ہو رہی ہے ۔لیکن ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ کس قسم کی سازش ہو رہی ہے اس لئے چیف نے ہمیں بھیجا ہے کہ ہم وہاں جا کر چیک کریں "...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن وہ محکمہ سیاحت کا آدمی تو بتا رہا تھا کہ ثاقاب پراجیکٹ حکومت نے ختم کر دیا ہے ۔وہاں سے سب لوگ چلے گئے ہیں ۔کافی زیادہ مشینری بھی شفٹ ہو گئی ہے ۔اب وہاں چند مشینیں رہ گئی ہیں اور سیکورٹی کے افراد "...... عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے صفدر نے کہا۔

"ہاں میں نے بھی سنا تھا لیکن بہرحال ہم نے وہاں جانا تو ہے ۔اب دیکھو کیا ہوتا ہے "...... جولیا نے جواب دیا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے ۔جیپ تنگ پہاڑی سڑک پر بھی خاصی رفتار سے دوڑ رہی تھی پھر ایک موڑ مڑتے ہی تنویر بے اختیار چونک پڑا۔اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے ۔

"کیا ہوا "...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"مجھے یوں محسوس ہوا ہے جیسے دوربین کے شیشے کا عکس جیپ کی سکرین پر پڑا ہو "...... تنویر نے کہا تو جولیا سمیت سب بے اختیار

چونک پڑے۔

"دوربین کے شیشے کا عکس۔ کیا مطلب"...... جولیا نے حیران
کر کہا۔

"ہو سکتا ہے۔ مجھے وہم ہوا ہو۔ بہرحال مجھے احساس ایسے ہی
ہے۔ صرف موڑ کاٹتے وقت"...... تنویر نے مبہم سے لہجے میں کہا۔

"کس اینگل پر تم نے موڑ کاٹا تھا"...... صفدر نے پوچھا۔

"تقریباً اسی درجے کے اینگل پر۔ یہ پچھلے موڑ کی بات کر رہا
تنویر نے جواب دیا اور صفدر جو کھڑکی سے باہر دیکھ رہا تھا۔ کچھ
چٹانوں کو چیک کرتا رہا۔ پھر اس نے ایک طویل سانس لیا۔

"میرا آئیڈیا ہے کہ ثاقب پراجیکٹ کے قریب سے ہی دوربین
ہمیں چیک کیا گیا ہو گا۔ ہو سکتا ہے سیکورٹی کے تحت ایسا کیا جاتا
صفدر نے کہا اور باقی ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور
تقریباً پون گھنٹے کے سفر کے بعد آخرکار وہ پراجیکٹ پر پہنچ گئے۔ یہ
وسیع مسطح علاقہ تھا جس کے گرد خاردار تاروں کی باڑ بنی ہوئی
دور دور کئی مشینیں بھی موجود تھیں۔ ایک طرف لمبی سی پختہ
بنی ہوئی تھی جہاں ایک جیپ بھی کھڑی نظر آ رہی تھی۔ ایک
باقاعدہ مین گیٹ بنا ہوا تھا جہاں باقاعدہ باوردی مسلح دربان موجو
تنویر نے اس گیٹ کے قریب جا کر جیپ روکی اور پھر وہ چاروں
آئے۔ دربان انہیں حیرت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

"ہم سیاح ہیں اور ثاقب پراجیکٹ دیکھنے آئے ہیں ....

نے آگے بڑھ کر دربان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مگر یہاں سیاحوں کے دیکھنے کے لئے کیا چیز ہے"۔ دربان نے
ان ہوتے ہوئے کہا۔

سیاح سیاح ہی ہوتے ہیں مسٹر۔ ثاقب پراجیکٹ ہمارے ملک
ب سے اہم پراجیکٹ ہے۔ ہمارے لئے اس میں بے پناہ کشش
۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میں چیف سیکورٹی آفیسر صاحب سے معلوم کرتا ہوں جناب"۔
اس دربان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پھاٹک کی عقبی طرف
اہ واایک آدمی کو بلایا۔

جا کر چیف سیکورٹی آفیسر سے کہو کہ چار سیاح آئے ہیں اور
یہاں ٹ دیکھنا چاہتے ہیں"...... دربان نے اس آدمی سے کہا اور وہ
لا ہلاتا ہوا واپس مڑا اور بیرک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

اس پراجیکٹ پر کام نہیں ہو رہا"...... جولیا نے دربان سے
پوچھا۔

پراجیکٹ ختم کر دیا گیا ہے۔ مس سب لوگ یہاں سے واپس
گئے ہیں یہاں صرف سیکورٹی کا عملہ ہے۔ یہ مشینیں جب شفٹ
ہیں تو پھر ہم سب بھی واپس چلے جائیں گے"...... دربان نے
تے ہوئے کہا۔

ںوں۔ کیا ہوا۔ کیوں ختم کر دیا گیا ہے"۔ تنویر نے پوچھا۔
حکومت کے فیصلے ہیں جناب میں کیا کہہ سکتا ہوں"۔ دربان نے

جواب دیا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ
واپس آگیا۔

"چیف نے اجازت دے دی ہے۔ وہ ان کے منتظر ہیں"۔ اس
نے قریب آکر کہا۔

"آپ چیف صاحب سے مل لیں۔ وہ آپ کو سارا پراجیکٹ د
دیں گے"...... دربان نے راڈ ہٹاتے ہوئے کہا اور جولیا اور دوسر
ساتھی اس دوسرے آدمی کی رہنمائی میں چلتے ہوئے بیرک کی طرف
گئے۔ ان کی تیز نظریں ہر طرف کا جائزہ لے رہی تھیں۔ لیکن وہاں
حالات بتا رہے تھے کہ واقعی پراجیکٹ کو ختم کر دیا گیا ہے۔ چند
بعد وہ ایک دفتر نما کمرے میں داخل ہوئے تو وہاں دو آدمی موجود
ان کے اندر داخل ہوتے ہی وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔

"میرا نام پرویز خالد ہے اور میں چیف سیکورٹی آفیسر ہوں
ارسلان صاحب ہیں میرے اسسٹنٹ"...... میز کی دوسری
بیٹھے ہوئے نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر نے اپنا اور
ساتھیوں کا تعارف بطور سیاح کرایا۔ ساتھ ہی اس نے سب کے فرضی
نام بھی بتا دیئے۔

"یہاں آپ کیا دیکھیں گے جناب۔ یہاں تو چند مشینیں ہیں
بس"...... پرویز نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہم آئے تو بڑے شوق سے تھے۔ لیکن یہاں آکر ہمیں
مایوسی ہوئی ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

رسیوں پر بیٹھ گئے تھے۔ پرویز نے چپڑاسی کو بلا کر مشروبات
کے لئے کہا اور تھوڑی دیر بعد ان کے سامنے مشروبات کی بوتلیں
لیں۔

اپ لوگ یہاں صرف ان مشینوں کی ہی سیکورٹی کر رہے ہیں یا
اور چیز بھی ہے یہاں جس کی سیکورٹی کی جا رہی ہے"...... صفدر
کہا۔

اور تو پتھر ہیں جناب۔ ظاہر ہے ہم مشینوں کی وجہ سے ہی رکے
ے ہیں"...... پرویز نے مسکراتے ہوئے کہا۔

لیکن دوربین کی مدد سے کیوں سڑک کی چیکنگ کی جاتی ہے"۔
صفدر نے کہا تو پرویز اور ارسلان دونوں بے اختیار چونک پڑا۔

دوربین سے۔ کیا مطلب"...... پرویز نے اپنے آپ کو
لتے ہوئے کہا۔

ہم نے یہاں آتے ہوئے محسوس کیا ہے کہ ہماری جیپ کو اوپر
دوربین کی مدد سے چیک کیا گیا ہے"...... صفدر نے کہا۔

اپ کو غلط فہمی ہوئی ہوگی۔ یہاں تو ایسا کوئی بھی نہیں کرتا اور
ں ہی ضرورت ہے"...... اس بار ارسلان نے جواب دیتے ہوئے

و سکتا ہے۔ ویسے یہاں کتنے افراد ہیں"...... صفدر نے کہا۔

اٹھارہ افراد ہیں مجھ سمیت"...... پرویز نے جواب دیتے ہوئے
کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد انہوں نے پرویز اور ارسلان کے ساتھ سارا

علاقہ گھوم کر دیکھ لیا۔

"او۔کے جناب بے حد شکریہ اب ہمیں اجازت دیجئے "۔ صفد
کہا اور پھر اجازت لے کر وہ جیپ پر سوار ہوئے اور جیپ کو
انہوں نے آگے بڑھا دی۔

" میرا خیال ہے ۔صورت حال کچھ مشکوک ہے ۔ جس
پرویز دوربین کی بات پر پریشان ہوا تھا اس سے مجھے شک پڑتا
یہاں کچھ نہ کچھ غلط کام ہو رہا ہے "....... تنویر نے کہا۔

"جیپ چٹان کے پیچھے روک دو تنویر"....... اچانک صفدر
اور تنویر نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے جیپ ایک طرف کر کے
دی۔

" میں نے وہاں دفتر میں اپنی کرسی کے نیچے ڈکٹا فون لگا دیا
شاید کوئی بات سامنے آ جائے "........ صفدر نے کہا اور
ایک باکس نکال کر اس کا بٹن پریس کر دیا۔لیکن رسیور خاموش

" وہ شاید ابھی واپس دفتر نہیں پہنچے "۔ صفدر نے کہا
ساتھیوں نے اثبات میں سرہلا دیئے۔

"کیا بات ہے ارسلان ۔ تم خاموش کیوں ہو "۔ اچانک
آواز سنائی دی۔

" میں سوچ رہا ہوں کہ یہ سیاح یہاں کیا دیکھنے آئے ہوں
ارسلان کی آواز سنائی دی۔

"ارے چھوڑو یہ مخلوق بڑی عجیب سی ہوتی ہے ۔ایسی ایسی

پہنچ جاتی ہے کہ عام حالات میں آدمی سوچ بھی نہیں سکتا۔انہوں نے
ے سنا ہو گا کہ یہاں کوئی بہت بڑا پراجیکٹ کام کر رہا ہے ۔بس
آگئے ہوں گے "....... پرویز نے جواب دیا اور پھر کرسیاں گھسیٹنے
آواز سنائی دی۔

ان کے ساتھ وہ غیر ملکی لڑکی بڑی جاندار تھی ۔ پتہ نہیں کیسے ان
کے ساتھ شامل ہو گئی ہے "........ ارسلان کی آواز سنائی دی۔

سیاحت کا شوق ۔ تمہاری طبیعت اب مچل رہی ہو گی لیکن یہ
معزز خاندان کی فرد لگ رہی تھی ۔ارے ہاں دوربین کی بات
ہوں نے عجیب کی ہے ۔میں تو پریشان ہو گیا کہ یہاں کون دوربین
نہیں دیکھ سکتا ہے ۔یہاں تو کسی کے پاس دوربین ہی نہیں ہے "
ویز نے کہا۔

وہ تو ایسے جرح کر رہے تھے جیسے سیاح نہ ہوں ۔پولیس کے آدمی
ں ۔ میرا خیال ہے دوربین والی بات انہوں نے صرف رعب جمانے
نوں سے کر دی ہو گی ۔بہرحال اب یہ مشینیں کب جا رہی ہیں ۔
اس ویرانے میں رہتے رہتے اب مرجانے کی حد تک بور ہو گیا
ں ..... ارسلان نے کہا۔

اگلے ہفتے ہم سب کی جان چھوٹ جائے گی ۔اب ایک ہفتہ تو
ہاں گزارنا ہی پڑے گا "........ پرویز نے کہا۔

ہاں چلو جہاں اتنا عرصہ گزر گیا ہے وہاں ایک ہفتہ بھی گزر
ے گا ۔یہ سرکاری ملازمت بھی عذاب ہے "....... ارسلان نے ایک

طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔
"آؤ اب کچھ کھانے پینے کا بندوبست کر لیں"...... پرویز
سنائی دی اور اس کے بعد کرسیاں کھسکیں اور دور جاتے ہوئے
کی بعد خاموشی چھا گئی۔ صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے
کا بٹن آف کر دیا۔
"اس کا مطلب ہے معاملہ ختم کوئی شک والی بات نہیں
تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"ہاں یہ لوگ عام سے سرکاری ملازم ہیں"...... صفدر نے
دیا اور تنویر نے سر ہلاتے ہوئے جیپ آگے بڑھا دی۔
"اب کیا کرنا ہے"...... جولیا نے کہا۔
"کرنا کیا ہے۔ واپس جانا ہے اور کیا کرنا ہے"...... صفد
مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
"ادھر قریب کوئی گاؤں ہو تو وہاں چلے چلتے ہیں۔ چیف نے
کہ ارد گرد کے علاقے اور خاص طور پر کوئی گاؤں ہو تو اسے بھی
کیا جائے"...... جولیا نے کہا۔
"ہاں وہ محکمہ سیاحت والے ایک گاؤں کا بتا تو رہے تھے
انہوں نے بتایا تھا کہ وہ بہت چھوٹا سا گاؤں ہے۔ چار پانچ سو
وہاں رہتے ہیں"...... صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی
جیب سے ایک نقشہ نکال لیا۔
"گاؤں جا کر کیا کریں گے۔ خواہ مخواہ وقت ضائع ہوگا۔ سوچا

لینڈ کی سیاحت کریں گے۔ اس کی جگہ اس ویران پہاڑی علاقے
پڑ گیا"...... تنویر نے جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور سب
ں جھنجھلاہٹ پر بے اختیار ہنس پڑے۔ لیکن اسی لمحے صفدر
کے ہاتھ میں ابھی تک ڈکٹافون موجود تھا بے اختیار چونک پڑا۔
نظریں رسیور پر جمی ہوئی تھیں۔
کیا ہوا"...... کیپٹن شکیل نے اسے اس طرح چونکتے دیکھ کر

ڈکٹافون آف کر دیا گیا ہے اور اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ
ل ہو سکتے ہیں"...... صفدر نے کہا تو کیپٹن شکیل کے ساتھ
تنویر اور جولیا بھی بے اختیار چونک پڑے۔
کیا مطلب"...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔
میں نے ڈکٹافون کو اپنی کرسی کے نچلے حصے میں اندر کی طرف
لگایا تھا کہ جب تک کرسی کو الٹا نہ کیا جائے ڈکٹافون کسی
کے سامنے نہیں آسکتا۔ لیکن اب اسے آف کر دیا گیا ہے۔ اس
ہے کہ یہ لوگ انتہائی ہوشیار ہیں اور ہو سکتا ہے انہیں پہلے
اس ڈکٹافون کا علم ہو گیا ہو اور انہوں نے جان بوجھ کر ایسی باتیں
ں سے ہمارا شک دور ہو سکتا ہو"...... صفدر نے تفصیل
ے کہا۔
ہاں ان کا تعلق بھی تو سیکورٹی سے ہے۔ ہو سکتا ہے ڈکٹافون
ایک کرنا ان کی تربیت کا حصہ ہو"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں ہو سکتا ہے۔لیکن میگازون ڈکٹافون ہے۔اسے
خصوصی طور پر تربیت یافتہ آدمی کے کوئی آف ہی نہیں کر
عام سے سکیورٹی کے افراد ہوتے تو اس ڈکٹافون کو اتنی آسا
نہ کر سکتے"۔صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"ہو سکتا ہے۔انہوں نے اسے توڑ کر آف کر دیا ہو
نے کہا۔
"نہیں مس جولیا۔میں نے بتایا ہے کہ یہ میگازون ڈکٹا
اس کا رسیور کمپیوٹرائزڈ ہوتا ہے۔اگر اسے توڑا جاتا تو اس
بلب جل اٹھتا۔اسے باقاعدہ اور ماہرانہ انداز میں آف کیا
صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اس کی رینج کتنی ہے"...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔
"اس کی رینج دس کلو میٹر ہے"...... صفدر نے جواب
"پھر واقعی یہ لوگ تربیت یافتہ ہیں۔ہم چونکہ رک
رہے ہیں۔اس لئے ہم تو یہیں موجود رہے ہیں جب کہ ان
سے اب تک ہم دس کلو میٹر فاصلہ طے کر چکے ہوں گے
انہوں نے اسے آف کر دیا ہے۔ان کا خیال ہو گا کہ اب آف
سے ہمیں اس کے خود بخود آف ہونے یا دانستہ طور پر آف کو
فرق کا علم نہ ہو سکے گا اس لئے انہوں نے اسے آف کر دیا ہے
شکیل نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سرہلا دیئے
"میرا خیال ہے۔ہمیں ان میں سے کسی ایک کو اغوا

ہاتے۔پھر اس کی روح سے بھی سب کچھ اگلوایا جا سکتا ہے"۔
پر جوش لہجے میں کہا۔
وقت دن ہے اور یہ لوگ پوری طرح ہوشیار ہوں گے۔
ت کو یہاں آنا پڑے گا"...... جولیا نے کہا۔
یں مس جولیا رات کو یہاں آنا ناممکن ہے۔معمولی سی روشنی
لوگ چوکنا ہو جائیں گے"...... میں نے بیرک کو اچھی
کیا ہے۔اس کے عقبی طرف خار دار تار کئی جگہوں سے
ہے۔ہم آسانی سے ان میں سے کسی کو اغوا کر سکتے ہیں"۔
اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیپ کو گھما کر ایک پہاڑی
روک دیا۔
کیپٹن شکیل جا کر کسی کو اغوا کر لاتے ہیں"...... تنویر

ہے"۔جولیا نے اثبات میں سرہلایا اور پھر تنویر اور کیپٹن
پ سے اتر کر چٹانوں کو پھلانگتے ہوئے آگے بڑھ گئے۔جب
صفدر جیپ سے اتر کر وہیں ایک چٹان پر ہی بیٹھ گئے۔
انہوں کیا چیز مشکوک ہو سکتی ہے"...... جولیا نے کہا۔
جولیا جہاں تک میں سمجھا ہوں۔اگر واقعی کوئی مشکوک کام
ہے تو وہ یہی ہو سکتا ہے کہ کافرستان والے ثاقب پراجیکٹ
کر رہے ہیں۔جب حکومت پاکیشیا یہاں سے واپس چلی
ن کے ماہرین خفیہ طور پر یہاں سے قیمتی معدنیات نکال

کر لے جائیں گے ۔ آپ دیکھ رہی ہیں یہ علاقہ کس قدر
یہاں جو کام بھی ہوتا رہے ۔ کسی کو اس کا علم نہیں ہو
نے جواب دیا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تقریباً
بعد تنویر اور کیپٹن شکیل واپس آئے تو تنویر کے کاندھے پر
لدا ہوا تھا ۔

" یہ باہر ہی گھوم رہا تھا ہم اسے اٹھا لائے ہیں ۔ ویسے وہ
طرف بھی بے حد چوکنا نظر آرہے تھے "........ تنویر نے
چٹان پر لٹاتے ہوئے کہا اور جولیا اور صفدر اٹھ کھڑے
اس آدمی کے سر پر ابھرا ہوا گومڑ بتا رہا تھا کہ اسے سر پر
ہوش کیا گیا ہے اس لئے صفدر نے آگے بڑھ کر اس کا ناک
کر دیا اور چند لمحوں بعد جب اس آدمی کے جسم میں حرکت
نمایاں ہوئے تو صفدر پیچھے ہٹ گیا اور چند لمحوں بعد ہی
کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر
اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے ۔

" کک کک کون ہو تم ۔ یہ یہ ۔ میں کہاں ہوں "....
انتہائی حیرت بھرے انداز میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا ۔

" کیا نام ہے تمہارا "........ صفدر نے سخت لہجے میں پو
کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ریوالور نکال لیا اور صفدر
سے ریوالور نکالتے ہی اس کے باقی ساتھیوں نے بھی ریوا
اور اتنے ریوالور دیکھ کر اس آدمی کے چہرے پر بے اختیار

ـنے لگ گئیں ۔ وہ بے حد خوفزدہ نظر آنے لگ گیا تھا ۔

م ۔ م ۔ میں نے کیا کیا ہے........ میں تو چرواہا ہوں ۔ میں تو نہ
.... " اس آدمی نے انتہائی خوف بھرے انداز میں ہکلاتے
کہا ۔

نام کیا ہے تمہارا " ۔ صفدر نے انتہائی سخت لہجے میں پوچھا ۔

د ۔ سو جان م ۔ م میرا مطلب ہے ۔ ساجد ۔ ساجد میرا نام ہے
اس آدمی نے ہکلاتے ہوئے جواب دیا ۔

ہونہہ تو تم اصل نام چھپا رہے ہو "........ یکلخت تنویر نے
ہوئے کہا اور وہ آدمی بری طرح چیختا ہوا اچھل کر کر اسی چٹان پر
تڑپنے لگا ۔ تنویر نے ہاتھ گھما کر ریوالور کا بٹ بڑی بے دردی
اس کے جبڑے پر مار دیا تھا ۔

تاؤ بتاؤ کون ہو تم ۔ کیا نام ہے ۔ تمہارا اصل نام " ۔ تنویر نے
ھانے والے لہجے میں کہا ۔

۔ م ۔ مجھے مت مارو مت مارو میں ۔ میں تو " ۔ اس آدمی نے
اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا ۔ وہ اس وقت بالکل اس ہرن کی طرح
رہا تھا جو اچانک بھوکے بھیڑیوں میں گھر گیا ہو ۔

اصل نام بتاؤ اصل نام "........ تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں
ایک بار پھر وہ آدمی چیختا ہوا نیچے گرا ۔ لیکن دوسرے لمحے وہ وحشی
... طرح اپنی جگہ سے پھڑک کر اٹھا اور اس نے اس اونچی چٹان
چھلانگ لگا دی ۔ تنویر نے اچھل کر اس کا بازو پکڑنے کی کوشش

کی لیکن دوسرے لمحے اس آدمی کی لہراتی ہوئی چیخ نیچے گہرائیو
گونجتی چلی گئی۔ تنویر کے اچانک جھپٹنے کی وجہ سے وہ اپنا توازن
نہ رکھ سکا تھا۔ اس لئے نیچے موجود چٹان پر پہنچنے کی بجائے وہ دا
عمیق گہرائی میں گرا اور پھر چٹانوں سے ٹکراتا ہوا نیچے کہیں جا گرا
کی دردناک چیخ کافی دیر تک پہاڑوں میں گونجتی رہی اور تنویر
سب ساتھیوں کے حلق سے بے اختیار طویل سانس نکل گیا۔

"معاملہ واقعی گڑبڑ ہے اور ہمیں اب یہاں سے فوری روانہ
چاہیئے۔ چیخ کی آواز لازماً کیمپ تک پہنچ گئی ہوگی اور وہ لوگ
اوٹ سے ہم پر فائر کھول سکتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"لیکن وہ جیپ پر بھی تو فائر کھول سکتے ہیں اس طرح تو
مارے جائیں گے"........ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یہاں سے تو چلیں۔ آگے چل کر کہیں جیپ کو چھپا دیں
فوری طور پر تو وہ ہم تک نہ پہنچ سکیں"........ صفدر نے کہا او
ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور دوسرے لمحے وہ سب تیز
جیپ میں سوار ہوئے اور جیپ ایک جھٹکے سے آگے بڑھی۔ تنویر
پہلے کی طرح اس بار بھی جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر موجود تھا۔
کو گھما کر واپس اسی پہاڑی سڑک پر لے آیا اور پھر انتہائی تیز رفتار
اسے دوڑاتا ہوا آگے نیچے اترتا چلا گیا۔ ایک موڑ کاٹنے کے بعد
جیپ کی رفتار آہستہ کی اور ابھی وہ جیپ کو چھپانے کے لئے اد
دیکھ ہی رہا تھا کہ اچانک سائیں کی تیز آواز کے ساتھ ہی ایک

کہ ہوا اور دوسرے لمحے ان سب کے حلق سے بے اختیار چیخیں
لیں۔ کیونکہ دھماکے کے ساتھ ہی جیپ ایک زوردار جھٹکے کے
ہی فضا میں اس طرح بلند ہوئی جیسے کسی دیو نے اسے اٹھا کر ہوا
اچھال دیا ہو۔ اس کا رخ تیزی سے تبدیل ہوا اور اس کے ساتھ ہی
یک خوفناک دھماکے کے ساتھ الٹی ہو کر ایک چٹان سے
اور گھوم کر نیچے گہرائی میں گرتی چلی گئی۔ وہ مسلسل چٹانوں
ساتھ ٹکرائی اور قلابازیاں کھاتی ہوئی نیچے گرتی جا رہی تھی اور پھر
ایک سطح چٹان پر گرتے ہی ایک دھماکے کے ساتھ اس میں آگ
ی اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ ایک خوفناک شعلے میں تبدیل ہو کر

عمران اور فیصل جان جیسے ہی جاسکا کلب کی عمارت
ہوئے اچانک ایک طرف سے دو لحیم شحیم آدمی تیزی سے ان
بڑھے۔

"کیا بات ہے۔ کون ہو تم۔ پہلے تو یہاں کبھی نہیں
میں سے ایک نے ان دونوں کا راستہ روکتے ہوئے کہا۔
کی پتلون اور سرخ رنگ کی آدھے بازوؤں والی شرٹ پہنی
اس کی بیلٹ کے ساتھ ایک ہولڈر موجود تھا جس میں
ریوالور کا دستہ ابھرا ہوا صاف دکھائی دے رہا تھا۔

"ہم ٹاکسی سے آئے ہیں جناب میرا نام روپڑ ہے اور
جھانپڑ۔ یہ جب جھانپڑ مارتا ہے تو میں بے اختیار روپڑتا ہو
ہمیں سیٹھ بامن سے ملنا ہے"........ عمران نے بڑے
میں کہا۔ جب کہ فیصل جان کے ہونٹ بھنچ گئے تھے اور

ات نمودار ہو گئے تھے۔

ڈ اور جھانپڑ بہت خوب بڑے دلچسپ نام ہیں۔ لیکن سیٹھ تم
کلاس لوگوں سے نہیں ملا کرتا۔ اس لئے خاموشی سے واپس
۔ ورنہ........" ان میں سے ایک نے بڑے طنزیہ انداز میں
تے ہوئے کہا۔

اں تو مسٹر جھانپڑ کیا خیال ہے"۔ عمران نے مڑ کر فیصل جان
طب ہو کر کہا۔

آپ کہیں مسٹر روپڑ........ اگر کہیں تو دو چار جھانپڑ رسید کر
فیصل جان نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔ پہلے پہل تو شاید
ایا تھا لیکن عمران کی کیفیت دیکھ کر وہ شاید صورت حال کو
تھا اور اب وہ اس سے لطف لینے لگا تھا۔

اں گلیسرین مل جائے گی جناب"۔ عمران نے بڑے معصوم
میں اس آدمی سے کہا جس نے اس کا راستہ روکا تھا۔

ین کیا مطلب"۔ اس آدمی نے چونک کر کہا۔

پاس گلیسرین ہوتی ہے۔ تاکہ جب جھانپڑ رسید ہونے
ہیں روپڑوں۔ لیکن اب گلیسرین تو نہیں ہے اس لئے میں رو
ا۔ یار تم ہی مدد کر دو"۔ عمران نے جواب دیا۔

لو اس ہے۔ چلو واپس"۔ اس آدمی نے انتہائی غصیلے لہجے میں
امی ہی اس نے عمران کا بازو اس طرح پکڑ لیا جیسے اسے بازو
دستی واپس گیٹ کی طرف لے جانا چاہتا ہو لیکن دوسرے

لمحے وہ بری طرح اچھل کر ایک طرف ہٹا۔ عمران نے اپنا بازو
اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو گھوما اور اس کا ساتھی بھی بری
ہوا اچھل کر دو فٹ دور جا گرا اور پورے ہال میں مچا ہوا
سکوت میں تبدیل ہو گیا۔ اسی لمحے فیصل جان اپنی جگہ سے
پہلا آدمی جس نے عمران کا بازو پکڑا تھا اس کے سینے پر زور
لگ پڑی اور وہ بھی بری طرح چیختا ہوا کئی فٹ دور جا پڑا۔
قلابازی کھا کر سیدھا ہو گیا۔

"آؤ جھانپڑ۔ اب مجبوری ہے۔ گلیسرین کے بغیر تو میں رو
سکتا"۔ عمران نے بڑے مطمئن سے لہجے میں کہا اور وہ دو
طرح اطمینان سے چلتے ہوئے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئے جیسے
تعلق ہی ان دونوں سے نہ رہا ہو۔ اسی لمحے فیصل جان بجلی کی
سے گھوما اور اس کے ساتھ ہی دھماکے کے ساتھ ہی دوسرے
ہاتھ میں موجود ریوالور اڑتا ہوا دور جا گرا۔ فیصل جان نے
ہاتھ پر فائر کیا تھا۔

" یہ کیا ہو رہا ہے۔ کون ہو تم لوگ "...... اچانک ایک
سے تھری پیس سوٹ میں ملبوس آدمی نے نمودار ہو کر انتہائی
بھرے لہجے میں کہا۔

" گلیسرین کے بغیر تو یہی کچھ ہو سکتا ہے۔ مجبوری ہے "۔
مسکراتے ہوئے کہا اور وہ آدمی حیرت سے ناچ کر رہ گیا۔

" کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیسی گلیسرین۔ کیا مطلب

لائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

اس ان دونوں نے ہم پر......" ان دونوں نے اٹھ کر تیزی سے
ھتے ہوئے انتہائی غضب آلود لہجے میں کہنا شروع کر دیا۔

جاؤ اپنا کام کرو۔ دفع ہو جاؤ "...... اس آدمی نے انتہائی غصیلے
ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا اور وہ دونوں بے اختیار سہم
مڑ گئے۔

میں منیجر ہوں کلب کا۔ تم کون ہو اور یقیناً پہلی بار یہاں آئے ہو
اس طرح یہاں بدمعاشی نہ کر سکتے"۔ منیجر کا لہجہ بے حد کرخت
میں بدستور سکوت طاری تھا۔ وہ سب لوگ اب اس طرف
تھے۔

اوہ اوہ تو آپ ہیں منیجر اوہ ویری گڈ۔ یہ تو ہمارے لئے بہت بڑا
ہے کہ ہمیں آپ سے شرف نیاز حاصل ہو گیا ہے "۔ عمران نے
ممنونانہ لہجے میں کہا اور خود ہی آگے بڑھ کر اس نے منیجر کا ہاتھ
مصافحہ کرنا شروع کر دیا۔

م۔ مگر۔ تم۔ تم کون ہو "...... منیجر عمران کی اس خلاف توقع
سے بری طرح بوکھلا گیا تھا۔

ہم ناسکی سے آئے ہیں مہمان ہیں یہاں "۔ عمران نے مسکراتے
کہا۔

وہ اچھا اچھا آؤ ادھر میرے دفتر میں آ جاؤ "۔ منیجر نے اسی طرح
ے ہوئے لہجے میں کہا اور تیزی سے اسی طرف کو مڑ گیا جس

طرف سے نمودار ہوا تھا۔

"آؤ۔ جھانپڑ صاحب۔ اب بغیر گلیسرین کے تو یہی کچھ ہو
عمران نے مسکراتے ہوئے قریب کھڑے فیصل جان سے
سے منیجر کے پیچھے چل پڑا۔ فیصل جان بھی مسکراتا ہوا آ
چند لمحوں بعد وہ دونوں ایک خوبصورت انداز میں سجائے
پہنچ گئے۔

"میرا نام مائیکل ہے" .... منیجر نے میز کی دوسری
کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی انہیں سائیڈ پر پڑی
بیٹھنے کا اشارہ بھی کر دیا۔

"میرا نام روپڑ ہے اور یہ میرا ساتھی ہے ۔ جھانپڑ۔ ہم
سیٹھ بامن سے ملنے آئے ہیں" .... عمران نے کرسی پر
مسکرا کر کہا۔

"روپڑ اور جھانپڑ یہ کیسے نام ہیں"۔ مائیکل کے چہرے
حیرت تھی۔

"نام تو ایسے ہی ہوتے ہیں۔ اب تمہارا نام مائیکل ہے
اور کل کا مجموعہ۔ انگریزی زبان کا مائی سمجھا جائے تو اس کا
میرا اور اگر مقامی زبان کا مائی سمجھا جائے تو اس کا مطلب
عورت اور کل کا معنی تو تمہیں آتا ہی ہوگا۔ یعنی مارنا۔ اب
نام کا ایک مطلب تو ہوا۔ اپنے آپ کو مارنے والا اور دوسرا
بوڑھی عورت کو مارنے والا۔ لیکن ہم نے تو اس نام پر

۔ عمران کی زبان رواں ہو گئی اور مائیکل کے چہرے پر عجیب
ن کے تاثرات نمودار ہو گئے جیسے اسے سمجھ نہ آ رہی ہو کہ وہ
ی شخصیت کو کس خانے میں فٹ کرے۔

لیا تم پاگل ہو" .... آخر کار مائیکل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

لیا صرف پاگل ہی سیٹھ بامن سے مل سکتے ہیں۔ پھر تو اس کا نام
لب کی بجائے پاگل خانہ ہونا چاہئے تھا اور تم اس کے بہر حال
...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

نو تم جو کوئی بھی ہو۔ اب تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم
خاموشی سے یہاں سے چلے جاؤ اور جا کر خدا کا شکر ادا کرو کہ تم
سلامت یہاں سے واپس جا سکے ہو۔ جاؤ دفع ہو جاؤ" .... منیجر
ں بار انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز
ارے پر موجود بٹنوں کی ایک قطار کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

اوہ اوہ اچھا۔ واقعی ہمیں اب جانا چاہئے۔ او۔کے مسٹر مائیکل
اس نہ ہوں ہم چلے جاتے ہیں" .... عمران نے اٹھ کر انتہائی
ے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے اس طرح دونوں ہاتھ
ے لئے بڑھائے جیسے مائیکل سے مصافحہ کرنا اس کے لئے
اعزاز ہو اور لاشعوری طور پر مائیکل کا وہ ہاتھ جو بٹنوں کی طرف
تھا مصافحے کے لئے اٹھ گیا۔ لیکن اس کے چہرے پر ایسے
تھے جیسے وہ ان سے جان چھڑانے کے لئے مصافحہ کرنا چاہتا ہو۔
ے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا اچھل کر ایک طرف صوفے پر

جا گرا۔ عمران نے اچانک اس کی گردن پکڑ کر اسے ایک زوردار
سے سائیڈ پر اچھال دیا تھا۔ صوفے پر گر کر وہ پلٹ کر نیچے قالین
ہی تھا کہ عمران نے تیزی سے مڑ کر اس کی گردن پر پیر رکھا
موڑ دیا اور مائیکل جس کا جسم اٹھنے کے لئے سمٹ رہا تھا یکلخت
جھٹکے سے سیدھا ہو گیا اور مائیکل کا چہرہ تیزی سے مسخ ہوتا چلا گیا
کی آنکھیں باہر کو ابھر آئی تھیں اور منہ سے خرخراہٹ کی آوازیں
تھیں۔ عمران نے پیر کو تھوڑا سا واپس موڑا تو مائیکل کا تیزی
ہوا چہرہ دوبارہ نارمل ہونا شروع ہو گیا۔

"کہاں ہے سیٹھ بامن۔ بولو"۔ عمران نے انتہائی کرخت
کہا۔

"سس۔ سپیشل۔ روم میں۔ وہ۔ وہ"........ مائیکل نے
بھرے لہجے میں رک رک کر کہا اور عمران نے پیر ہٹا لیا۔

"اب اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ اور سنو۔ اب اگر کوئی
پلک جھپکنے میں قبر میں اتر جاؤ گے"........ عمران نے غراتے
اور مائیکل نے پہلے تو دونوں ہاتھوں سے وہیں پڑے پڑے
مسلنی شروع کی اور پھر سمٹ کر وہ بیٹھا اور آہستہ آہستہ اٹھ
...... اس کے چہرے پر اب شدید ترین خوف کے تاثرات
گئے تھے۔

"تم۔ تم۔ کون ہو"........ مائیکل نے قدرے خوفزدہ
میں کہا۔

ہم خدائی فوجدار ہیں۔ اس بات کو چھوڑو بتاؤ سیٹھ بامن تک
کیسے پہنچا سکتے ہو۔ اس طرح کہ اسے معلوم نہ ہو سکے"۔ عمران کا
ار زیادہ کرخت ہو گیا تھا۔

"وہ اجنبیوں سے نہیں ملتا۔ کسی قیمت پر نہیں ملتا"۔ مائیکل نے
ب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تم چھٹی کرو"........ عمران نے جیب سے نکالتے ہوئے
لور کی نال اس کے سینے سے لگاتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں
د مہری تھی کہ مائیکل کا پورا جسم لرزنے لگا۔

م۔ م۔ میں لے چلتا ہوں تمہیں خفیہ راستے سے۔ مجھے مت
... مائیکل نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

ہیلے راستے کی تفصیل بتاؤ"........ عمران نے کہا اور مائیکل نے
تفصیل بتا دی۔ یہ راستہ اسی دفتر سے جاتا تھا۔

اگے اور سنو کوئی شرارت کرنے کی کوشش نہ کرنا ورنہ دوسرا
لے سکو گے"........ عمران نے ریوالور ہٹاتے ہوئے کہا اور
وشی سے آگے بڑھ گیا۔ اس نے عقبی دیوار کی جڑ میں ایک
س بلے پر پیر مارا تو دیوار درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں میں
گی اب دوسری طرف سیڑھیاں نیچے جاتی دکھائی دے رہی
یڑھیاں اتر کر وہ ایک کمرے میں پہنچے اور پھر اس کمرے سے
تک سی راہداری میں پہنچ گئے۔ عمران اور فیصل جان دونوں
انداز میں چل رہے تھے کیونکہ مائیکل کی طرف سے کسی بھی

لمحے کوئی حرکت ہو سکتی تھی۔لیکن مائیکل شاید اس قدر خوفزدہ تھا کہ اس نے راستے میں کوئی حرکت نہ کی اور وہ راہداری کے اختا دروازے کے سامنے پہنچ گئے۔مائیکل نے ایک سائیڈ پر دیوا نصب سوئچ پینل پر موجود ایک بٹن دبا دیا۔اس سوئچ پینل جالی سی لگی ہوئی تھی۔

"کون ہے"...... ایک بھاری سی آواز سنائی دی اور عمرا ہی پہچان گیا کہ بولنے والا سیٹھ بامن ہی ہے جس نے شکنتلا کی تھی۔

"مائیکل ہوں چیف"...... مائیکل نے سہمے سے لہجے میں دیا۔عمران نے فیصل جان کی طرف معنی خیز نظروں سے د مخصوص انداز میں اشارہ کیا اور فیصل جان نے اثبات میں سر ہلا

"اوہ اچھا"۔دوسری طرف سے چونکتے ہوئے لہجے میں کہا گیا کے ساتھ ہی سرر کی آواز کے ساتھ دروازہ کھل گیا اور عمران بجلی تیزی سے مائیکل کو دھکیلتا ہوا اچھل کر اندر داخل ہوا اور ساتھ ہی فیصل جان بھی اچھل کر اندر آ گیا۔یہ ایک خاصا بڑا جس کے ایک صوفے پر ایک لمبا تڑنگا اور بھاری جسم کا آدمی بیٹھا اس کے ہاتھ میں شراب کا جام تھا۔

"کیا۔کیا۔کون ہو تم"۔مائیکل کے ساتھ ساتھ عمران اور جان کے اندر داخل ہوتے ہی اس نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہو لیکن دوسرے لمحے دھماکہ ہوا اور سیٹھ بامن کے ہاتھ میں

اب کا جام ٹکڑوں کی صورت میں نیچے بکھر گیا۔اسی لمحے دوسرا فائر ہوا یکل بری طرح چیختا ہوا نیچے گر گیا۔

"حرکت مت کرنا ورنہ گولی دل پر پڑے گی"۔عمران نے غراتے ے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر ریوالور کی نال بامن کے پہلو سے لگا دی۔مائیکل پر فائر عمران کے اشارے کے بق فیصل جان نے کیا تھا اور وہ ختم ہو چکا تھا۔

"تم۔تم۔کون ہو"...... سیٹھ بامن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے ۔اس کے چہرے پر شاید مائیکل کو اپنے سامنے مرتے دیکھ کر غصے تاثرات ابھر آئے تھے۔لیکن دوسرے لمحے عمران بجلی کی سی تیزی قدم پیچھے ہٹا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ایک بازو گھوما اور سیٹھ ن بری طرح چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا ہی تھا کہ عمران نے پیر اس دن پر رکھ کر اسے موڑ دیا اور سیٹھ بامن کے دونوں ہاتھ جو اس کی ٹانگ پکڑنے کے لئے اوپر کو اٹھ رہے تھے ایک جھٹکے سے قالین پر گر گئے۔اس کا چہرہ برق رفتاری سے بگڑتا چلا گیا۔

"کرنل سیٹھی کہاں ہے ورنہ"۔عمران نے غراتے ہوئے کہا کو ذرا سا واپس موڑ لیا۔

"م۔مجھے نہیں معلوم"۔سیٹھ بامن نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"بھگتو عذاب"۔عمران نے کہا اور پیر پر ذرا سا مزید دباؤ ڈال نے پیر کو موڑ دیا اور سیٹھ بامن کا پورا جسم اس طرح لرزنے لگا ے جسم میں لاکھوں وولٹیج کا الیکٹرک کرنٹ دوڑ رہا ہو۔

"اب بتاؤ ورنہ"...... عمران نے پیر کو واپس موڑتے ہوئے سیٹھ بامن کی حالت بے پناہ حد تک خراب ہو چکی تھی۔

"پپ پپ پاکیشیا۔ پاکیشیا"...... اس نے ڈوبتے ہوئے رک رک کر کہا۔

"پوری تفصیل بتاؤ"...... عمران نے پیر کو اور زیادہ موڑتے ہوئے کہا اور سیٹھ بامن اب قدرے آسانی سے سانس تھا۔

"وہ وہ پاکیشیا کسی مشن کے لئے گیا ہے"...... سیٹھ بامن رک رک کر کہا تو عمران نے پیر اس کی گردن سے ہٹا لیا اور اس ساتھ ہی اس نے جھک کر اسے بازو سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے ا کر صوفے پر بٹھا دیا۔

"اس کا کوٹ اس کی پشت پر نیچے کر دو"...... عمران نے میں کہا اور فیصل جان بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر صوفے عقب میں آیا اور اس نے ایک لمحے میں عمران کی ہدایت پر عمل اب سیٹھ بامن جسمانی طور پر بے بس ہو چکا تھا۔ ویسے بھی وہ ابھی طور پر پوری طرح سنبھل نہ سکا تھا اور بیٹھا اس طرح ہانپ رہا تھا وہ میلوں دور سے تیز بھاگتا ہوا آیا ہو۔

"دیکھو سیٹھ بامن ہمیں تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔ اس لئے تم سچ سچ بتا دو کہ کرنل سیٹھی پاکیشیا میں کہاں موجود ہے۔ کس میں ہے تو ہم تمہیں زندہ چھوڑ کر واپس چلے جائیں گے ورنہ تم نے

ہونے والے سلوک کا معمولی سا مظاہرہ تو دیکھ ہی لیا ہے"۔
ران کے لہجے میں بے پناہ غراہٹ تھی۔

"اگر تم وعدہ کرو کہ مجھے ہلاک نہیں کرو گے تو میں سب کچھ بتا دیتا تم لوگ میری توقع سے کہیں زیادہ سخت ہو۔ تم نے جس طرح اح کو عذاب میں ڈال دیا تھا۔ میں تم سے خوفزدہ ہو گیا ہوں۔ سیٹھی میرا دوست اور پارٹنر ضرور ہے لیکن میں اس کے لئے اپنی نہیں گنوانا چاہتا میں تمہیں سب کچھ تفصیل سے بتا دوں گا لیکن کرو کہ مائیکل کی طرح مجھے ہلاک نہیں کرو گے"...... سیٹھ من نے رک رک کر کہا۔

"اگر تم واقعی سچ سچ بتا دو تو میرا وعدہ کہ تمہیں زندہ اور صحیح مت چھوڑ دوں گا اور وعدے پر اعتماد کرنا تمہاری مجبوری ہے"۔
ن نے سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

مجھے اعتماد ہے۔ سنو کرنل سیٹھی کافرستان کی ملٹری انٹیلی جنس می حال ہی میں متعلق ہوا ہے۔ وہ اسرائیل اور ایکریمیا سے یت لے کر واپس آیا ہے۔ اس نے یہاں کے ایک ماہر ڈاکٹر گیانی سنگھ سے مل کر پاکیشیا کی انتہائی قیمتی معدنیات یاب کرنے کا ایک منصوبہ تیار کیا اور پھر اس نے یہ منصوبہ ت صدر مملکت کو پیش کر دیا۔ صدر مملکت نے اس عمل درآمد کا حکم دے دیا اور براہ راست اسے اپنے چارج لیا۔ پاکیشیا کا ایک معدنی پراجیکٹ ہے جسے ثاقاب پراجیکٹ

کہا جاتا ہے ۔ وہاں سے انتہائی اعلیٰ قسم کی یورنیم دھات ملی ہے دھات اس قدر اعلیٰ قسم کی ہے کہ بقول ڈاکٹر گیانی سنگھ اس قدر قسم کی یہ دھات آج تک کہیں سے بھی دستیاب نہیں ہو سکی ۔ پراجیکٹ شوگران کی مدد سے مکمل ہونا تھا ۔ لیکن ابھی اس کی رپورٹیں مرتب ہو رہی تھیں اور پھر کرنل سیٹھی اور ڈاکٹر گیانی نے اسے کافرستان کے لئے ہائی جیک کرنے کے منصوبے پر عمل شروع کر دیا ۔ مجھے تفصیلات کا تو علم نہیں ہے ۔ بہرحال ان نے کسی طرح ساری رپورٹیں اس طرح تیار کرائیں کہ حکو پاکیشیا کے لئے ثاقاب پراجیکٹ غیر منافع بخش ثابت ہو گیا اور نے اسے ترک کر دیا ۔ اس کے بعد کرنل سیٹھی اور ڈاکٹر گیانی نے مشن کے دوسرے مرحلے پر کام شروع کر دیا ۔ اس کی تفصیلات کا مجھے علم نہیں ہے ۔ صرف اتنا معلوم ہے کہ اسی مر خفیہ طور پر یورنیم نکالی جائے گی اور پھر ڈاکٹر گیانی سنگھ کی پاکیشیا میں تیار کی جانے والی خفیہ لیبارٹری میں اسے صاف کیا گا اور اس کے بعد اسے سمگل کر کے آران لے آیا جائے گا اور وہار کافرستان پہنچا دیا جائے گا ۔ اس طرح ثاقاب پراجیکٹ مکمل طور جیک ہو جائے گا اور کسی کو اس کا علم بھی نہ ہو سکے گا ۔ بس مجھے معلوم ہے "...... سیٹھ بامن نے لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے بتائی اور عمران کے چہرے پر جیسے زلزلے کے سے آثار نمودار

"کرنل سیٹھی کہاں ہے اس وقت "...... عمران نے پوچھا

جھے نہیں معلوم ۔ وہ مجھے زیادہ تفصیل نہیں بتایا کرتا تھا یہ لیں بھی وہ میرے پاس ایک مخصوص شراب پینے کے بعد نشے میں کر تا تھا ورنہ وہ بے حد گہرا آدمی ہے "...... سیٹھ بامن نے جواب وئے کہا ۔

اد ۔ کے تم نے چونکہ سب کچھ سچ بتا دیا ہے اس لئے میں اپنا وعدہ ردں گا لیکن یہ بات یاد رکھنا اگر تم نے کسی کو ہمارے متعلق بتایا تو پھر موت تم سے دور نہ ہو گی "...... عمران نے سرد لہجے میں اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو گھوما اور مڑی ہوئی انگلی کا ہک سیٹھ ن کی کنپٹی پر پوری قوت سے پڑا اور وہ بے اختیار چیخ کر پہلو کے بل نے پر لڑھک گیا ۔ ایک لمحے کے لئے اس کا جسم صوفے پر گرا اور پھر بات کر نیچے قالین پر گر گیا ۔ اسی لمحے عمران کی لات گھومی ۔ پہلو کی قالین پر تڑپتے ہوئے سیٹھ بامن کی کنپٹی پر اس کے بوٹ کی ٹو کی ب لگی اور سیٹھ بامن کا جسم ایک جھٹکے سے ساکت ہو گیا ۔ وہ بے ش ہو چکا تھا ۔

"سل جان ۔ اب میں نے فوری طور پر واپس پاکیشیا جانا ہے ۔ اب ں کا کام ختم ہو چکا ہے "...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور واپس وا ے کی طرف مڑ گیا ۔

ایک چھوٹے سے کمرے میں پرویز اور ارسلان دونوں بیٹھے
تھے۔ پرویز کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس
میں ایک چھوٹا سا سیاہ رنگ کا بٹن تھا۔

"میں نے اسے آف کر دیا ہے۔ اب یہ لوگ اس کی رینج
نکل گئے ہوں گے۔ اس لئے اب انہیں معلوم نہ ہو سکے گا کہ
بھی کیا گیا ہے یا نہیں "۔ پرویز نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہاری نظریں بے حد تیز ہیں موہن۔ تم نے کمال کر
مجھے تو احساس تک نہیں ہوا کہ یہ ڈکٹافون بھی ان لوگوں
کے نیچے لگایا ہے"...... ارسلان نے تعریف بھرے لہجے میں
ہوئے کہا۔

"بس اتفاق ہے کہ میری نظروں میں اس کی حرکت آگئی
انداز بتا رہا تھا کہ وہ ڈکٹافون جیسی کوئی چیز ہی کرسی کے نیچے

لئے ان کے واپس جانے پر میں نے تمہیں کہا تھا کہ ہم نے دفتر میں
ایسی باتیں کرنی ہیں تاکہ اس کے رسیور پر جب وہ سنی جائیں تو
دل سے ہر قسم کا شک و شبہ نکل جائے۔ کیونکہ ڈکٹافون لگتے
میرا ذہن اس حتمی نتیجے پر پہنچ گیا تھا کہ یہ لوگ سیاح نہیں ہیں
ان کا تعلق پاکیشیا کی کسی خفیہ ایجنسی سے ہے اور اب دیکھو یہ
ن میگازون ٹائپ کا ہے انتہائی جدید ترین اور خاصا پاور فل ہے۔
عام لوگ تو استعمال ہی نہیں کر سکتے "...... پرویز نے کہا اور
نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

لیکن اس طرح تو مسئلہ بے حد گھمبیر ہو گیا ہے۔ یہ لوگ اگر کسی
مشکوک ہو کر یہاں تک آئے ہیں تو پھر لازماً دوبارہ آئیں گے"۔
سلان نے کہا۔

نہیں میں نے ان کا شک دور کر دیا ہے۔ اب یہ واپس نہیں آئیں
پرویز نے جواب دیا اور ارسلان ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو

یف کو تو اطلاع دینی چاہئے "...... ارسلان نے چند لمحے
ہنے کے بعد کہا اور پرویز نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ کرسی
اٹھا اور کمرے کی ایک دیوار میں موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔
نے الماری میں سے ایک خصوصی ساخت کا فکسڈ فریکونسی کا
نکالا اور اسے اٹھا کر واپس کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔ اس نے
کا بٹن دبایا تو ٹرانسمیٹر سے مخصوص آوازیں نکلنے لگیں۔

"ہیلو ہیلو او۔پی۔ون کالنگ اوور"....... پرویز نے بار
دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس اٹنڈنگ اوور"....... چند لمحوں بعد ہی ٹرانسم
بھاری آواز سنائی دی اور پرویز نے سیاحوں کی آمد۔ان کے ڈا
نصب کرنے اور پھر اپنی اور ارسلان کی مصنوعی گفتگو سے لے
فون آف کرنے تک پوری تفصیل بتادی۔

"اوہ ویری بیڈ اس کا مطلب ہے کہ حکومت پاکیشیا کو کس
ہمارے اس منصوبے پر شک پڑ گیا ہے۔یہ تو بہت برا ہوا۔ا
ایک روز سرنگ لگنے کے لئے چاہئے۔یہاں تو خاصی مقدار میں
موجود ہے۔ہمارا خیال تھا کہ ہم اطمینان سے کام کرتے ہو
یورنیم نکال لیں گے۔لیکن یہ تو بہت برا ہوا۔اب تو سارا
خطرے میں پڑتا نظر آرہا ہے اوور"....... دوسری طرف سے
میں کہا گیا جیسے بولنے والا اپنے آپ سے باتیں کر رہا ہو۔

"باس میں نے ان کا شک دور کر دیا ہے اور وہ اب مطمئن
واپس چلے گئے ہیں اوور"....... پرویز نے کہا۔

"یہ لوگ اتنی آسانی سے مطمئن نہیں ہوا کرتے موہن۔
آئیں گے اور ہو سکتا ہے کہ اس بار وہ خفیہ طور پر آئیں۔ادھ
سرنگ لگانے والی مشینیں چالو کریں تو پراجیکٹ اور اردگ
پہاڑیوں میں دھمک پیدا ہوتی ہے۔اس طرح ہمارا سارا راز
ہو سکتا ہے اور ایک بار انہیں اس منصوبے کا کوئی کلیو مل گیا

اب تک کا انتہائی کامیاب منصوبہ ختم ہو جائے گا۔اب تو ایک
ورت ہے کہ ان کا خاتمہ کر دیا جائے اور بعد میں اس بات سے ہی
ر دیا جائے کہ یہاں کوئی آیا تھا"....... باس نے جواب دیتے
ے کہا۔

پھر باس سپرویژن مشین سے انہیں کور کیا جا سکتا ہے۔وہ ابھی
ی کے سفر پر ہی ہوں گے اوور"....... پرویز نے جواب دیتے ہوئے

ٹھیک ہے۔اب اس کے سوا اور کوئی حل نہیں ہے۔جیپ کو
طرح ہٹ کرو کہ بعد میں یہی معلوم ہو کہ جیپ لڑھکنے کی وجہ سے
ثہ پیش آیا ہے اوور"۔باس نے کہا۔

یس باس ایسا ہی ہوگا۔آپ بے فکر رہیں اوور"....... پرویز نے

مجھے رپورٹ دینا اوور اینڈ آل"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور
ے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔موہن نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر
ٹلے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

ارسلان اب یہ مشن ہمیں ہی مکمل کرنا ہے"۔پرویز نے کہا اور
الماری میں رکھ کر وہ تیزی سے مڑا اور دوڑتا ہوا اس کمرے سے
ایا۔ارسلان بھی اس کے پیچھے کمرے سے باہر آگیا۔وہ دونوں آ
ریباً دوڑتے ہوئے بیرک کے سب سے آخری کمرے میں پہنچے
ں ایک لوہے کی الماری پر پڑے ہوئے نمبروں والے تالے کو پرویز

نے اس پر موجود نمبروں کو ملا کر کھولا اور پھر الماری کے اندر سے سرخ رنگ کا بریف کیس اٹھا کر اس نے الماری بند کی اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں پراجیکٹ سے باہر نکلے اور تیزی سے کچھ فاصلے پر موجود ایک اونچی چوٹی بڑھتے چلے گئے۔ ان کے قدموں میں تیزی تھی اور تھوڑی دیر بعد پر پہنچ کر ایک چٹان کی اوٹ میں بیٹھ گئے۔ یہاں نیچے سڑک کے انہیں نظر آ رہے تھے۔ لیکن ظاہر ہے پوری سڑک کو تو وہ یہا چیک نہ کر سکتے تھے۔ پرویز نے بجلی کی سی تیزی سے بریف کھولا اور اس کے اندر موجود ایک مشین اٹھا کر باہر رکھی۔ ایریل کھینچ کر اونچا کیا اور پھر اس مشین کو آپریٹ کرنا شروع مشین میں سے زوں زوں کی آوازیں نکلنے لگیں اور اس پر موجو سکرین روشن ہو گئی اور اس پر آڑی ترچھی لہریں سی دوڑنے لگیں مسلسل مشین کو آپریٹ کرنے میں مصروف رہا اور اس یہا موجود سڑک اور دوسرے علاقے باری باری اس سکرین پر لگ گئے۔ جیسے جیسے پرویز ناب گھمائے چلا جا رہا تھا۔ سکرین بدلتے چلے جا رہے تھے۔ پھر اچانک سکرین پر ایک منظر ابھرا اور ارسلان دونوں ہی بے اختیار چونک پڑے۔

" اوہ اوہ یہ جگ موہن۔ ان کے قبضے میں اوہ ویری بیڈ پرویز نے تقریباً چیختے ہوئے کہا اور ارسلان بھی یہ منظر دیکھ کر بری اچھل پڑا۔ سکرین پر نظر آنے والے منظر کے مطابق جیپ ایک

ھو رکی ہوئی تھی۔ جب کہ ساتھ ہی ایک چٹان پر ایک آدمی اس ٹھا ہوا تھا جیسے وہ بے حد دہشت زدہ ہو۔ اس کے گرد وہی تین عورت موجود تھے۔ جو سیاح بن کر پراجیکٹ میں آئے تھے۔

، اوہ تو یہ گئے نہیں ہیں۔ بلکہ انہوں نے جگ موہن کو پکڑ لیا اب اس سے پوچھ گچھ کر رہے ہیں "........ پرویز نے ہونٹ وئے کہا۔ لیکن پھر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا۔ وہ یک بار پھر اچھل پڑے کیونکہ انہوں نے چٹان پر بیٹھے ہوئے اتھی کو جسے وہ جگ موہن کے نام سے پکار رہے تھے اچانک اٹھ طرف دوڑتے دیکھا۔ اسی لمحے سیاحوں میں سے ایک نے جگ ہاتھ پکڑنا چاہا لیکن وہ اسے پوری طرح پکڑ نہ سکا جب کہ اس موہن کا توازن بگڑ گیا اور وہ ساتھ والی چٹان پر پہنچنے کی رمیانی گہرائی میں گر کر سکرین سے غائب ہو گیا۔

اوہ اوہ یہ مارا گیا۔ اوہ۔ میں اب ان کا خاتمہ کر دوں گا"۔ پرویز نے کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے ایک بار پھر مشین کو آپریٹ ع کر دیا۔

وہ وہ جیپ سمیت بھاگ رہے ہیں "........ ارسلان نے چیختے کہا۔

فکر نہ کرو وہ اب بھاگ کر کہیں نہیں جا سکتے۔ میں نے جیپ ان بنا لیا ہے"۔ پرویز نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک انٹھا رکھ دیا۔ سکرین پر اب جیپ سڑک پر دوڑتی ہوئی نظر آ

رہی تھی ۔ پھر جیسے ہی وہ ایک موڑ پر پہنچی پرویز نے بٹن دوسرے لمحے مشین میں سے تیز سیٹی کی آواز نکلی اور اس کے فضا میں سرسراہٹ کی تیز آواز دور ہوتی سنائی دی اور چند سڑک پر تیزی سے دوڑتی ہوئی جیپ ایک جھٹکا کھا کر فضا ہوئی اور اس کے ساتھ ہی وہ ٹیڑھی ہو کر نیچے پہاڑی چٹان پر پھر وہ اسی طرح قلابازیاں کھاتی چٹانوں سے ٹکراتی ہوئی گہرائی میں گرتی چلی گئی ۔ سکرین پر وہ نیچے گرتی ہوئی صاف دے رہی تھی اور پرویز اور ارسلان نے جیپ کے اس طرح گر اس میں سوار افراد کو اس سے نکل کر چٹانوں پر گرتے اور سیدھے انداز میں دوسری چٹانوں سے ٹکراتے اور نیچے گرتے دیکھا ۔ لیکن مشین پر چونکہ جیپ ٹارگٹ میں تھی اس لئے یہ اس وقت تک سکرین پر نظر آتے تھے جس وقت تک جیپ میں نظر آتی پھر جیسے ہی جیپ گرتی سکرین پر منظر خود بخود بدل اور پھر جیپ گہرے اندھیرے میں گر کر سکرین پر نظر آنا بند ہو اس کے چند لمحوں بعد ہی اس اندھیرے میں شعلے سے لپکتے دکھا تو پرویز اور ارسلان دونوں نے بے اختیار لمبے لمبے سانس لئے ۔

"آخر کار یہ ختم ہو گئے" .... ارسلان نے کہا ۔

"ہمیں وہاں جا کر چیک کرنا چاہئے" .... پرویز نے کہا ۔

"نہیں اب ان کی موت میں کوئی شک باقی نہیں رہا ۔ ان کا تعلق حکومت سے ہے ۔ اس لئے یقیناً پولیس اور دوسری

ادے کی تحقیقات کریں گی اور اگر ہمارا وہاں جانا ثابت ہو گیا تو ب کیا کرایا ختم ہو جائے گا" .... ارسلان نے کہا ۔

اوہاں تمہاری بات درست ہے ۔ یہ تو مجھے بھی یقین ہے کہ یہ ندہ نہیں بچ سکتے ۔ میں تو صرف ان کی لاشوں کی حالت دیکھنا تھا ۔ بہرحال آؤ ۔ اب باس کو کامیابی کی رپورٹ دے دیں" ۔ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی مشین آف کر کے اس نے اسے واپس کیس میں رکھا اور بریف کیس بند کر کے وہ کھڑا ہو گیا اور پھر وہ تیزی سے چٹانیں پھلانگتے ہوئے واپس پراجیکٹ ایریے کی دھے چلے جا رہے تھے ۔

عمران جیسے ہی دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا زیرو احتراماً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ لیکن بلیک زیرو کا چہرہ ستا ہوا تھا۔

"کیا ہوا خیریت۔ یہ تمہارے چہرے پر بارہ کیوں بج رہے عمران نے حیران ہو کر پوچھا وہ چند لمحے پہلے ہی کافرستان سے تھا اور ایئر پورٹ سے سیدھا دانش منزل ہی پہنچا تھا۔

"جولیا۔ صفدر۔ کیپٹن شکیل اور تنویر چاروں شدید زخمی ہیں کی حالت شدید خطرے میں ہے۔ ان کے جسموں میں کئی جگہ گئے ہیں"........ بلیک زیرو نے قدرے گلو گیر لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ کیسے۔ کیوں"........ عمران بھی بری طرح اچھل پڑا

"وہ ثاقاب پراجیکٹ پر گئے تھے کہ واپسی پر ان کی جیپ لڑھک سینکڑوں فٹ نیچے گہرائی میں گر گئی اور وہ سب شدید زخمی ہو ایک اور جیپ کے افراد نے انہیں گرتے ہوئے دیکھا اور پھر

نے فوری طور پر پہاڑی کے نیچے موجود پولیس چوکی کو اطلاع یہاں سے عملے نے جا کر ان سب کو مختلف چٹانوں سے اٹھایا اور ں پہنچا دیا۔ جب کہ میں یہاں ان کی واپسی یا ان کی طرف سے ہ منتظر رہا۔ جب کوئی اطلاع نہ ملی تو میں نے صدیقی اور خاور کو طور پر ان کے پیچھے بھیجا تو انہیں پولیس چوکی سے اس حادثے کی ملی۔ انہوں نے جا کر ہسپتال میں ان کو چیک کیا چونکہ یہ عام سپتال تھا اس لئے ان کا صحیح طور پر علاج معالجہ بھی نہ ہو سکا تھا۔ نے مجھے ٹرانسمیٹر پر اطلاع دی تو میں نے سر سلطان کو کہہ کر سینس ہیلی کاپٹر وہاں بھجوایا اور پھر اس ہیلی کاپٹر پر انہیں اس ے سپیشل ہسپتال منتقل کر دیا گیا ہے۔ لیکن ڈاکٹر صدیقی بق ان چاروں کی حالت مسلسل شدید خطرے میں ہے۔ میں یقی اور خاور کو اس حادثے کی تحقیقات کی ہدایات دیں اور نے جو رپورٹ دی ہے اس کے مطابق یہ [illegible]روں ثاقاب ے پہنچے۔ وہاں سیکورٹی کے لوگ موجود تھے۔ وہاں سے یہ واپس تھے کہ حادثہ ہو گیا۔ صدیقی اس جیپ میں موجود افراد سے جا کر ں نے یہ حادثہ اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا انہوں نے بتایا ہے کہ ائی تیز رفتاری سے نیچے آ رہی تھی کہ اچانک انہوں نے اس ل کسی پہاڑی پتھر سے ٹکرا کر اچھلتے اور پھر نیچے گرتے دیکھا ہے۔ مطابق اس وقت نزدیک اور کوئی آدمی نہ تھا اور نہ ہی انہوں میزائل وغیرہ کو جیپ سے ٹکراتے دیکھا ہے۔ ان لوگوں کے

بقول یہ سو فیصد قدرتی حادثہ تھا۔ میں نے خاور کے ساتھ آٹو ما
وہاں بھجوایا۔ انہوں نے بھی یہی رپورٹ دی ہے کہ جیپ
ہوئے ڈھانچے کے معائنے سے کسی میزائل وغیرہ کے لگنے کا کوئی
نہیں ملا"...... بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ چاروں بے ہوش ہیں"...... عمران نے ہونٹ
ہوئے پوچھا۔

"جی ہاں اور بقول ڈاکٹر صدیقی ابھی کم از کم ایک ہفتے تک
ہوش میں آنے کا کوئی سکوپ نہیں ہے"...... بلیک زیرو نے
دیا۔

"ایک ہفتہ وہ کیوں۔ کیا دماغ پر چوٹیں لگی ہیں ......
حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور
تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"سپیشل ہسپتال"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر صدیقی
سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں ڈاکٹر صاحب۔ میرے ساتھیوں
ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"حتمی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا عمران صاحب۔ معاملہ
ہے۔ اگر انہیں فوری طور پر یہاں لے آیا جاتا یا کسی اچھے ہسپتا
دیا جاتا تو شاید صورت حال اس قدر گھمبیر نہ ہوتی۔ ان کے
اندر خون جم گیا ہے اور ان کی ذہنی حالت انتہائی سیریس ہے۔

تو بہر حال ٹھیک ہو جائیں گے مسئلہ ذہنی ہے۔ لیکن مجھے اللہ
ی رحمت سے امید ہے کہ وہ کرم کرے گا"...... ڈاکٹر صدیقی
ل مول سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

یں وہیں آ رہا ہوں پھر آپ سے تفصیل سے بات ہو گی"۔ عمران
کہا اور رسیور رکھ کر وہ بلیک زیرو سے کوئی بات کیے بغیر تیزی سے
دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر اس وقت گہری
ی طاری تھی۔ چند لمحوں بعد اس کی کار دانش منزل سے نکل کر
ے دوڑتی ہوئی ہسپتال کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ عمران کو
ن جیسے ماؤف سا ہوتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ ڈاکٹر صدیقی نے
انداز میں بات کی تھی۔ اس سے عمران کے ذہن پر دباؤ اور بڑھ گیا
تھوڑی دیر بعد وہ ہسپتال پہنچ گیا۔

یئے عمران صاحب"...... ڈاکٹر صدیقی نے اپنے دفتر میں اس کا
بال کرتے ہوئے کہا۔

ان کی سکرین رپورٹیں کہاں ہیں وہ مجھے دکھاؤ"...... عمران نے
لجے میں کہا تو ڈاکٹر صدیقی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ایک
یل میں رکھی ہوئی ایک ضخیم فائل اٹھائی اور عمران کی طرف
ی۔ عمران نے کرسی پر بیٹھ کر ان رپورٹوں کا مطالعہ شروع کر
تقریباً پون گھنٹے تک وہ مسلسل رپورٹیں دیکھتا اور پڑھتا رہا۔ پھر
نے فائل بند کر دی۔

ان رپورٹوں کے مطابق دماغ کے اندرونی پردوں پر خون جم گیا

ہے" ...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
"جی ہاں اور یہی بات انتہائی خطرناک ہے" ...... ڈاکٹر صد
جواب دیا۔
"میں سمجھتا ہوں ۔ اب ان کا دوبارہ ہوش میں آنا یا زندہ بچ
لحاظ سے تقریباً ناممکن ہو چکا ہے" ...... عمران نے کہا۔
"اللہ تعالیٰ سے بہرحال امید اچھی رکھنی چاہئے ۔ وہ قادر
"۔ ڈاکٹر صدیقی نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے ڈا
رکھی اور ٹیلی فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل
شروع کر دیئے۔
"سلیمان بول رہا ہوں" ...... دوسری طرف سے سلیمان
سنائی دی۔
"سلیمان میں عمران بول رہا ہوں تم نے ایک بار اپنے
متعلق بتایا تھا جو گل جنگ نسوار کا عادی تھا اور نسوار لینے کے
ہفتے یہاں شہر آتا تھا" ...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔
"جی صاحب لیکن انہیں تو فوت ہوئے تین سال ہو گئے
سلیمان نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
"مجھے معلوم ہے ۔ میں نے صرف یہ پوچھنا ہے کہ یہ
دارالحکومت میں کہاں فروخت کی جاتی ہے ۔ کیا تمہیں معلو
کیونکہ یہ خصوصی قسم کی نسوار ہے" ...... عمران نے اسی
انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"وہ جناب اندرون شہر کی ایک گلی ہے جسے تمبا کو گلی کہا جاتا ہے ۔
ایک دکان پر یہ نسوار ملتی ہے ۔ میں ایک بار چچا کے ساتھ گیا تھا
لئے مجھے معلوم ہے لیکن آپ کیوں پوچھ رہے ہیں" ...... سلیمان
انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"تم فوری طور پر اس تمبا کو گلی جاؤ اور وہاں سے گل جنگ نسوار
چار تولے خرید لو ۔ لیکن خیال رکھنا صرف گل جنگ نسوار خریدنی
، لوئی نہ لے آنا اور پھر یہ نسوار لے کر فوراً سپیشل ہسپتال آجاؤ"
ان نے اس کی بات کا جواب دیئے بغیر کہا۔
"ٹھیک ہے ۔ میں لے آتا ہوں ۔ مگر" ...... سلیمان نے حیرت
لہجے میں کہا۔
"وقت مت ضائع کرو جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو اور فوراً پہنچو ۔ میں
انتظار کر رہا ہوں" ...... عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور
جھٹکے سے رسیور رکھ دیا۔
"آپ نے نسوار کیوں منگوائی ہے" ...... ڈاکٹر صدیقی نے
انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"میرے دماغ کی حالت ایسی ہو رہی ہے کہ مجھے نسوار کی فوری
ضرورت ہے" ...... عمران نے جواب دیا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔
چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے اور پھر وہ اس
کمرے میں ٹہلنے لگا جیسے اپنے ذہنی اضطراب پر قابو پانے کی کوشش

"عمران صاحب اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوسی گناہ ہے
صدیقی نے کہا لیکن عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا
اس نے رپورٹوں میں پڑھا تھا۔ اس کے مطابق تو جولیا۔
کیپٹن شکیل اور تنویر کا بچ جانے کا سکوپ صرف ایک پرسنٹ
بلکہ میڈیکل پوائنٹ آف ویو سے نصف مردہ ہو چکے تھے۔ اس
تھا کہ دماغی پردوں پر موجود خون کی تہہ جیسے جیسے موٹی ہوتی
ویسے ویسے ان کی موت کے لمحات قریب آتے چلے جائیں گے
نجانے کیا بات تھی کہ اس کا دل گواہی دے رہا تھا کہ وہ
جائیں گے۔ گل جنگ نسوار کے بارے میں ایک بار ایک بڑ
انتہائی معروف حکیم کا مضمون اس نے ایک طبی رسالے میں
کہ گل جنگ نامی پھولوں سے تیار کردہ نسوار دماغی پردوں
خون کو ناک سے باہر نکال دیتی ہے۔ اس طرح موت کے
پھنسا ہوا مریض بھی بچ جاتا ہے اور عمران نے اسی نسوار
ساتھیوں پر تجربے کا فیصلہ کر لیا تھا اور اس فیصلے پر پہنچنے کے
نے سلیمان کے ہاتھوں گل جنگ نسوار منگوائی تھی۔ پھر تقریبا
گھنٹے کے شدید انتظار کے بعد اسے سلیمان کی آمد کی اطلاع ملی تو
سے نکل کر استقبالیہ کی طرف بڑھ گیا۔

"اصل گل جنگ کی نسوار ہے ناں" .... عمران نے سلیم
ہاتھ سے نسوار کی ڈبیا لیتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں صاحب میں نے اچھی طرح تسلی کر لی ہے"۔

یدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران اسے واپس جانے کا
خود ڈاکٹر کے دفتر کی طرف بڑھ گیا۔

جولیا اور دوسرے ساتھیوں کو کہاں رکھا گیا ہے" .... عمران
الہٰ صدیقی کے دفتر میں داخل ہوتے ہی پوچھا۔

سپیشل ہال میں کیوں" .... ڈاکٹر صدیقی نے چونک کر پوچھا۔

یے میرے ساتھ" .... عمران نے واپس مڑتے ہوئے کہا اور
دیر بعد وہ سپیشل ہال میں پہنچ گئے۔ جہاں جولیا اور دوسرے
بستروں پر بے حس و حرکت پڑے ہوئے تھے۔ ڈاکٹر اور نرسوں
ٹاف مسلسل ان کی دیکھ بھال کرنے میں مصروف تھا۔ ان کی
لت چیک کرنے کے لئے جدید ترین آلات بھی نصب تھے اور
مسلسل چیکنگ کی جا رہی تھی۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور
ے قریب پہنچ کر وہ رک گیا۔ جولیا کا چہرہ ہلدی کی طرح زرد ہو رہا
اس کے جسم پر سرخ رنگ کا کمبل پڑا ہوا تھا۔ سر پر پٹیاں بندھی
ھیں۔ جن میں سے کئی باریک اور موٹی تاریں ذہنی حالت چیک
والی جدید مشینوں کے ساتھ منسلک تھیں۔ عمران چند لمحے غور
یا لو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے ایک طویل سانس لیا اور ہاتھ میں
وئی نسوار کی ڈبیا کھولنا شروع کر دی۔

لیا ہے عمران صاحب" .... ڈاکٹر صدیقی نے حیرت بھرے
ہیں کہا۔

ایک تجربہ ہے ڈاکٹر صدیقی۔ ہو سکتا ہے کامیاب ہو جائے"۔

عمران نے گھمبیر لہجے میں کہا۔

" کیسا تجربہ۔ یہ آپ کیا کر رہے ہیں عمران صاحب۔ سوا آپ کو ایسے کسی احمقانہ تجربے کی اجازت نہیں دے سکتا" صدیقی کے لہجے میں شدید غصہ عود کر آیا تھا۔

"میں جو کچھ کروں گا۔ اس کی پوری ذمہ داری بھی لوں گا خاموش رہیں"........ عمران کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

"عمران صاحب پلیز کوئی تجربہ نہ کریں۔ مس جولیا اور ساتھیوں کی حالت بے حد نازک ہے۔ یہ کسی اوٹ پٹانگ تجر متحمل نہیں ہو سکتے"........ ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

"میں کہہ رہا ہوں آپ خاموش رہیں"........ عمران کا لہجہ سرد ہو گیا اور ڈاکٹر صدیقی ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا باقی نرسیں بھی حیرت سے عمران کو دیکھ رہے تھے۔ عمران نے ڈبیا کھولی اور اس میں سے چٹکی بھر کر اس نے باری باری دونوں نتھنوں میں بھری اور پھر جھک کر اس نے زور سے پھونکا تو نسوار نتھنوں سے اوپر چڑھ گئی۔ پھر عمران کے کہنے پر ایک جولیا کی ناک سے منہ لگا کر دو تین بار زور زور سے پھونکیں ماریں

"بس کافی ہے"........ عمران نے نرس کو روکتے ہوئے کہا مشین کی طرف متوجہ ہو گیا جس پر جولیا کے ذہن کی اندرونی کے بارے میں باقاعدہ کاشنز سکرین پر آرہے تھے۔

" یہ۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ اوہ اوہ مس جولیا کے ذہنی پردا

راہٹ پیدا ہو رہی ہے"........ چند لمحوں بعد ڈاکٹر صدیقی نے ئے ہوئے لہجے میں کہا جب کہ عمران کا چہرہ پتھر کی سپاٹ تھا۔ اس ریں مشین پر جمی ہوئی تھیں جس پر تیزی سے اب نمبر بدلنے لگ تھے۔

"اوہ اوہ ویری بیڈ۔ ویری بیڈ۔ جولیا کا ذہن زلزلے کی زد میں ہے۔ اہ۔ اس قدر تیز حرکت سے تو پردے ہی پھٹ جائیں گے"۔ ڈاکٹر قی نے ایک لحاظ سے روتے ہوئے کہا لیکن عمران نے کوئی جواب یا۔ وہ اسی طرح بت کی طرح ساکت کھڑا رہا۔ مشین پر ابھرنے لے ہندسے اب اس قدر تیزی سے بدل رہے تھے کہ ان پر نظریں نہ رہی تھیں پھر اچانک جولیا کو ایک زور دار چھینک آئی اور چھینک ساتھ سرخ رنگ کا کافی سارا مواد باہر آگرا اور پھر تو جیسے چھینکوں کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو گیا۔ لیکن عمران کی نظریں مین پر جمی ہوئی تھیں۔

یرت انگیز انتہائی حیرت انگیز۔ مس جولیا کا ذہن صاف ہو رہا ہے۔ تو اس صدی کا حیرت انگیز واقعہ ہے"........ اچانک ڈاکٹر ی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی لیکن عمران نے اس بار بھی کوئی دیا۔ وہ اسی طرح یک ٹک مشین کو دیکھتا رہا۔ جولیا کی ناک خ رنگ کا مواد بھی چھینکوں کے ساتھ مسلسل بوچھاڑ کی ت میں باہر نکل رہا تھا اور بیڈ کے ساتھ موجود دو نرسیں اسے ساتھ اتھ صاف کرتی جا رہی تھیں۔ اب چھینکوں کی رفتار اور ان کی قوت

میں بھی کمی آتی جا رہی تھی اور تھوڑی دیر بعد جولیا کو چھینکیں
گئیں۔

"عمران صاحب یہ کیا کر دیا آپ نے۔ جولیا کی حالت اب
سے باہر ہو چکی ہے۔ اس کے ذہن کے سارے پردے صاف
ہیں اوہ اوہ حیرت ہے۔ یہ تو ناممکن ممکن ہو گیا ہے "......
صدیقی نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران نے
طویل سانس لیا۔

"یا اللہ تیرا شکر ہے۔ یہ سب کچھ صرف تمہاری رحمت سے
ہے "...... عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور وہ اس
ہی موجود بیڈ پر پڑے صفدر کی طرف بڑھ گیا۔ یہاں بھی اس
کارروائی دوہرائی اور پھر جب ڈاکٹر صدیقی نے صفدر کی حا
خطرے سے باہر قرار دے دیا تو وہ تنویر کی طرف بڑھ گیا۔ سب
میں کیپٹن شکیل کے ساتھ کارروائی کی گئی اور جب ڈاکٹر صد
چاروں کی حالت کو خطرے سے باہر قرار دے دیا تو عمران کے
پر ایسی مسکراہٹ ابھر آئی جیسے مسرت کی شدت سے اس کے
تار جھنجھنا اٹھے ہوں۔

"اب چائے پلواؤ ڈاکٹر۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ گناہ گار کے تجربے
رکھ لی ہے "...... عمران نے ڈاکٹر صدیقی کے ساتھ واپس د
پہنچتے ہی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ نے کمال کیا ہے عمران صاحب۔ میں سوچ بھی نہ سکتا

بھی ہو سکتا ہے "...... ڈاکٹر صدیقی نے میز پر رکھی ہوئی گھنٹی پر
رکھتے ہوئے کہا۔

اس میں میرا کوئی کمال نہیں ہے ڈاکٹر صدیقی۔ اس تجربے کا
واں بھی تو اللہ تعالیٰ نے میرے ذہن میں پیدا کیا اور اسے کرنے کی
ہمت اور حوصلہ دیا۔ ویسے ایک لحاظ سے میں نے اپنی جان پر کھیل
یہ تجربہ کیا تھا "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے
چپڑاسی اندر داخل ہوا تو ڈاکٹر صدیقی نے اسے چائے بنا کر لانے کی
ہدایت دی اور چپڑاسی سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔

ویسے عمران صاحب یہ گل جنگ نسوار۔ یہ ہے کیا چیز۔ یہ تو
میڈیکل سائنس کے لئے ایک کرامت ہے۔ آج تک ایسے مریضوں کا
کوئی علاج ممکن ہی نہیں ہو سکا۔ پہلی بار میں نے ان چاروں کے
چاروں مریضوں کو اس طرح تندرست ہوتے دیکھا ہے "...... ڈاکٹر
صدیقی نے کہا۔

اللہ تعالیٰ نے جو چیز بھی پیدا کی ہے اس میں بے پناہ خصوصیات
رکھی ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ ہمیں ابھی تک اس کا کما حقہ علم نہیں ہو
سکا۔ گل جنگ ایک پودے کا نام ہے جو خود رو ہوتا ہے اور عام طور پر
پہاڑی علاقوں میں پایا جاتا ہے اس پر سفید رنگ کے پھول آتے ہیں
قدیم دور میں اس پودے کے رس کو پاگلوں کے پاگل پن دور کرنے
کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ اس پودے میں دماغ کی ہر
بیماری کی شفا موجود ہے۔ ویسے اب اس پر اس انداز میں خاصی

تحقیقات بھی ہو رہی ہیں ۔ ان پھولوں سے قدیم دور سے نسوار
جاتی ہے جسے گل جنگ نسوار کہا جاتا ہے ۔ یہ نسوار ایک خاص م
طریقے سے تیار ہوتی ہے اور انتہائی مہنگی فروخت ہوتی ہے اور نا
بھی ہوتی ہے ۔ اس نسوار کو پہاڑی علاقوں میں بے ہوشی دور کر
اکسیر نسخہ سمجھا جاتا ہے ۔ گہری سے گہری بے ہوشی اس نسوار سے
ہو جاتی ہے ۔ میں نے ایک بزرگ اور معروف حکیم کا تحقیقاتی مقا
اس پر پڑھا تھا اس لئے جب میں نے جولیا اور اس کے ساتھیو
میڈیکل رپورٹیں دیکھیں تو میرے ذہن میں خیال آیا کہ اسے
استعمال کیا جائے مجھے معلوم تھا کہ سلیمان کا چچا اس نسوار کا عاد
اس لئے میں نے سلیمان کو فون کر کے معلوم کیا اور وہ اسے ملا تو
لایا ۔ حکیم صاحب کے بقول گل جنگ نسوار دماغی پردوں کو بے
تحریک دے کر ان پر موجود خون اور دیگر مواد کو جسم سے باہر خا
کرنے کی بے پناہ صلاحیت رکھتی ہے ۔ اسی نقطہ نظر سے میں نے
استعمال کیا اور اللہ تعالیٰ کے کرم سے نتیجہ درست نکلا "......
نے وضاحت کرتے ہوئے کہا ۔

" کمال ہے ۔ واقعی اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے ۔ اس نے ہم انسانو
کی خاطر کیا کیا نہیں پیدا کیا ہے ۔ بالکل درست ہے کہ ہم اس کی
کس نعمت کا شکر ادا کریں گے " ...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا ۔

" اب انہیں ہوش کب آئے گا " ...... عمران نے کہا ۔

" میرا خیال ہے ۔ اب جلد ہوش آ جائے گا ۔ ذہنی طور پر یہ با

ست ہیں ۔ صرف کمزوری کی وجہ سے بے ہوش ہیں ۔ میں نے
وسی انجکشن لگانے کی ہدایات دے دی ہیں " ...... ڈاکٹر صدیقی
کہا ۔ اسی لمحے چپڑاسی چائے کے دو کپ ٹرے میں رکھے اندر داخل
اور اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں ایک ایک کپ عمران اور
ڑ صدیقی کے سامنے رکھا اور واپس چلا گیا اور وہ دونوں اطمینان
ے انداز میں چائے کی چسکیاں لینے میں مصروف ہو گئے ۔ ابھی
انہوں نے چائے ختم ہی کی تھی کہ انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی اور ڈاکٹر
صدیقی نے رسیور اٹھا لیا ۔

" یس " ...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا اور پھر دوسری طرف سے کی
جانے والی بات سنتا رہا ۔

" اوہ اچھا ویری گڈ ۔ میں آ رہا ہوں " ۔ ڈاکٹر صدیقی نے مسرت
ے لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا ۔

" مبارک ہو عمران صاحب ۔ جولیا اور دوسرے سارے ساتھی
ہوش میں آ گئے ہیں اور ان کی ذہنی کیفیت بھی درست ہے " ...... ڈاکٹر
صدیقی نے کہا اور عمران نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا اور پھر
ان جب ڈاکٹر صدیقی کے ہمراہ اس ہال میں داخل ہوا تو واقعی جولیا
صفدر ، کیپٹن شکیل اور تنویر ہوش میں آ چکے تھے ۔

" السلام علیکم یا اہالیان بستران " ...... عمران نے ہال میں داخل
ہوتے ہی مسکرا کر کہا ۔

" یہ بستران کیا ہوا ہے ۔ عمران صاحب " ...... صفدر نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

" ریستوران کی قسم کی چیز ہوتا ہے۔ وہاں بھی آرام کیا جاتا یہاں بھی۔ فرق صرف اتنا ہے کہ وہاں آرام کے لئے کرسیاں ہوتے ہیں یہاں باقاعدہ بستر ہیں "........ عمران نے وضاحت ہوئے کہا اور سب ہنس پڑے۔

" مس جولیا آپ کو اور دوسرے ساتھیوں کو میں بتانا چاہتا آپ لوگوں کے اس طرح ہوش آنے کی وجہ عمران صاحب کے تجربے کی بدولت ہی ہوا ہے ورنہ ہم تو حقیقتاً امید کا دامن چھوا تھے "........ ڈاکٹر صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کمال ہے ڈاکٹر صاحب۔ میں نے تو سوائے پھونکیں مارنے اور کچھ نہیں کیا اور پھونکوں سے یہ چراغ بجھنے والے نہیں ہیں عمران نے کہا اور ڈاکٹر صدیقی بے اختیار ہنس پڑا اور پھر انہوں نے طور پر جب جولیا اور دوسرے ساتھیوں کو عمران کے تجربے کے با میں بتایا تو سب تحسین و عقیدت بھری نظروں سے عمران کو د لگے۔

" ایسے موقعوں پر اس کی حماقتیں واقعی کام آجاتی ہیں "...... سے پہلے تنویر نے کہا اور سب اس کے اس خوبصورت فقرے پر اختیار ہنس پڑے۔

" ڈاکٹر صاحب ابھی میں نے اپنے ساتھیوں سے بہت سی کرنی ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ یہ دوبارہ بے ہوش ہو جائیں اور میری

ی رہ جائیں "........ عمران نے اچانک ڈاکٹر صدیقی سے مخاطب کہا۔

یس۔ ٹھیک ہے "........ ڈاکٹر صدیقی نے اثبات میں سر ئے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے وہاں موجود اپنے سٹاف انے کا کہہ دیا اور چند لمحوں بعد ہال میں عمران اور اس کے کے علاوہ اور کوئی نہ رہ گیا۔

ں پھر اب ہو جائیں دو دو باتیں "........ عمران نے کرسی پر بیٹھتے مسکرا کر کہا۔

کاش مجھے اس وقت ہوش آ جاتا جب تم میرے چہرے پر جھکے یں مار رہے تھے "........ اچانک جولیا نے انتہائی جذباتی لہجے میں اس کی آواز گو دھیمی تھی لیکن ظاہر ہے۔ سب نے اس کا فقرہ بخوبی یا تھا۔

پھر تو وہ گل جنگ نسوار میرے دماغ پر چڑھ جاتی "........ عمران وراً ہی جواب دیا اور اس بار صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں بے ہنس پڑے۔ کیونکہ وہ عمران کی بات کا مطلب سمجھ گئے تھے کہ ں نے اس مشہور لطیفے کی طرف اشارہ کیا تھا کہ ایک آدمی کو ں کے ڈاکٹر نے دوا دی کہ اسے ایک نلکی میں رکھ کر نلکی کا ا بیمار گھوڑے کے نتھنے میں رکھ کر وہ زور سے پھونک مار دے طرح دوا گھوڑے کے دماغ میں پہنچ جائے گی اور وہ تندرست ہو لیکن جب وہ آدمی واپس آیا تو اس کی اپنی حالت خراب ہو

رہی تھی ۔ ڈاکٹر نے اس کی حالت دیکھ کر جب حیرت ظاہر کی
نے بتایا کہ وہ دوا گھوڑے کی بجائے اس کے دماغ پر چڑھ
کیونکہ جب اس نے نلکی گھوڑے کے نتھنے میں رکھ کر پھونک
چاہی تو اس سے پہلے گھوڑے نے پھونک مار دی تھی ۔ عمران
مشہور لطیفے کا حوالہ دیا تھا۔

"کلک کلک کیا مطلب تمہارے دماغ پر کیسے وہ نسوار چڑھ
تنویر نے شاید یہ لطیفہ نہ سنا ہوا تھا اس لئے اس نے حیرت بھ
میں پوچھا۔

"مطلب بتایا نہیں جا سکتا۔ کیونکہ جولیا ناراض ہو جا
جولیا ناراض ہو گئی تو اس کے ساتھ تم بھی خود بخود ناراض ہو
اور فی الحال میں تم دونوں کو ناراض کرنے کا متحمل نہیں ہو
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تم سے کیسے ناراض ہو سکتی ہوں ۔ تم تو میرے مس
جولیا نے اسی طرح جذبات میں بھیگے ہوئے لہجے میں کہا اور
ہاتھ بے اختیار اپنے سر پر پہنچ گیا۔

"ارے میری کہاں جرأت کہ میں اتنا بڑا لقب حاصل کر
مجھے یقین ہے کہ جب جیپ کا حادثہ ہوا ہو گا اس وقت ڈرائیو
تنویر ہی ہو گا۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ یہ لقب تنویر کو ملنا چاہ
نے تم سب کو اس طرح آرام کرنے کا موقع بخشا ہے "......
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

حادثہ نہیں ہوا عمران صاحب۔ ہماری جیپ کو نشانہ بنایا گیا ہے"
عمران کی توقع کے عین مطابق صفدر نے جواب دیا اور عمران نے
اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ وہ بھی یہی چاہتا تھا کہ موضوع
بدل جائے اور اصل بات بھی سامنے آجائے۔

"لیکن ماہرین کی رپورٹ یہ ہے کہ جیپ پر ایسے نشانات موجود
ہیں جس سے یہ سمجھا جائے کہ کسی نے جیپ کو نشانہ بنایا ہے"
عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"صفدر درست کہہ رہا ہے ۔ میں فرنٹ سیٹ پر تنویر کے ساتھ
بیٹھی ہوئی تھی کہ اچانک سر سر کی آواز سنائی دی ۔ اس کے ساتھ ہی
ایک دھماکہ ہوا اور جیپ اس طرح فضا میں اٹھ گئی جیسے کسی دیو نے
اسے اٹھا لیا ہو ۔ پھر وہ ٹیڑھی ہوئی اور نیچے گرتی چلی گئی ۔ مجھے بس اتنا
یاد ہے کہ میں جیپ کے کھلے دروازے سے باہر گری اور پھر مجھے ہوش
نہیں رہا تھا"...... جولیا نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر صفدر
نے پراجیکٹ پر جانے ۔ وہاں ڈکٹافون نصب کرنے ۔ گفتگو سننے اور
بعد میں وہاں سے ایک آدمی کے اغوا اور اس کے گہرائی میں گرنے سے
لے کر جیپ کے اچانک حادثے تک پوری تفصیل سنا دی۔

"لیکن اگر یہ آپ لوگوں کے خلاف سازش ہے تو پھر سازش کرنے
والوں نے وہاں آپ کو چیک کیوں نہیں کیا۔ حالانکہ انہیں لازماً ایسا
کرنا چاہیے تھا"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب"...... صفدر اور دوسرے ساتھیوں نے حیران ہو کر

پوچھا تو عمران نے بلیک زیرو سے ملنے والی رپورٹ کے مطابق تفصیلات بتائیں کہ کس طرح ایک اور جیپ والوں نے حادثہ دیکھا۔ پولیس کو اطلاع دی اور پولیس نے ان کو وہاں سے ہسپتال پہنچایا اور ایکسٹو نے صدیقی اور خاور کو ان کے بارے معلوم کرنے بھیجا اور کس طرح وہ یہاں سپیشل ہسپتال پہنچے۔

" وہ لازماً چیک کرتے لیکن شاید ان جیپ والوں کی وجہ سے وہ نہ کر سکے ہوں گے یا پھر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انہیں سو فیصد یقین گیا ہو کہ ہم ہلاک ہو چکے ہیں "........ صفدر نے جواب دیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے تمہاری جیپ پر دانستہ کوئی حربہ استعمال کیا ہے جس سے یہ سو فیصد حادثہ معلوم ہو "۔ نے کہا۔

" ہاں اور جس طرح وہ چپڑاسی دہشت زدہ ہو کر بھاگا تھا۔ اس مجھے اسی وقت شک ہو گیا تھا کہ معاملہ گڑبڑ ہے۔ لیکن یہ اندازہ کہ ان لوگوں کے پاس اس قدر جدید آلات ہوں گے کہ وہ اتنے فا سے اور اس انداز میں ہمیں ہٹ کر لیں گے "........ صفدر نے کہا عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

" او ۔ کے........ مجھے اب اجازت دیں ۔ آپ لوگ جب پوری صحت یاب ہو جائیں گے تو ایک گرانڈ پارٹی میرے ذمے رہی "..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے مڑ کر وہ اس ہال باہر نکل آیا۔

مران صاحب........ آپ نے واقعی ناممکن کو ممکن بنا دیا ہے۔ لڑ صدیقی نے تفصیل سے رپورٹ دے دی ہے "........ عمران یشن روم میں داخل ہوتے ہی بلیک زیرو نے تحسین آمیز لہجے کہا۔

" اس میں میرا کوئی کارنامہ نہیں ہے طاہر۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کا ہے۔ ورنہ جس حالت میں یہ لوگ تھے مجھے ان کے زندہ بچ جانے فیصد چانس بھی نظر نہ آ رہا تھا "........ عمران نے کرسی پر بیٹھتے کہا۔

" اپ کچھ زیادہ ہی سنجیدہ نظر آ رہے ہیں "........ بلیک زیرو نے کہا۔

" ہاں جو کچھ صفدر نے بتایا ہے ۔ اس نے مجھے پریشان کر دیا ہے۔ اثہ نہیں تھا بلکہ باقاعدہ ایک پلاننگ کے تحت جیپ کو ہٹ کیا ہے "........ عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو چونک پڑا۔

" سازش کے تحت اوہ "........ بلیک زیرو نے انتہائی پریشان سے میں کہا اور عمران نے اسے صفدر اور دوسرے ساتھیوں سے ہونے بات چیت سے آگاہ کر دیا۔

" یہ سب کس نے کیا ہو گا۔ اس پراجیکٹ پر تو پاکیشیائی ہیں۔ پھر بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" اصل منصوبے کا تو مجھے علم ہو چکا ہے۔ لیکن یہ حادثہ اس صوبے میں فٹ نہیں ہو رہا۔ اس لئے مجھے الجھن ہو رہی ہے "....... عمران نے کہا۔

"اصل منصوبہ"........ بلیک زیرو ایک بار پھر چونک
نے سیٹھ بامن سے ملنے والی معلومات دوہرا دیں۔
"پھر تو یقیناً صفدر کی جیپ کو کرنل سیٹھی کے آدمیوں
کیا ہو گا"........ بلیک زیرو نے کہا۔
"نہیں۔ انہیں اس کی کیا ضرورت تھی۔ پراجیکٹ پر تو
تھے اور پراجیکٹ ختم ہو چکا ہے۔ صفدر نے بتایا ہے کہ وہاں
بے حد کم نظر آ رہی ہیں اور وہ بھی بیکار کھڑی ہیں"........
ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے۔ انہوں نے کوئی خفیہ سرنگ لگا رکھی ہو
طور پر یورنیم نکال رہے ہوں اور وہ نہ چاہتے ہوں کہ کوئی
آئے"........ بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔
"اوہ اوہ تمہاری بات درست ہے۔ لازماً ایسا ہی ہو گا۔ اب
وہاں جانا ہو گا"........ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی
رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

ایک بڑے سے کمرے میں کرسیوں پر اس وقت تین افراد بیٹھے
تھے۔ ان میں سے ایک ادھیڑ عمر تھا جب کہ باقی دو جوان تھے۔
گیانی سنگھ آپ نے واقعی کمال کیا ہے کہ اس قدر کم وقت
قدر کثیر مقدار میں یورنیم آپ نے ثاقاب پراجیکٹ سے حاصل
ورنہ یقین کیجئے جب وہ حکومتی افراد آئے تھے مجھے ہر لمحہ خطرہ
تھا کہ ہمارا سارا منصوبہ کہیں آخر میں آکر مکمل طور پر ناکام نہ
.... ایک آدمی نے مسکراتے ہوئے اس ادھیڑ عمر سے
کر کہا۔

رانھور تم نے جب رپورٹ دی کہ حکومت کو ثاقاب
پر کوئی شک پڑ گیا ہے تو میں بھی بے حد پریشان ہو گیا تھا۔
مقدار میں یورنیم کا حصول کئی ماہ کا کام تھا اور ہم اس قدر
نیم کو اس طرح چھوڑ بھی نہ سکتے تھے۔ اس لئے مجبوراً مجھے براہ

راستہ صدر صاحب سے بات کرنی پڑی اور پھر صدر
کوششوں کی وجہ سے وہ خاص مشین روسیاہ سے ہمیں فوری
بھی گئی جس کی وجہ سے ہفتوں کا کام گھنٹوں میں مکمل ہو
ہمارا منصوبہ مکمل طور پر کامیاب ہو گیا ہے ۔ اب چا
حکومت اور اس کے آدمی لاکھ ٹکریں مار لیں انہیں ثاقاب
سے ایک ذرہ بھی یورنیم نہیں مل سکے گا اور نہ وہ ہم تک پہنچ
ادھر ڈاکٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"لیے ڈاکٹر صاحب اس پراجیکٹ سے یورنیم انداز
نہیں ملا ۔ آپ تو کہہ رہے تھے کہ یہاں کثیر مقدار میں یور
ہے "..... دوسرے آدمی نے کہا ۔

"نہیں کرنل سیٹھی ۔ ایسی کوئی بات نہیں چونکہ کام
رفتاری سے ہوا ہے ۔ اس لئے آپ کو یہ مقدار کم لگ رہی ہے
ثاقاب پراجیکٹ سے ہمیں حاصل ہوا ہے ۔ یہ اتنی بڑی مقد
شاید پوری دنیا میں سپر پاورز سمیت اتنا یورنیم اکٹھا نہ کیا
اس کی قیمت کا اندازہ آپ اس سے لگا سکتے ہیں کہ پوری دنیا
کو اگر دس سے ضرب دیا جائے تب بھی ثاقاب پراجیکٹ سے
شدہ یورنیم سے کم رہے گی اور کافرستان اتنی بڑی مقدار میں
کم از کم آئندہ سو سالوں تک اطمینان سے استعمال کرتا رہے گا
نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ان کے مخاطب دونوں
چہرے مسرت سے چمک اٹھے ۔

اب تو کوئی خطرہ نہیں رہا ڈاکٹر "........ پہلے آدمی نے کہا ۔
نہیں کرنل راٹھور ۔ اب کوئی خطرہ نہیں رہا ۔ میری قائم کردہ
ی میں یورنیم صاف کیا جا رہا ہے ۔ یہ زیادہ سے زیادہ کل رات
تک صاف ہو کر مخصوص ڈبوں میں پیک کر دیا جائے گا ۔
خیال کے مطابق یہ پچاس ڈبے بنیں گے اور پھر ان پچاس ڈبوں
انتہائی آسانی سے کافرستان منتقل کر سکتے ہیں ۔ کسی کو کانوں کان
ہو گی "........ ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا ۔
ڈاکٹر صاحب ہم نے اس یورنیم کے اخراجات بھی بے پناہ کیے
اور ہماری محنت بھی بے حد ہوئی ہے ۔ اگر ہمارا یہ مشن ناکام ہو
تو کافرستان کی معیشت تباہ ہو کر رہ جاتی "........ کرنل سیٹھی
نے کہا ۔
ہاں ثاقاب پراجیکٹ کو غیر منافع بخش ثابت کرنے ۔ پھر اسے
کے لئے روسیاہ سے انتہائی قیمتی مشینری خریدنے اور اسے انتہائی
تیزی سے صاف کرنے پر انتہائی کثیر سرمایہ خرچ آیا ہے ۔ جو کام
برسوں اور عام حالات سے دو سالوں میں ہوتا تھا وہ ہم نے صرف
دنوں میں پورا کیا ہے ۔ یوں سمجھیئے کہ کافرستان جیسے بڑے ملک کے
سالوں کا بجٹ اس پر خرچ ہو گیا ہے لیکن اس کے معاوضے میں جو
ہمیں ملا ہے یہ کافرستان کے پچاس سالوں کے بجٹ سے بھی زیادہ
ہے "........ ڈاکٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔
صدر مملکت اس معاملے میں بے حد پریشان تھے ۔ لیکن اب آپ

کی رپورٹ ملنے کے بعد وہ بے حد خوش ہیں "۔ کرنل راٹھور نے
"ہاں اور صدر صاحب نے وعدہ کیا ہے کہ جب یہ یورنیم کا
پہنچ جائے گا تو مجھ سمیت آپ دونوں کو ملک کا سب سے بڑا ا
جائے گا "........ ڈاکٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور کرنل
کرنل راٹھور کا چہرہ گلاب کے پھول کی طرح کھل اٹھا۔

"اب ہمیں اس کی کافرستان صحیح سلامت ترسیل کے انتظا
فکر کرنی چاہیے "........ کرنل سیٹھی نے کہا۔

"ہاں ہماری اس میٹنگ کا اصل مقصد بھی یہی ہے ا
مملکت نے بھی اس پوائنٹ پر خاص طور پر زور دیا ہے "......
گیانی سنگھ نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اصل مسئلہ یہاں سے ان ڈبوں کو آران منتقل کرنا ہے
کام بلیک ایجنسی کی ذمہ داری ہے ۔ اس کے لئے میں نے
پلاننگ تیار کی ہے ۔ بڑی سیدھی اور صاف پلاننگ ہے سیدھا
آران کے سرحدی شہر کاشر تک پھل سپلائی کیے جاتے ہیں ۔ یہ
چونکہ قانونی ہے اس لئے روزانہ کم از کم دس ٹرک کاشر پھلوں کی
لے کر جاتے ہیں جنہیں راستے میں معمول کے مطابق چیک کیا
لیکن یہ چیکنگ صرف اسلحے کی حد تک ہوتی ہے ۔ میں نے ایک
ڈرائیور سے بات کر لی ہے ۔ وہ سیب کی پیٹیاں روزانہ لے کر
اور گزشتہ بارہ پندرہ سالوں سے آجا رہا ہے ۔ اس کی سرحد پر
چیکنگ سٹاف سے بھی گہری واقفیت ہے ۔ ایک بھاری رقم کے

روانہ ہو گیا ہے ۔ وہ ٹرک پر سیبوں کی پیٹیاں لاد کر ہمارے
ے گا ۔ ہم اس میں سے پچاس پیٹیاں اتار کر ان میں سے سیب
ے اور یورنیم کے ڈبے رکھ دیں گے اور پیٹیاں اسی طرح بند
جائیں گی ۔ پھر ان پیٹیوں کو دوبارہ ٹرک میں لوڈ کر دیا جائے گا
ے کاشر لے جائے گا ۔ راستے میں چیکنگ ہو گی لیکن چونکہ کوئی
ل میں نہ ہو گا اس لئے ٹرک پاس کر دیا جائے گا ۔ ہمارے آدمی
ودہوں گے ۔ ٹرک سرحد سے بیس کلو میٹر دور وادی قرش میں
ے ایک خاص اڈے پر لے جایا جائے گا ۔ وہاں یورنیم والی
ں سے اتار لی جائیں گی اور ان کی جگہ مارکیٹ سے خریدی
ب کی اتنی ہی پیٹیاں ٹرک میں لوڈ کر دی جائیں گی اور ٹرک
ں منڈی کی طرف روانہ ہو جائے گا ۔ ٹرک کے روانہ ہوتے ہی
لی پیٹیاں ایک ویگن میں لوڈ کی جائیں گی ۔ جس میں ہم اور
ادی سیاحوں کے روپ میں موجود ہوں گے اور ویگن آران کے
دارالحکومت پہنچ جائے گی ۔ راستے میں اگر چیکنگ بھی ہوئی تو یہی
ہ کہ سیاحوں نے ساتھ لے جانے کے لئے کاشر سے سیب کی
دی ہیں ۔ آران سے یہ سیاح ہوائی جہاز کے ذریعے کافرستان
جائیں گے اور ان سیاحوں کی طرف سے یہ پیٹیاں سیب کی
ے طور پر بک ہو کر ساتھ جائیں گی اور پھر کافرستان کے ایئر
ے عام سامان کی طرح یہ سیاح انہیں اپنے ساتھ لے جائیں
راستے میں کسی بھی جگہ ان سے ملٹری انٹیلی جنس کے آدمی یہ

پیٹیاں وصول کر کے خفیہ لیبارٹری میں پہنچا دیں گے اور کانوں کان خبر بھی نہ ہو گی" ...... کرنل راٹھور نے تفصیل کرتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ پلاننگ میرے خیال میں اس سے اچھی اور پلاننگ اور نہیں ہو سکتی" ...... ڈاکٹر گیانی سنگھ نے کہا اور سیٹھی نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب رہا اس کے مزید حفاظتی انتظامات کا مسئلہ تو اس ہم نے ڈبل سرکل کی تجویز سوچی ہے۔ بلیک ایجنسی براہ راست ترسیل پر کام کرے گی اور کرنل سیٹھی کی سپیشل ایجنسی بلیک کی نگرانی کرے گی۔ اس طرح معاملات قطعی بے داغ صورت مکمل ہو جائیں گے" ...... کرنل راٹھور نے کہا۔

"بالکل ٹھیک ہے۔ ایسا ہونا بھی چاہئے" ...... ڈاکٹر گیانی نے کہا۔

"تو یہ طے ہو گیا فائنل" ...... کرنل راٹھور نے کہا اور سیٹھی اور ڈاکٹر گیانی سنگھ دونوں نے حمایت میں یس کہا اور راٹھور کے چہرے پر مسکراہٹ تیرنے لگی۔

"گڈ اب ڈاکٹر گیانی سنگھ آپ بتائیں کہ حتمی طور پر آپ یور ڈبے کب ہمارے حوالے کریں گے" ...... کرنل راٹھور نے کہا

"کل رات بارہ بجے" ...... ڈاکٹر گیانی سنگھ نے جواب دیا

"او۔کے تو کل رات بارہ بجے میں آپ سے انہیں وصول کرا

اور آپ فارغ ہو جائیں گے" ...... کرنل راٹھور نے جواب دیا۔

"ہاں جب یورینیم بحفاظت کافرستان پہنچ جائے گی تو پھر میں یہ ساری مشینری اکھاڑ کر پیک کر کے اسے کافرستان شفٹ کر دوں گا"۔ ڈاکٹر گیانی سنگھ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"او۔کے ڈاکٹر آپ کام کریں ہم دونوں نے ابھی کچھ معاملات طے کرنے ہیں" ...... کرنل سیٹھی نے اٹھتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر گیانی سنگھ سر ہلاتے ہوئے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"ثاقب پراجیکٹ پر اب کیا صورت حال ہے" ...... کرنل سیٹھی نے کرنل راٹھور سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"وہاں ایک خوفناک حادثہ ظاہر کر کے اپنے آدمیوں کو میں نے نکال لیا ہے۔ بظاہر ان کی لاشیں ان کے لواحقین لے گئے ہیں۔ اب وہاں ہمارا کوئی آدمی موجود نہیں ہے لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو"۔ کرنل راٹھور نے حیران ہو کر کہا۔

"اس لئے کہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ جو لوگ سیاح کے روپ میں وہاں آئے تھے اور جنہیں تمہارے آدمیوں نے جیپ سمیت گہرائیوں میں دھکیل دیا تھا ان کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور وہ زندہ بچ گئے ہے" ...... کرنل سیٹھی نے کہا۔

"اوہ اوہ زندہ بچ گئے ہیں۔ وہ کیسے۔ مجھے تو موہن نے حتمی رپورٹ دی تھی کہ وہ مرگئے ہیں" ...... کرنل راٹھور نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" نہیں ایک اور جیپ پر موجود لوگوں نے یہ حادثہ ہوتے دیکھا انہوں نے پولیس کو اطلاع کر دی ۔ پھر پولیس انہیں ہسپتال لے پھر دو اور آدمی پولیس کے پاس پہنچے اور اس کے بعد حکومت کا ایمبولینس ہیلی کاپٹر انہیں اس مقامی ہسپتال سے دارالحکومت لے گو وہ بے ہوش تھے لیکن ہو سکتا ہے انہیں وہاں جا کر ہوش آجائے کرنل سیٹھی نے کہا۔

" لیکن یہ کس طرح معلوم ہوا کہ ان کا تعلق پاکیشیا سیکر سروس سے ہے "...... کرنل راٹھور نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" میرا مخبر پولیس کا آدمی ہے ۔ وہ بعد میں آنے والے دو میں ۔ ایک کو جانتا ہے "...... کرنل سیٹھی نے جواب دیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ میری ڈاکٹر گیانی سنگھ کو دی گئی رپورٹ درست ثابت ہوئی ۔ اگر ثاقاب پراجیکٹ سے فوری طور پر یورنیم نکالا جاتا تو ہمارا مشن ناکام ہو سکتا تھا "...... کرنل راٹھور نے کہا۔

" ہاں اور سنو تمہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں پوری طرح علم نہیں ہے ۔ یہ لوگ حد درجہ خطرناک ہیں ۔ اب جبکہ ثاقاب پراجیکٹ سے تمام یورنیم نکال لیا گیا ہے ۔ تم وہ سرنگ بند کر کے فوری طور پر گاؤں کا سیٹ اپ ختم کر دو ورنہ یہ لوگ وہاں تک پہنچ گئے تو پھر کسی بھی لمحے کچھ بھی ہو سکتا ہے "۔ کرنل سیٹھی نے مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

" تمہاری بات درست ہے ۔ اب اس گاؤں کی ویسے بھی ضرورت

نہیں رہی ۔ میرے آدمی وہ سرنگ بند کر رہے ہیں ۔ کل صبح تک وہ بند ہو جائے گی اس کے بعد ہم فوری طور پر گاؤں ختم کر دیں گے "۔ کرنل راٹھور نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" اوکے بس میں نے یہی کہنا تھا "...... کرنل سیٹھی نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

ختم شد

عمران سیریز میں انتہائی دلچسپ اور ہنگامہ خیز کہانی

ثاقب پراجیکٹ (حصہ دوم)

مصنف: مظہر کلیم ایم اے

• ۔ کیا عمران اور اس کے ساتھی ثاقب پراجیکٹ کی ہائی جیکنگ کو چیک بھی کر سکے یا

• ۔ کرنل راٹھور ۔ ایسا کافرستانی ایجنٹ جو ذہانت اور کارکردگی کے لحاظ سے عمران سے بھی کئی قدم آگے ثابت ہوا اور جس کے مقابل آکر عمران کو واضح شکست کا سامنا کرنا پڑا ___ کیسے ___ ؟

• ۔ وہ لمحہ ۔ جب عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہر راستہ بلاک کر دیا گیا ۔

• ۔ ثاقب پراجیکٹ ۔ جو عمران اور اس کے ساتھیوں کیلئے چیلنج بن کر رہ گیا مگر ۔

• ۔ عارف ہمدانی ۔ ایک ایسا پرائیویٹ سراغ رساں جو پاکیشیا کا شہری تو نہ تھا اسے پاکیشیا سے بے پناہ محبت تھی ___ ایک ایسا کردار ___ جو عمران معیار پر بھی پورا اترا ___ انتہائی دلچسپ اور منفرد کردار ۔

• ۔ کیا عمران اور اس کے ساتھی ثاقب پراجیکٹ کے حصول میں مکمل طور پر ناکام ہو گئے

• ۔ بے پناہ اور اعصاب شکن سسپنس ۔ تیز رفتار ایکشن اور مسلسل جان لیوا جدوجہد ۔ ایک ایسا ناول جو ہر لحاظ سے منفرد اور شاہکار ناول کہلانے کا حقدار ہے (شائع ہو گیا)

یوسف برادرز ۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور انتہائی منفرد ایڈونچر

سمان کارا

مصنف: مظہر کلیم ایم اے

ملوا ___ ایک بین الاقوامی تنظیم ___ جس نے عمران کے ملک
ایک اہم ترین فارمولا اڑا لیا اور عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو
نہ ہو سکا ۔

___ ایک جزیرہ جو ٹرانس اسکواڈ کا ہیڈ کوارٹر تھا اور جہاں ایسے
اظتی انتظامات تھے کہ اسے موت کا جزیرہ کہا جاتا تھا ۔

___ جہاں عمران اپنے ساتھیوں سمیت پہنچا تو قدم قدم پر
ان پر جھپٹتی رہی ۔

___ جہاں عمران اور اس کے ساتھی شکاریوں کے نرغے میں
ہوئے شکار کی مانند چھپتے پھر رہے تھے ۔ لیکن شکاریوں نے
ہر طرف سے گھیر رکھا تھا ۔

___ جہاں عمران اور اس کے ساتھیوں پر چاروں طرف سے
نی موت جھپٹ پڑی ۔

___ جہاں چلنے والی ہر گولی اور پھٹنے والے ہر بم کا نشانہ عمران

اور اس کے ساتھی تھے ۔

سان کارا ـــــ جہاں سے نکلنے کے لئے جب عمران اور اس کے

نے ایک ہیلی کاپٹر کا سہارا لیا تو اس ہیلی کاپٹر کو فضا میں

سے ہٹ کر دیا گیا اور ہیلی کاپٹر پرزوں میں تبدیل ہوگیا ۔

● ۔ وہ لمحہ ـــــ جب عمران نے مشن چھوڑ کر اپنی اور اپنے

جانیں بچانے کا فیصلہ کر لیا ۔ کیا عمران واقعی ایسا کر سکتا تھا ۔

● ۔ وہ لمحہ ـــــ جب تنویر جیسا شخص بھی برملا عمران کی صلاحیت

دینے پر مجبور ہوگیا ـــــ کیا واقعی ـــــ ؟

● ۔ کیا عمران اور اس کے ساتھی اپنے مشن میں کامیاب ہوئے

کیا عمران فارمولا واپس حاصل کر سکا ـــــ ؟

کیا سان کارا جزیرہ تباہ ہوگیا ـــــ یا ـــــ عمران اور

ساتھی ہی اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے ـــــ ؟

● ۔ انتہائی تیز رفتار اور انتہائی جان لیوا ایکشن ـــــ اعصاب شکن

سے پُر ہر لمحہ ـــــ لمحہ بہ لمحہ بدلتے ہوئے انتہائی حیرت انگیز

ایک ایسا ناول جو عمران سیریز میں
ایک یادگار حیثیت حاصل کر لے گا ۔

یوسف برادرز ۔ پاک گیٹ

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور منفرد انداز کا ایڈونچر

بلیک ہلز

مُصنف
مظہر کلیم ایم اے

ہلز ـــ یہودی ملک میں واقع ایسی پہاڑیاں جہاں عمران اور جولیا
کو گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا ۔

ہلز ـــ ایک ایسا مشن جس میں عمران کو بے بس کر کے اس پر
مشین پسٹل سے گولیوں کی بارش کر دی گئی ۔

ہلز ـــ ایک ایسا مشن جس میں جولیا نے اپنی زندگی کی سب سے خونی
جنگ لڑی ـــ ایک ایسی جنگ جس کا انجام یقینی موت تھا ۔ ؟

ہم ـــ ایک ایسی یہودی عورت جو مسلمان ہوگئی تھی اور پھر اس نے عمران
اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی خاطر ایسی ہولناک جدوجہد کی کہ عمران سمیت
پوری پاکیشیا ٹیم ششدر رہ گئی ۔

راکو ـــ ایک ایسا یہودی ایجنٹ جس نے میزائل گن سے وہ عمارت ہی راکھ
کا ڈھیر بنا دی جس میں عمران اور پوری سیکرٹ سروس یقینی طور پر موجود تھی
کیا عمران اور اس کے ساتھی بھی ختم ہوگئے یا ـــ ؟

کرنل کارسٹن ـــ ایک ایسا یہودی ایجنٹ جس نے عمران اور اس کے ساتھیوں
کو اس طرح گھیر لیا کہ وہ اپنی جانیں بچانے کے لئے چوہوں کی طرح بلوں
میں چھپتے پھرے ـــ انتہائی حیرت انگیز کردار

انتہائی دلچسپ اور منفرد کرداروں پر مشتمل ایسی کہانی جو مدتوں یاد رہے گی ۔

یوسف برادرز ۔ پاک گیٹ مُلتان

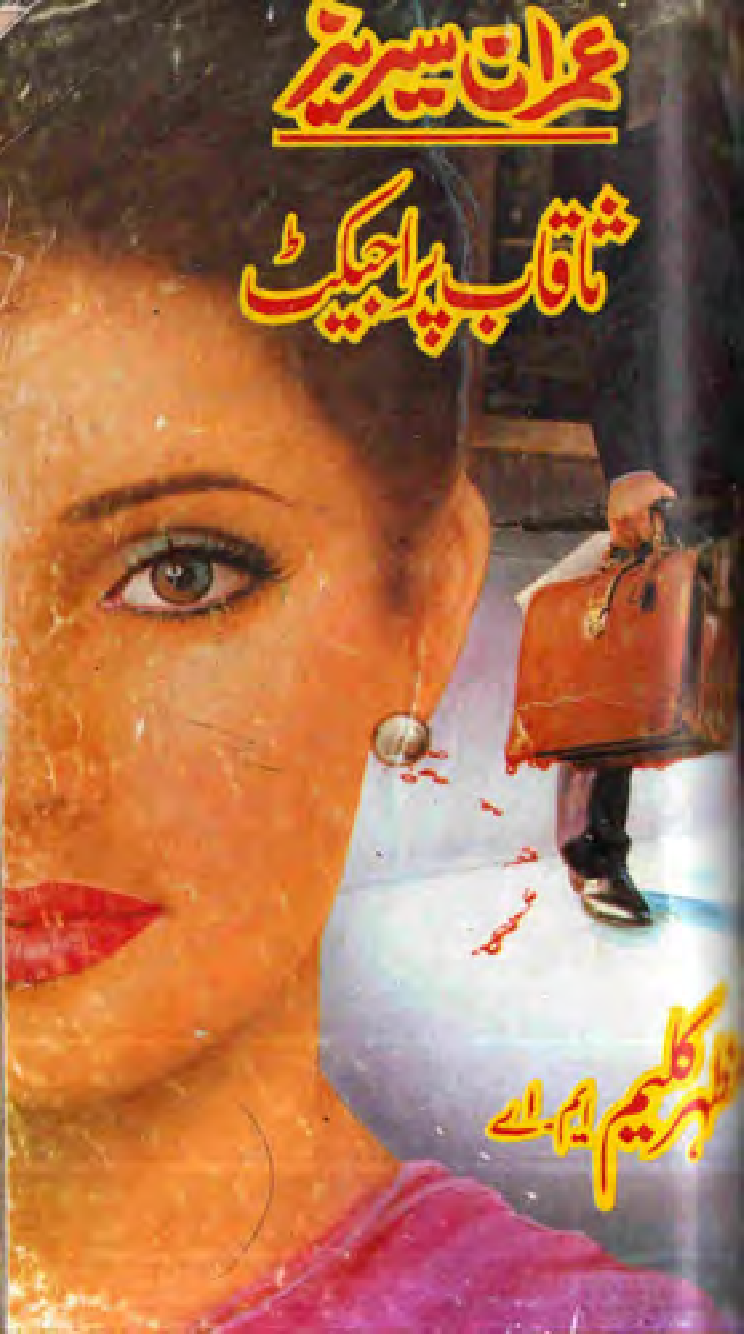
عمران سیریز
ثاقب پراجیکٹ
مظہر کلیم ایم اے

چند باتیں

محترم قارئین ۔ سلام مسنون ۔ "ثاقاب پراجیکٹ" کا دوسرا اور
ری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے ۔ مجھے یقین ہے کہ آپ اس منفرد
چھوتے انداز میں لکھی گئی کہانی کا یہ حصہ پڑھنے کے لئے انتہائی بے
ہوں گے ۔ لیکن اگر اس سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے
ابات بھی ملاحظہ کر لیں تو یقیناً اس کہانی کا لطف دوبالا ہو جائے گا۔
علی پور سے صفدر حسین سیال صاحب لکھتے ہیں ۔ "آپ کے ناول
یے تو مجھے بے حد پسند ہیں لیکن وہ ناول جن میں سسپنس عروج پر ہو
لے زیادہ پسند آتے ہیں آپ کا ناول "سپیشل سپلائی" بھی اس انداز کا
لاول ہے اور یہ ناول لکھ کر آپ نے واقعی ثابت کر دیا ہے کہ بیک
وقت آپ صرف ایکشن پر ہی مشتمل ناول نہیں لکھتے بلکہ سسپنس پر
مبنی شاہکار ناول بھی تخلیق کر سکتے ہیں ۔ البتہ ایک نئی بات پہلی بار
سامنے آئی ہے کہ اس ناول میں آپ نے سیکرٹ سروس کے ایک فارن
ایجنٹ کو ہلاک کرا دیا ہے ۔ حالانکہ اس سے پہلے سیکرٹ سروس سے
براہ راست متعلق کوئی آدمی اس طرح ہلاک نہ ہوا تھا ۔ کیا یہ اس
بات کا اشارہ ہے کہ اب سیکرٹ سروس اور اس سے متعلقہ افراد کی
ہلاکتیں شروع ہونے والی ہے ۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے "۔
محترم صفدر حسین سیال صاحب ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا

بے حد شکریہ ۔ ایکشن اور سسپنس دونوں ہی جاسوسی ادب
ہیں ان میں کمی بیشی کہانی اور کرداروں کی کارکردگی سے
ہے ۔یہی وجہ ہے کہ کسی ناول میں آپ کو ایکشن زیادہ اور تیز
ہے اور کسی میں سسپنس کا غلبہ ۔جہاں تک سیکرٹ سروس کے
ایجنٹ کی ہلاکت اور اس سے آپ کا یوں سیکرٹ سروس اور
متعلقہ افراد کی طرف اشارے کا تعلق ہے تو کسی ایک فارن ایجنٹ
ہلاکت سے آپ نے اپنے ذہن میں جو نقشہ قائم کر لیا ہے اور جس
چینی کا اظہار آپ نے کیا ہے اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ شاید
اس انتظار میں بیٹھے ہیں کہ یہ لوگ کب مرتے ہیں اور آپ کو
ملتا ہے ۔اگر ایسی بات ہے تو آپ کی مثال اس نوجوان جیسی ہے
نے گاؤں کے نمبردار کی موت پر گاؤں کے افراد کی گنتی شروع کر
لیکن اس کے عقلمند باپ نے اسے سمجھایا کہ بیٹے سارا گاؤں
جائے تب بھی تم نمبردار نہیں بن سکتے ۔اس لئے تم اس گنتی کے
میں نہ پڑو۔امید ہے آپ سمجھ گئے ہوں گے ۔

ڈسکہ سے محمد اقبال صاحب لکھتے ہیں ۔"آپ کے ناول ہر لحاظ
دلچسپ اور معیاری ہوتے ہیں ۔لیکن گذشتہ کچھ عرصہ سے آپ
ناولوں سے ایکشن ،مزاح اور سسپنس غائب ہوتا جارہا ہے ۔کیا
کی وجہ یہ تو نہیں کہ جاسوسی ادب پر اب صرف آپ کی اجارہ داری
گئی ہے "۔

محترم محمد اقبال صاحب ۔خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے
جہاں تک ناولوں میں ایکشن ،مزاح اور سسپنس کے غائب
تعلق ہے تو میں اس سلسلے میں کیا کہہ سکتا ہوں ۔آپ نے خود
ہے کہ ناول ہر لحاظ سے دلچسپ اور معیاری ہوتے ہیں ۔ کیا ان
بنیادی چیزوں کے غائب ہو جانے کے باوجود بھی جاسوسی ناول
سے معیاری اور دلچسپ ہو سکتے ہیں ۔اس کا فیصلہ آپ نے خود
جہاں تک اجارہ داری کا تعلق ہے ۔تو محترم ادب پر اجارہ
کا تو تصور ہی غلط ہے ۔ادب تو تخلیق کا دوسرا نام ہے اور تخلیق پر
ں اجارہ داری نہیں ہو سکتی ۔امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے

ہاولپور سے سید آصف اقبال بخاری صاحب لکھتے ہیں ۔"آپ کے
مجھے اور میرے دوستوں کو بے حد پسند ہیں ۔خاص طور پر "ہاٹ
سلسلہ تو بے مثال ثابت ہوا ہے ۔ایک بات کی وضاحت کے
اہ رہا ہوں کہ آپ نے اپنے ناول "تھرڈ فورس" کے پیش لفظ
ٹ سائنس کی تشریح کرتے ہوئے اس میں علم کیمیا کو بھی
لیا ہے اور ساتھ ہی علم کیمیا کی تشریح کرتے ہوئے اسے سونا
علم لکھا ہے ۔حالانکہ علم کیمیا یعنی کیمسٹری تو انتہائی وسیع علم
ے صرف سونا بنانے تک کیسے محدود کیا جا سکتا ہے ۔امید ہے
جواب دیں گے "۔

سید آصف اقبال بخاری صاحب ۔ خط لکھنے اور ناول پسند
کا بے حد شکریہ ۔آپ کی بات درست ہے کہ علم کیمیا واقعی بے

حد وسیع علم ہے لیکن آپ نے شاید اکلٹ سائنس کی تشریح پر غو
کیا۔ جو علم کیمیا اکلٹ سائنس کے زمرے میں آتا ہے صرف
تک اسے سونا بنانے کا علم کہا جاتا ہے۔ جس علم کیمیا کا ذکر
کیا ہے وہ اکلٹ سائنس کے زمرے میں ہی نہیں آتا امید ہے
وضاحت ہو گئی ہو گی۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم اے

مران نے جیپ روکی اور پھر اچھل کر وہ نیچے اتر آیا۔ اس کے ساتھ
جیپ میں موجود چوہان۔ صدیقی اور خاور بھی نیچے اتر آئے تھے ان کی
کے سامنے پاکیشیا کا اہم ترین معدنی پراجیکٹ ثاقاب موجود تھا
س وقت ویران اور اجڑا ہوا سا دکھائی دے رہا تھا۔ دو آدمی
اجیکٹ پر موجود تھے۔ ان کے علاوہ اور کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔
ان آگے بڑھا تو وہ دونوں آدمی تیزی سے ان کی طرف آئے۔
جی صاحب آپ کون ہیں "...... ان میں سے ایک نے حیرت
ے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔
ہمارا تعلق سپیشل سروسز سے ہے۔ یہاں ہمارے آدمی پہلے آئے
ئے ان کی جیپ کو حادثہ پیش آ گیا تھا۔ ہم اسی سلسلے میں یہاں آئے
ہیں "...... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔
جناب ہم دونوں تو کل یہاں پہنچے ہیں۔ یہاں پہلے سیکورٹی کا جو

عملہ تھا۔ ان پر قبائلیوں نے اچانک رات کو حملہ کر دیا اور وہ
میں مارے گئے۔ پولیس نے یہاں آکر تحقیقات کی اور پھر ان کی
ان کے ورثا آکر لے گئے۔ اس کے بعد حکومت نے ہم دونوں
بھجوایا ہے "........ اسی آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام کیا ہے "........ عمران نے پوچھا۔

"جی میرا نام افضل خان ہے اور یہ میرا ساتھی ہے۔ رحیم
دونوں کا تعلق ماونٹ رجمنٹ فورس سے ہے۔ ہمارا ہیڈ کو
سے پاکیشیا آران سرحد پر واقع ایک شہر کھاٹو میں ہے
خان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"حملہ کن لوگوں نے کیا تھا اور کیوں ۔یہاں کیا چیز ہے۔
وجہ سے حملہ ہوا "........ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا

"معلوم نہیں جناب ویسے تو یہاں سوائے ان مشینوں کے
نہیں ہے اور یہ مشینیں کوئی لے نہیں جا سکتا۔ ویسے ایک
مجھے بتایا ہے کہ حملہ آوروں کا تعلق یہاں سے قریب ایک گاؤ
سے تھا۔ اس نے ان لوگوں کو سونار سے آتے خود دیکھا تھا ہو سکتا
یہاں رہنے والے شہری لوگوں نے وہاں کی کسی لڑکی کو اغوا کر
جس کے نتیجے میں یہ حملہ ہوا ہو۔ یہ شہری لوگ یہاں کے رسم
سے واقف نہیں ہوتے اس لئے اکثر ایسے حادثے ہو جاتے
افضل خان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ سونار گاؤں کہاں ہے "........ عمران نے چونک کر پوچھا

یہاں سے تھوڑے فاصلے پر ہے۔ نیا گاؤں ہے۔ پہلے تو موجود نہ تھا
جانی قبیلے نے اسے آباد کیا ہے۔ سوجانی قبیلہ ان پہاڑوں کا خانہ
قبیلہ ہے۔ جہاں پانی ملے یہ لوگ وہاں گاؤں بنا لیتے ہیں "۔ اس
یم خان نے جواب دیا۔

نیا گاؤں ۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ نیا گاؤں ہے اور سوجانی قبیلے
ہے "...... عمران نے پوچھا۔

جی میں انہی علاقوں کا رہنے والا ہوں ۔ مجھے معلوم ہے کہ کہاں
انا گاؤں ہے اور کہاں نیا۔ ویسے یہاں یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔
گاؤں بنتے بھی رہتے ہیں اور ختم بھی ہوتے رہتے ہیں ۔ ویسے یہ
گاؤں نہیں ہوتے ۔ عارضی گاؤں ہوتے ہیں "........ رحیم خان
ب دیتے ہوئے کہا۔

کیا تم اس گاؤں میں گئے ہو "........ عمران نے پوچھا۔

جی نہیں بس سنا ہے۔ میرے علاقے کا ایک آدمی وہاں ہیڈ کوارٹر
اس نے بتایا تھا "........ رحیم خان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

کیا تم ہماری رہنمائی اس گاؤں تک کر سکتے ہوں "........ عمران

جی ہاں کیوں نہیں میں حاضر ہوں "........ رحیم خان نے جواب
ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے۔ آؤ ہمارے ساتھ "........ عمران نے کہا اور واپس
ا گیا۔ کیونکہ یہاں مزید دیکھنے والی کوئی چیز بھی نہ تھی اور تھوڑی دیر

بعد ان کی جیپ تیزی سے پہاڑی راستوں پر بڑھی چلی جارہی تھی
ایک گھنٹے کے سفر کے بعد وہ ایک جگہ پہنچ گئے یہ ایک چھوٹی سی
وادی تھی ۔ جو مین روڈ سے کافی اندر تھی ۔ وہاں لکڑی کے بنے
دس بارہ جھونپڑے موجود تھے لیکن وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔
اور اس کے ساتھی نیچے اترے ۔

" یہ گاؤں اکھاڑ لیا گیا ہے جناب "......... رحیم خان نے ا
دیکھتے ہوئے کہا۔

" وہ کیسے ۔ یہ جھونپڑے تو موجود ہیں "......... عمران نے کہا

" جناب جھونپڑوں کے دروازے غائب ہیں ۔ یہ لکڑی اور گھا
یہاں عام مل جاتا ہے ۔ البتہ دروازے ٹھوس لکڑی کے بنائے
ہیں ۔ وہ ساتھ لے جائے جاتے ہیں تاکہ کسی اور جگہ گاؤں بنایا جا
ان دروازوں کے غائب ہونے سے ہی پتہ چل جاتا ہے کہ گاؤں
لیا گیا ہے اور یہاں کے رہنے والے کسی اور جگہ کوچ کر گئے ہیں
رحیم خان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر
دیا۔

" عمران صاحب یہاں سے بھاری ٹرکوں کے آنے جانے
نشانات موجود ہیں "......... اچانک ایک طرف کھڑے چوہان نے کہا

" بھاری ٹرکوں کے کہاں "......... عمران نے چونک کر پوچھا
اس کے ساتھ ہی وہ چوہان کی طرف بڑھ گیا ۔ چوہان ان سے کچھ
ایک چٹان کے پاس کھڑا تھا۔ عمران کے ساتھی بھی عمران کے

لئے ۔ وہاں واقعی ایسے نشانات موجود تھے جیسے یہاں سے
گزرتے رہے ہوں ۔

ہاں گئے ہیں ادھر تو کوئی راستہ بھی نہیں ہے "......... عمران
یش بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ آگے بڑھنے لگا۔
ک کافی تعداد میں لگتے ہیں "......... صدیقی نے کہا اور عمران
ت میں سر ہلا دیا ۔ ٹرکوں کے ٹائروں کے مدھم سے نشانات
جا کر ختم ہو گئے ۔ آگے ٹھوس چٹانیں تھیں ۔ اسی لمحے عمران
ں نے ایک چٹان کے اوپر پڑی ہوئی مٹی کو ہاتھ سے سمیٹ کر
اور پھر اسے ہتھیلی پر رکھ کر غور سے دیکھنے لگے ۔

یورنیم اوہ اوہ ۔ یہاں سے غیر صاف شدہ یورنیم نکالا گیا ہے ۔ اس
میں اس کے ذرات موجود ہیں "......... عمران نے کہا اور اس کے
ساتھی بھی چونک پڑے ۔

ناور جیپ سے بڑا بیگ اٹھا لاؤ "......... عمران نے خاور سے کہا اور
تیزی سے واپس مڑ گیا۔

صاحب میں جاؤں مجھے پیدل کیمپ جانا پڑے گا اور جاتے جاتے
ات ہو جائے گی "......... رحیم خان نے کہا۔

ہاں تم جاؤ تمہارا بے حد شکریہ "......... عمران نے کہا اور رحیم
سلام کر کے واپس مڑ گیا۔ خاور سیاہ رنگ کا بڑا سا بیگ لے آیا اور
نے اسے لا کر عمران کے سامنے رکھ دیا۔ عمران نے بیگ کی زپ
اور اس کے اندر سے ایک چھوٹی سی مشین نکال کر اس نے ایک

چٹان پر رکھی اور اسے آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ مشین پر
چھوٹے بلب جل اٹھے اور اس پر موجود دو ڈائلوں پر سوائیاں
کرنے لگیں۔ عمران بلبوں کے نیچے موجود چھوٹی چھوٹی نابیں
اور پھر اچانک مشین میں سے تیز سیٹی کی آواز سنائی دی اور
ہاتھ ہٹالئے اور غور سے ڈائلوں کو دیکھنے لگا۔ اس کے ہو
ہوئے تھے اور پھر اس نے بیگ میں سے ایک چوکور ڈبہ نکالا
کے ساتھ منسلک تار کو اس نے اس مشین کے ساتھ اٹیچ
دوسرے لمحے ڈبے کی سطح پر ایک چھوٹی سی سکرین روشن ہو
اس پر سرخ رنگ کے نمبر تیزی سے تبدیل ہوتے دکھائی دیئے
نمبر رک گئے اور عمران نے ایک لمحہ ان نمبرز کو غور سے دیکھا
ڈبے کی تار ہٹا کر اس نے مشین بھی آف کر دی۔

"کیا ہوا عمران صاحب"...... چوہان نے کہا۔

"یہاں پہلے یورنیم موجود تھی لیکن اب یہاں یورنیم کی
مقدار موجود ہے۔ تمام یورنیم نکال لی گئی ہے"......
ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"نکال لی گئی ہے۔ لیکن کیسے۔ یہاں تو کوئی مشینری نظر
رہی"...... دوسرے ساتھیوں نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھتے
کہا۔

"تم لوگ چیک کرو یہاں ضرور کوئی سرنگ بنائی گئی ہو گی
جگہ میرے خیال میں ثاقب پراجیکٹ کے عین نیچے ہے۔ ہمیں

ی وجہ سے چکر کاٹ کر یہاں تک آنا پڑا ہے"...... عمران
کہا اور اس کے ساتھی سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھ گئے جب کہ عمران
اور ڈبے کو دوبارہ بیگ میں رکھنے لگا۔

عمران صاحب یہاں واقعی سرنگ لگائی گئی ہے۔ یہ دیکھیں"۔
کچھ فاصلے سے خاور کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران تیزی
طرف کو بڑھ گیا۔

ہاں اور اسے بعد میں بھر دیا گیا ہے"...... عمران نے ایک بہت
نان پر کٹاؤ کے نشانات دیکھ کر کہا۔

میرا خیال ہے۔ اگر ان پتھروں کو ہٹا دیا جائے تو سرنگ کھل
ساری سرنگ تو بھری بھی نہیں جا سکتی"...... صدیقی نے

ٹھیک ہے ہمیں پوری طرح چیک کر لینا چاہئے"...... عمران
کہا اور پھر ان سب نے مل کر اس کٹاؤ کے اندر چنے ہوئے پتھر
شروع کر دیئے تقریباً ایک گھنٹے کی شدید محنت کے بعد آخر کار وہ
کا دہانہ کھولنے میں کامیاب ہو ہی گئے۔ سرنگ خاصی بڑی تھی
کے اندر ریل کی پٹڑی بھی باقاعدہ بچھی ہوئی تھی۔

ٹارچیں لے آؤ جیپ سے"...... عمران نے کہا اور چوہان اور
دونوں واپس مڑ کر جیپ کی طرف دوڑ پڑے۔

کا مطلب ہے عمران صاحب یہاں کوئی گہری سازش ہوئی
خاور نے کہا۔

" ہاں اب مجھے کسی حد تک اس سازش کا اندازہ ہو
دراصل پاکیشیا کا انتہائی اہم معدنی پراجیکٹ ثاقاب کو کافر
باقاعدہ ہائی جیک کیا ہے ۔ یہ سرنگ اس بات کا ثبوت ہے
دوسری بات بھی حتمی ہے کہ جب صفدر اپنے ساتھیوں
پہنچا تو دہاں موجود لوگ کافرستانی تھے ۔ انہوں نے یقیناً ان کی
آتے ہوئے دور سے دیکھ لیا ہو گا اور پھر جیپ سمیت ان کے
کوشش بھی اسی لئے کی گئی ہو گی کہ وہ دوبارہ نہ آسکیں ۔
یہاں سرنگ کے اندر یورنیم نکالنے کے لئے مشینیں کام کر
گی اور ان کے چلنے کی وجہ سے سارے علاقے میں تھرتھراہٹ
ہوتی ہو گی "........ عمران نے کہا اسی لمحے چوہان اور صدیقی
ٹارچیں لے کر واپس آگئے اور پھر ٹارچیں روشن کر کے وہ سر
داخل ہو گئے ۔ سرنگ خاصی طویل تھی اور انسانی کاوش کا
اور پھر وہ ایک ایسی جگہ پہنچ گئے جہاں بہت بڑا خلا تھا ۔ عمران
کو دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہاں سے یورنیم نکالی گئی ہے ۔ وہاں
کی فٹنگ کے آثار موجود تھے ۔

" یہ غیر صاف شدہ یورنیم ٹرکوں پر لاد کر یہاں سے لے
ہے اور جس طرح کچھ مقدار کسی ٹرک سے نیچے چٹان پر گری
کا مطلب ہے کہ اسے کھلے عام لے جایا گیا ہے اور اس
مواد زیادہ دور نہیں لے جایا جا سکتا اور نہ ہی اس حالت میں
پار کر سکتے ہیں "........ عمران نے واپس مڑتے ہوئے کہا ۔

پ کا مطلب ہے ۔ یورنیم صاف کرنے کی کوئی خفیہ لیبارٹری
یہاں موجود ہے "........ خاور نے چونک کر کہا ۔
یہاں نہیں ۔ لیکن یہاں سے دور بھی نہیں ہو سکتی ۔ یہاں قریب
لئے نہیں کہ یورنیم لے جانے کے لئے باقاعدہ ٹرک استعمال کیے
ہیں ۔ اگر یہ لیبارٹری قریب ہوتی تو ٹرک استعمال کرنے کی
ت نہ پڑتی ۔ ویسے بھی ان ویران پہاڑی علاقے میں اتنی بڑی خفیہ
ری اتنی جلدی قائم نہیں ہو سکتی ۔ یہ کام البتہ کسی شہری علاقے
یا جا سکتا ہے ۔ جہاں کوئی بھی الگ تھلگ عمارت کرائے پر لے
فرید کر لیبارٹری بنائی جا سکتی ہے "........ عمران نے کہا اور اس
اتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے ۔

سرنگ سے باہر آکر وہ سب جیپ کی طرف بڑھنے لگے ۔ راستے میں
سیاہ بیگ صدیقی نے اٹھا لیا ۔ عمران نے جیپ سے ایک بڑا سے
اور اسے چٹان پر پھیلا کر وہ اسے غور سے دیکھنے لگا ۔
" یہ ہے ثاقاب پراجیکٹ "........ عمران نے نقشے پر لگے ہوئے
ے پر انگلی رکھتے ہوئے کہا ۔
ہاں یہی ہے "........ چوہان نے کہا ۔
یہاں سے قریبی بڑے قصبے تین ہیں ۔ ایک تو یہ راگی ۔ دوسرا یہ
وکی اور تیسرا یہ ہے پرانشو "........ عمران نے مختلف سمتوں
باری باری انگلی رکھتے ہوئے کہا ۔
لیکن عمران صاحب یہ تو چھوٹے چھوٹے قصبے ہیں ۔ آپ نے دیکھا

ہو گا کہ ان پر چھوٹے قصبے ہونے کا خصوصی نشان بھی
جب کہ اس قسم کی لیبارٹری تو کسی بڑے شہر میں ہو سکتی
صدیقی نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ لیکن بڑا شہر تو یہ کھاٹو
سرحد پر۔ اوہ اوہ واقعی یہی ہو گا۔ وہاں لیبارٹری بھی بن
وہاں سے صاف شدہ یورنیم آران سمگل کی جا سکتی ہے ۔
اسے کافرستان لے جایا جا سکتا ہے۔ او۔کے اب ہمیں
ہو گا"۔ عمران نے کہا اور پھر چند لمحے غور سے نقشہ دیکھ کر
نقشہ رول کیا اور جیپ کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے
گہری سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"عمران صاحب کسی ٹرک اڈے سے ان ٹرکوں کے
کیوں نہ معلومات حاصل کر لی جائیں۔ اس طرح ہم کنفرم
گے"...... چوہان نے کہا۔

"ہاں یہ ضروری ہے"...... عمران نے کہا اور جیپ کی
سیٹ پر بیٹھ گیا سائیڈ سیٹ پر چوہان بیٹھا ہوا تھا۔

"چوہان تم نقشہ کھول لو۔ تاکہ راستے کی نشاندہی ہوتی
ہم اس رحیم خان کو نہ بھیج دیتے تو وہ زیادہ آسانی سے ہماری
سکتا تھا"۔ عمران نے جیپ کو موڑ کر واپس لے جاتے ہوئے

"تو اسے واپس جا کر پھر ساتھ لے لیتے ہیں"...... چوہان

"نہیں وہاں تک جانے اور پھر واپس آنے میں خاصا وقت

عمران نے جیپ کو تیزی سے دائیں طرف موڑتے ہوئے کہا
پہاڑی سڑک پر سفر کرتے ہوئے تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ ایک
پر پہنچ گئے جہاں کئی ٹرک کھڑے تھے۔ وہاں ہوٹل بنا ہوا
مران نے جیپ روکی اور ایک طرف بیٹھے ہوئے دو ٹرک
روں کی طرف بڑھ گیا۔ جو کھانا کھانے میں مصروف تھے۔

السلام علیکم"...... عمران نے قریب جا کر کہا۔

وعلیکم السلام"...... دونوں نے چونک کر جواب دیا اور پھر وہ
ٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

بیٹھیں ہمارا تعلق حکومت سے ہے۔ ہم نے آپ سے چند
لینی ہیں"...... عمران نے کہا اور انہوں نے اثبات میں سر
یے انہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو کھانے کی پیش کش
یکن عمران نے انکار کر دیا اور پھر ان سے تھوڑی سے گفتگو کے
ران کو اندازہ ہو گیا کہ ٹرک صرف کھاٹو سے ہی بک کیے جا سکتے
ر کوئی ایسا قصبہ نہیں ہے جہاں سے ٹرکوں کی بکنگ ہو سکے اور
ان کا شکریہ ادا کر کے وہاں سے روانہ ہو گیا۔ اب اسے مکمل
ہو گیا تھا کہ ثاقاب پراجیکٹ کی غیر صاف شدہ یورنیم کھاٹو شہر
جائی گئی ہے۔

سیب کی پیٹیوں سے لدا ہوا ٹرک خاصی تیز رفتاری سے پہاڑی پر آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اس سڑک پر کافی ٹریفک تھی۔ زیادہ تعداد ٹرکوں کی تھی۔ بڑی بڑی مونچھوں اور کرخت چہرے ڈرائیور اس طرح اطمینان سے اس خطرناک سڑک پر ٹرک جیسے وہ کسی خطرناک پہاڑی سڑک کی بجائے وسیع و عریض میں ٹرک چلا رہا ہو۔ ٹرک کی رفتار بھی کافی تیز تھی اور ڈرائیور یہ تنگ موڑوں پر بھی کم نہ کرتا تھا۔ ڈرائیور کے ساتھ والی کرنل راٹھور بیٹھا ہوا تھا۔ جب کہ کرنل سیٹھی کلینر بنا ٹرک کی سمت موجود تھا۔ اس کے جسم پر کلینروں جیسا میلا سا لباس چہرے پر بھی گریس اور موبل آئل کے نشانات اس طرح موجود جیسے اس کی ساری عمر ٹرک کی کلینری کرتے ہوئے گزر گئی ہو۔ میں نصب ٹیپ پر مقامی گلوکارہ کا گانا خاصی اونچی آواز میں بج رہا تھ

"ٹرک آہستہ چلاؤ مسٹر"...... اچانک کرنل راٹھور نے سخت لہجے میں ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ صاحب پریشان مت ہو۔ الف خان آہستہ ٹرک چلا ہی نہیں جانتا۔ ہمیں بیس سال ہو گئے ہیں اس سڑک پر ٹرک چلاتے ہوئے"۔ ڈرائیور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں آہستہ چلاؤ۔ میں کہہ رہا ہوں آہستہ چلاؤ"...... کرنل راٹھور نے غصیلے لہجے میں کہا تو ٹرک ڈرائیور نے رفتار آہستہ کی اور پھر ایک کھلی جگہ اس نے سائیڈ پر کر کے ٹرک روک دیا۔

"الف خان ٹرک آہستہ نہیں چلا سکتا۔ تم اپنا مال اتار لو اور کسی اور پھٹیچر ٹرک پر رکھ کر لے جاؤ"...... ٹرک ڈرائیور نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے عقبی طرف موجود کرنل سیٹھی بھی اتر کر سامنے آ گیا۔

"کیا بات ہے۔ ٹرک کیوں روکا ہے تم نے"...... کرنل سیٹھی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارا ساتھی صاحب مجھے یعنی الف خان کو کہہ رہا ہے کہ میں یعنی الف خان ٹرک آہستہ چلاؤں۔ میں ایسا نہیں کر سکتا۔ یہ الف خان کی توہین ہے۔ تم اپنا مال اتارو۔ میں اب تمہارا مال نہیں لے جا سکتا۔ اپنی رقم مجھ سے واپس لے لو"...... ڈرائیور نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اچھا اچھا تم جس قدر جی چاہے تیز چلاؤ۔ اب میں کچھ نہیں کہوں گا"...... کرنل راٹھور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ یہ ہوئی ناں بات "........ الف خان نے خوش ہوئے کہا اور ایک جھٹکے سے ٹرک آگے بڑھادیا۔ کرنل سیٹھی مشکل سے دوڑ کر ٹرک پر چڑھا اور ٹرک کی رفتار پہلے سے بھی زیا ہو گئی۔ لیکن اب کرنل راٹھور ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اصل فکر یورنیم کے ان پچاس ڈبوں کی تھی جو سیبوں کی پیٹیوں رکھے ہوئے تھے۔ اسے خطرہ تھا کہ اگر ایکسیڈنٹ ہو گیا تو ساری ضائع ہو جائے گی لیکن ڈرائیور نے جس طرح اکھڑپن کا ثبوت دیا اس سے وہ خاموش ہو گیا تھا۔ پھر تقریباً چار گھنٹوں کے طویل او رفتار سفر کے بعد آخر کار وہ سرحد پر پہنچ گئے۔

"تم کچھ مت بولنا صاحب"........ الف خان نے کرنل راٹھو کہا اور کرنل راٹھور نے اثبات میں سرہلادیا۔ سرحد پر دونوں میں دور دور تک خاردار تار کی باڑ جاتی ہوئی دکھائی دے رہی درمیان میں ایک بڑے سے حصے کے درمیان لوہے کا راڈ لگا ہوا دونوں اطراف میں کمرے تھے۔ جن میں ایک کمرے کے باہر کے مسلح افراد اور دوسری طرف آران کے مسلح افراد موجود تھے۔ کی ایک طویل قطار موجود تھی۔ الف خان نے بھی ٹرک اس قطار پیچھے روک دیا۔ دونوں ملکوں کے آفیسر کاغذات چیک کرتے ٹرک کے اوپر چڑھ کر مخصوص مشینوں کے ذریعے اسلحہ چیک کر اور پھر راڈ ہٹا کر ٹرک کو آگے جانے کی اجازت دے دی جاتی جب سے آگے والا ٹرک سرحد کراس کر جاتا تو دوسرا ٹرک آگے بڑھ

طرح قطار کھسکتی چلی جا رہی تھی۔ کرنل راٹھور خاموش بیٹھا ہوا لیکن اس کا دل بری طرح دھڑک رہا تھا کیونکہ یہ ان کے اس قدر مشن کا ایک لحاظ سے آخری اور انتہائی اہم مرحلہ تھا۔ اگر وہ اسے وبی پار کر جاتے تو ایک لحاظ سے ان کا یہ عظیم مشن مکمل ہو جاتا وقت ایک لحاظ سے اس ٹرک کے اندر پاکیشیا کا عظیم ترین معدنی پراجیکٹ لدا ہوا موجود تھا۔ اتنی بڑی دولت کہ جس کا تصور بھی کیا جا سکتا تھا۔ پاکیشیا کا مستقبل جسے وہ چرا کر لے جا رہے تھے۔ آہستہ آہستہ بڑھتا چلا جا رہا تھا اور جیسے جیسے ٹرک آگے بڑھ رہا تھا نل راٹھور کا دل اور زیادہ تیزی سے دھڑکنے لگ جاتا تھا۔ گو اسے لوم تھا کہ وہ اطمینان اور آسانی سے یہ مرحلہ پار کر جائیں گے لیکن کے باوجود ایک نامعلوم سا خوف تھا جس نے اسے گھیر لیا تھا۔ پھر وقت بھی آگیا جب ٹرک سب سے آگے پہنچ گیا۔

"یہ لیجئے جناب کاغذ دیکھ لیجئے۔ عینک لگا کر "........ الف خان نے کاپی باہر نکال کر آفیسر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"تمہارے کاغذ تو مجھے حفظ ہو گئے ہیں الف خان یہ کون ہے۔ ے ساتھ کوئی نئی شکل ہے "........ آفیسر نے غور سے کرنل کو دیکھتے ہوئے کہا۔ جس نے مقامی لباس پہن رکھا تھا۔

"اپنا برادر ہے صاحب ہم اسے اپنے ساتھ سیر پر لے جا رہا ہے۔ شہر ایا ہے "........ الف خان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا ٹھیک ہے۔ خوب اچھی طرح سیر کرانا "........ آفیسر نے

مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے کاپی کھول کر ایک نظر اور واپس الف خان کے ہاتھ میں دے دی ۔ کرنل راٹھور نے دیکھا کہ کئی سپاہی عقبی طرف ٹرک پر چڑھ گئے تھے ۔ پھر سپاہی نیچے اترے اور آفیسر نے ان کی طرف سے او ۔ کے کا اشارہ ملتے ہی ٹرک کو بڑھنے کا کہا اور الف خان نے مسکراتے ہوئے ٹرک آگے بڑھا دیا کے ساتھ ہی کرنل راٹھور نے بھی اطمینان کا ایک طویل سانس راڈ ہٹتے ہی ٹرک ہوا کے تیز جھونکے کی طرح سرحد کراس کر کے بڑھتا چلا گیا ۔

"ہم نے اس لئے شہر کا نام لیا تھا کہ بڑا صاحب تم سے بات کر اسے شک نہ پڑتا ۔ کیونکہ تم مقامی لہجے میں بات نہیں کر سکتے ۔ لہجے میں بات کرتے ہو "...... الف خان نے مسکراتے ہوئے کر راٹھور سے مخاطب ہو کر کہا ۔

" ہاں تم واقعی بے حد ذہین آدمی ہو "...... کرنل راٹھور مسکراتے ہوئے کہا اور الف خان خوش ہو کر بے اختیار کوئی گیت گنگنانے میں مصروف ہو گیا ۔ دو گھنٹے کی مزید تیز رفتار ڈرائیو کے بعد الف خان نے ٹرک کی رفتار آہستہ کی اور اسے ایک سا جاتی ہوئی سڑک پر موڑ دیا ۔ یہ سڑک کافی دور جا کر ایک موڑ مڑ پھر ایک پہاڑی وادی کے اندر بنے ہوئے ایک لکڑی کے بڑے کیبن کے سامنے پہنچ کر روک دیا ۔ کیبن کا گیٹ بند تھا اور کیبن و لگتا تھا ۔ ٹرک رکتے ہی کرنل راٹھور نیچے اتر آیا ۔ عقبی طرف سے کر

سیٹھی بھی نیچے آ گیا ۔ اس نے ٹرک کا عقبی حصہ کھول دیا تھا ۔ کرنل ٹھور نے جیب سے ایک چھوٹا سا باکس نکالا اور اس کی سائیڈ پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا ۔ دوسرے لمحے باکس میں ہلکی سی سیٹی کی آواز نکلی ۔

"ہیلو ہیلو پی ۔ پی ۔ ون کالنگ اوور "...... کرنل راٹھور نے تیز لہجے میں کہا ۔

"یس پی ۔ پی ۔ الیون اٹنڈنگ اوور "...... چند لمحوں بعد باکس میں سے ایک آواز نکلی ۔

"کم آن نمبر الیون ۔ یہ ٹرک ہمارا ہے ۔ اوور اینڈ آل "...... کرنل راٹھور نے کہا اور باکس کا بٹن آف کر کے اس نے اسے واپس جیب میں ڈال لیا ۔ تھوڑی دیر بعد ادھر ادھر پہاڑی چٹانوں کے پیچھے چھپے ہوئے دس مسلح افراد نمودار ہوئے اور تیزی سے دوڑ کر ٹرک کے قریب پہنچ گئے ۔

"آؤ پیٹیاں اتارو "...... کرنل سیٹھی نے کہا اور ٹرک کے اوپر چڑھ گیا ۔ ان میں سے آٹھ آدمی اوپر چڑھ گئے اور پھر کرنل سیٹھی کی نشاندہی انہوں نے پیٹیاں نیچے اتارنی شروع کر دیں ۔ الف خان اسی طرح خاموشی سے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا ۔ وہ باہر نہ آیا تھا جب پچاس پیٹیاں اتر گئیں تو کرنل سیٹھی کیبن کے پھاٹک کی طرف بڑھ گیا ۔ اس نے پھاٹک کھولا اور اندر چلا گیا ۔ پہاڑوں سے نمودار ہونے والے دسوں افراد باہر پڑی پیٹیاں اٹھائے اس کے پیچھے اندر گئے ۔ لیکن جب وہ واپس آئے تو ان کے کاندھوں پر بالکل ویسی ہی پیٹیاں لدی

ہوئی تھیں ۔اس طرح انہوں نے پانچ چکر لگائے اور ٹرک سے
ہوئیں پچاس پیٹیاں انہوں نے کیبن کے اندر پہنچا دیں جب کہ
کے اندر موجود پچاس پیٹیاں لا کر انہوں نے ٹرک کے ساتھ رکھ
پھر انہوں نے کیبن سے لائی ہوئی پچاس پیٹیاں ٹرک پر چڑھائیں
کرنل سیٹھی نے ٹرک کا عقبی حصہ بند کر دیا۔

"شکریہ الف خان ۔اب تم جا سکتے ہو "...... تمہارا مال پورا
گیا ہے "...... کرنل راٹھور نے کہا۔

"بہتر جناب "...... الف خان نے جواب دیتے ہوئے کہا اور
کے ساتھ ہی اس نے ٹرک کو سٹارٹ کر کے آگے بڑھایا اور پھر
موڑ کر وہ واپس روانہ ہو گیا۔جب تک ٹرک ان کی نظروں سے
نہیں ہو گیا۔کرنل راٹھور۔کرنل سیٹھی اور وہ دس افراد وہیں کھڑے
رہے۔

"ہرا وکڑی فار کافرستان "...... یکلخت کرنل راٹھور نے
مسرت بھرے انداز میں چیختے ہوئے کہا اور کرنل سیٹھی اور دوسرے
لوگ بھی اس کے نعرے میں شامل ہو گئے اور آران کا یہ پہاڑی
وکڑی فار کافرستان کے نعروں سے گونج اٹھا۔

شہر عمران کی توقع سے بھی زیادہ بڑا اور وسیع شہر تھا۔عمران
روک کر ایک آدمی سے یہاں کے ٹرک اڈے کا راستہ پوچھا
ی کے راستہ بتانے پر اس نے جیپ آگے بڑھا دی اور پھر
بعد وہ ایک وسیع وعریض ٹرک اڈے پر پہنچ گئے ۔یہاں
سینکڑوں ٹرک موجود تھے اور ٹرکوں کی بے شمار کمپنیوں کے
عمران سمجھ گیا کہ چونکہ یہ سرحدی شہر ہے اس لئے یہاں
ٹرکوں پر ہی انحصار کرتا ہے ۔اس لئے یہاں ٹرکوں کے
ارے بھی موجود تھے اور ٹرک بھی ۔ویسے کئی ٹرک آ جا رہے
یکہ وہاں خاصی گہما گہمی تھی ۔عمران نے جیپ ایک ادارے
سامنے روکی اور پھر وہ سب جیپ سے نیچے اتر آئے۔
ب ٹرک چاہئیں ۔حکم فرمائیں ۔ہمارا کرایہ سب سے کم
کی بھی ذمہ داری ہوتی ہے "...... دفتر میں موجود

نے بڑے کاروباری لہجے میں کہا۔
"ہمارے آدمیوں نے پہاڑی مٹی ثاقاب پہاڑی سے
لئے ٹرک بک کیے تھے۔ لیکن ہمیں اس ادارے کا نام بھو
ان سے کچھ حساب کتاب باقی تھا۔ رقم واپس لینی تھی
نے کہا تو وہ آدمی چونک پڑا۔
"ہاں ہاں ہفتہ پہلے کی بات ہے۔ وہ پہلے میرے پاس
لیکن میں نے انکار کر دیا کیونکہ حکومت کی طرف سے پہاڑ
ممنوع ہے اور ہم صرف قانونی کام کرتے ہیں۔ اگر آپ
تو میں بتا دیتا ہوں کہ انٹر نیشنل گڈز والوں نے ان سے
بڑی لمبی رقم لی تھی۔ دس ٹرک بھیجے تھے جو دو روز بعد واپ
اس آدمی نے کہا۔
"آپ کا تو نام ہی ہمیں معلوم نہیں ہے اس لئے ہم اپ
لے سکتے ہیں۔ یہ انٹر نیشنل گڈز کہاں ہے اور اس کے مالک
ہے۔ ہم نے اس سے ملنا ہے"...... عمران نے مسکراتے
"صاحب میرا مطلب اپنے نام سے ادارے کے نام
لوگ خواہ مخواہ ہمارے دشمن ہو جاتے ہیں۔ یہاں سے بارہ
دکان ہو گی۔ مالک تو یہاں نہیں رہتا۔ منیجر کام کرتا ہے
بالے خان ہے"...... اس آدمی نے جواب دیا۔
"شکریہ۔ قطعی بے فکر رہو۔ آپ کا یا آپ کے ادارے
ہمیں معلوم ہی نہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے

وہ دوبارہ جیپ کی طرف بڑھ گئے اور تھوڑا سا آگے بڑھنے کے
انٹر نیشنل گڈز کمپنی کا بڑا سا بورڈ نظر آ گیا۔ اس کا دفتر بھی
تھا اور وہاں آدمی بھی کئی نظر آ رہے تھے۔ جس سے ظاہر ہوتا تھا
یہاں ان کا کاروبار خاصا وسیع ہے۔ عمران نے جیپ اس دفتر
جا کر روکی اور پھر وہ سب نیچے اتر کر دفتر کی طرف بڑھ گئے۔
ایک میز اور کرسی رکھی ہوئی تھی جس کے پیچھے ایک ادھیڑ
بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی بڑی بڑی مونچھیں تھیں۔ سر کے بال
ہوئے تھے۔ وہ حقہ پینے میں مصروف تھا۔
منیجر ہیں"...... عمران نے قریب جا کر کہا۔
ہاں میں منیجر ہوں۔ فرمایئے"۔ اس ادھیڑ عمر آدمی نے چونک
مران اطمینان سے میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسیوں
یک پر بیٹھ گیا۔ جب کہ باقی ساتھی بھی کرسیوں پر بیٹھ گئے
جیب سے ایک کارڈ نکالا اور منیجر کی طرف بڑھا دیا۔
ل پولیس۔ اوہ فرمایئے۔ ہم تو قانونی کاروبار کرتے ہیں"۔
ڈ دیکھ کر گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر
ی سپیشل پولیس کا کارڈ دیکھتے ہی غائب ہو گئی تھی۔
کا نام"...... عمران نے خشک لہجے میں پوچھا۔
نام بالے خان ہے جناب"...... منیجر نے سہمے ہوئے لہجے

ہم نے صرف چند معلومات حاصل کرنی ہیں۔ اس لئے

" کیا آپ کسی اکیلے کمرے میں ہم سے بات کر سکتے ہیں "۔
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ اچھا یہ بات ۔ہے ۔ ٹھیک ہے آیئے "........
اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا ۔اس
پر بھی اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے اور پھر وہ عمران
ساتھیوں کو لے کر ایک طرف بنے ہوئے ایک بڑے سے
پہنچ گیا ۔ یہ کمرہ بھی دفتر کے انداز میں سجا ہوا تھا ۔شاید
مالک کا دفتر تھا۔

" دیکھو بالے خان ۔ معاملہ بے حد اہم ہے اور ہمیں
میں کافی معلومات بھی حاصل ہیں ۔ اس لئے اگر تم نے
کرنے کی کوشش کی تو پھر تم خود ہی نقصان اٹھاؤ گے "....
نے خشک لہجے میں کہا۔

" مجھے کیا ضرورت ہے جناب حکومت سے جھوٹ بولے
پوچھیں "...... بالے خان نے کہا۔

" تمہاری کمپنی کے وس ٹرک پہاڑی مٹی ثاقاب سے
لئے بک کرائے گئے ہیں ۔انہوں نے اس کام میں دو روز صرف
تم صرف یہ بتا دو کہ وہ پہاڑی مٹی کہاں پہنچائی گئی ہے "......
نے کہا۔

" جناب یہ بات غلط ہے ۔ہم تو قانونی کاروبار کرتے ہیں
خان نے رک رک کر کہا۔

ہاں دروازہ بند کر دو ۔ بالے خان کی ہڈیاں توڑنے کا وقت آ گیا
عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

جناب ۔ مم ۔ مم میں "........ بالے خان نے کہنا شروع کیا۔
ے لمحے عمران کا ہاتھ گھوما اور بالے خان چیختا ہوا اچھل کر
پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا عمران نے اس کی گردن پر پیر رکھ
دیا اور بالے خان کی حالت تیزی سے بگڑتی چلی گئی ۔ اس
ے خرخراہٹ سی نکلنے لگی تھی۔

کہاں پہنچائی تھی یہ مٹی "۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا
ذرا سا واپس کر لیا۔

ں ۔ساٹھیا کمپنی کے احاطے میں "....... بالے خان نے رک
جواب دیا اور عمران نے پیر کو اور زیادہ واپس کر لیا لیکن اسے
دن سے علیحدہ نہیں کیا تھا۔

ے ۔ یہ ساٹھیا کمپنی ۔پوری تفصیل اور پتہ بتاؤ "۔ عمران
طرح غراتے ہوئے کہا اور جواب میں بالے خان نے پوری
دی اور عمران نے پیر اٹھا لیا۔

اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ "....... عمران نے غراتے ہوئے کہا اور
ساتھ ہی اس نے جیب سے ریوالور نکال لیا ۔ بالے خان نے
ہاتھوں سے گردن مسلی اور پھر اٹھ کر کھڑا ہو گیا ۔ اس
اس وقت تکلیف کے ساتھ ساتھ شدید خوف کے تاثرات

"اب بولو۔ زبان بند رکھو گے یا گولی مار کر تمہاری
جائے" .... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔
"جج جناب۔ مم۔ مم میں زبان بند رکھوں گا" ....
نے خوف کی شدت سے گھگھیائے ہوئے لہجے میں کہا۔
"وعدہ" .... عمران نے اسی لہجے میں پوچھا اور بالے
کلمہ پڑھ کر وعدہ کر لیا۔
"او۔ کے"۔ عمران نے کہا اور ریوالور جیب میں رکھ
دروازے کی طرف مڑ گیا۔ ظاہر ہے اس کے ساتھی اس کے
آ گئے اور تھوڑی دیر بعد ان کی جیپ انتہائی تیز رفتاری سے
شہر کے شمال کی طرف جانے والی سڑک پر آگے بڑھی چلی
اس بالے خان نے جو پتہ بتایا تھا اس کے مطابق ساٹھیا
شہر سے باہر تھا۔ ساٹھیا کمپنی ختم ہو چکی تھی اور اب وہ ا
کمپنی نے خرید لیا تھا۔ لیکن یہ کہلاتا ساٹھیا کمپنی کا احاطہ ہی
"وہاں حفاظتی انتظامات تو ہوں گے عمران صاحب"
سیٹ پر بیٹھے ہوئے خاور نے کہا۔
"ہوتے رہیں۔ ہم نے فل ایکشن کرنا ہے" ....
سنجیدہ لہجے میں جواب دیا اور عمران کے اس جواب پر سب
اختیار چوکنا ہو کر بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک
احاطے کے سامنے پہنچ گئے جس کے اندر ایک بڑی سی عما
تھی۔ اس کا پھاٹک بند تھا۔ عمران نے جیپ روکی اور پھ

مجھے تو عمارت خالی لگتی ہے" .... چوہان نے ایڑیاں اٹھا کر
ے اوپر سے اندر جھانکتے ہوئے کہا۔
صدیقی پھاٹک پر چڑھ کر اندر کود جاؤ اور پھاٹک کھول دو"۔
نے کہا اور صدیقی سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور دوسرے لمحے وہ بندر
تی سے پھاٹک پر چڑھ کر اندر کود گیا۔ چند لمحوں بعد ہی پھاٹک
ل گیا۔

جیپ اندر لے آؤ چوہان" .... عمران نے چوہان سے کہا اور خود
گیا اور تھوڑی دیر بعد انہوں نے سارا احاطہ چھان مارا۔ واقعی
ی آدمی موجود نہ تھا۔ ویسے عمارت بھی خالی پڑی ہوئی تھی۔ نہ
وئی فرنیچر تھا اور نہ کسی قسم کا کوئی سازوسامان تمام کمرے
۔ عمران مختلف کمروں میں گھومتا رہا اور پھر ایک بڑے کمرے
ر وہ رک گیا۔ اس نے جھک کر زمین پر پڑی ہوئی مٹی چٹکی
اور اسے ہتھیلی پر رکھ کر غور سے دیکھنے لگا۔
درست جگہ پر پہنچے ہیں۔ غیر صاف شدہ یورنیم کو ثاقاب
ے یہیں لایا گیا ہے" .... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے

ان صاحب یہ تہہ خانہ" .... اچانک دور سے صدیقی کی چیختی
سنائی دی اور عمران چونک کر مڑا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا
ندرونی حصے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ صدیقی نے واقعی تہہ

خانے کا راستہ تلاش کر لیا تھا اور جب عمران اپنے ساتھیو
نیچے تہہ خانے میں گیا تو عمران سمیت سب کی آنکھیں
کی کھلی رہ گئیں۔ وسیع و عریض تہہ خانے میں انتہائی
مشینیں نصب تھیں۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور
لینے لگا۔ چند لمحوں بعد اس کے حلق سے بے اختیار ایک
نکل گیا۔

"ثاقاب پراجیکٹ کو انتہائی دیدہ دلیری سے ہائی جیک
اور ہم صرف لکیر ہی پیٹتے رہ گئے ہیں۔ یہ تمام مشینری یور
کرنے کی ہے اور شاید موجودہ دور کی سب سے جدید ترین
اور اس پر باقاعدہ کام کیا گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے عمران صاحب کہ کافرستانی اپنے
کامیاب رہے ہیں۔ وہ پاکیشیا کا یورینیم لے جانے میں کام
ہیں"...... خاور نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہاں"...... عمران نے سرد لہجے میں جواب دیا اور پھر
موجود بڑے سے ڈرم کی طرف بڑھ گیا۔ دوسرے لمحے اس
میں موجود نیلے رنگ کے خصوصی ساخت کے ڈبے پڑے
ڈبہ اٹھا کر اسے غور سے دیکھنے لگا۔

"ان ڈبوں میں صاف شدہ یورینیم بند کیا گیا ہے"......
کہا اور پھر ڈبے کو واپس ڈرم میں پھینک دیا۔

"لیکن عمران صاحب وہ اس یورینیم کو یہاں سے

گئے ہوں گے اور پھر یہ لیبارٹری بھی ویسے ہی موجود ہے۔ ہو سکتا
ابھی ان کا کام رہتا ہو"...... چوہان نے کہا۔

"نہیں اگر کام بقایا ہوتا تو غیر صاف شدہ یورینیم عمارت میں کسی
لمی جگہ موجود ہوتی۔ یقیناً اس تہہ خانے کے نیچے کوئی بڑا گڑھا
گا جہاں یورینیم نکال لینے کے بعد باقی اجزا کو پھینک دیا گیا ہو گا"
عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

"اب کیا کرنا ہے"...... صدیقی نے کہا۔

"پہلے تو یہ دیکھنا ہے کہ انہوں نے صاف شدہ یورینیم کو کس طرح
لیا سے نکالا ہے"...... عمران نے کہا اور تھوڑی دیر بعد اس نے
ٹے میں ایک جگہ ٹائروں کے نشانات دیکھے اور وہ ان پر جھک گیا۔
دیر تک وہ ان نشانات کو دیکھتا رہا۔

"ٹرک کے ٹائروں کے نشانات بالکل تازہ ہیں۔ آؤ شاید ہم اسے
میں کامیاب ہو جائیں"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور
سے جیپ کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد جیپ ایک بار پھر
سے ٹرک اڈے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ انٹرنیشنل گڈز
کے دفتر کے سامنے جا کر اس نے جیپ روکی اور پھر اتر کر وہ دوڑتا
کی طرف بڑھ گیا۔ اب یہ شاید ان کی خوش قسمتی تھی کہ مینیجر
سیٹ پر بیٹھا ہوا انہیں مل گیا تھا۔

"جج جی۔ میں نے غلط تو نہیں بتایا تھا"...... مینیجر عمران اور
پیچھے آنے والے ساتھیوں کو دیکھ کر شاید بری طرح گھبرا گیا

تھا۔

"تم نے سچ بتایا تھا۔ اس لئے تو ابھی تک زندہ ہو۔
تمہیں فوری طور پر ایک اور سچ بولنا پڑے گا۔ یہ پاکیشیا کی
سوال ہے۔ آج صبح ایک ٹرک اس احاطے میں لے جایا گیا
اس ٹرک کے بارے میں فوری طور پر درست معلومات
عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ آج صبح۔ جج جناب ہماری کمپنی کی طرف سے تو آج ہما
پاس کوئی ٹرک نہیں گیا۔ لیکن میں نے کل رات ان میں
آدمی کو الف خان سے باتیں کرتا ہوا ضرور دیکھا تھا۔ آپ نے
سلامتی کی بات کی ہے۔ اس لئے میں بتلا رہا ہوں۔ ہم بعض
زیادہ منافع کے لالچ میں غیر قانونی کام ضرور کر لیتے ہیں لیکن
ہمیں اپنے ملک کی سلامتی بھی بے حد عزیز ہے۔ اس لئے میں جو
کر سکوں گا ضرور کروں گا"...... منیجر نے جواب دیتے ہوئے

"یہ الف خان کون ہے۔ اس کے ٹرک کی کوئی خاص
ٹرک کہاں لے جاتا ہے۔ کس کمپنی کا ٹرک ہے"...... عمران
لہجے میں کہا۔

"وہ خود اپنے ٹرک کا مالک ہے۔ ویسے وہ مستقل طور پر
سیب آران کے شہر کا شہر تک پہنچاتا ہے۔ روزانہ ایک پھیرا لگاتا
اب تک تو وہ یقیناً واپس بھی آ چکا ہو گا۔ میں معلوم کرتا ہوں
منیجر نے کہا اور میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس

ئل کرنے شروع کر دیئے۔

خان بول رہا ہوں۔ الف خان پھیرے سے واپس آ گیا ہے"۔
نے رابطہ قائم ہوتے ہی پوچھا۔
بلا کر میری بات کراؤ اس سے"...... دوسری طرف سے
کے بعد بالے خان نے کہا۔

خان فوراً میرے دفتر آ جاؤ۔ تم سے ایک انتہائی ضروری کام
چند لمحے خاموش رہنے کے بعد بالے خان نے کہا اور پھر
کھ دیا۔

آ رہا ہے جناب۔ ویسے وہ بے حد کھرا اور صاف آدمی ہے۔ مجھے
نہیں آ رہا کہ وہ کوئی غلط کام کرے گا"...... بالے خان نے کہا
نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ سب اس دوران کرسیوں پر
گے اور پھر تقریباً دس منٹ بعد ایک لمبا تڑنگا ادھیڑ عمر آدمی دفتر
ل ہوا۔ اس کی بڑی بڑی مونچھیں تھیں اور چہرے سے ہی وہ
اف گو آدمی معلوم ہو رہا تھا۔

لف خان۔ یہ حکومت کے خاص آدمی ہیں۔ ہمارے ملک کی
سئلہ ہے۔ اس لئے یہ جو کچھ تم سے پوچھیں تم نے سچ سچ بتانا
بالے خان نے الف خان سے مخاطب ہو کر کہا۔

مت کے آدمی۔ ملک کی سلامتی کا مسئلہ۔ کیا مطلب میں سمجھا
الف خان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا وہ اب
مران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ رہا تھا۔

" بیٹھ جاؤ الف خان "........ عمران نے سرد لہجے میں
خان حیرت بھرے انداز میں ہونٹ سکوڑتا ہوا کرسی پر بیٹھ
" تم روزانہ کی طرح آج بھی کاشر گئے تھے "۔ عمران نے
" جی ہاں جناب ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی واپس آیا ہوں
ہوں "........ الف خان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" روزانہ اور آج جانے میں کیا فرق ہے ۔ روزانہ تم
پیٹیاں منڈی سے لے جاتے ہو لیکن آج تم ساٹھیا کمپنی
میں گئے ۔ کیوں "........ عمران کا لہجہ بے حد سخت تھا اور
عمران کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

" اوہ آپ کو کیسے معلوم ہوا ہے جناب ..
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جو میں نے پوچھا ہے اس کا جواب دو الف خان ۔ تم
کھرے آدمی لگ رہے ہو ۔ اس لئے میں تم سے زبانی پو
ہوں ۔ ورنہ تم جانتے ہو جہاں پورے ملک کی سلامتی کا
پوچھ گچھ کس انداز میں کی جا سکتی ہے "...... عمران نے
کہا۔

" جی جناب میں نے جناب کوئی ایسا کام نہیں کیا ۔ کل
آدمی مجھے ملا تھا ۔ اس نے مجھے کہا کہ انہوں نے پچاس پیٹی
پار کرانی ہے اور دو آدمی ہیں ۔ پہلے تو میں نے انکار کر د
انہوں نے مجھے اس معمولی سے کام کے ایک لاکھ روپے نقد

گیا ۔ میں نے ان سے پوچھا کہ سیبوں کی پیٹیاں لے جانے کے
تنی رقم کیوں دے رہے ہیں تو انہوں نے مجھے بتایا کہ بظاہر یہ
ی پیٹیاں ہوں گی لیکن ان میں سیبوں کی بجائے پہاڑوں سے
لے قیمتی پتھر ہوں گے ۔ میں نے انہیں کہا کہ میں تو روزانہ
یک خاص تعداد میں لے جاتا ہوں ۔ اگر تعداد زیادہ ہوئی یا کم
سرحد پر موجود افسران کو شک پڑ سکتا ہے ۔ تو انہوں نے بتایا
کو پہلے ساٹھیا کمپنی کے احاطے میں لے جایا جائے گا ۔ وہاں
یٹیاں سیبوں کی اتاری جائیں گی اور ان کی جگہ ان کی پیٹیاں
جائیں گی ۔ پھر سرحد پار کر کے وادی قراش میں وہ پیٹیاں اتار
پیٹی سیبوں کی لاد دی جائیں گی اور میں اطمینان سے منڈی چلا
۔ اس طرح کسی کو شک نہ پڑ سکے گا ۔ میں تیار ہو گیا ۔ آج علی
یں ساٹھیا کمپنی کے احاطے میں گیا ۔ وہاں آٹھ دس آدمی موجود
انہوں نے ٹرک سے پچاس پیٹیاں اتار کر اندر رکھیں اور اندر
یبوں کی ہی پچاس پیٹیاں نکال کر ٹرک میں لوڈ کیں ۔ ان میں
ادمی میرے ساتھ گئے ۔ میں نے سرحد پر انہیں اپنا برادر بتایا ۔
والے مجھے اچھی طرح جانتے ہیں ۔ انہوں نے کوئی اعتراض نہ کیا
ی قراش میں جا کر میں نے ٹرک روک دیا ۔ وہاں بھی دس آدمی
تھے ۔ انہوں نے پیٹیاں ایک بار پھر بدلیں اور میں کاشر روانہ ہو
ہاں پیٹیاں دے کر اور وہاں سے مال لوڈ کر کے میں واپس آ گیا "
خان نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان سیبوں کی پیٹیوں پر کوئی خاص نشان بھی تھا"۔۔۔
نے کہا۔

"جی ہاں ان پیٹیوں پر گیانی سنگھ فروٹ کمپنی کا نام
موٹا موٹا لکھا ہوا تھا۔ میں نے خود پڑھا تھا۔ حالانکہ ہمارا
نام کا کوئی فروٹ فروش نہیں ہے"...... الف خان نے
ہوئے کہا۔

"جو لوگ تمہارے ساتھ گئے تھے۔ ان کے حلیے تفصیل
عمران نے پوچھا تو الف خان نے دونوں کے حلیے بتا دیئے۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم جا سکتے ہو"...... عمران
چباتے ہوئے کہا او ساتھ ہی اس نے مڑ کر میز پر رکھے ہو
رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پی۔ اے ٹو سیکرٹری خارجہ"...... رابطہ قائم
سلطان کے پی۔ اے کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں۔ سر سلطان سے بات کراؤ
کے لہجے میں بے پناہ سنجیدگی تھی۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور
سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"سلطان بول رہا ہوں"...... سر سلطان کے لہجے
حیرت تھی۔

"میں عمران بول رہا ہوں۔ صوبہ کے سرحدی شہر کھاٹو

لو کافرستانی ایجنٹوں نے ہائی جیک کیا ہے اور وہاں سے ملنے
یورنیم کی پچاس پیٹیاں انہوں نے یہاں کے ایک مقامی ٹرک
کی مدد سے آران کے سرحدی شہر کاشر سمگل کی ہیں۔ وہ لازماً
سے زادان لے جائیں گے۔ کیونکہ کاشر سے قریب زادان
ہوائی اڈہ ہے۔ وہاں سے ان پیٹیوں کو کافرستان لے جایا جائے
نے انہیں روکنا ہے۔ آپ ایسا کریں کہ فوری طور پر کھاٹو شہر
ماؤنٹ فورس کے سربراہ سے بات کریں کہ وہ ہمیں کوئی تیز
ہیلی کاپٹر مہیا کرے اور ساتھ ہی سرحدی حکام سے بھی بات
۔ تاکہ ہم ہیلی کاپٹر کی مدد سے فوری طور پر زادان پہنچ سکیں"۔
نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

تم اس وقت کہاں موجود ہو"...... دوسری طرف سے سر
نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

ہاں ٹرکوں کا مشہور اڈہ ہے۔ وہاں کی انٹرنیشنل گڈز کمپنی کے
میں بات کر رہا ہوں ہیلی کاپٹر بڑا چاہئے۔ میرے ساتھ تین
اور بھی ہیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

ن نمبر بتا دو میں ابھی واپسی اطلاع دیتا ہوں"...... سر سلطان
اور عمران نے فون پیس پر درج نمبر دوہرا دیئے۔

ٹیک ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے
کھ دیا۔

اں سے زادان فون کرنے کے لئے رابطہ نمبر کیا ہے"۔ عمران

نے بالے خان سے پوچھا جس کے چہرے پر اب انتہائی مر
تاثرات نمایاں ہو گئے تھے ۔اس نے جلدی سے رابطہ نمبر بتایا
نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کر کے اس نے وہاں کی انکوائر
ڈائل کر دیئے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ پورے زادان میں
لئے ایک ہی نمبر مخصوص ہے ۔جس کا اسے علم تھا۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی آواز سنائی دی

"ایئر پورٹ مینجر کے نمبر دیں"...... عمران نے کہا
طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور تیزی
ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پی ۔اے ٹو مینجر"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری
آواز سنائی دی ۔

"مینجر صاحب سے بات کرائیں ۔میں طاران سے چیف
کمشنر بول رہا ہوں"...... عمران نے زادان کی مقامی
بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو مینجر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری
سنائی دی ۔

"مسٹر مینجر زادان سے کافرستانی فلائٹس کے اوقات
عمران نے پوچھا۔

"جناب دو پروازیں روزانہ جاتی ہیں ۔ایک صبح آٹھ بجے

رایک بجے"...... مینجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

کیا یہ دونوں پروازیں پاکیشیا سے ہو کر جاتی ہیں"...... عمران
پوچھا۔

جی ہاں"...... مینجر نے جواب دیا۔

اس کے علاوہ بھی کافرستان کوئی ایسی پرواز یہاں سے جاتی ہے جو
کیشیا سے نہ گزرتی ہو"...... عمران نے پوچھا۔

جی نہیں ۔کافرستان یہی دونوں پروازیں جاتی ہیں اور دونوں
کیشیا سے گزر کر جاتی ہیں"...... مینجر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور
ان نے او ۔کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ابھی اس نے رسیور رکھا ہی
کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

ہیلو انٹرنیشنل گڈز کمپنی کھاتو"...... دوسری طرف سے پوچھا
اور عمران سر سلطان کی آواز پہچان گیا۔

جی میں عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ
میں کہا۔

عمران بیٹے ماؤنٹ فورس کے سربراہ کرنل اعظم کو ہدایت دے
گئی ہے ۔ابھی چند منٹ بعد ہیلی کاپٹر وہاں اڈے پر پہنچ جائے گا اور
ظم تمہارے ساتھ خود جائیں گے اور تمہیں سرحد پار کرا دیں
۔وہاں زادان پاکیشیا کے سفیر کو بھی فوری طور پر ہدایات دے
گئی ہیں ۔وہ زادان ایئر پورٹ پر پہنچ رہے ہیں ۔اگر وہاں تمہیں
ی چیز کی بھی ضرورت ہو تو وہ تمہاری مدد کریں گے"......

سر سلطان نے کہا۔
"کیا نام ہے ان کا"۔ عمران نے پوچھا۔
"بخت بیدار خان"۔ سر سلطان نے کہا اور عمران نے او
کر رسیور رکھ دیا۔

ویگن خاصی تیز رفتاری سے آران کے بڑے شہر زادان کی طرف
چلی جارہی تھی۔ ویگن میں کرنل راٹھور اور کرنل سیٹھی کے ساتھ
افراد تھے۔ ان سب کے جسموں پر عام سے لباس تھے اور ان کے
جو کاغذات تھے ان کے مطابق ان کا تعلق کافرستان سے ملحقہ
لامی ملک بھاشانہ سے تھا۔ کاغذات کے لحاظ سے وہ سیاح تھے۔ ویگن
عقبی حصے میں سیبوں کی پچاس پیٹیاں بھی رکھی ہوئی تھیں۔
"میرا خیال ہے کرنل راٹھور ہمیں ٹرانسمیٹر پر اپنے آدمی سے بات
لینی چاہیے"........ کرنل سیٹھی نے کہا تو کرنل راٹھور بے اختیار
نک پڑا۔
"کس آدمی کی بات کر رہے ہو"......... کرنل راٹھور نے چونک کر
چھا۔
"جس کے ذریعے الف خان کو بک کیا گیا تھا۔ وہ کافرستان کا خاص

مخبر ہے" ...... کرنل سیٹھی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیوں ۔ ہمارا مسئلہ پاکیشیا سے ختم ہو چکا ہے ۔ اب وہاں ہمارے لئے کیا خطرہ ہو سکتا ہے" ...... کرنل راٹھور نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"دراصل الف خان نے راستے میں جو اکھڑ پن دکھایا تھا مجھے اس سے خطرہ لاحق ہو گیا ہے کہ کہیں وہ کاشر میں یا واپس جاتے ہوئے سرحدی محافظوں کو ہمارے متعلق کچھ بتا نہ دے ۔ ادھر پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی لازماً ثاقاب پراجیکٹ پہنچی ہو گی اور وہ انتہائی فعال اور تیز تنظیم ہے ۔ ایسا نہ ہو کہ ہم جب زادان ایئرپورٹ پر پہنچیں تو وہاں وہ لوگ ہمارے استقبال کے لئے موجود ہوں یا فلائٹ جب راستے میں پاکیشیا میں اترے تو ہمیں وہاں پکڑ لیا جائے ۔ ہمیں ہر حال سے چوکنا اور محتاط رہنا چاہئے" ...... کرنل سیٹھی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں شاید وہم ہو گیا ہے ۔ ایسا بھلا کیسے ممکن ہے اور کس طرح ہمارا کھوج لگایا جا سکتا ہے ۔ لیکن پھر بھی تمہاری تسلی کے لئے میں بات کر لیتا ہوں" ...... کرنل سیٹھی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک خصوصی ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر ایک مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اس کا بٹن دبا دیا ۔ دوسرے لمحے ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی مخصوص آوازیں نکلنے لگیں۔

"ہیلو ہیلو بی ۔ بی ۔ ون کالنگ اوور" ...... کرنل راٹھور نے

لہجے میں بار بار کال دینا شروع کر دی۔

"یس پی سکس اٹنڈنگ اوور" ...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"پی سکس الف خان نے راستے میں ہمارے ساتھ بدتمیزی بھی کی تھی اور اکھڑ پن کا مظاہرہ بھی کیا تھا تم اسے چیک کرو ۔ ایسا نہ ہو کہ واپسی میں اس نے سرحدی حکام کو یا وہاں کھاٹو شہر میں کسی کو ہمارے متعلق کوئی اطلاع دے دی ہو اوور" ...... کرنل راٹھور نے جواب دیا۔

"جی صاحب میں معلوم کرتا ہوں ۔ ویسے الف خان واپس پہنچ گیا ہے ۔ کافی دیر پہلے میری اس سے ملاقات ہوئی تھی ۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ سب او ۔ کے ہو گیا ہے ۔ آپ اب بتا رہے ہیں کہ اس نے غلط طرز عمل کا مظاہرہ کیا ہے اوور" ...... دوسری طرف سے جواب دیتے ہوئے کہا گیا۔

"ہم صرف خدشے کے تحت تسلی کرنا چاہتے ہیں اوور" ۔ کرنل راٹھور نے معنی خیز نظروں سے ساتھ بیٹھے ہوئے کرنل سیٹھی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"بہتر جناب میں ابھی تمام معلومات حاصل کر کے آپ کو اطلاع دیتا ہوں اوور" ...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"سپیشل فریکونسی نوٹ کر لو ۔ اس پر تم اطلاع دے سکتے ہو ۔ لیکن جلدی اوور" ...... کرنل راٹھور نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس

نے مخصوص فریکونسی دوہرائی اور پھر رابطہ ختم کر دیا۔

" تمہیں وہم ہو گیا تھا۔اس لئے مجبوراً مجھے بات کرنی پڑی ۔الف خان اکھڑ اور بد تمیز آدمی ضرور تھا لیکن اس نے بھاری رقم کمائی ہے ۔ اسے کیا ضرورت ہے کہ کوئی اطلاع دے کر اپنی رقم بھی گنوائے اور جیل کا رخ بھی کرے "........ کرنل راٹھور نے طنزیہ لہجے میں کہا اور کرنل سیٹھی کے چہرے پر قدرے شرمندگی کے تاثرات نمایاں ہو گئے جیسے وہ اپنے وہم پر شرمندہ ہو رہا ہو ۔

" اب کتنا وقت رہ گیا ہے ہمارے زادان پہنچنے میں "........ کرنل راٹھور نے ڈرائیور سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

" جناب ڈیڑھ گھنٹے بعد ہم زادان پہنچ جائیں گے "........ ڈرائیور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" زادان سے کافرستان کے لئے پروازوں کا شیڈول تم نے معلوم کرایا ہو گا"......... کرنل راٹھور نے پوچھا۔

" یس باس نہ صرف شیڈول بلکہ میں نے تو سیٹیں بھی بک کرا دی ہیں ۔زادان سے دو پروازیں کافرستان جاتی ہیں ۔ایک صبح آٹھ بجے اور دوسری شام چار بجے ۔اس وقت ایک بجا ہے ۔ہم ڈھائی یا زیادہ سے زیادہ تین بجے زادان پہنچ جائیں گے "......... ڈرائیور نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور کرنل راٹھور نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔چونکہ سپیشل ایجنسی کا کام صرف ناقاب پراجیکٹ کو غیر منافع بخش ثابت کرانے کی حد تک تھا۔اس لئے اس کا کام ختم ہوتے

ہی سپیشل ایجنسی توڑ دی گئی اور اس کے بعد باقی تمام کام کرنل راٹھور کی بلیک ایجنسی کے سپرد تھا۔اس لئے کرنل راٹھور اس سارے آپریشن کا انچارج تھا اور اس کی ایجنسی کے آدمی بھی اس سارے سیٹ اپ پر کام کر رہے تھے ۔کرنل سیٹھی کو تو صرف صدر مملکت نے کرنل راٹھور کی معاونت کے لئے یہاں بھیجا ہوا تھا۔یہی وجہ تھی کہ کرنل سیٹھی صرف بس ساتھ ساتھ تھا۔اس کے پاس اختیار نہ تھا۔

ویگن کو چلتے ہوئے ابھی مزید نصف گھنٹہ ہوا تھا کہ کرنل راٹھور کی جیب سے ٹوں ٹوں کی تیز آوازیں نکلنے لگیں اور کرنل راٹھور نے ہاتھ بڑھا کر جیب میں ہاتھ ڈالا اور ٹرانسمیٹر باہر نکال لیا۔

" پی ۔سکس کی رپورٹ ہو گی ۔اس نے یہی کہنا ہے کہ سب اوکے ہے "........ کرنل راٹھور نے ایک بار پھر طنزیہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن دبا دیا۔

" ہیلو ہیلو پی ۔سکس کالنگ اوور "......... بٹن دبتے ہی پی سکس کی آواز سنائی دی ۔

" یس پی ۔پی ۔ون اٹنڈنگ یو اوور ".......... کرنل راٹھور نے تحکمانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" باس غضب ہو گیا ۔یہاں ماؤنٹ فورس کارروائی کر رہی ہے ۔الف خان کو بھی انہوں نے کور کر لیا ہے اور انٹرنیشنل گڈز کمپنی کے ساتھ بھی ۔ساتھیا کمپنی کے احاطے پر بھی ماؤنٹ فورس نے قبضہ کر لیا ہے اور جناب سپیشل فورس کے چار آدمی مخصوص ہیلی کاپٹر پر

زادان روانہ ہو گئے ہیں ۔ مجھے اطلاعات ملی ہیں ان کے مطابق
پولیس کے افراد یہاں کھاٹو کے ٹرک کے اڈے پر ایک جیپ میں
ان کی تعداد چار تھی ۔ انہوں نے انٹر نیشنل گڈز کمپنی کے مینجر
خان سے پوچھ گچھ کی پھر انہوں نے بالے خان کی معرفت الف خا
بھی وہیں بلوالیا ۔ اس کے بعد ان میں سے ایک جس نے اپنا نام
بتایا تھا ۔ فون کر کے پاکیشیا میں کسی کو کال کیا اور ماؤنٹ فور
ہیلی کاپٹر طلب کیا ۔ ماؤنٹ فورس کا سربراہ کرنل اعظم خود ہیلی
لے کر اڈے پر پہنچ گیا ۔ اس کے ساتھ دو اور ہیلی کاپٹر تھے جن
ماؤنٹ فورس کے آدمی موجود تھے ۔ پھر یہ عمران اور اس کے
سربراہ کے ساتھ ہیلی کاپٹر پر بیٹھ کر زادان چلے گئے ہیں اور
فورس کے آدمی بالے خان اور الف خان دونوں کو گرفتار کر کے
گئے ہیں ۔ میں نے فوراً ساتھیا کمپنی کے احاطے کے بارے میں
کیا تو وہاں سے بھی یہی اطلاع ملی کہ وہاں بھی ماونٹ فورس نے
کر رکھا ہے اوور "...... پی سکس نے تیز تیز لہجے میں بات کرتے
کہا اور کرنل سیٹھی جیسے جیسے رپورٹ سنتا جا رہا تھا اس کی
حیرت سے پھیلتی چلی جا رہی تھیں ۔
" تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ وہ زادان گئے ہیں اوور "......
راٹھور نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا ۔ وہ اب جان بوجھ کر کرنل
سے نظریں نہ ملا رہا تھا جب کہ کرنل سیٹھی کے چہرے پر اب
مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی ۔

باس بالے خان کے دفتر میں ایک آدمی سے میں نے معلومات
کی ہیں اور باس اس آدمی نے یہ بھی بتایا ہے کہ الف خان نے
طے سے پیٹیاں اٹھانے اور پھر وادی قرش میں انہیں تبدیل کرنے
متعلق بھی تفصیل اس سپیشل پولیس کو بتادی ہے اور ساتھ ہی
نے آپ کا اور آپ کے ساتھی کرنل صاحب کا حلیہ بھی تفصیل سے
یا ہے اور باس یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس عمران نے بالے خان
دفتر سے زادان کے ایئر پورٹ بھی فون کیا تھا اور وہاں سے
ستان جانے والی پروازوں کے بارے میں بھی پوچھا تھا ۔ اوور"
...... پی سکس نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔
ڈاکٹر گیانی سنگھ کا کیا ہوا ۔ کیا وہ احاطے میں تھے اوور "......
راٹھور نے پوچھا ۔
معلوم نہیں باس اب معلوم کروں گا اوور "۔ پی سکس نے جواب
ہوئے کہا ۔
" فوراً معلوم کرو اوور اینڈ آل "......... کرنل راٹھور نے کہا اور
کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا ۔
تمہارا خدشہ درست تھا کرنل سیٹھی اور تمہاری وجہ سے یوں
کہ ہم بال بال بچ گئے ہیں ورنہ ایئر پورٹ پر وہ لوگ واقعی ہمارا
قبال کرتے ۔ یورنیم بھی ان کے ہاتھ لگ جاتا اور ہم بھی جان سے
۔ کرنل راٹھور نے کھلے دل سے اعتراف کرتے ہوئے کہا ۔
ایسی کوئی بات نہیں کرنل راٹھور یہ مشن ہم دونوں کی زندگی

ہے ۔ہم دونوں نے اس پر جس قدر محنت کی ہے ۔اس کے بعد اگر
معمولی سا نقصان بھی پہنچ جائے تو دل لرزنے لگتا ہے ۔ لیکن اب
نے کیا سوچا ہے ۔ اس عمران کا نام سامنے آنے کے بعد صورت
یکسر تبدیل ہو گئی ہے ۔ عمران دنیا کا انتہائی خطرناک ایجنٹ سمجھا
ہے اور تم دیکھو کہ وہ کس طرح سب کچھ معلوم کرنے میں کامیاب
گیا ہے "....... کرنل سیٹھی نے کہا۔

" تم ہی کچھ بتاؤ ۔ میرا تو ذہن ہی ماؤف ہو گیا ہے "........
راٹھور نے کہا۔

" کرنا کیا ہے ۔ سارا سیٹ اپ بدل دو سب کچھ ۔ سیبوں کی پیٹیاں
ویگن اپنے میک اپ کاغذات ۔ زادان سے بذریعہ جہاز سفر کرنے
پلان سب کچھ بدل دو ۔ اسی طرح ہم اسے دھوکہ دے سکتے ہیں
کرنل سیٹھی نے جواب دیا۔

" ڈرائیور "....... کرنل راٹھور نے یکلخت چونک کر کہا۔

" یس باس "....... ڈرائیور نے جواب دیا۔

" گاڑی کو گلشن کی طرف موڑ دو ۔ اب ہم زادان نہیں
جائیں گے "....... کرنل راٹھور نے کہا۔

" یس باس "....... ڈرائیور نے جواب دیا۔

" گلشن میں کیا ہے "....... کرنل سیٹھی نے چونک کر پوچھا۔

" وہاں کافرستان کا ایک خفیہ اڈہ ہے ۔اس کا انچارج اعظمی
واقف ہے ۔ہم وہاں پہنچ کر اس کی مدد سے اس ذخیرے کو یہاں سے

کے بارے میں کوئی پلان بنائیں گے ۔ وہ کافرستان کا انتہائی
تیار اور انتہائی تجربہ کار ایجنٹ ہے ۔ گذشتہ بیس سالوں سے یہاں
وہ یقیناً ہماری مدد کرے گا "....... کرنل راٹھور نے کہا اور
سیٹھی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ہیلی کاپٹر خاصی تیز رفتاری سے پاکیشیا اور آران کی سرحد سے
کر اب زادان کی طرف بڑھا چلا جارہا تھا۔ پائیلٹ سیٹ پر چوہان
جب کہ عمران اس کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ باقی ساتھی
سیٹوں پر تھے۔ عمران نے ماؤنٹ فورس کے سربراہ کو سرحد پر
تھا اور خود ہیلی کاپٹر لے کر آگے بڑھ گیا تھا۔ عمران کی آنکھوں
دوربین لگی ہوئی تھی اور وہ دوربین کی مدد سے نیچے بل کھا کر جاتی
سڑک کو چیک کر رہا تھا۔ یہ چونکہ پہاڑی علاقہ تھا اس لئے سڑک
کھاتی ہوئی ٹیڑھے میڑھے انداز میں بنی ہوئی تھی۔ سڑک پر ٹرک
رہے تھے۔ کہیں کہیں کوئی بس بھی نظر آجاتی تھی لیکن نہ ہی
تھی اور نہ کوئی اور گاڑی۔ چوہان نقشے کے مطابق ہیلی کاپٹر کو زاہد
طرف اڑائے لئے جارہا تھا۔ تیز رفتار ہیلی کاپٹر تھوڑی دیر بعد ہی
شہر پہنچ گیا اور عمران نے ہیلی کاپٹر ایئرپورٹ پر لے جانے کا کہہ دیا

پر ہیلی کاپٹر اترتے ہی وہ سب نیچے اترے ہی تھے کہ ایک کار
سے دوڑتی ہوئی ان کے قریب پہنچی اور کار رکتے ہی اس میں سے
ادھیڑ عمر لیکن باوقار شخصیت باہر آگئی۔
آپ میں سے عمران صاحب کون ہیں "...... اسی شخصیت نے
ان اور اس کے ساتھیوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔
میرا نام عمران ہے۔ کیا آپ بخت بیدار خان ہیں۔ سفیر پاکیشیا"
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
جی میرا نام بخت بیدار ہے۔ مجھے سر سلطان نے ذاتی طور پر فون کر
آپ کے متعلق بتایا تھا۔ میں آپ کا منتظر تھا "...... سفیر صاحب
کہا اور آگے بڑھ کر اس نے باقاعدہ عمران اور پھر اس کے دوسرے
یوں سے مصافحہ کیا۔
آپ کی مہربانی ہے جناب کہ آپ خود یہاں تشریف لائے ہیں۔
ایسا کریں اپنے کسی آفیسر کو یہاں ہمارے پاس چھوڑ دیں اور خود
تشریف لے جائیں کیونکہ دشمن ایجنٹوں کو آپ کی یہاں
گی کا فوری طور پر علم ہو جائے گا اور اس کے بعد وہ یہاں کا رخ ہی
یں گے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
وہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ جیسے آپ کہیں مجھے سر سلطان نے سختی سے
کہ آپ کے ہر حکم کی فوری تعمیل ہونی چاہئے "...... بخت
صاحب نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔ وہ جانتا تھا کہ سر سلطان
قدر سختی سے انہیں حکم دیا ہو گا کہ سفیر صاحب خود ایئرپورٹ

دوڑے چلے آئے ہیں جبکہ سفیر تو کسی ایسی ویسی جگہ جانا ہی اپنے
کسر شان سمجھتے ہیں۔

"ایئرپورٹ سے بخت بیدار خان خود تو واپس چلے گئے۔ البتہ اپنا
ماتحت کو عمران سے ملوا کر وہیں چھوڑ گئے۔ یہ سفارت خانے میں سیکا
سیکرٹری تھے۔ ان کا نام کاشفی تھا۔ خاصے ہوشیار آدمی تھے اور
پورٹ پر بھی ان کی خاصی واقفیت تھی چونکہ کافرستان جانے
فلائٹ میں ابھی کافی دیر تھی۔ اس لئے عمران اور اس کے ساتھی
پورٹ پر بنے ہوئے ریستوران میں موجود تھے۔ عمران نے کاشفی
ہدایات دے دیں تھیں اور کاشفی ان ہدایات کے مطابق لگیج بکنگ
کاؤنٹر پر موجود تھا۔ پھر کافرستان جانے والی فلائٹ کا وقت ہو گیا
عمران خود کاشفی کے پاس پہنچ گیا لیکن وہاں کوئی سیب کی پیٹیاں
ایسا سامان پہنچا ہی نہیں جس پر شک ہو سکے کہ اس میں یورنیم
ہو سکتی ہے۔ عام سامان تھا اور جو حلیے الف خان ٹرک ڈرائیور
بتائے تھے۔ ان میں سے کوئی ایک آدمی بھی نظر نہ آیا تھا۔ عمران
طور پر خاصا الجھ گیا تھا۔ پھر فلائٹ روانہ ہو گئی۔ لیکن جب عمران
بکنگ کاؤنٹر سے معلومات حاصل کیں تو وہ یہ سن کر بے اختیار
پڑا کہ آٹھ افراد ٹکٹوں کے باوجود سفر کے لئے نہیں پہنچے تھے اور
جگہ چانس مسافروں کو بھجوایا گیا تھا۔

"اس کا مطلب ہے عمران صاحب کہ انہوں نے اپنا پروگرا
دیا ہے"۔ چوہان نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہاں ہو سکتا ہے۔ انہیں راستے میں کسی طرف سے اطلاع مل گئی
ہو یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انہوں نے احتیاطاً پلان بدل دیا ہو"۔........
عمران نے کہا۔ وہ ایک بار پھر ریستوران میں آ کر بیٹھ گئے تھے۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ اس فلائٹ کی بجائے خاموشی سے کسی
اور فلائٹ پر چلے جائیں"........ صدیقی نے رائے دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہم کب تک یہاں ان کا انتظار کرتے رہیں گے۔ ہمیں ان کا
سراغ لگانا چاہیے"........ چوہان نے کہا۔

"بالکل ہم یہاں طویل عرصے تک پہرہ نہیں دے سکتے۔ اس
ٹیم کو آران سے نکلنے اور کافرستان پہنچانے کے اور بھی ذرائع ہو
ہیں۔ ہمیں اب فوری طور پر اس وادی قرش پہنچنا چاہیے۔ وہاں
ان کا سراغ مل سکتا ہے"........ عمران نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا
ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر عمران نے اس آفیسر کو بلا کر
ہدایات دیں کہ وہ کافرستان جانے والی ہر فلائٹ کو اسی طرح
کرتا رہے گا اور اگر کافرستان کے لئے کوئی ایسا مال بک ہو جو
لوک ہو تو سفیر صاحب کی مدد سے اسے فوری طور پر رکوا دے یا
طلاع سفیر صاحب کی طرف سے سر سلطان کو پہنچا دی جائے اور
کے بعد عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایک بار پھر اسی طرف کو
ہو گیا جدھر ان کا ہیلی کاپٹر موجود تھا کہ اچانک وہی آفیسر تیزی
چلتا ہوا ان کے قریب آیا۔

"عمران صاحب آپ نے مال کی تفصیل تو نہیں بتائی۔ مجھے کس

طرح معلوم ہو گا کہ یہ مال مشکوک ہے ۔آپ کس قسم کا مال رکھنا
چاہتے ہیں "...... اس آفیسر نے کہا ۔
" انتہائی قیمتی معدنیات کے پچاس ڈبے ہیں نیلے رنگ کے ۔ ابھی
تک تو یہی اطلاع تھی کہ انہیں سیبوں کی پیٹیوں میں رکھ کر لے
جا رہا ہے ۔ لیکن یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ پیکنگ بدل دیں یا تعداد کچھ
زیادہ کر دیں "...... عمران نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا ۔
" میرا خیال ہے جناب اس کے لئے میں یہاں کی ایک پرائیوٹ
سراغ رساں کمپنی کو بک کر لوں وہ مجھ سے زیادہ اس کام کے اہل
ویسے بھی اس کا سربراہ ایک پاکیشیائی ہے "...... آفیسر نے کہا ۔
" پاکیشیائی ۔ کون ہے "...... عمران نے چونک کر پوچھا ۔
" ایک نوجوان آدمی ہے ۔ اس کے والدین پاکیشیائی تھے ۔ یہ تو
یہیں پیدا ہوا اور پلا بڑھا ہے ۔ اس کا نام عارف ہمدانی ہے
انویسٹی گیشن ایجنسی کے نام سے اس نے ایک پرائیویٹ
رساں ایجنسی قائم کر رکھی ہے اور باقاعدہ حکومت سے اس کا لا
لے رکھا ہے گو وہ یہیں پیدا ہوا اور پلا بڑھا لیکن وہ اب بھی
پاکیشیائی ہونے کا فخر سے اعلان کرتا رہتا ہے ۔ انتہائی ذہین
آدمی ہے "...... اس آفیسر نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا ۔
" کیا آپ اسے یہاں بلوا سکتے ہیں "...... عمران نے کچھ
ہوئے پوچھا ۔
" جی ہاں کیوں نہیں ۔ ویسے بھی یہ بہتر ہے کہ آپ اس سے

اسے خود ساری ہدایات دے دیں ۔ میں اسے فون کرتا ہوں "۔
آفیسر نے کہا اور تیزی سے فون کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا ۔
" میرا خیال ہے ۔ اس عارف ہمدانی سے مل ہی لیا جائے ۔ ہو سکتا
ہے کوئی کام کی بات سامنے آ جائے "...... عمران نے کہا اور واپس
ریستوران کی طرف بڑھ گیا ۔ پھر تقریباً پون گھنٹے بعد وہ آفیسر ایک
خوشرو نوجوان کے ساتھ ریستوران کی طرف آتا دکھائی دیا ۔ نوجوان
کے جسم پر سلیقے کا تھری پیس سوٹ تھا...... شکل وصورت سے وہ
ذہین اور متحرک شخصیت لگتا تھا ۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ
موجود تھی ۔
" السلام علیکم مجھے عارف ہمدانی کہتے ہیں ۔ سفارت خانے کے
سیکنڈ سیکرٹری صاحب نے مجھے آپ کے متعلق بتایا ہے ۔ پاکیشیا کے
لئے تو میری ایجنسی کیا میری جان بھی حاضر ہے "...... ہمدانی نے
قریب آکر مسکراتے ہوئے کہا ۔
" م ۔ م ۔ مجھ حقیر فقیر ۔ پر تقصیر ۔ بلا تاثیر ۔ بے اکسیر ۔ حسن کا
اسیر "...... عمران کی زبان رواں ہو گئی ۔
" اوہ اوہ ...... کہیں آپ علی عمران صاحب تو نہیں ہیں "......
عارف نے یکلخت چونک کر عمران کی قافیہ بندی میں مداخلت کرتے
ہوئے کہا ۔
" وعلیکم السلام ۔ اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ آپ واقعی عارف بھی
اور ہمدانی بھی ۔ آپ سے مل کر بے حد خوشی ہوئی ہے ۔ بڑے

طویل عرصے کے بعد کسی عارف اور ہمدانی سے ملاقات ہو رہی ورنہ آپ جیسے حضرات کا ذکر تو بس اب کتابوں میں ہی باقی رہ گیا ہے" عمران نے اس بار بڑے عقیدت بھرے لہجے میں کہا تو عارف اختیار ہنس پڑا۔

"تو آپ ہی ہیں وہ مشہور زمانہ سیکرٹ ایجنٹ علی عمران"۔ عارف نے ہنستے ہوئے کہا۔

"پرانے وقتوں میں تو خاکساری کے لئے ایک لفظ استعمال کیا جا تھا۔ تنگ زمانہ اور بڑے فخر سے کہا جاتا تھا کہ جناب میں مشہور زمانہ نہیں بلکہ تنگ زمانہ ہوں۔ لیکن آج کل تنگ کا لفظ سنسر کی زد میں چکا ہے اور پھر خاص طور پر جب اس کے ساتھ لفظ زمانہ لگا ہوا ہو کیونکہ زمانہ کا حرف میم کسی بھی وقت حرف نون کے ساتھ تبدیل ہو سکتا ہے اور اگر ایسا ہو گیا تو بس سمجھے سارا اخلاق۔ حیا و شرم کا خاتمہ بالخیر ہو جاتا ہے۔ یہ القاب آپ خود اپنے لئے رکھ لیں مجھے تو بس علی عمران ہی کہہ دیا کریں"...... عمران نے کہا اور عارف ہمدانی کے ساتھ ساتھ عمران کے ساتھی بھی بے اختیار ہنس پڑے۔

"آپ کا قصور نہیں ہے عمران صاحب۔ ہم تو کافی دنوں سے رہے تھے کہ عمران صاحب کی زبان کو نجانے کیوں بریک لگ گئی چوہان نے ہنستے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے اپنا اور دوسرے ساتھیوں کا بھی تعارف کرا دیا۔

"آپ کی تعریفیں تو میں اکثر سنتا رہتا ہوں لیکن آپ سے ملاقات

بہرحال آج ہوئی ہے۔ میں اس کے لئے سیکنڈ سیکرٹری صاحب کا بے حد مشکور ہوں۔ ویسے عمران صاحب آپ نے بڑے طنزیہ انداز میں میرا نام لیا ہے۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی"...... عارف ہمدانی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"طنزیہ نہیں تعریفی کہیں۔ میرے خیال میں آپ نے جو لغت پڑھی ہے۔ اس کے صفحے الٹ پلٹ ہو گئے ہوں گے۔ آپ نے جس طرح بغیر تعارف کے مجھے پہچان لیا۔ اس پر میں نے آپ کی تعریف کی تھی۔ اس لئے کہ عارف کا معنی بھی پہچاننے والا ہے اور ہمدانی ہو گیا ہمہ دان اور ہمہ دان سب کچھ جاننے والے کو کہتے ہیں۔ اس طرح آپ کے نام کا مطلب ہوا۔ پہچاننے والا اور سب کچھ جاننے والا اور ظاہر ہے جب پہچاننے والا اور سب کچھ جاننے والا سامنے آجائے تو پھر تعارف بے کار ہو جاتا ہے"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور اس بار عارف ہمدانی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"بہرحال مجھے بے حد مسرت ہو رہی ہے۔ اب آپ حکم فرمائیں میں کیا خدمت کر سکتا ہوں"...... عارف نے ہنستے ہوئے کہا۔

"سیکنڈ سیکرٹری صاحب اب آپ سیکنڈ ہو چکے ہیں اس لئے اگر آپ تشریف لے جانا چاہیں تو ہماری طرف سے اجازت ہے"...... عمران نے سیکنڈ سیکرٹری سے کہا جو خاموش کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔

"جی شکریہ"...... سیکنڈ سیکرٹری نے فوراً ہی اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ سلام کر کے تیز تیز قدم اٹھاتا واپس مڑ گیا۔

"اب آپ ذرا تفصیل سے بتائیں کہ آپ کی انویسٹی گیشن ایجنسی کا حدود اربعہ کیا ہے ۔ محل وقوع کیا ہے اور کاروبار حیات کیا ہے" عمران نے سیکنڈ سیکرٹری کے واپس جانے کے بعد عارف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"عمران صاحب میں نے باقاعدہ لائسنس لے کر یہ ایجنسی رکھی ہے ۔ اس ایجنسی میں دو سو افراد کسی نہ کسی حیثیت سے شامل ہیں میرا کام معلومات حاصل کرنا ہے ۔ پولیس کو دوسرے اداروں اور اگر کوئی آدمی کسی بھی سلسلے میں کوئی تحقیقات کرانا چاہے تو یہ کام بھی کرتے ہیں" .... عارف نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"نگرانی وغیرہ کا کام بھی کر لیتے ہیں آپ" .... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں کیوں نہیں" .... عارف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو ٹھیک ہے ۔ معاوضہ آپ کو سفارت خانے سے مل جائے گا آپ نے ایئرپورٹ کے ساتھ ساتھ زادان سے باہر جانے والے تمام راستوں کی نگرانی کرنی ہے ۔ کافرستانی ایجنٹوں نے پاکیشیا یورنیم کے پچاس ڈبے ہائی جیک کیے ہیں ۔ پہلے یہ اطلاع تھی انہیں زادان لے آئیں گے اور یہاں سے کافرستان جانے والی فلائٹ وہ انہیں سیبوں کی پیٹیوں میں رکھ کر بک کرائیں گے لیکن یہاں لوگ نہیں آئے اس لئے ہمیں خطرہ ہے کہ وہ کل یا پرسوں یا کسی روز انہیں بک کرا سکتے ہیں ۔ ہم ان کی نگرانی کرانا چاہتے ہیں" عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"پچاس ڈبے یورنیم کے ۔ اوہ یہ تو بہت بڑی کھیپ ہے" ۔ عارف نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

ہاں یہ پاکیشیا کی دولت ہے ۔ بہت خطیر دولت بلکہ یوں سمجھئے کہ پاکیشیا کا مستقبل ہے جسے کافرستانی چرا کر لے جا رہے ہیں ۔ کیا آپ کام کر سکیں گے" .... عمران نے کہا۔

عمران صاحب ویسے تو یہ کام میری ایجنسی کی ساخت کے لحاظ سے بڑا ہے ۔ لیکن میں اسے ضرور کروں گا ۔ گو میں پیدا یہاں آران ہوا ہوں اور پلا بڑھا بھی یہیں ہوں ۔ زادان کی محبت میرے دل ہے لیکن پاکیشیا سے مجھے صرف محبت نہیں عشق ہے ۔ اس لئے میں وجان سے یہ کام کروں گا ۔ بغیر کسی معاوضے کے" .... عارف انتہائی جذباتی لہجے میں کہا۔

آپ کے پاس ٹرانسمیٹر تو ہوگا" .... عمران نے کہا۔

جی ہاں ۔ کیوں" .... عارف نے چونک کر پوچھا۔

یک فریکونسی نوٹ کر لیں ۔ کوئی بھی خاص بات ہو تو آپ اس یجنسی پر مجھ سے فوری رابطہ کر سکتے ہیں" .... عمران نے کہا اور ہی ایک فریکونسی بتا دی۔

ٹھیک ہے ۔ لیکن آپ کہیں جا رہے ہیں .... عارف نے سر ہوئے کہا۔

ہم ان کی آمد کا صرف انتظار نہیں کر سکتے ۔ ہم نے ان کا کھوج لگانا وہ لوگ وادی قرش سے غائب ہوئے ہیں اس لئے ہم وہاں جا

رہے ہیں تاکہ وہاں سے ان کا کھوج لگا سکیں "...... عمران نے کرسی
سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو میں اپنا ایک
آپ کے ساتھ بھیج دوں۔ وہ ان سارے علاقوں کا کیڑا ہے۔
ذہین آدمی ہے۔ وہ آپ کو گائیڈ کر سکتا ہے۔ اس کے علاوہ اس کی
سارے علاقوں میں بے پناہ واقفیت بھی ہے "...... عارف نے کہا۔

"کون صاحب ہیں "...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"اس کا نام نظامی ہے۔ آرائی ہے، لیکن انتہائی سچا اور کھرا آدمی ہے
یوں سمجھیں کہ میرا نمبر ٹو ہے اور میری ایجنسی کا اصل روح رواں بھی
وہی ہے "...... عارف نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہمیں ایسا گائیڈ چاہئے بھی ہی۔ آپ اسے بلوا لیں"
عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور عارف اٹھا اور فون
کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد ایک نوجوان
عارف سے ملا۔

"یہ نظامی ہے جناب۔ میں نے فون پر اسے تفصیلات بتا دی ہیں۔
یہ آپ کے ساتھ رہے گا اور مجھے یقین ہے کہ اس کی موجودگی آپ
فائدہ دے گی "...... عارف نے نظامی کا تعارف عمران اور اس
ساتھیوں سے کراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے شکریہ۔ آپ خیال رکھیں۔ ایسا نہ ہو کہ آپ کے
غفلت کر جائیں "...... عمران نے کہا۔

آپ بے فکر رہیں کوئی غفلت نہ ہو گی "۔ عارف نے کہا اور
ان مصافحہ کر کے نظامی کو ساتھ لئے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"جناب عارف صاحب مجھے بتایا تھا کہ آپ وادی قرش جا رہے ہیں"
ہیلی کاپٹر میں بیٹھتے ہی نظامی نے کہا۔

"ہاں میں تمہیں مختصر طور پر بتا دیتا ہوں۔ تاکہ تم ہماری مدد کر
...... عمران نے کہا اور پھر اس نے مختصر طور پر نظامی کو کیس
ئم یو اسٹنس بتا دیئے اور نظامی کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر

"اوہ جناب یہ تو انتہائی اہم ترین کیس ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔
نشا۔اللہ انہیں ڈھونڈھ نکالوں گا "...... نظامی نے کہا۔

"نظامی صاحب آپ وادی قرش کے بارے میں بتا دیں تاکہ میں
آسانی سے پہنچ سکوں "...... پائلٹ سیٹ پر بیٹھے ہوئے چوہان

جناب آپ مجھے صرف نظامی کہیں۔ میرے لئے یہی بہت بڑا اعزاز
...... نظامی نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس
بان کو سمت بتانی شروع کر دی اور پھر واقعی نظامی کی رہنمائی
جلد ہی پہاڑیوں کے درمیان واقع وادی میں آسانی سے پہنچ گئے۔

ں کیبن کا ذکر الف خان نے کیا تھا "...... عمران نے ہیلی کاپٹر
اترتے ہوئے کہا اور وہ کیبن کی طرف بڑھ گیا۔

اوہ یہ بڑی ویگن کے ٹائروں کے نشانات ہیں "...... عمران

نے گیٹ کے قریب جھک کر دیکھتے ہوئے کہا۔

"جناب یہاں اوپر پہاڑی پر ایک بستی ہے۔ اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں وہاں جا کر معلومات حاصل کروں۔ شاید ان میں سے
نے ان لوگوں کو دیکھا ہو"...... نظامی نے کہا اور عمران کے
پر وہ دوڑتا ہوا شمال کی طرف بڑھ گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی
نے اچھی طرح کیبن کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ خاصا وسیع کیبن
لیکن وہ بالکل خالی پڑا ہوا تھا۔ وہاں سے انہیں کوئی ایسی چیز نہ
جسے وہ بطور کلیو استعمال کرتے اور وہ کیبن سے باہر آ گئے۔
نظامی ایک نوجوان لڑکے کو ساتھ لئے تیزی سے کیبن کی طرف
نظر آیا تو وہ سب اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔

"جناب یہ لڑکا اوپر پہاڑیوں پر بھیڑیں چراتا ہے۔ اس نے لوگوں کو دیکھا ہے۔ میں اسی لئے اسے ساتھ لے آیا ہوں تاکہ آپ سے بات کر سکیں"...... نظامی نے قریب آ کر کہا۔

"اوہ گڈ شو نظامی"...... عمران نے چونک کر مسرت بھرے
میں کہا اور ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک آرانی نوٹ نکال کر
کی طرف بڑھا دیا۔

"اسے رکھ لو اور ہمیں سب کچھ سچ سچ بتا دو۔ وہ لوگ
دشمن ہیں۔ ہم ان کا کھوج لگا رہے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"میں اسے پہلے ہی انعام دے چکا ہوں جناب"...... نظامی
کہا۔

"کوئی بات نہیں"...... عمران نے کہا اور لڑکے نے جلدی سے نوٹ لے کر جیب میں ڈال لیا۔ اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات
ہو گئے تھے۔

"جناب آج صبح میں اوپر بھیڑیں چرا رہا تھا کہ میں نے ایک سفید رنگ کی بڑی سی ویگن کو اس کیبن کی طرف آتے دیکھا۔ وہ کیبن کے احاطے میں چلی گئی اور پھر اس میں سے آٹھ دس آدمی نکلے اور کیبن سے
ر وہ ادھر پہاڑیوں میں مختلف چٹانوں کے پیچھے چھپ کر بیٹھ گئے
کہ وہ مسلح تھے اس لئے میں ڈر کے مارے سامنے نہ آیا اور چھپ کر
تھیں دیکھتا رہا۔ پھر ان کے آنے کے ایک گھنٹے بعد ایک ٹرک کیبن
سامنے آ کر رکا۔ اس میں سے دو آدمی نیچے اترے۔ پھر پہاڑیوں میں
ہوئے آدمی چٹانوں کی اوٹ سے نکل کر دوڑتے ہوئے اس ٹرک
پاس پہنچ گئے۔ انہوں نے ٹرک سے پیٹیاں اتاریں اور کیبن کے
ر لے گئے۔ کیبن سے وہ اسی قسم کی پیٹیاں لے کر واپس آئے اور
ر انہوں نے لادیں پھر ٹرک واپس چلا گیا۔ اس کے بعد وہ سب
یبن کے اندر چلے گئے۔ وہ دو آدمی جو ٹرک پر آئے تھے وہ بھی ان کے
ساتھ ہی اندر چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہی سفید رنگ کی ویگن باہر آئی
میں وہ سب موجود تھے اور پھر وہ ویگن بھی اسی طرف چلی گئی جدھر
گیا تھا۔ ان کے جانے کے بعد میں یہ دیکھنے کے لئے اس کیبن میں
کہ یہاں کیا ہو رہا ہے۔ لیکن کیبن خالی تھا اس لئے میں واپس چلا گیا
جناب میں اتنا جانتا ہوں"...... لڑکے نے جواب دیتے ہوئے کہا

"اس ویگن کا نمبر معلوم ہے تمہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"جی میں پڑھا ہوا نہیں ہوں"...... لڑکے نے جواب دیا۔

"اس کی کوئی خاص نشانی"...... عمران نے کہا۔

"نشانی۔ جی۔ جی۔ ہاں۔ ایک نشانی مجھے یاد آرہی ہے۔ اس ویگن کے اوپر جنگلا لگا ہوا تھا۔ اس کے گرد سرخ رنگ کے ستارے بنے ہوئے تھے۔ سامنے کے رخ پر ایک بڑا سا تاج تھا جناب لیکن اس تاج کے اوپر والے دونوں کنارے ٹوٹے ہوئے تھے۔ بس جناب یہی نشانی میں نے دیکھی ہے"...... لڑکے نے جواب دیا۔

"جب وہ واپس مڑ کر گئی تھی تو اس کے عقبی طرف کوئی نشانی"۔ عمران نے پوچھا۔

"یعنی پیچھے کی طرف اوہ جی ہاں۔ جی ہاں مجھے یاد آگیا ہے۔ پیچھے طرف اس پر ایک ہرن کی طرح تصویر بنی ہوئی تھی جسے ایک خوفناک شیر شکار کر رہا تھا"...... لڑکے نے کہا۔

"جناب یہ تصویریں تو یہاں آران میں عام ویگنوں پر بنی ہوئی ہوتی ہے"...... نظامی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اور کوئی ایسی بات جس سے ہم اس ویگن کو پہچان سکیں"۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جی ایک اور بات مجھے یاد آرہی ہے۔ اب آپ کے کہنے پر یاد آرہی ہے۔ اس ویگن کے پیچھے کی طرف ایک ٹائر کے اوپر ربڑ لگا ہوا تھا جب کہ دوسرا خالی تھا"...... لڑکے نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم جا سکتے ہو"...... عمران نے کہا اور لڑکا انہیں سلام کر کے واپس چلا گیا۔

"آؤ کم از کم یہ تو معلوم ہو گیا کہ یہ لوگ سفید رنگ کی ویگن میں گئے ہیں"۔ عمران نے کہا اور ایک بار پھر ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر فضا میں پہنچ کر پھر زادان کی طرف بڑھنے لگا۔

"جناب زادان کے راستے میں ایک چوک ہے۔ جہاں سے ایک سڑک گلشن کو جاتی ہے اس چوک پر چائے کا ہوٹل ہے۔ اکثر ٹرک اور دوسری گاڑیاں وہاں رکتی ہیں۔ ہمیں وہاں سے معلوم کر لینا چاہئے"۔ نظامی نے کہا۔

"ہاں ٹھیک ہے۔ شاید وہاں سے کوئی خاص بات معلوم ہو جائے"۔ عمران نے کہا اور پھر نظامی کی رہنمائی میں چوہان نے ہیلی کاپٹر اس چوک کے قریب ایک کھلی جگہ پر اتار دیا۔ وہاں موجود لوگ حیرت سے ہیلی کاپٹر کو دیکھنے لگے۔ وہاں چار پانچ ٹرک رکے ہوئے تھے اور دس بارہ افراد سڑک کے کنارے کھلی جگہ پر کرسیوں پر بیٹھے ہوئے چائے پینے میں مصروف تھے۔

"میں معلوم کرتا ہوں جناب"...... نظامی نے ہیلی کاپٹر رکتے ہی نیچے اترتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوٹل کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کچھ دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے چہرے پر جوش کے تاثرات نمایاں تھے۔

"جناب ایک اہم بات معلوم ہو گئی ہے۔ سفید ویگن یہاں پہنچی

ہے لیکن یہ ویگن زادان کی بجائے گلشن کی طرف گئی ہے ۔ ایک ٹرک ڈرائیور یہاں موجود ہے ۔ جو اس ویگن کو اچھی طرح پہچانتا ہے ۔ کیونکہ وہ خود اسے طویل عرصے تک چلاتا رہا ہے "...... نظامی نے پرجوش لہجے میں کہا۔

" اوہ کہاں ہے وہ ۔ چلو اس سے مزید تفصیل معلوم کرتے ہیں " ۔ عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر وہ سب تیزی سے نظامی کے ساتھ چلتے ہوئے ہوٹل کی طرف بڑھ گئے ۔

" یہ ہیں جناب ڈرائیور صاحب "...... نظامی نے ایک ادھیڑ عمر آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ۔ وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا ۔

" جناب حکم ۔ جناب آپ سرکاری آدمی ہیں ۔ حکم فرمائیں " ۔ ڈرائیور نے قدرے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا ۔ شاید ہیلی کاپٹر کی وجہ سے وہ انہیں سرکاری آدمی سمجھ کر گھبرا رہا تھا ۔

" کیا نام ہے تمہارا "...... عمران نے اس کے ساتھ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اسے بیٹھنے کا اشارہ کر دیا ۔

" میرا نام احمد جان ہے ۔ جناب یہ سامنے جو ٹرک کھڑا ہے میں اسے چلاتا ہوں "...... احمد جان نے ایک طرف موجود ٹرک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ۔

" سنو احمد جان ایک انتہائی اہم سرکاری معاملہ ہے ۔ اس لئے تم جو کچھ جانتے ہو سچ سچ بتا دینا ۔ اس میں تمہارا فائدہ ہے اور ملک کا بھی " ۔ عمران نے کہا ۔

" جناب آپ حکم فرمائیں مجھے ویسے بھی جھوٹ بولنے کی عادت نہیں ہے "...... احمد جان نے جواب دیا ۔

" سفید رنگ کی ویگن میں ملک دشمن لوگ موجود ہیں اور وہ یہاں سے گزری ہے ۔ مجھے اس کے بارے میں تفصیلات چاہئیں " ۔ عمران نے کہا ۔

" جی ہاں جناب میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ میں صبح کو گلشن جا رہا تھا کہ یہاں چائے پینے کے لئے رک گیا تھا...... میں نے اس سفید ویگن کو یہاں سے گزرتے اور پھر گلشن کی طرف جاتے دیکھا ۔ میں چونکہ اس ویگن کو کافی عرصہ چلاتا رہا ہوں اس لئے میں اسے دیکھتے ہی پہچان گیا...... اس میں آٹھ دس افراد سوار تھے جناب "...... احمد جان نے جواب دیا ۔

" اس کا نمبر وغیرہ "...... عمران نے پوچھا اور احمد جان نے نمبر بتا دیا

" یہ کس کی ملکیت ہے "...... عمران نے پوچھا ۔

" جب میں اسے چلاتا تھا ۔ آج سے چھ ماہ پہلے کی بات ہے تو یہ زادان کی کمپنی رومی آٹوز کی ملکیت تھی اسے بکنگ کے لئے خریدا گیا تھا مطلب ہے ۔ لوگ سالم ویگن بک کراتے تھے ۔ اب کا مجھے نہیں معلوم "...... احمد جان نے جواب دیا ۔

" اس کمپنی کا پورا پتہ اور فون نمبر معلوم ہو تو وہ بھی بتا دو " ۔ عمران نے پوچھا اور احمد جان نے پتہ اور فون نمبر بھی بتا دیا ۔

"گلشن میں بھی ان کی کمپنی کا کوئی دفتر ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"نہیں جناب"...... احمد جان نے جواب دیا اور عمران سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے احمد جان کا شکریہ ادا کیا۔

"آؤ اب ہمیں گلشن جانا ہوگا"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔

"چھوٹا سا شہر ہے جناب ہم اسے آسانی سے ڈھونڈھ لیں گے"۔ نظامی نے کہا۔

"لیکن وہ لوگ زادان کی بجائے گلشن کیوں گئے ہیں۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آرہی"...... عمران نے ہیلی کاپٹر کی طرف واپس جاتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔

"عمران صاحب ہو سکتا ہے۔ وہاں سے کوئی اور سواری لینا چاہتے ہوں"...... خاور نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر ایک بار پھر فضا میں اڑتا ہوا گلشن شہر کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ نظامی کو اس بار عمران نے چوہان کے ساتھ والی سیٹ پر بٹھا دیا تھا تاکہ وہ چوہان کو گائیڈ کرتا رہے۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب کہ انہیں لازماً راستے میں کوئی ایسی اطلاع ملی ہے جس کی وجہ سے ان کا ارادہ بدل گیا ہے۔ ورنہ انہوں نے ایئرپورٹ پر باقاعدہ بکنگ کرا رکھی تھی۔ وہ لازماً زادان ہی جاتے"۔ صدیقی نے کہا۔

"میرا خیال ہے۔ ان کا کوئی مخبر کھاٹو میں موجود ہوگا۔ اس نے

ماؤنٹ فورس کے ایکشن کے بارے میں بتا دیا ہوگا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ اسی ٹرک اڈے پر ہی ہو"...... خاور نے کہا اور عمران اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ اوہ تم نے بالکل درست آئیڈیا لگایا ہے خاور۔ اگر ایسا ہے تو پھر انہیں اس ہیلی کاپٹر کے بارے میں بھی معلوم ہوگا اور گلشن چھوٹا سا شہر ہے۔ جیسے ہی ہیلی کاپٹر وہاں پہنچے گا۔ انہیں پہلے ہی اطلاع مل جائے گی"...... عمران نے کہا اور خاور اور صدیقی دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"چوہان ہیلی کاپٹر کو شہر سے باہر کسی جگہ اتار لینا"...... عمران نے پائلٹ سیٹ پر بیٹھے ہوئے چوہان سے مخاطب ہو کر کہا اور چوہان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"لیکن جناب ہم وہاں سے شہر کیسے پہنچیں گے"...... نظامی نے حیران ہو کر کہا۔

"پہنچ جائیں گے۔ فکر مت کرو"...... عمران نے جواب دیا اور نظامی خاموش ہو گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر ایک کھلے میدان میں اتار دیا گیا اور عمران اور اس کے ساتھی نیچے اتر آئے۔

"یہاں سے گلشن شہر کتنی دور ہے"...... عمران نے نظامی سے پوچھا۔

"دو کلو میٹر ہوگا جناب"...... نظامی نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ چلو"۔ عمران نے کہا اور پھر وہ سب تیزی سے آگے بڑھنے لگے۔ دو کلو میٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد وہ واقعی شہر میں پہنچ گئے۔ یہ شہر تو نہیں تھا البتہ ایک قصبہ ضرور تھا۔ شہر سے باہر ٹرکوں کا ایک اڈہ موجود تھا۔

"میرا خیال ہے کہ اس اڈے سے ویگن کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی جاسکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں معلوم کرتا ہوں جناب"...... نظامی نے کہا اور تیزی سے ایک طرف بڑھ گیا جہاں تین ٹرک بھی کھڑے تھے اور کچھ افراد بھی وہاں موجود تھے۔ عمران اور اس کے ساتھی وہیں رک گئے۔ تھوڑی دیر بعد نظامی واپس آگیا۔

"جناب میں نے معلوم کر لیا ہے۔ سفید ویگن یہاں کے ایک تاجر اعظمی کی کوٹھی میں گئی ہے۔ ایک ٹرک ڈرائیور اس کوٹھی کے قریب سے سامان اٹھا رہا تھا۔ وہ یہیں موجود ہے۔ گلشن کالونی میں کوٹھی ہے اس اعظمی کا دفتر باغبانی روڈ پر ہے فروٹ مرچنٹ کا کاروبار کرتا ہے۔ یہاں کا خاصا بااثر آدمی ہے"...... نظامی نے کہا۔

"ویری گڈ نظامی۔ تم تو واقعی کام کے آدمی ہو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور نظامی کا چہرہ مسرت سے سرخ پڑ گیا۔

"میرا خیال ہے جناب ہمیں پہلے اس کے دفتر جانا چاہئے"۔ نظامی نے کہا۔

"نہیں اس کی رہائش گاہ پر چلو۔ اگر یہ لوگ وہاں نہیں ہوں گے تو

اعظمی کو فون کر کے وہاں بلا لیں گے۔ وہاں اس سے پوچھ گچھ زیادہ آسانی سے ہو جائے گی"۔ عمران نے کہا اور نظامی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک رہائشی کالونی میں پہنچ گئے۔ یہاں خاصی بڑی کوٹھیاں تھیں۔ ایک کوٹھی پر اعظمی کی نیم پلیٹ بھی موجود تھا۔ کوٹھی کا پھاٹک بند تھا۔

"تیار رہنا ہمیں تیز ایکشن کرنا ہوگا"۔ عمران نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک نوجوان باہر آگیا۔ وہ حیرت سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ رہا تھا۔

"اعظمی ہے اندر"۔ عمران نے مقامی لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اس نے جس انداز میں اعظمی کا نام لیا تھا اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ اس کی اعظمی سے خاصی بے تکلفی ہے۔

"جی۔ جی نہیں صاحب تو دفتر میں ہوں گے"۔ ملازم نے جواب دیا

"صبح مہمان آئے تھے وہ ہیں اندر"۔ عمران نے دوسرا سوال کیا۔

"مہمان۔ جی۔ جی۔ وہ تو چلے گئے تھے ایک گھنٹے بعد ہی چلے گئے تھے"۔ ملازم نے جواب دیا۔

"اسی سفید ویگن پر گئے تھے یا......" عمران نے سوال کرتے ئے کہا۔

"جی ہاں ویگن پر ہی واپس گئے تھے"۔ ملازم نے اثبات میں سر تے ہوئے کہا۔

"اعظمی ان کے ساتھ گیا تھا" ۔ عمران نے پوچھا۔

"جی وہ تو علیحدہ اپنی کار پر گئے تھے" ۔ ملازم نے جواب دیا۔

"او۔ کے چلو ہم ڈرائنگ روم میں بیٹھتے ہیں" ۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ملازم کو پکڑے اسے دھکیلتا ہوا اندر لے گیا۔

"مم۔ مم مگر جناب" ۔ ملازم نے احتجاج کرنے کے انداز میں کہا۔

"کتنے آدمی ہیں اندر" ۔ عمران نے جیب سے ریوالور نکال کر اس کی نال ملازم کی گردن سے لگاتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھی بھی اندر گئے تھے ۔ ملازم ریوالور دیکھ کر بری طرح گھبرا گیا تھا۔

"دو۔ دو مجھ سمیت جناب دو ملازم ہیں ۔ مم۔ مم مگر" .... نے خوف سے گھگھیاتے ہوئے کہا۔

"جاؤ چوہان دوسرے کو دیکھو" .... عمران نے چوہان سے کہا اور چوہان تیز تیز قدم اٹھاتا عمارت کی طرف بڑھ گیا۔

"اگر تم نے کوئی غلط حرکت کی تو ایک لمحے میں کھوپڑی اڑا دوں عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"جج جی ۔ میں تو غریب آدمی ہوں ۔ ملازم ہوں" ۔ ملازم نے اور زیادہ خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے تو اب تک قتل ہونے سے بچے ہوئے ہو" ۔ عمران نے کہا اور پھر وہ اسے پکڑے ساتھیوں سمیت برآمدے میں پہنچ گیا۔ اسی لمحے چوہان ایک راہداری سے نکل کر برآمدے میں آگیا۔

"کچن میں موجود تھا میں نے اسے بے ہوش کر دیا ہے" ۔ چوہان نے

عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

تمہارا کیا نام ہے" .... عمران نے ملازم سے پوچھا۔

افضل جناب میرا نام افضل ہے" .... ملازم نے جواب دیا۔

عظمی کے دفتر کا فون نمبر کیا ہے" .... عمران نے پوچھا تو نے فون نمبر بتا دیا۔

چلو اپنے صاحب کو فون کرو اور اسے بتاؤ کہ اس کے دوست آئے پھر میری بات کرا دینا چلو" .... عمران نے کہا اور افضل سر ہوا ایک بڑے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ یہ کمرہ سٹنگ روم تھا۔ ن بھی موجود تھا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل شروع کر دیئے ۔ چونکہ فون پیس میں لاؤڈر موجود تھا۔ اس لئے نے ہاتھ بڑھا کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

یس" .... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی سنائی دی۔

میں کوٹھی سے افضل بول رہا ہوں ۔ صاحب موجود ہیں نے کہا۔

نہیں صاحب تو اپنے مہمانوں کے ساتھ زادان گئے ہیں طرف سے جواب دیا گیا تو عمران نے افضل کے ہاتھ سے رسیور لیا۔ اسی لمحے ساتھ کھڑے چوہان نے پلک جھپکنے میں افضل کے ہاتھ رکھ دیا۔ حالانکہ عمران نے اسے کوئی اشارہ بھی نہ کیا تھا۔

کب گئے ہیں" .... عمران نے افضل کے لہجے میں پوچھا۔

"ایک گھنٹہ تو ہو چکا ہو گا۔ کیوں تم کیوں پوچھ رہے ہو
دوسری طرف سے بولنے والی خاتون نے حیرت بھرے لہجے میں کہا
"اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ وہ مہمان تو واپس کوٹھی آگئے
عمران نے کہا۔
"واپس کوٹھی آگئے ہیں۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے
تو صاحب کے ساتھ سٹاف کاروں پر زادان گئے ہیں"۔ دوسری
سے کہا گیا۔
"کیا صاحب کو زادان میں کسی نمبر پر کال کیا جا سکتا ہے
نے کہا۔
"نمبر کا تو مجھے علم نہیں ہے البتہ صاحب اپنے مہمانوں
رہے تھے کہ وہ ساگوانا کے پاس جائیں گے اب یہ تو مجھے معلو
ہے کہ ساگوانا کون ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔
"اچھا شکریہ"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے
نے افضل کے منہ سے ہاتھ ہٹا لیا۔
"آپ۔ آپ جادوگر ہیں۔ آپ نے بالکل میرے لہجے میں با
ہے"۔ افضل نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔
"ساگوانا کون ہے۔ تم اعظمی کے ذاتی ملازم ہو تمہیں
ہو گا"۔ عمران کا لہجہ سرد تھا۔
"جج۔ جی۔ جی ہاں۔ ساگوانا زادان میں رہتا ہے۔ آصف
اس کا کلب ہے۔ تھری سٹار کلب۔ سنا ہے زادان کا سب سے

وہ اکثر یہاں صاحب کے پاس آتا رہتا ہے ...."۔ افضل نے
دیا۔
عمران نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ
شروع کر دی۔
"ہیلو ہیلو علی عمران کالنگ اوور"........ عمران نے کال دینا
کر دی۔
"یس عارف اٹنڈنگ یو اوور"۔ تھوڑی دیر بعد دوسری طرف سے
ہمدانی کی آواز سنائی دی۔
"صاحب آصف جاہ روڈ پر ایک تھری سٹار کلب ہے جس کا
وانا نامی کوئی سمگلر ہے۔ دشمن ایجنٹ گلشن کے ایک تاجر
کے ساتھ اس کلب میں ساگوانا کے پاس گئے ہیں۔ انہیں یہاں
ہوئے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ ہو چکا ہے۔ تم فوراً اس کلب کی
۔ لیکن تم نے کوئی مداخلت نہیں کرنی کیونکہ یہ لوگ
خطرناک ایجنٹ ہیں۔ وہ ذرا سا شبہ پڑتے ہی فرار ہو جائیں گے
پر پہنچ رہے ہیں اوور"۔ عمران نے تیز تیز لہجے میں کہا۔
ہے جناب میں کوئی مداخلت نہ کروں گا اوور"۔ دوسری
عارف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
ایسی جگہ بتاؤ جہاں ہم ہیلی کاپٹر اتار سکیں اور وہاں سے ہمیں
بھی مل جائیں اور ان لوگوں کو اس کا علم بھی نہ ہو سکے
عمران نے کہا۔

" آپ نظامی سے کہیں کہ وہ آپ کو خیابان لے جائے ۔ باقی
ہی سمجھ جائے گا اور وہاں بھی وہ آپ کے سارے مسائل حل کر
اوور "۔ دوسری طرف سے عارف نے کہا۔
" او ۔ کے اوور اینڈ آل "...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر

دیا۔
" اسے ہاف آف کر دو "...... عمران نے رسیور رکھ کر
طرف مڑتے ہوئے چوہان سے کہا اور ابھی اس نے ایک قدم
تھا کہ افضل کی چیخ اور اس کے نیچے گرنے کی آواز سنائی دی ۔
" خیال رکھنا دو تین گھنٹوں سے پہلے اسے ہوش نہیں
تاکہ ہم اس دوران اطمینان سے زادان پہنچ سکیں "۔ عمران نے
ہوئے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر آگیا۔ باقی
اس کے ساتھ ہی باہر آگئے ۔ چند لمحوں بعد چوہان بھی ان کے
اور پھر وہ کوٹھی سے نکل کر ایک بار پھر اس طرف کو بڑھتے
ان کا ہیلی کاپٹر موجود تھا۔ لیکن اس بار ان کے قدموں میں
نمایاں تھی۔

لرنل راٹھور نے سوائے کرنل سیٹھی کے باقی سارے ساتھیوں
گلشن سے زادان بس کے ذریعے بھجوا دیا۔ جب کہ وہ دونوں اعظمی
ساتھ ایک بڑی سی کار میں بیٹھ کر زادان کی طرف روانہ ہو گئے ۔
ل راٹھور نے یورنیم کے باکسز کو سیبوں کی پیٹیوں سے نکال کر
ے مار ادویات کے بڑے بڑے ڈرموں میں رکھوا کر انہیں دوبارہ
کیا اور پھر اپنے خاص آدمیوں کے ذریعے اس نے یہ ڈرم ایک
پرلدوا کر زادان بھجوا دیئے تھے یہ اعظمی کی کمپنی کا ذاتی ٹرک تھا اور
انہ مال لے کر گلشن سے زادان آتا جاتا رہتا تھا۔ اس لئے انہیں
تھا کہ اس طرح مال بحفاظت زادان میں اعظمی کے مخصوص
پہنچ جائے گا اور پھر جب تک اس کی ترسیل کا کوئی مناسب
فوظ ذریعہ سامنے نہیں آتا اسے وہیں رکھا جائے گا۔ اعظمی نے
بتایا تھا کہ زادان میں تھری سٹار کلب کا مالک ساگوانا جو کہ

کار من کا باشندہ ہے ۔اس کا گہرا دوست ہے اور زادان کا بہت بڑ
ہے ۔ اس کے ذریعے مال انتہائی آسانی سے اور انتہائی خفیہ
کافرستان پہنچایا جاسکتا ہے اور کرنل راٹھور اور کرنل سیٹھی دونو
اس ساگوانا سے ملنے پر رضامندی ظاہر کر دی تھی ۔

" کیا ساگوانا سے ملاقات اس کے کلب میں ہو گی " ......
سیٹھی نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے اعظمی سے پوچھا
راٹھور فرنٹ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا جب کہ کرنل سیٹھی کار کی
سیٹ پر تھا ۔

"جی ہاں کیوں " ۔اعظمی نے چونک کر جواب دیتے ہوئے کہا

" میرا خیال ہے ہمیں اس کے کلب جانے کی بجائے اسے کہیں
بلوالینا چاہیے " .... کرنل سیٹھی نے کہا ۔

" ہاں واقعی یہ بات درست ہے ۔ عمران اور اس کے ساتھی
زادان میں ہوں گے اور ہو سکتا ہے کہ انہوں نے اپنے آدمیوں
میں پھیلا رکھا ہو " .... کرنل راٹھور نے جواب دیتے ہوئے کہا

" ٹھیک ہے جناب ایسا ہی ہوگا ۔میرا وہاں ایک خفیہ
ہے ۔ ہم سیدھے وہیں چلے چلتے ہیں ۔ وہاں سے فون کر کے
بلالوں گا " .... اعظمی نے کہا اور کرنل راٹھور اور کرنل
دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر زادان پہنچ جانے تک وہ
خاموش رہے ۔ اعظمی کار کو خاصی رفتار سے بھگاتا ہوا لے جا
اس لئے وہ جلد ہی بغیر کسی رکاوٹ کے زادان پہنچ گئے ۔ اعظمی

نشی کالونی میں لے گیا اور پھر ایک اوسط درجے کی کوٹھی کے
اس نے کار روکی اور مخصوص انداز میں تین بار ہارن بجایا تو
چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک نوجوان باہر آگیا ۔

اٹک کھولو نادر " .... اعظمی نے نوجوان سے مخاطب ہو کر
لہجے میں کہا اور نوجوان تیزی سے واپس مڑا اور چھوٹے پھاٹک
ب ہو گیا ۔ چند لمحوں بعد بڑا پھاٹک کھل گیا اور اعظمی کار اندر
۔ پورچ میں جا کر اس نے کار روکی اور پھر وہ تینوں نیچے اتر آئے
بھی پھاٹک بند کر کے واپس آگیا ۔

. نادر ہے میرا خاص ملازم اور اس اڈے میں یہ اکیلا رہتا ہے " ۔
نے نادر کا تعارف کراتے ہوئے کہا اور نادر نے بڑے مؤدبانہ
کرنل سیٹھی اور کرنل راٹھور کو سلام کیا اور ان دونوں نے
ہلا کر جواب دیا ۔

اور اچھی سی کافی بنا کر لے آؤ " ...... اعظمی نے کہا اور پھر وہ
سیٹھی اور کرنل راٹھور کو ساتھ لئے اندرونی راہداری میں داخل
چند لمحوں بعد وہ ایک خوبصورت انداز میں سجے ہوئے کمرے
گئے ۔

تو مال کے متعلق معلوم کرو اعظمی ۔ ہمیں سب سے زیادہ فکر
ہے " .... کرنل سیٹھی نے کہا اور اعظمی نے اثبات میں سر
ئے جلدی سے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر
نے شروع کر دیئے ۔

"یس" .... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔
"اے بول رہا ہوں" .... اعظمی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔
"یس باس" ...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ
مؤدبانہ ہو گیا۔
"ٹرک پہنچ گیا ہے۔ کیڑے مار ادویات کے ڈرم لے کر
نے کہا۔
"یس باس پہنچ گیا ہے اور میں نے ہدایت کے مطابق سپیشل
میں مال رکھوا دیا ہے" .... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔
"کتنے ڈرم ہیں" ...... اعظمی نے پوچھا۔
"پچیس جناب" ...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔
"او۔کے یہ سپیشل مال ہے۔اس لئے تم نے پوری طرح
رہنا ہے اور سپیشل روم کے خصوصی حفاظتی انتظامات بھی ہر
آن رکھنے ہیں" .... اعظمی نے تیز لہجے میں کہا۔
"یس باس میں نے پہلے ہی ایسا کر دیا ہے۔آپ بے فکر رہیں
دوسری طرف سے کہا گیا اور اعظمی نے او۔کے کہہ کر رسیور ر
اسی لمحے نادر کافی کی پیالیاں لے کر وہاں پہنچ گیا۔
"ہمیں تو شراب منگوا دو۔یہ کافی وغیرہ رہنے دو۔وہاں پاکیشیا
بھی ہم شراب کے لئے ترس گئے تھے" .... کرنل راٹھور نے
بناتے ہوئے کہا۔
"اوہ اچھا۔سوری کرنل مجھے خیال نہ رہا تھا" .... اعظمی

سے مخاطب ہو گیا۔
بالیاں واپس لے جاؤ اور سپیشل شراب لے آؤ۔زادان
مہنگی شراب" .... اعظمی نے کہا۔
.... نادر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پیالیاں ٹرے
واپس چلا گیا۔
گوانا کا پتہ کروں" .... اعظمی نے کہا اور رسیور اٹھا کر
بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
سٹار کلب" .... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے

بول رہا ہوں۔ساگوانا سے بات کراؤ" .... اعظمی نے
ہیں کہا۔
ہولڈ آن کریں" .... دوسری طرف سے اس بار
لہجے میں کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز

ساگوانا بول رہا ہوں" .... بولنے والے کا لہجہ غیر ملکی تھا۔
بول رہا ہوں ساگوانا۔کیا تم مجھے فوراً وقت دے سکتے ہو۔
ہے میرے پاس تمہارے لئے" ...... اعظمی نے کہا۔
...... ساگوانا نے چونک کر پوچھا۔
نہیں بتایا جا سکتا۔تم ایسا کرو فوری طور پر روز کالونی کی
رہ پر آجاؤ۔میں وہیں موجود ہوں۔تفصیل سے بات ہو

جائے گی "...... اعظمی نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں آرہا ہوں "...... دوسری طرف سے کہا اعظمی نے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد نادر شراب کی بوتلیں اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"نادر ساگوانا آرہا ہے۔ تم اسے یہیں لے آنا اور اس بلیک ڈاگ کی بوتل لے آنا "...... اعظمی نے نادر سے مخاطب کہا۔

"یس باس "...... نادر نے جواب دیا اور شراب کی بو جام رکھ کر واپس چلا گیا۔ اعظمی نے بوتل کھولی اور تینوں جام اور پھر ایک ایک جام ان تینوں نے اٹھالئے۔

آدھے گھنٹے بعد ایک درمیانے قد لیکن گٹھے ہوئے جسم اندر داخل ہوا اور اعظمی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اعظمی کی وجہ راٹھور اور کرنل سیٹھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"یہ ساگوانا ہے۔ میرا دوست اور ساگوانا۔ یہ کرنل کرنل رام ہیں۔ ان کا تعلق کافرستان سے ہے "...... اعظمی بوجھ کر کرنل سیٹھی اور کرنل راٹھور کے فرضی نام بتا کر کراتے ہوئے کہا اور ساگوانا نے دونوں سے بڑے گرمجوشا مصافحہ کیا اور اسی لمحے نادر نے بلیک ڈاگ کی بوتل لا کر سامنے رکھ دی۔

"اوہ ویری گڈ۔ تمہاری یہی بات تو مجھے پسند ہے "اعظمی

یال بہت رکھتے ہو "...... ساگوانا نے مسکراتے ہوئے ہنس دیا۔

کا ہی تو خیال رکھا جاتا ہے "...... اعظمی نے کہا اور اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے شراب کی اور اسے براہ راست منہ سے لگالیا۔ کافی لمبا گھونٹ لینے کے میز پر رکھی۔

ظمی اب بتاؤ کیا کام ہے "...... ساگوانا نے کہا۔

ار ادویات کے پچیس ڈرم کافرستان اس طرح پہنچانے انوں کان خبر بھی نہ ہو سکے "...... اعظمی نے کہا۔

ار ادویات۔ کیا مطلب میں سمجھا نہیں "...... ساگونا ہوئے کہا۔

چھنے کی ضرورت نہیں ہے مسٹر ساگوانا۔ تم نے بس ڈرم ...... کرنل راٹھور نے اس بار قدرے ناخوشگوار لہجے نا ایک لمحے تک غور سے کرنل راٹھور کو دیکھتا رہا۔ ختیار طویل سانس لیا۔

نہیں پوچھنا چاہئے تھا آئی ایم سوری۔ بس بے خیالی کل گیا ہے۔ مجھے مال سے کوئی مطلب نہیں۔ اس میں پتھر ہوں یا مٹی۔ کب پہنچانے ہیں "...... ساگوانا نے کہا۔

کہ کس طرح پہنچاؤ گے "...... اعظمی نے کہا۔

"میری خفیہ لانچیں بحیرہ عرب میں چلتی ہیں۔ بندرگاہ سا
مال لانچ میں لوڈ ہو گا اور بحیرہ عرب میں ہم سفر کرتے ہوئے
پہنچ جائیں گے۔ ایک رات میں سفر طے ہو جائے گا"...... ۔
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"راستے میں پاکیشیا کا سمندری حصہ ہے اور مال وہاں چیک
سکتا ہے"...... کرنل راٹھور نے کہا۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے ہم ساباک سے پاکیشیا کی
حدود میں سفر کرنے کی بجائے پہلے قاشار چلے جائیں گے جو کہ
عرب کا علاقہ ہے اور پھر ان کے سمندر میں سفر کرتے ہوئے
جزیرہ کالدیپ پہنچ جائیں گے۔ پھر کالدیپ سے کافرستان
بندرگاہ پر کہیں مال اتار دیا جائے گا۔ اس طرح پاکیشیا
جائے گا اور کسی قسم کی چیکنگ کا کوئی سوال ہی پیدا نہ ہو گا
نے کہا۔

"راستے میں جو چیکنگ ہو گی اس کا کیا کرو گے"۔
راٹھور نے پوچھا۔

"اس کی آپ فکر نہ کریں ساگوانا اس سارے علاقے کا
ساگوانا کی کشتی کو کہیں چیک نہیں کیا جا سکتا۔ ہر جگہ میرے
ہوئے آدمی ہوتے ہیں اور اگر آپ کا معاملہ اس قدر اہم
بذات خود ساتھ جانے کے لئے تیار ہوں لیکن معاوضہ اپنی
لوں گا اور گارنٹی ہوگی بحفاظت مال پہنچانے کی"...... سالو

آدمی ہوں گے تمہاری لانچ میں"...... کرنل راٹھور نے

نہیں صرف دس آدمی ہوں گے اور میں اپنی خصوصی تیز
پر چلوں گا۔ اس طرح سفر کا وقت مزید گھٹ جائے گا اور یہ
دن کہ میری خصوصی لانچ کو رسمی طور پر بھی چیک نہیں کیا
ہے میں دن کے وقت کیوں نہ سفر کروں۔ اس پر میرا خاص
نار رہتا ہے"...... ساگوانا نے کہا۔

ہم ابھی روانہ ہو سکتے ہیں"...... کرنل راٹھور نے کہا۔

ں۔ ہاں کیوں نہیں۔ صرف ایک گھنٹے کے نوٹس پر روانہ ہو
...... ساگوانا نے چونک کر جواب دیتے ہوئے کہا۔ ساتھ
ب بھی پیتا جا رہا تھا۔

ے ٹھیک ہے۔ معاوضہ بتاؤ"...... کرنل راٹھور نے کہا۔

لمی میرا دوست ہے اور آپ اس کے دوست ہیں اس لئے
صرف ایک لاکھ ڈالر لوں گا اور وہ بھی پیشگی"...... ساگوانا

زیادہ"...... کرنل راٹھور نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

ساگوانا۔ پلیز میری خاطر"...... اعظمی نے منت بھرے لہجے

تم نے درخواست کر ہی دی ہے تو جو جی چاہے دے دینا"۔

ساگوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"ہم دس ہزار ڈالر دے سکتے ہیں" .... کرنل راٹھور نے بنیا
کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔
"دس ہزار ڈالر ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں" ۔ ساگوانا نے اس
حیرت بھرے لہجے میں کہا جیسے اسے اپنے کانوں پر یقین نہ آرہا ہو۔
"چلو پندرہ لے لو" .... کرنل راٹھور نے کہا۔
"سوری جناب ۔ آپ کوئی اور بندوبست کر لیں ۔ مجھے اجازت
ساگوانا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔
"ارے ارے بیٹھو معاوضے کی تم فکر نہ کرو جو تم رعایت کر
ہو وہ کر دو ۔ لیکن ہمارا مال فوری اور بحفاظت پہنچنا چاہئے
سیٹھی نے کہا۔
"اسی ہزار ڈالر لوں گا اس سے ایک ڈالر بھی کم نہ ہوگا اور یہ
صرف اعظمی کے لئے ورنہ تو میرے ساتھ جانے کی فیس پچاس ہزار
ہے اور کسی اور سے میں پانچ لاکھ ڈالر سے ایک ڈالر بھی کم نہ لیتا
ساگوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"اعظمی کیا معاملہ ڈن کر دیا جائے" .... کرنل راٹھور نے ا
سے مخاطب ہو کر کہا۔
"بالکل کرنل ۔ ساگوانا سو فیصد کھرا آدمی ہے" ...... اعظمی
بڑے اعتماد بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
"او ۔ کے ہمیں رقم منظور ہے ۔ لیکن روانگی ف

نے کہا۔
ٹھیک ہے ۔ مال کہاں ہے" .... ساگوانا نے کہا۔
میرے گودام میں ہے ۔ اسے کہاں پہنچانا ہے اور ہم کہاں پہنچیں
پہنچیں" .... اعظمی نے کہا۔
اپ مال جاسٹی گاؤں کے سردار کے پاس پہنچا دیں ۔ یہ پورا گاؤں
آدمیوں کا ہے ۔ میں ابھی یہیں سے خصوصی لانچ کی تیاری کا
دیتا ہوں اور اگر آپ چاہیں تو یہیں سے ہم اکٹھے جاسٹی گاؤں
ہو سکتے ہیں لیکن رقم پیشگی ہوگی" .... ساگوانا نے کہا۔
قم کی فکر مت کرو اپنا اکاؤنٹ نمبر بتا دو میں ابھی فون پر ہی رقم
اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کرا دیتا ہوں" .... اعظمی نے کہا۔
یں کاروبار کے معاملے میں کھرا آدمی ہوں ۔ اس لئے دوستی اپنی
بزنس اپنی جگہ ۔ پہلے رقم میرے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر ہوگی میں
تصدیق کر لوں گا تو پھر میں لانچ کی تیاری کا حکم دوں گا" ۔
نے کہا۔
ہمیں ایسا ہی کھرا آدمی چاہئے" .... کرنل سیٹھی نے کہا
انا نے اکاؤنٹ نمبر اور بنک کا نام بتا دیا ۔ اعظمی نے فون کا
ٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے ۔ پھر جب اس نے فون
وہ اپنے بینک کو اسی ہزار ڈالر ساگوانا کے اکاؤنٹ میں فوری
رنے کا حکم دے چکا تھا ۔ شراب کا دور دوبارہ چلنا شروع ہو گیا
بیا پندرہ منٹ بعد ساگوانا نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے

شروع کر دیئے۔

"ٹھیک ہے۔ رقم پہنچ گئی ہے" ...... ساگوانا نے بنک
سے بات کرنے کے بعد مطمئن انداز میں رسیور رکھتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے اب تم لانچ کی تیاری کا کہہ دو" ...... اعظمی
مسکراتے ہوئے کہا اور ساگوانا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے
بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"رستم بول رہا ہوں" ...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک کرخت
آواز سنائی دی۔

"رستم میں ساگوانا بول رہا ہوں" ...... ساگوانا نے
تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس" ...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ
مؤدبانہ ہو گیا۔

"میری خصوصی لانچ فوری طور پر تیار کراؤ۔ میں خود اپنے آدمیوں
کے ساتھ کافرستان جاؤں گا۔ ڈکسن اور اس کے گروپ کو حکم د
کہ وہ فوراً لانچ پر پہنچ جائیں۔ لانچ ہر لحاظ سے او کے ہونی چاہئے اور
ہم مقدس عرب کے ساتھ چلتے ہوئے کالدیپ جائیں گے اور پھر
سے کافرستان پہنچیں گے۔ اس لئے راستے میں موجود اپنے تمام
کو الرٹ کر دو ہمیں کسی جگہ چیک نہیں ہونا چاہئے"۔ ساگوانا
لہجے میں کہا۔

"یس باس بے فکر رہیں آپ کی سپیشل لانچ کو بھلا چیک

ہیں ہمت ہے۔ ویسے میں سب کو الرٹ بھی کر دوں گا"۔ دوسری
سے اعتماد بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"سنو پچیس ڈرم کپڑے مار ادویات کے میرے دوست اعظمی کے
تم تک ابھی پہنچائیں گے۔ انہیں تم نے لانچ کے خفیہ کمرے میں
کرا دینا ہے۔ سمجھے" ...... ساگوانا نے کہا۔

"یس باس سمجھ گیا ہوں"۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"جب مال لانچ میں شفٹ ہو جائے اور لانچ روانگی کے لئے تیار ہو
تو مجھے فون کر دینا۔ نمبر نوٹ کر لو"۔ ساگوانا نے کہا اور اس کے
اس نے فون پیس پر لکھا ہوا نمبر دوہرا دیا۔

"یس باس" ...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ساگوانا نے
رکھ دیا۔ اس کے رسیور رکھتے ہی اعظمی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور
اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے وہی آواز
جس سے پہلے اعظمی کی بات ہوئی تھی۔

ے بول رہا ہوں" ...... اعظمی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

باس" ...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت
ہو گیا۔

"کپڑے مار ادویات کے پچیس ڈرم سپیشل روم سے نکلوا کر ٹرک
ماہی گیروں کے گاؤں جاسٹی کے سردار رستم کے حوالے کر آؤ۔
خود ساتھ جانا ہے اور انتہائی محتاط اور ہوشیار ہو کر۔ اسے کہنا کہ

مال ساگوانا نے بھیجا ہے اور پھر وہیں سے مجھے یہاں سپیشل پوائنٹ پر فون کر کے اطلاع دینا"...... اعظمی نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"فوری روانہ ہو جاؤ"...... اعظمی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"میرا خیال ہے۔ کھانا کھا لیا جائے۔ میں نادر کو کہتا ہوں وہ ساتھ ہی ہوٹل سے لے آئے گا"...... اعظمی نے کہا۔

"نہیں وہیں لانچ پر کھائیں گے۔ سی فوڈ۔ میری طرف سے دعوت ہو گئی۔ ایسا کھانا کھلاؤں گا کہ ساری عمر یاد رکھیں گے"۔ ساگوانا نے کہا اور اعظمی نے کرنل راٹھور اور کرنل سیٹھی کی طرف دیکھا۔

"ٹھیک ہے۔ اب ہم واقعی ساگوانا کے مہمان بن گئے ہیں" کرنل راٹھور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ جناب یہ میرے لئے اعزاز ہے"...... ساگوانا نے کہا اور پھر تقریباً پون گھنٹے بعد ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور اعظمی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... اعظمی نے محتاط لہجے میں کہا۔

"ندیم بول رہا ہوں باس جاسٹی سے"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ آواز سنائی دی۔ یہ وہی آدمی تھا جسے اعظمی نے مال پہنچانے حکم دیا تھا۔

"ہاں کیا رہا"۔ اعظمی نے کہا اور کرنل راٹھور اور کرنل سیٹھی دونوں چونک کر سیدھے ہو گئے۔

کے باس مال بحفاظت سردار رستم تک پہنچا دیا ہے۔ اس نے لر لیا ہے۔ آپ بے شک اس سے بات کر لیں"...... ندیم

مجھے دو رسیور"۔ ساگوانا نے کہا۔

کراؤ بات"۔ اعظمی نے کہا اور رسیور ساگوانا کی طرف بڑھا دیا۔

ہیلو رستم"...... ساگوانا نے تیز لہجے میں کہا۔

باس آپ"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا شاید اسے حیرت اس بات پر ہوئی تھی کہ اس کے خیال کے تو اس نے ندیم کے باس سے بات کرنی تھی لیکن اس کی بجائے بات اپنے باس سے ہو رہی ہے۔

ہاں مال پہنچ گیا ہے"...... ساگوانا نے کہا۔

یس باس کپڑے مار ادویات کے پچیس سیلڈ ڈرم ہیں۔ کیا یہی ہے آپ کی خصوصی لانچ میں پہنچانا ہے"...... رستم نے کہا۔

ان یہی ہے۔ ڈکسن اور اس کا گروپ پہنچ گیا ہے لانچ میں"۔ نے کہا۔

یس باس اور میں نے سارے راستے میں موجود افراد کو بھی ریڈ کر دیا ہے"...... رستم نے جواب دیا۔

و۔ کے ہم آ رہے ہیں"...... ساگوانا نے کہا اور رسیور رکھ کر ڑا ہوا۔

یئے جناب"...... ساگوانا نے کہا اور اعظمی کے ساتھ ساتھ

کرنل راٹھور اور کرنل سیٹھی دونوں بھی اٹھ کھڑے ہوئے ۔ دونوں کے چہروں پر اب گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے ۔ اعظمی نے نادر کو بلا کر اسے ہدایات دیں اور پھر ساگوانا کی میں سوار ہو کر وہ سب کوٹھی سے باہر نکل آئے ۔ تقریباً نصف گھنٹے ڈرائیونگ کے بعد وہ سمندر کے کنارے ماہی گیروں کے ایک گاؤں میں پہنچ گئے ۔ جیسے ہی کار وہاں رکی ایک لمبا تڑنگا گھیرا دوڑتا ہوا کار کے پاس آیا ۔ اسی دوران ساگوانا ، اعظمی ، کرنل راٹھور اور کرنل بھی کار سے اتر آئے تھے ۔

" سلام باس "...... آنے والے نے کہا اور اس کی آواز سے سب سمجھ گئے کہ یہی رستم ہے ۔ گاؤں کا سردار ۔

" لانچ تیار ہے "...... ساگوانا نے کہا ۔

" یس باس آیئے "...... رستم نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور واپس مڑ گیا ۔ ساگوانا اور دوسرے لوگ اس کے پیچھے چلتے ہوئے ایک گھاٹ پر پہنچے تو وہاں واقعی ایک سٹیمر نما بڑی لانچ موجود تھی لانچ کی حالت بتا رہی تھی کہ اس میں انتہائی جدید ترین آلات ہیں ۔ اس پر سرخ رنگ کا ایک جھنڈا بھی لہرا رہا تھا جس پر کوئی نہ بنا ہوا تھا ۔ لانچ پر موجود سب افراد غیر ملکی تھے ۔ ان میں سے نے آگے بڑھ کر ساگوانا کا استقبال کیا ۔

" یہ ڈکسن ہے میرا خاص آدمی اور یہ اس کا گروپ ہے اور ڈکسن میرے مہمان ہیں "...... ساگوانا نے ڈکسن اور دوسروں کا تعارف

ہوئے کہا ۔ اعظمی کرنل سیٹھی اور کرنل راٹھور نے ڈکسن مارے عملے سے مصافحہ کیا ۔

یں سب سے پہلے وہ ڈرم دکھاؤ "...... کرنل راٹھور نے کہا ۔

آیئے "...... ساگوانا نے کہا اور پھر وہ ڈکسن اور ساگوانا کے ہوئے لانچ کے نچلے حصے میں بنے ہوئے ایک کمرے میں پہنچ ن نے ایک جگہ زور سے پیر مارا تو لکڑی کے فرش کا ایک حصہ وق کے ڈھکن کی طرح اوپر اٹھتا چلا گیا ۔ نیچے جاتی ہوئی لوہے یاں صاف دکھائی دے رہی تھیں ۔ ڈھکن اٹھتے ہی نیچے تیز خود بخود پھیل گئی ۔ پھر ایک ایک کر کے وہ سب نیچے اتر گئے چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں کیڑے مار ادویات کے پچیس ڈرم کرنل راٹھور اور کرنل سیٹھی دونوں نے آگے بڑھ کر ڈرم پر لگی ہوئی اپنی مخصوص سیلیں چیک کیں ۔ تمام ڈرم طرح سیلڈ تھے جس طرح انہوں نے اسے سیلڈ کیا تھا اور چہروں پر اطمینان کے تاثرات پھیلتے چلے گئے ۔

ہے ۔ شکریہ "...... کرنل راٹھور نے مسکراتے ہوئے سب واپس اوپر والے کمرے میں پہنچ گئے ۔ ڈکسن نے فرش ۔ ساگوانا نے ڈکسن کو راستے کی تفصیلات بتائیں اور پھر نگی کا حکم دے کر وہ اعظمی کرنل راٹھور اور کرنل سیٹھی کو یک بڑے کمرے میں پہنچ گیا ۔ ان کے سامنے شرابوں کی جام پہنچ گئے ۔ چند لمحوں بعد لانچ اپنے سفر پر روانہ ہو گئی ۔

اس کی رفتار خاصی تیز تھی اور کرنل راٹھور اور کرنل سیٹھی دونوں
چہرے کامیابی اور فتح کی مسرت سے جگمگا اٹھے۔

"اب کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ ان ڈرموں میں کیا ہے"۔
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیوں تم آخر کیوں پوچھنا چاہتے ہو"........ کرنل راٹھو
چونک کر پوچھا۔

"اس لئے تاکہ مجھے معلوم تو ہو سکے کہ میں کیا لے کر جا رہا ہو
اب یہاں کوئی غیر آدمی تو ہے نہیں"........ ساگوانا نے مسکر
ہوئے کہا۔

"سوری ساگوانا یہ معاہدے کے خلاف ہے"۔ کرنل راٹھو
انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"آپ کی مرضی نہ بتائیں ۔میں بہر حال آپ کو مجبور تو نہیں
ساگوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس
سامنے رکھی ہوئی میز کے کنارے پر لگی ہوئی گھنٹی کا بٹن
دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ڈکسن اندر آگیا۔

"یس باس"........ ڈکسن نے کہا۔

"خیال رکھنا یہ خصوصی سفر ہے۔ ہم ہر لحاظ سے محفو
چاہتے ہیں ۔خاص طور پر میرے مہمانوں کو کوئی تکلیف نہیں
چاہئے"........ ساگوانا نے ڈکسن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"........ ڈکسن نے جواب دیا اور مڑ کر باہر چلا

شراب پی رہے تھے کہ اچانک کمرے کی چھت سے سرسراہٹ
ازیں سنائی دیں اور دوسرے لمحے چھت سے سرخ رنگ کی تیز
کا دھارا عین اس جگہ پر پڑا جہاں کرنل راٹھور ۔کرنل سیٹھی اور
بیٹھے ہوئے تھے اور کرنل راٹھور اور کرنل سیٹھی دونوں کو یوں
ہوا جیسے ان کے جسم یکلخت ساکت ہو گئے ہوں ۔اعظمی کا بھی
وا تھا۔

ہا۔ہا دیکھا میرا خصوصی انتظام"........ اسی لمحے میز کی دوسری
بیٹھے ہوئے ساگوانا نے زوردار قہقہہ مارتے ہوئے کہا۔

کیا مطلب یہ ہمیں کیا ہوا ہے"........ اچانک کرنل راٹھور
سے نکلا۔یہ الفاظ خود بخود اس کے منہ سے نکل گئے تھے اور اس
ہی اسے احساس ہوا کہ صرف اس کا جسم بے حس و حرکت ہو
ورنہ وہ سن سکتا ہے بول سکتا ہے۔ سمجھ سکتا ہے۔

تم نے کیا کر دیا ہے ساگوانا"........ اعظمی کے لہجے میں بھی

لوگ مجھ پر اعتماد نہیں کر رہے تھے ۔اس لئے مجھے یہ خصوصی
کرنے پڑے ۔اب بھی وقت ہے مجھے بتا دو کہ ان ڈرموں میں
ور یہ بھی سن لو کہ لانچ صرف ایک دائرے میں حرکت کر رہی
بھی تک وہیں ہیں جہاں سے چلے تھے ۔میرا اصول ہے کہ میں
لے کر جاتا ہوں اس کے متعلق سب کچھ پہلے معلوم کرتا ہوں"
نے کہا۔

"یہ معاہدے کی خلاف ورزی ہے" ۔ کرنل سیٹھی نے تیز
کہا ۔

"جو کچھ بھی ہے ۔ بہرحال تمہیں بتانا پڑے گا" ۔ ساگوانا نے
لہجے میں کہا ۔

"اس میں قیمتی دھات ہے اور کچھ نہیں" ...... اس بار
راٹھور نے کہا ۔

"کون سی دھات ۔ یہ سن لو کہ ڈکسن کو میں نے خاص طور
لئے یہاں بلوایا تھا کہ وہ ایسے مال کو پرکھنے کا ماہر ہے ۔ کافرستان
کرنل کوئی خصوصی مال ہی لے کر جا سکتے ہیں ۔ اس لئے
تمہارے حق میں بہتر ہے ۔ فکر نہ کرو میں کاروبار میں اصولوں
ہوں میں اپنی اس حرکت کے لئے معافی مانگ لوں گا ۔ مال
بحفاظت پہنچا دوں گا ۔ لیکن مجھے اصل حقیقت کا علم ہونا
...... ساگوانا نے کہا ۔

"لیکن تم کیوں یہ جاننا چاہتے ہو ۔ تمہارا معاوضہ تمہیں
۔ کرنل راٹھور نے تلخ لہجے میں کہا ۔ حقیقتاً اسے ساگوانا پر
غصہ آرہا تھا ۔

"اس میں یورنیم ہے ساگوانا ۔ ہیرے یا قیمتی جواہرات
اور یورنیم تمہارے کسی کام کی نہیں ہے" ...... اچانک اعظمی
کہا ۔

"یورنیم اوہ ۔ واقعی یہ دھات میرے کسی کام کی نہیں

مقدر میں یورنیم کہاں سے ملی ہے" ...... ساگوانا نے کہا ۔

"تمہیں اس سے مطلب" ...... کرنل راٹھور نے کہا تو ساگوانا کا
کی شدت سے بگڑ سا گیا ۔ اس نے تیزی سے میز کی دراز کھولی
سرے لمحے اس کے ہاتھ میں ایک ریوالور نظر آرہا تھا ۔

"تم بڑے تلخ لہجے میں مجھ سے بات کر رہے ہو ۔ تمہارا خاتمہ
ہے" ...... ساگوانا نے غصے سے بھرے ہوئے لہجے میں کہا ۔

"م ۔ مم ۔ میں تو" ...... ساگوانا کا لہجہ سن کر اور اس کے ہاتھ
الور اور اپنی بے بسی دیکھ کر کرنل راٹھور کا دماغ بھک سے اڑ
لیکن دوسرے لمحے دھماکوں کی آوازوں کے ساتھ ہی اس نے
کے ہاتھ میں موجود ریوالور کی نال سے شعلے نکلتے دیکھے اور پھر یہ
ہی اس کے جسم میں اترے ۔ اسے جسمانی طور پر تو کوئی
محسوس نہ ہوئی لیکن اس کا ذہن یکلخت اس طرح بند ہو گیا ۔
رے کا شٹر بند ہو جاتا ہے ۔

"یہ کیا کر دیا تم نے نانسنس" ...... اعظمی نے چیختے ہوئے

"کہاں سے لی ہے تم نے یورنیم ۔ پوری تفصیل بتاؤ ورنہ" ۔
نے پہلے کی طرح چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
رخ کرنل سیٹھی کی طرف کر دیا ۔

"یہ پاکیشیا کی یورنیم ہے ۔ آران کی نہیں ہے ۔ تم شاید یہ سمجھ
کہ ہم آران کی یورنیم چوری کر کے لے جا رہے ہیں" ۔ کرنل

سیٹھی نے فوراً ہی کہا۔

"پاکیشیا کی یورنیم ۔ پوری تفصیل بتاؤ"......... ساگوانا چونک کر کہا۔

"پاکیشیا کے ایک صوبے میں یورنیم کا بہت بڑا ذخیرہ دریافت تھا ۔ اسے انہوں نے ثاقاب پراجیکٹ کا نام دیا تھا اور شوگران ساتھ مل کر وہ اس یورنیم کو حاصل کرنا چاہتے تھے کہ حکو کافرستان کو بھی اس کی خبر ہو گئی اور حکومت کافرستان نے پاکیشا اس یورنیم سے محروم کرنے اور خود یہ یورنیم حاصل کرنے کے ثاقاب پراجیکٹ کو ہائی جیک کرنے کا منصوبہ بنایا اور ہم نے کارروائیاں کیں جس سے حکومت پاکیشیا اس پراجیکٹ کو غیر بخش قرار دینے پر مجبور ہو گئی ۔ پھر ہم نے خصوصی مشینیں استعمال کے یہ یورنیم حاصل کی ۔ وہیں ایک خفیہ لیبارٹری میں اسے صاف اور اس صاف شدہ یورنیم کو لے کر ہم پاکیشیا سے زاوان میں ہوئے ۔ ہمارا ارادہ یہاں سے بذریعہ جہاز اس یورنیم کو کافرستان جانے کا تھا لیکن اطلاع ملی کہ پاکیشیا کی سیکرٹ سروس کو پراجیکٹ ہائی جیک کر لئے جانے کی اطلاع مل گئی ہے اور وہ ہمارا پیچھے ہے ۔ چنانچہ ہم نے پروگرام بدل دیا اور پھر اعظمی کے ے تم سے رابطہ قائم کیا گیا تاکہ تم اس یورنیم کو خفیہ کافرستان پہنچا دو اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ہمیں تلاش کرتی رہ لیکن تم نے معاہدے کی خلاف ورزی کی ہے ۔ تم نے کرنل کر

ہے"......... کرنل سیٹھی نے چیخ چیخ کر کہا مگر جیسے ہی اس کی بات ئی ساگوانا نے ٹریگر دبا دیا اور اس بار کرنل سیٹھی کو ریوالور کی نکلنے والے شعلے اپنے جسم میں اترتے ہوئے محسوس ہوئے اور ساتھ ہی اس کا ذہن بھی سیاہ دلدل میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے چلا گیا۔

خالص یورنیم کے پچیس ڈرم ۔ ہا ۔ ہا ۔ ہا یہ احمق سمجھتے ہیں کہ کو اس کی قیمت کا علم نہیں ہے ۔ یہ تو دنیا کا سب سے بڑا خزانہ تنا بڑا خزانہ کہ پوری دنیا کی دولت مل کر بھی اس کا مقابلہ نہیں ۔ ہا ۔ ہا ۔ اب کسی کو علم نہ ہو گا کہ یہ یورنیم کہاں گئی"۔ نے قہقہے لگاتے ہوئے کہا۔

اتا ۔ تم تو"......... اعظمی نے کہنا شروع ہی کیا تھا کہ ساگوانا کا رخ اس کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا اور اعظمی اپنا فقرہ کر سکا اور اس کی گردن ڈھلک گئی ۔

نظامی نے کار تھری سٹار کلب سے ذرا ہٹ کر روک دی ۔
اپنے ساتھیوں سمیت ہیلی کاپٹر پر زادان کے ایک خاص علا۔
پہنچا تھا ۔ جہاں سے نظامی انہیں اپنے ایک خاص اڈے پر لے
عمران نے اس اڈے سے جب عارف ہمدانی کو کنٹیکٹ کیا تو
نے بتایا کہ تھری سٹار کلب کی مکمل نگرانی کی جا رہی ہے لیکن
کلب میں موجود ہی نہیں ہے ۔ یہ رپورٹ سننے کے بعد عمران نے
تھری سٹار کلب جانے کا فیصلہ کر لیا اور اسی فیصلے کے نتیجے میں
انہیں اڈے میں موجود ایک کار میں بٹھا کر یہاں لے آیا تھا ۔ کار
ہی عمران اپنے ساتھیوں سمیت نیچے اتر رہا تھا کہ ایک گلی میں
عارف نکل کر تیز تیز قدم اٹھاتا ان کے پاس پہنچ گیا ۔
" عمران صاحب میں نے فول پروف نگرانی کا انتظار کیا ہے
وہ دشمن ایجنٹ کلب میں نہیں آئے اور نہ ہی ساگوانا یہاں "

ان کا انتظار کرنا پڑے گا "......... عارف نے قریب آتے ہی کہا ۔
یہ معلوم کیا ہے کہ ساگوانا کلب سے کس وقت گیا ہے ۔ ایسا نہ
کافرستانی ایجنٹ یہاں براہ راست آنے کی بجائے کہیں اور رک
وں اور انہوں نے ساگوانا کو بھی بلا لیا ہو اور وہاں وہ اپنا مشن
مل کر لیں اور ہم یہاں ان کا انتظار ہی کرتے رہ جائیں " ۔ عمران

ان تقریباً دو گھنٹے پہلے وہ کلب میں موجود تھا ۔ پھر کار لے کر چلا
جب یہاں پہنچے تو ہم سے پہلے وہ چلا گیا تھا اور پھر ابھی تک
نہیں آیا "....... عارف نے کہا ۔
ہاں کا مینجر کون ہے "......... عمران نے پوچھا ۔
بد معاشوں اور جرائم پیشہ افراد کا گڑھ ہے جناب اس لئے آپ
جانے کا خیال چھوڑ دیں "........ عارف نے فوراً ہی کہا ۔
ٹھو عارف ۔ تم یہیں ٹھہرو گے اور اسی طرح نگرانی جاری رکھو گے
کو ساتھ لے کر اندر جائیں گے اور وہاں جا کر معلومات حاصل
گے "........ عمران نے کہا ۔
تم ۔ میں ۔ مگر ۔ یہ تو "......... نظامی نے بے اختیار ٹھٹھک
ہلتے ہوئے کہا اور عمران سمجھ گیا کہ عارف اور نظامی کا دھندہ
خبری اور نگرانی تک ہی محدود ہے ۔ یہ لوگ فیلڈ کے آدمی نہیں

ٹھیک ہے تم بھی باہر ہی رکو گے ۔ میں صرف اپنے ساتھیوں

سمیت جاؤں گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس
اپنے ساتھیوں کو آنے کا اشارہ کیا اور تیزی سے کلب کی طرف
گیا۔
کلب واقعی بدمعاشوں۔غنڈوں اور جرائم پیشہ افراد کا گڑھ تھا
کیونکہ کلب میں آنے جانے والے سب اسی طبقے کے افراد نظر آرہے
کلب کے وسیع ہال میں داخل ہوتے ہی عمران کے ہونٹ سکڑ گئے
ہال میں شراب کی تیز بو اور منشیات کا مکروہ دھواں اس طرح پھیلا
تھا کہ آدمی کا دم گھٹتا تھا۔ایک طرف کاؤنٹر بنا ہوا تھا۔جس کے
دو آدمی موجود تھے۔عمران کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔کاؤنٹر پر موجود
آدمی تو شرابیں سپلائی کرنے میں مصروف تھا جب کہ دوسرا آدمی
پر کہنیاں ٹیکے ہال کی طرف دیکھ رہا تھا اور اس وقت اس کی
عمران اور اس کے ساتھیوں پر جمی ہوئی تھیں۔
"منیجر صاحب سے ملنا ہے"...... عمران نے کاؤنٹر کے قریب
کر کہا۔
"آپ کہاں سے آئے ہیں۔اجنبی لگتے ہیں۔"...... کاؤنٹر
نے کہا۔
"ہاں ہمارا تعلق بھاشانہ سے ہے۔ہمیں ایک کام کے سلسلے
کلب کے مالک ساگوانا کی ٹپ ملی ہے۔لیکن باہر سے معلوم
کہ ساگوانا صاحب تو موجود نہیں ہیں اس لئے ہم منیجر سے ملنا چاہ
عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔کاؤنٹر مین نے اثبات میں

طرف کھڑے آدمی کو اس نے اشارے سے قریب بلایا۔
ان صاحبان کو منیجر کے دفتر چھوڑ آؤ"...... کاؤنٹر مین نے کہا۔
شکریہ"...... عمران نے کہا۔
یک بات کا خیال رکھیں منیجر صاحب غصے کے ذرا تیز ہیں اس
لہجے کو مؤدبانہ رکھیں تو آپ کا کام ہو جائے گا ورنہ دوسری
میں شاید آپ کی روحیں بھی اس کلب سے باہر نہ جا سکیں"۔
مین نے اس طرح دانت نکالتے ہوئے کہا جیسے اس نے بڑی
رت بات کر دی ہو۔
منیجر صاحب کا نام کیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے

ناصر ہے"...... کاؤنٹر مین نے جواب دیا۔
اچھا میں سمجھا ملک الموت نام ہو گا"...... عمران نے کہا اور
ے اس طرف کو بڑھ گیا جدھر وہ آدمی کھڑا انہیں بلا رہا تھا جسے
ونٹر مین نے انہیں منیجر تک پہنچانے کی ڈیوٹی لگائی تھی اور تھوڑی
وہ ایک راہداری کے آخر میں ایک بند دروازے کے سامنے
تھے جس پر منیجر کے نام کی تختی لگی ہوئی تھی۔عمران نے
کو دھکیلا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور عمران اندر داخل ہو گیا۔
کے پیچھے اس کے ساتھی بھی اندر آ گئے۔خاصے بڑے اور دفتر کے
ز میں سجے ہوئے کمرے میں ایک لحیم شحیم مگر بگڑے ہوئے چہرے
ادمی ایک صوفے پر تقریباً نیم دراز شراب پینے میں مصروف تھا۔وہ

دروازہ کھلنے اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے اندر آنے پر چونک
سیدھا ہو گیا۔ اس کی نظروں میں حیرت تھی۔

"آپ کا نام ناصر ہے اور آپ اس کلب کے مینیجر ہیں
نے آگے بڑھ کر کہا۔

"ہاں مگر تم کون ہو" .... ناصر نے قدرے بگڑے ہوئے
میں کہا لیکن اس کے لہجے میں حیرت کا عنصر نمایاں تھا۔

"ہم خدائی فوجدار ہیں۔ ساگوانا کہاں ہے" .... عمران
یکلخت سرد ہو گیا تھا۔

"کلک کلک کون۔ کس کا نام لے رہے ہو تم" .... ناصر
یکلخت ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"ساگوانا کا جو اس کلب کا مالک ہے" .... عمران نے کہا تو
نے یکلخت جیب سے ریوالور نکال لیا۔

"دفع ہو جاؤ یہاں سے۔ تم نے جس طرح باس کا توہین
میں نام لیا ہے میں تمہیں گولی سے اڑا دیتا۔ لیکن تم یقیناً
اس لئے میں تمہیں معاف کر رہا ہوں۔ جاؤ بھاگ جاؤ" ....
لہجہ بے حد بگڑا ہوا تھا۔

"چلو عالی جناب ساگوانا کہہ دیتے ہیں یا اس کا کوئی اور القاب
وہ بھی بتا دو" .... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم ہو کون اور یہاں تمہیں کس نے بھیجا ہے" ...... ناصر
ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

تعلق بھاشانہ سے ہے اور یہ کھلونا جو تمہارے ہاتھوں میں
ماری زندگی انہی کھلونوں سے کھیلتے ہوئے گزری ہے۔ ہمیں
ئی تھی کہ ایک بہت بڑا کام جس کا معاوضہ لاکھوں ڈالروں
ہو سکتا ہے۔ ساگوانا کر سکتا ہے۔ اس لئے ہم یہاں آئے ہیں۔
تو ہم سے ایسے سلوک کر رہے ہو جیسے ہم بھکاری ہوں"۔
لہجہ خاصا تلخ تھا۔

وہ اچھا تو تم کسی کام سے آئے ہو۔ بیٹھو اور بتاؤ کیا کام ہے"۔
نے ریوالور واپس جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ شاید
ڈالروں کی بات سن کر خاصا نرم پڑ گیا تھا۔

صرف ساگوانا کو بتایا جا سکتا ہے" .... عمران نے سامنے
پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

ر وہ تو موجود نہیں ہے۔ تم مجھے بتاؤ ان کے سارے کام میں
"......... ناصر نے کہا۔

یہ کام بہت اہم ہے۔ اس میں کافرستان اور پاکیشیا کی حکومتیں
ہیں۔ اس لئے ساگوانا سے ہی بات ہو سکتی ہے۔ کیا وہ زادان
ہر ہیں" .... عمران نے کہا۔

نہیں وہ اپنے ایک دوست کی کال پر اس سے ملنے گئے ہوئے ہیں"
رنے کہا۔ عمران کے کافرستان اور پاکیشیا حکومتوں کے حوالے
ناصر کے چہرے پر مرعوبیت کے آثار خاصے نمایاں ہو گئے تھے

"کس دوست کی کال پر اور کہاں ۔ پلیز آپ ان سے رابطہ کر
وقت بے حد کم ہے "......... عمران نے کہا۔

"معلوم کرتا ہوں "...... ناصر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی
نے اٹھ کر میز پر پڑے ہوئے انٹر کام کا رسیور اٹھایا اور ایک نمبر پر
کر دیا۔

"باس کہاں ہیں رشید "........ ناصر نے بات کرتے ہوئے کہا۔

"وہاں کا فون نمبر معلوم ہے تمہیں "۔ ناصر نے دوسری طرف
بات سننے کے بعد پوچھا اور پھر چند لمحے مزید بات سن کر اس نے
کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"باس اپنے دوست اعظمی سے ملنے روز کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ
گئے ہیں ۔ وہاں سے فون آیا تھا۔ میں فون کر کے معلوم کرتا ہوں
کب واپس آ رہے ہیں "........ ناصر نے کہا۔ وہ اب بالکل سیدھا
تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ساتھ پڑے فون کا رسیور اٹھایا اور
ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ نمبر شاید اس نے اس آدمی سے پوچھ
تھے جس کا نام اس نے رشید لیا تھا۔

"تھری سٹار کلب سے مینجر ناصر بول رہا ہوں یہاں باس
آئے تھے "........ رابطہ قائم ہوتے ہی ناصر نے قدرے تحکمانہ لہجے
کہا۔

"تم کون ہو "......... دوسری طرف سے بات سننے کے بعد
نے کہا۔

چھا ٹھیک ہے "........ ناصر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چونکہ
یں لاؤڈر موجود نہ تھا اس لئے عمران اور اس کے ساتھی صرف
بات سن رہے تھے دوسری طرف سے آنے والی آواز ان تک نہ
تھی۔

س اپنے دوست اور ان کے مہمانوں کے ساتھ کہیں گئے ہیں
ر نہیں گئے اس لئے مجبوری ہے تمہیں انتظار کرنا پڑے گا "۔
کہا۔

گوانا نجانے کب آئے۔ ہم نے اور بھی کام کرنے ہیں ۔ تمہارا
کیا ہے ۔ ہم تم سے فون پر رابطہ کر لیں گے "........ عمران
ور ناصر نے فون نمبر بتا دیا اور عمران اس کا شکریہ ادا کر کے اس
سے باہر آگیا۔ کلب سے باہر نظامی اور عارف موجود تھے۔

تم یہاں مسلسل نگرانی کرتے رہو۔ اگر ساگوانا آئے تو
نسمیٹر پر اطلاع کر دینا۔ ہم اس دوران ایک اور جگہ جا رہے ہیں
ہمارے ساتھ بھیج دو "....... عمران نے عارف سے مخاطب ہو

یک ہے جناب نظامی تو ویسے بھی آپ کے ساتھ ہے "۔ عارف
مران سر ہلاتا ہوا کار کی طرف بڑھ گیا۔

کالونی چلو نظامی "......... عمران نے کار سٹارٹ ہوتے ہی
سیٹ پر بیٹھے نظامی سے کہا اور نظامی نے اثبات میں سر ہلا دیا
بعد کار ایک رہائشی کالونی میں داخل ہو چکی تھی۔ عمران نے

کار ایک سائیڈ پر رکوائی اور پھر کار سے نیچے اتر آیا۔
"تم یہیں ٹھہرو گے" ...... عمران نے نظامی سے کہا اور تیز
قدم اٹھاتا آگے بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ کوٹھی نمبر بارہ کے سا
موجود تھے۔ اس کا پھاٹک بند تھا۔ عمران نے ہاتھ اٹھا کر کال بیل
بٹن دبا دیا۔ چند لمحوں بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک نوجوان باہر
مگر اس سے پہلے کہ وہ کچھ پوچھتا عمران نے اسے بازو سے پکڑا اور
جھٹکے سے اسے گھسیٹتا ہوا اندر لے گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس
پیچھے ہی اندر چلے گئے۔
"کیا۔ کیا کون ہو تم" ...... اس نوجوان نے قدرے گھبرا
ہوئے لہجے میں کہا۔
"تمہارا نام کیا ہے" ...... عمران نے پوچھا۔ اس نے جیب
ریوالور نکال لیا تھا۔
"مم۔ مم میرا نام نادر ہے۔ مگر" ...... نوجوان نے اس
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"چیک کرو اندر اور کون کون ہے" ...... عمران نے
ساتھیوں سے کہا اور وہ سب تیزی سے اندرونی طرف کو بڑھ گئے
"اندر کوئی نہیں ہے۔ میں اکیلا ہوں۔ مگر تم کون ہو ا
اس طرح اندر آگئے ہو" ...... نادر نے اس بار قدرے سخت
کہا لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا اچھل کر کئی فٹ دو
عمران کا بھرپور تھپڑ اس کے چہرے پر پڑا تھا۔

ٹھ کر کھڑے ہو جاؤ اس بار اگر بکواس کی تو بوٹیاں اڑا دوں گا"۔
کا لہجہ بے حد تلخ تھا اور نادر اٹھ کھڑا ہوا لیکن اب اس کے چہرے
خوف کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔
چلو اندر میں نے صرف تم سے کچھ پوچھنا ہے" ...... عمران نے
پھر وہ نادر کو ہمراہ لئے اندرونی طرف ایک کمرے میں پہنچ گیا۔
بیٹھ جاؤ" ...... عمران نے ایک کرسی کی طرف اشارہ کرتے
کہا اور خود بھی وہ اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔
یہ کوٹھی اعظمی کی ہے۔ وہی اعظمی جو گلشن میں رہتا ہے"۔
نے سرد لہجے میں کہا۔
ہاں" ...... نادر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
ظمی کے ساتھ یہاں کون کون آیا تھا"۔ عمران نے پوچھا۔
ن کے ساتھ ان کے دو مہمان تھے" ...... نادر نے جواب دیتے
کہا۔
م تھا ان کا" ...... عمران نے پوچھا۔
معلوم نہیں ہیں ویسے صاحب انہیں کرنل کہہ رہے تھے"
نے جواب دیا۔
گوانا بھی آیا تھا" ...... عمران نے پوچھا۔
ہاں وہ بھی آیا تھا" ...... نادر نے جواب دیا۔ ایک تھپڑ
کے بعد وہ خاصا سیدھا ہو گیا تھا۔
وہ کہاں گئے ہیں" ...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم"........... نادر نے جواب دیا۔
"دیکھو نادر تم صرف ملازم ہو اور میں نہیں چاہتا کہ تمہارا
عبرت ناک ہو اس لئے تمہاری بچت اسی میں ہے کہ تم سب کچھ
یقیناً تم نے ان کے درمیان ہونے والی باتیں سنی ہوں گی۔ ان
کی تفصیل بتا دو"........ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔
"مم۔ مم مجھے نہیں معلوم"۔ نادر نے اٹکتے ہوئے لہجے میں کہا۔
"چوہان خنجر نکالو اور نادر کی ایک آنکھ نکال دو"......... عمران
سرد لہجے میں کہا اور ساتھ کھڑے چوہان نے بجلی کی سی تیزی سے
سے خنجر نکالا اور جارحانہ انداز میں نادر کی طرف بڑھا۔
"رک جاؤ رک جاؤ میں بتاتا ہوں رک جاؤ"......... نادر نے
سے گھگھیائے ہوئے لہجے میں کہا۔
"اس کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ جیسے ہی اس کی زبان رکے خنجر
کی آنکھ میں اتار دینا"........ عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا
"مم مم میں سب کچھ بتا دوں گا مجھے مت مارو جو مجھے معلوم
میں بتا دوں گا"........ نادر نے کہا۔
"بولو"........ عمران نے کہا۔
"صاحب نے اپنے کسی آدمی کو فون کیا اور اس سے
کیڑے مار ادویات کا ٹرک پہنچ گیا ہے۔ پھر اس نے انہیں کسی
روم میں رکھنے کے لئے کہا۔ اس کے بعد صاحب نے ساگوانا سے
کی اور اسے یہاں بلایا۔ ساگوانا یہاں پہنچ گیا۔ میں نے سنا تھا

کہہ رہا تھا کہ کیڑے مار دواؤں کے پچیس ڈرم کا فرستان
ہیں۔ وہ کسی لانچ کی بات کر رہے تھے۔ پھر ساگوانا نے جاسٹی
کے سردار رستم سے بات کی۔ پھر صاحب نے فون کیا اور مال
اؤں پہنچانے کا کہا۔ اس کے بعد صاحب ان کے دو مہمان اور
اٹھ کر چلے گئے وہ سب اس کار میں گئے ہیں جس میں ساگوانا آیا
..... نادر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
کوئی بات"......... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔
ہیں جناب آپ مجھ سے قسم لے لیں۔ بس یہی باتیں میں نے
.... نادر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
سٹی گاؤں کہاں ہے"......... عمران نے پوچھا۔
یہ مچھیروں کا گاؤں ہے۔ بس اتنا ہی مجھے معلوم ہے۔ میں کبھی
نہیں"......... نادر نے جواب دیا۔
انا کا حلیہ کیا ہے"........ عمران نے پوچھا اور نادر نے حلیہ

کے چلو ہمیں باہر چھوڑ آؤ"......... عمران نے کہا اور اٹھ کر
پھر نادر جیسے ہی اٹھا۔ عمران کا ہاتھ گھوما اور اس کی مڑی
کا ہک پوری قوت سے نادر کی کنپٹی پر پڑا اور نادر چیختا ہوا
نیچے گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔
نکل گیا ہے۔ ہمیں اس کے پیچھے جانا ہے"........ عمران
میں کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں

بعد وہ کوٹھی سے نکل کر دوبارہ کار کے پاس پہنچ گئے تھے۔

" مچھیروں کا گاؤں ہے جاسٹ وہاں جانا ہے "۔ عمران نے بیٹھتے ہوئے نظامی سے کہا۔

" یس سر "۔ نظامی نے کہا اور عمران کے ساتھیوں کے عقبی بیٹھتے ہی اس نے کار آگے بڑھا دی۔

" اس کا کوئی سردار ہے رستم۔ اسے جانتے ہو "........ عمران پوچھا۔

" رستم جی ہاں۔ اس کا وہاں گاؤں میں ہوٹل ہے۔ غنڈہ ٹائپ ہے "۔ نظامی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تمہیں جانتا ہے وہ "........ عمران نے پوچھا۔

" جی نہیں۔ بس ایک بار کسی کام سے میں جاسٹ گاؤں گیا وہاں اس سے سرسری سی ملاقات ہوئی تھی اور بس "........ نظامی جواب دیا۔

" ٹھیک ہے۔ کار سیدھی اس کے ہوٹل کے پاس جا کر روکنا عمران نے کہا اور نظامی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ سمندر کے کنار پہنچ کر نظامی کار دوڑاتا ریت کے اونچے نیچے ٹیلوں سے گزارتا آگے چلا جا رہا تھا کہ اچانک ٹرانسمیٹر کی سیٹی کی آواز عمران کی جیب سنائی دی تو عمران نے جلدی سے ٹرانسمیٹر نکال لیا اور اس کا بٹن

" ہیلو ہیلو عارف کالنگ اوور "۔ عارف کی تیز آواز سنائی دی۔

" یس علی عمران اٹنڈنگ یو اوور "........ عمران نے جواب

نے کہا۔

سر ساگوانا کلب میں واپس آگیا ہے اوور "۔ عارف کی آواز سنائی

اکیلا تھا یا اس کے ساتھ اور لوگ بھی تھے اوور "...... عمران نے

سر اکیلا آیا ہے۔ کار بھی خود ڈرائیو کر رہا تھا اوور "۔ دوسری طرف ارف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے۔ تم اس کی پوری طرح نگرانی کرتے رہو۔ اسے کسی بھی نظروں سے اوجھل نہ ہونے دینا میں بعد میں تم سے رابطہ گا اوور "۔ عمران نے کہا۔

یس سر اوور "۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے اوور اینڈ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

اکیلا آنے کا مطلب تو یہی ہوا عمران صاحب کہ وہ دونوں آدمی سمیت یہاں سے روانہ ہو چکے ہیں "۔ چوہان نے کہا۔

یہاں لگتا تو ایسا ہی ہے۔ جو کچھ بھی ہے اس رستم کو یقیناً اس کا علم . اگر یہ لانچ پر گئے ہیں تو پھر سمندر میں آسانی سے انہیں گھیرا جا ہے۔ مجھے اصل فکر مال کی ہے۔ وہ ہاتھ لگ جائے باقی لوگوں سے میں بھی نمٹا جا سکتا ہے "۔ عمران نے بھی انتہائی سنجیدہ لہجے میں دیتے ہوئے کہا اور چوہان اور دوسرے ساتھیوں نے اثبات میں دیئے۔ کار ریت کے ٹیلوں کے درمیان بنے ہوئے عام سے راستے

پرا چھلتی ہوئی تیزی سے مسلسل آگے بڑھی چلی جارہی تھی۔ دائیں ہاتھ پر دور سمندر بھی نظر آرہا تھا۔ اس وقت وہ سمندر کے ساتھ ساتھ ہی آگے بڑھ رہے تھے اور پھر تھوڑی دور آگے جانے کے بعد انہیں دور سے ایک چھوٹے سے گاؤں کے آثار دکھائی دینے لگ گئے۔ یہ مچھیروں گاؤں تھا۔ اس لئے گاؤں میں بنے ہوئے جھونپڑے مخصوص طرز کے تھے۔ چند لمحوں بعد کار گاؤں کے کنارے واقع ایک بڑے سے چوبی کیبن کے سامنے جا کر رک گئی۔ اس پر رستم ہوٹل کا ایک پرانا سا بورڈ بھی لٹکا ہوا تھا۔ کار رکتے ہی عمران اور اس کے ساتھی نیچے اتر آئے۔ گاؤں میں موجود لوگ حیرت سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ رہے تھے۔ عمران سیدھا اس ہوٹل کی طرف بڑھ گیا۔ ہوٹل میں مچھیرے بھرے ہوئے تھے اور وہاں سستی شراب اور منشیات کھلے عام استعمال کی جارہی تھی۔ ایک طرف پرانا سا کاؤنٹر بنا ہوا تھا جس پر ایک ادھیڑ عمر آدمی موجود تھا۔

"ہم نے سردار رستم سے ملنا ہے"....... عمران کاؤنٹر کے پیچھے کھڑے ہوئے ادھیڑ عمر آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا کام ہے"....... ادھیڑ عمر آدمی نے کرخت لہجے میں کہا۔

"ایک دھندے کی بات کرنی ہے۔ بڑے دھندے کی"۔ عمران نے ایک آنکھ دبا کر مخصوص انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا میں بلواتا ہوں"....... ادھیڑ عمر نے کہا اور ایک نوجوان کو قریب آنے کا اشارہ کیا۔

جاؤ سردار رستم سے کہو کہ دھندہ لے کر ایک نئی پارٹی آئی ہے"۔ ادھیڑ عمر نے کہا اور نوجوان سر ہلاتا ہوا ہوٹل سے باہر نکل گیا۔ آدھے گھنٹے بعد ایک لمبا تڑنگا آدمی اندر داخل ہوا۔

میرا نام سردار رستم ہے۔ بولو کیا بات ہے"....... آنے والے نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اوہ تو تم ہو سردار رستم۔ میرا نام عبدالرشید ہے۔ ہمیں تمہاری ٹپ ساگوانا نے کافی عرصہ پہلے دی تھی۔ ایک بڑے دھندے کی بات کرنا تھی"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اوہ باس ساگوانا نے۔ کب کی بات ہے"....... سردار رستم نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

دو ہفتے پہلے کی کیوں"....... عمران نے پوچھا۔

اوہ اچھا ٹھیک ہے۔ آؤ میرے ساتھ علیحدہ جگہ بیٹھ کر بات کرتے ہیں"....... رستم نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ عمران بھی اس کے پیچھے مڑا اور پھر وہ اور اس کے ساتھی رستم کے پیچھے چلتے ہوئے گاؤں کی ٹیڑھی میڑھی اور گندی سی گلیوں میں گزرتے ہوئے ایک پختہ مکان میں پہنچ گئے۔ ایک بڑے سے کمرے میں کرسیاں بچھی ہوئی تھیں۔

بیٹھو اور بتاؤ کہ کیا دھندہ ہے"....... رستم نے کرسیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

کچھ معلومات لینی تھیں۔ یہ بتاؤ کہ ساگوانا تین آدمیوں کے ساتھ

یہاں آیا تھا۔ان کا مال بھی آیا تھا۔ساگوانا واپس چلا گیا ہے۔جب
وہ آدمی اور مال یہاں رہ گیا ہے۔وہ آدمی اور مال کہاں ہے "۔
نے کرسی پر بیٹھنے کی بجائے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا کیا کہہ رہے ہو "۔رستم نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"جو کچھ میں نے پوچھا ہے اس کا جواب دو رستم "......... عمران
لہجہ یکلخت تلخ ہو گیا۔

"تمہاری یہ جرأت کہ تم یہاں اس گاؤں میں کھڑے ہو کر مجھ پر
رعب ڈالو۔تمہیں معلوم نہیں کہ اب یہاں سے تمہاری لاشیں ہی
سکتی ہیں۔یہ پورا گاؤں ہمارے آدمیوں کا ہے اور تمہاری آمد کی اطلاع
ملتے ہی میں نے سارے گاؤں کو الرٹ کر دیا تھا۔اس وقت سارا گاؤں
اس مکان سے باہر تمہاری تاک میں ہو گا "......... رستم نے انتہائی
غصیلے لہجے میں کہا۔لیکن جیسے ہی اس کا فقرہ ختم ہوا۔اچانک عمران
نے اس پر حملہ کر دیا اور دوسرے لمحے رستم اس کے ہاتھوں پر اٹھتا ہوا
ایک زوردار دھماکے سے نیچے فرش پر گرا۔اس کے حلق سے تیز چیخ نکل
گئی تھی۔پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا عمران نے پیر اس کی گردن پر رکھ
کر مروڑ دیا۔

"باہر کا خیال رکھو میں کسی قسم کی مداخلت نہیں چاہتا "۔عمران
نے غراتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا اور وہ تینوں تیزی سے بیرونی
دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ادھر رستم کی حالت تیزی سے بگڑتی چلی
رہی تھی۔

بولو کہاں ہے وہ مال اور آدمی "......... عمران کے لہجے میں
بھیڑیوں کی سی غراہٹ تھی۔

"بب بب بتاتا ہوں۔وہ۔وہ۔وہ "......... رستم کے منہ سے
خرخراہٹ بھری آواز نکلی۔اس کا چہرہ بری طرح بگڑ گیا تھا۔آنکھیں
حلقوں سے باہر ابل آئی تھیں۔چہرہ سیاہ پڑ گیا تھا اور پورا چہرہ اور جسم
یکلخت پسینے میں ڈوب گیا تھا۔

"بولو......... ورنہ یہ عذاب تمہاری روح کو بھی تڑپا کر رکھ دے گا"۔
عمران نے غراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی پیر کو ذرا سا واپس موڑ دیا۔

"وہ۔وہ سپیشل لانچ میں تراکی جزیرے پر بھیج دیا گیا ہے۔تراکی
جزیرے۔پر تراکی۔تراکی "......... رستم نے اسی طرح خرخراہٹ بھرے
لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔اس کی حالت واقعی بے حد خراب ہو
رہی تھی۔

"وہ آدمی جو ساتھ تھے وہ بھی وہیں گئے ہیں "......... عمران نے اسی
طرح غراتے ہوئے پوچھا۔

"وہ۔وہ مر گئے ہیں۔بب بب باس نے انہیں ہلاک کر دیا ہے "۔
رستم نے رک رک کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پوری تفصیل بتاؤ۔پوری تفصیل "......... عمران نے پیر کو تھوڑا
واپس موڑتے ہوئے کہا تاکہ رستم قدرے آسانی سے سانس لے سکے
اور بول سکے۔

"باس نے سپیشل لانچ تیار کرنے اور ڈکسن اور اس کے گروپ کو

اس میں پہنچنے کا حکم دیا۔ پھر کیڑے مار ادویات کے پچیس ڈرم آئے۔
باس نے انہیں بھی لانچ میں لوڈ کرنے کا فون پر حکم دیا۔ ساتھ
مقدس عرب اور بحیرہ عرب کے راستے پر موجود اپنے آدمیوں کو ا
کرنے کا حکم دیا۔ باس نے کہا تھا کہ لانچ کافرستان جائے گی۔
ساتھ جا رہا تھا۔ پھر باس تین آدمیوں کے ساتھ آیا اور لانچ میں
آدمیوں سمیت سوار ہو گیا۔ پھر لانچ یہاں سے روانہ ہو گئی۔
تھوڑی دیر بعد لانچ خلاف توقع واپس آ گئی۔ باس اس میں سے اترا۔
نے مجھے حکم دیا کہ لانچ میں موجود تین لاشیں اتار کر انہیں سمند
تہہ میں پہنچا دوں۔ میرے آدمیوں نے لاشیں اتاریں۔ وہ لاشیں
تین آدمیوں کی تھیں جو باس کے ساتھ گئے تھے۔ پھر میرے
باس نے ڈکسن سے کہا کہ وہ لانچ ترا کی جزیرے پر لے جائے اور مال
وہاں ڈمپ کر کے اور جزیرے کے سردار را کی کو ہوشیار کر کے واپس
جائے۔ میرے آدمی ان لاشوں سے پتھر باندھ کر انہیں سمندر کی تہہ
میں اتار رہے تھے کہ تمہارے آنے کی اطلاع ملی"...... رستم نے
کارساری بات اگل دی۔

"ترا کی جزیرہ یہاں سے کتنی دور ہے اور کس سمت میں ہے۔ پوری
تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا اور رستم نے تفصیل بتا دی۔

"وہاں کتنے آدمی ہوتے ہیں اور کس قسم کے حفاظتی انتظامات
وہاں کیے گئے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"وہاں بیس مسلح آدمی ہر وقت رہتے ہیں اور بس وہاں سمگل

رکھا جاتا ہے"...... رستم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جو لانچ مال چھوڑنے گئی ہے وہ یہاں واپس آئے گی"۔ عمران نے

ہاں"...... رستم نے جواب دیا اور عمران نے اس کی گردن سے
ہٹا دیا۔

اب اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ۔ میں تمہیں زندہ رہنے کا ایک چانس
ارہا ہوں ورنہ میرے پیر کی ایک جنبش تمہیں انتہائی دردناک
لی سے دوچار کر دیتی"...... عمران نے اسی طرح انتہائی سنجیدہ لہجے
لہا۔

م۔ م۔ مجھے مت مارو۔ تم۔ تم کوئی خوفناک آدمی ہو۔ مم مم
آج تک اس طرح بے بس کبھی نہیں ہوا تھا"...... رستم نے
ں ہاتھوں سے اپنا گلا ملتے اور اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس
ہرے پر مرعوبیت کے تاثرات واضح تھے اور عمران اس ٹائپ کے
وں کی نفسیات سے اچھی طرح واقف تھا۔ یہ ایک بار جس سے
طور پر مرعوب ہو جائیں پھر اس کے سامنے تیر کی طرح سیدھے
ہیں۔

سنو جیسے ہی یہ لانچ واپس آئے۔ تم نے ہمارے ساتھ اس لانچ پر
جزیرے پر چلنا ہے۔ ہم تمہیں وہاں پہنچ کر لانچ سمیت واپس بھجوا
گے۔ کیونکہ وہاں اور لانچیں بھی ہوتی ہوں گی جو ہم جانیں اور
جزیرہ جانے۔ تم واپس آ جانا اور یہاں کوئی آدمی تھا ہے اس

بات کے بارے میں کچھ نہیں جانتا کہ ہم کون ہیں اور کیوں تمہا۔
پاس آئے تھے۔ تم کہہ سکتے ہو کہ ہم دھندہ لے کر آئے تھے اور تم
ہمیں لانچ میں بٹھا کر کسی اور گھاٹ پر پہنچا دیا تھا اور ہم تمہیں
معاوضہ بھی دیں گے۔ اس طرح تمہاری جان بھی بچ جائے گ
تمہیں معاوضہ بھی مل جائے گا۔ بولو منظور ہے یا"...... عمران
اسی طرح کرخت تھا۔

"م۔ مجھے منظور ہے۔ لیکن وہ ڈکسن باس کا خاص آدمی ہے
باس کو بتا دے گا اور باس ایک لمحے میں مجھے گولیوں سے اڑا دے گا
رستم نے کہا۔

"ڈکسن کے ساتھ کتنے آدمی ہوں گے"...... عمران نے پوچھ

"اس سمیت دس آدمی ہیں"...... رستم نے جواب دیا۔

"تو پھر ایسا کرو کہ دوسری لانچ میں ہمیں تراکی جزیرے کی
لے جاؤ۔ راستے میں جب وہ لانچ واپس آتی ہوئی ملے تو اسے روک
باقی کام ہم خود کر لیں گے۔ پھر تم وہیں سے واپس جا سکتے ہو
لانچ میں تراکی جزیرے پر چلے جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"م۔ م مگر وہ تو سپیشل لانچ ہے۔ اس میں تو بے شمار
سسٹم فٹ ہیں۔ باس تو اس کی تباہی سن کر پاگل ہو جائے گا"
نے چونک کر کہا۔

"ہم اسے تباہ نہیں کریں گے۔ باقی تمہیں تو اس کا علم ہی
کیونکہ تم تو ہمیں دوسری لانچ میں لے کر گئے تھے"۔ عمران نے

ٹھیک ہے"...... رستم نے اثبات میں جواب دیا اور عمران
جیب سے بڑے نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر رستم کی طرف بڑھا

یہ تمہارا معاوضہ"...... عمران نے کہا اور رستم نے جلدی سے
کی گڈی لے کر جیب میں ڈالی اور پھر وہ دروازے کی طرف بڑھ

یہ سوچ لینا کہ اگر تم نے شرارت کی یا دھوکہ دینے کی کوشش
پھر ہمارے ساتھ تو جو ہوگا سو ہوگا۔ تمہاری زندگی بہرحال فوراً
جائے گی"۔ عمران نے اس کے پیچھے باہر آتے ہوئے کہا
جب میں نے کہہ دیا ہے کہ میں تم سے تعاون کروں گا تو میں
ہی کروں گا"...... رستم نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر

تھوڑی دیر بعد وہ رستم کے ساتھ چلتے ہوئے واپس اسی ہوٹل میں
۔ رستم نے کاؤنٹر پر کھڑے ہوئے آدمی سے یہی کہا کہ وہ لانچ
سونا گھاٹ جا رہا ہے۔ وہ خیال رکھے اور پھر واپس مڑ آیا۔ عمران
س دوران نظامی کو واپس جانے اور عارف کے ساتھ مل کر
تا کی نگرانی کرنے کا کہہ دیا تھا۔ چنانچہ نظامی خاموشی سے کار چلاتا
مڑ گیا اور تھوڑی دیر بعد عمران اور اس کے ساتھی ایک بڑی لانچ
ٹھے سمندر کی اندرونی طرف کو بڑھے چلے جا رہے تھے۔ لانچ کو
چلا رہا تھا۔ ابھی وہ تھوڑی ہی دور گئے ہوں گے کہ انہیں دور

سے ایک لانچ آتی دکھائی دی جس پر سرخ جھنڈا لہرا رہا تھا۔
"سپیشل لانچ واپس آ رہی ہے"........ رستم نے عمران
مخاطب ہو کر کہا۔
"ٹھیک ہے۔ اسے رکو اور پھر اپنی لانچ اس کے ساتھ لگا دنا
باقی کام ہم کر لیں گے"........ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی
نے چوہان۔ صدیقی اور خاور کی طرف دیکھا۔ ان تینوں نے اثبات
سر ہلا دیئے۔ وہ عمران کا پروگرام سمجھ گئے تھے کہ ڈکسن اور اس
ساتھیوں کا خاتمہ کرنا ہے...... ان کی جیبوں میں مشین پسٹل
تھے۔
"ڈکسن انتہائی ہوشیار اور خطرناک آدمی ہے"........
ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔
"تم فکر نہ کرو"........ عمران نے کہا۔ وہ رستم کے ساتھ ہی
تھا۔
"مگر ڈکسن تو آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو دیکھتے ہی ہوشیا
جائے گا"........ رستم نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔
"تم نے اسے یہی بتانا ہے کہ ہمارا تعلق سنٹرل انٹی نارکو
آفس سے ہے۔ باقی ہم سنبھال لیں گے"........ عمران نے
رستم نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد دونوں لانچیں
دوسرے کے قریب پہنچ گئیں۔ ڈکسن والی لانچ واقعی خصوصی سا
کی اور بڑی تھی۔

"رستم تم کہاں جا رہے ہو اور یہ کون ہیں"........ بڑی لانچ پر
ے ایک لمبے تڑنگے غیر ملکی نے قریب آنے پر کہا۔
"ڈکسن یہ سنٹرل انٹی نارکوٹکس کے آفیسرز ہیں"........ رستم نے
دیا۔ اسی لمحے عمران اچھل کر ڈکسن کی لانچ پر سوار ہو گیا اور اس
تھ ہی عمران کے ساتھی بھی سپیشل لانچ پر پہنچ گئے۔
"مسٹر ڈکسن ہمارا تعلق سنٹرل انٹی نارکوٹکس سے ہے"........
ا نے بڑے سنجیدہ لہجے میں ڈکسن سے مخاطب ہو کر کہا۔
"لیکن میں نے تو تمہیں پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ اپنا کارڈ دکھاؤ"۔
نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"بالکل یہ تمہارا حق ہے"........ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ
نے جیب سے ہاتھ باہر نکالا تو اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل تھا
نچ مشین پسٹلز کی فائرنگ اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھی۔
ور اس کے چھ ساتھی جو اس کے ساتھ ہی عرشے پر موجود تھے
فائر میں ہلاک ہو گئے جب کہ عمران کے ساتھیوں نے ایک
باقی تین افراد کو بھی جو فائرنگ اور چیخوں کی آوازیں سن کر
جگہوں سے باہر آئے تھے ہلاک کر ڈالا۔
"راجا رستم اور اپنی لانچ اس کے ساتھ ہک کر دو"۔ عمران نے
کہا جو دوسری لانچ میں خاموش کھڑا تھا۔
"سر"........ رستم نے اور زیادہ مرعوب لہجے میں کہا اور لانچ
لانچ کے ساتھ ہک کرنے میں مصروف ہو گیا۔

"ان سب لاشوں کو اٹھا کر سمندر میں پھینک دو" ....
نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور جب رستم سپیشل لانچ میں آیا تو
اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں سمندر میں پہنچ چکی تھیں۔ ۔
"اب چلو ترا کی جزیرے پر اور سنو تم نے وہاں جا کر یہ کہنا
ہمیں ساگوانا نے بھیجا ہے۔ تاکہ ہم وہ مال چیک کر سکیں جو
یہاں رکھوا گیا تھا" .... عمران نے رستم کو سمجھاتے ہوئے کہ
"جناب اس سپیشل لانچ کو دیکھ کر وہ سمجھ جائیں گے کہ
حال الٹ ہے۔ وہ بے حد تیز لوگ ہیں۔ اگر آپ نے اس انہ
وہاں جانا ہے تو پھر سپیشل لانچ آپ کو یہیں چھوڑنی ہو گی۔ یہ
تیرتی ہوئی کسی نہ کسی ساحل پر پہنچ جائے گی۔ وہاں سے
گروپ کے آدمی اسے لے جائیں گے۔ اس طرح میں بھی بچ جاؤ
رستم نے کہا اور عمران کی پیشانی پر شکنیں سی ابھر آئیں۔
"ٹھیک ہے ایسا کر لیتے ہیں" .... عمران نے چند
سوچنے کے بعد کہا۔
"پہلے اس کی تلاشی لے لو" .... عمران نے اپنے ساتھیو
کہا اور عمران کے ساتھی تیزی سے لانچ کے مختلف حصوں مے
گئے۔
"یہاں وہ ڈرم موجود نہیں ہیں" ۔ چوہان نے واپس آکر
"وہ اس میں کیسے ہو سکتے ہیں وہ تو جزیرے پر ہوں گے
نے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا اور پھر وہ اپنے ساتھیوں اور رستم

سپیشل لانچ سے واپس پہلے والی لانچ میں آگیا اور پھر اس سپیشل
کو آزاد چھوڑ دیا گیا اور وہ آہستہ آہستہ پانی میں بہتی ہوئی دور جانے
جبکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی لانچ تیزی سے جزیرے کی
ے بڑھتی چلی گئی۔

کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز سنتے ہی میز کے پیچھے بیٹھے
ساگوانا نے چونک کر سر اٹھایا۔ دروازے سے ایک نوجوان
داخل ہو رہا تھا۔

"کیا بات ہے۔ کیوں آئے ہو" .... ساگوانا نے حیران
پوچھا۔

"باس ایک اہم اطلاع ہے۔ ہمارے کلب کی نگرانی ہو رہی
اور نگرانی کرنے والا مشہور گروپ عارف ہمدانی کا ہے۔ عارف
خود بھی باہر موجود ہے" .... اس نوجوان نے کہا تو ساگو
اختیار چونک پڑا۔

"کلب کی نگرانی کر رہا ہے وہ کیوں" .... ساگوانا نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"معلوم نہیں باس یہ تو وہی بتا سکے گا" .... نوجوان نے

"کتنے آدمی ہیں نگرانی کرنے والے اور کیسے معلوم ہوا تمہیں"۔
اگوانا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"باس اتفاق سے عارف کے گروپ کے ایک آدمی کو میں ذاتی طور
جانتا ہوں۔ میں نے اسے کافی دیر تک کلب کے سامنے موجود بکسٹال
کھڑے دیکھا تو میں چونک پڑا۔ کیونکہ اس کا انداز کلب کی نگرانی
نے جیسا تھا۔ پھر میں نے پڑتال شروع کی تو مجھے علم ہوا کہ عارف
کے آدمی پورے کلب کے گرد کسی نہ کسی صورت میں موجود ہیں۔
۔ عارف بھی یہاں سے کچھ دور ایک ریسٹوران میں بیٹھا ہوا ہے
لا پر میں نے ایک آدمی کو خاموشی سے اغوا کرایا۔ اس آدمی نے بتایا
یہ نگرانی اس وقت سے ہو رہی ہے جب آپ پہلے کسی فون کال پر
تھے" .... نوجوان نے کہا۔

"ہونہہ اس کا مطلب ہے کہ اس عارف ہمدانی کو آخر کار موت گھیر
ئی ہے" .... ساگوانا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے
ہی اس نے میز پر رکھے ہوئے انٹر کام کا رسیور اٹھایا اور ایک نمبر
کر دیا۔

یس" .... دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

رمیش کو میرے پاس بھیج دو فوراً" .... ساگوانا نے کہا اور
جھٹکے سے رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ ایک بار پھر کھلا اور
نوجوان اندر داخل ہوا۔

میش۔ عارف ہمدانی اپنے گروپ کے ساتھ کلب کی نگرانی کر رہا

ہے ۔ تم اپنے آدمیوں کو ساتھ لے جاؤ اور عارف ہمدانی کو اغوا
بلیک روم میں پہنچا دو ۔ اس طرح کہ اس کے ساتھیوں کو اس کا علم
ہو سکے "........ ساگوانا نے کہا ۔

" عارف ہمدانی اور ہمارے کلب کی نگرانی کر رہا ہے ۔ ...
ممکن ہے باس "........ رمیش نے حیران ہوتے ہوئے کہا ۔

" مجھے معلوم ہے کہ وہ تمہارا گہرا دوست ہے .... لیکن تمہیں
نہیں ہے کہ میں تمہارے ملک کافرستان کی ایک کیس میں
ہوں اور عارف ہمدانی کافرستان کے دشمن ملک کا ایجنٹ
ہمارے خلاف کام کر رہا ہے .... لیکن مجھے معلوم ہے کہ تم اپنے
کے مفاد کی خاطر اپنی دوستی قربان کر دو گے اور تمہارے علاوہ او
کے اس نے قابو میں نہیں آنا ۔ میں جانتا ہوں اسے " ...
نے کہا ۔

" اوہ اگر یہ بات ہے باس تو پھر میں اس سے سب کچھ خود ہی
لوں گا "........ رمیش نے تیز لہجے میں کہا ۔

" نہیں میں خود اس سے بات کروں گا تم بس اسے
بلیک روم تک پہنچا دو "........ ساگوانا نے کہا ۔

" یس باس "........ رمیش نے کہا اور پھر وہ پہلے سے موجود ...
کے ساتھ مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا ۔ ابھی انہیں گئے چند
ہوئے ہوں گے کہ میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی اور ساگو
چونک کر رسیور اٹھا لیا ۔

یس "........ ساگوانا نے تیز لہجے میں کہا ۔
جاسٹی گاؤں سے روحیل بول رہا ہوں باس "........ دوسری
ایک آواز سنائی دی ۔
حیل تم ۔ کیا بات ہے ۔ رستم کہاں ہے ۔ اس نے بات کیوں
.... ساگوانا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔
رستم کے سلسلے میں ہی میں آپ کو رپورٹ دینا چاہتا ہوں
دیر پہلے ایک کار جاسٹی گاؤں پہنچی ۔ اس میں پانچ افراد سوار
میں سے چار نے اتر کر ہوٹل کے کاؤنٹر سے رستم کے بارے
کیا ۔ انہوں نے بتایا کہ وہ رستم کے ساتھ کسی بڑے
کی بات کرنے آئے ہیں ۔ رستم ہوٹل آیا اور پھر انہیں ساتھ
پنے ڈیرے میں چلا گیا ۔ کافی دیر تک وہ لوگ رستم کے ساتھ
پھر رستم ان کے ساتھ واپس ہوٹل آیا ۔ رستم واپسی پر
سیٹ سالگ رہا تھا ۔ اس کے ساتھ آنے والوں میں ایک نے
وجود آدمی کو واپس جانے کا کہہ دیا اور وہ آدمی کار لے کر واپس
پھر رستم ان چاروں آدمیوں کے ساتھ ایک لانچ میں سوار ہو
ہے ۔ ہوٹل میں اس نے کہا کہ وہ سونا گھاٹ جا رہا ہے لیکن
ٹاور سے دیکھا ہے کہ اس کا رخ سونا گھاٹ کی بجائے تراکی
کی طرف ہے ۔ اس پر میں چونکا اور پھر مجھے ایک آدمی مل گیا ۔
ڈرائیور کو پہچانتا تھا ۔ اس آدمی کا نام نظامی ہے اور وہ مشہور
عارف ہمدانی کا خاص آدمی ہے ۔ اس پر میں نے سوچا کہ آپ

کو رپورٹ دے دوں "...... روحیل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"اوہ اوہ ویری بیڈ۔ رستم ترا کی جزیرے پر گیا ہے کتنی دیر ہوئی
ساگوانا نے چیخ کر پوچھا۔
"ابھی دس پندرہ منٹ ہوئے ہوں گے باس "...... دوسری طرف
سے روحیل نے جواب دیا اور ساگوانا نے بجلی کی سی تیزی سے
کریڈل پر رکھا اور پھر میز کی دراز کھول کر اس نے ٹرانسمیٹر نکالا او
پر تیزی سے ایک مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔
"ہیلو ہیلو ساگوانا کالنگ اوور "...... فریکونسی ایڈجسٹ کر
کے بعد اس نے بڑے بے چین سے لہجے میں بار بار کال دینا شروع
دی۔
"یس راکی اٹنڈنگ اوور "...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے
آواز ابھری۔
"راکی میں ساگوانا بول رہا ہوں۔ ڈکسن سپیشل لانچ پر تمہیں
دے گیا ہے اوور "...... ساگوانا نے چیخ کر کہا۔
"مال۔ نہیں باس۔ مجھے تو اس نے کوئی مال نہیں دیا۔
سپیشل لانچ پر آیا ضرور تھا۔ اس نے کہا تھا کہ وہ چیکنگ کے لئے
اور پھر کچھ دیر ٹھہرنے کے بعد وہ لانچ پر واپس چلا گیا ہے۔ اس نے
مال کی تو کوئی بات نہیں کی اوور "...... راکی نے جواب د
کہا۔
"اوہ۔ کے اچھا سنو جاسٹی گاؤں کا رستم چار افراد کے ساتھ ا

کر تمہارے جزیرے پر پہنچ رہا ہے۔ تم نے رستم سمیت ان
کو ختم کر دینا ہے جزیرے پر پہنچنے سے پہلے اور پھر ان کی لاشیں یا
ٹکڑے اٹھا لانا اور مجھے کال کرنا اوور "...... ساگوانا نے
مطمئن لہجہ میں کہا۔
یس باس اوور "...... دوسری طرف سے راکی نے جواب دیا اور
نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ راکی کے اس
نے کہ ڈکسن نے اسے کوئی مال نہیں دیا۔ اسے بے حد اطمینان
۔ کیونکہ اس نے پلاننگ یہی کی تھی کہ دھوکہ دینے کی غرض
ڈکسن لانچ لے کر ترا کی جزیرے پر جائے گا ضرور لیکن مال وہاں
کرنے کی بجائے وہ واپس آئے گا اور پھر مال سمیت وہ ایک اور
گا جہاں خفیہ طور پر مال کو سٹور کر لیا جائے گا۔ اس طرح
اڈوں کے کسی آدمی کو بھی یہ معلوم نہ ہو سکے گا کہ مال اصل میں
ہے۔ کیونکہ اسے اعظمی اور اس کے ساتھی کرنلوں سے یہی
م ہوا تھا کہ پاکیشیا کے ایجنٹ اس مال کے پیچھے لگے ہوئے ہیں اور
معلوم تھا کہ یہ ایجنٹ ٹائپ لوگ انتہائی تیز رفتاری سے کام
ہیں۔ اسی لئے اس نے کسی قسم کا خطرہ مول لینے کی بجائے
ہ تدبیر کر لی تھی۔ لیکن ڈکسن کو اس سے اختلاف تھا۔ اس کا
تھا کہ ایجنٹ چاہے کیسے ہی کیوں نہ ہوں۔ بہرحال وہ ترا کی
تک نہیں پہنچ سکتے۔ ڈکسن نے چونکہ اپنی بات پر اصرار کیا تھا
لئے ساگوانا نے فیصلہ اس پر ہی چھوڑ دیا تھا کہ چاہے تو وہ مال

تراکی جزیرے پر سٹور کرادے یا چاہے تو اسے پوائنٹ تھری پر پہنچا دے
اور اب اس کی بات درست ثابت ہوئی تھی ۔ اسے یقین ہو گیا تھا کہ
رستم کے ساتھ تراکی جزیرے پر جانے والے وہی پاکیشیائی ایجنٹ ہی
ہوں گے اس لئے اس نے راکی کو کال کیا تھا لیکن راکی نے بتایا تھا کہ
ڈکسن نے کوئی مال نہیں دیا ۔ تو وہ مطمئن ہو گیا کہ ڈکسن نے آخر
اس کی بات ہی مانی تھی اور مال واپس لے گیا تھا ۔ اب وہ یقیناً ا
پوائنٹ تھری پر پہنچ کر اس سے خود ہی رابطہ کرے گا ۔ اسی لمحے انٹرک
کی گھنٹی بج اٹھی اور ساگوانا نے رسیور اٹھا لیا ۔

"یس" .... ساگوانا نے کہا ۔

" باس وہ عارف غائب ہو چکا ہے ۔ اس کے آدمی بھی نظر نہیں
رہے ۔ شاید انہیں شک پڑ گیا ہے کہ انہیں چیک کر لیا گیا ہے
دوسری طرف سے رمیش کی آواز سنائی دی ۔

" اوہ اوہ ۔ واقعی ایسا ہوا ہو گا ۔ مجھے خیال نہ رہا تھا ۔ پہلے افضل
آکر بتایا تھا کہ اس نے اس کے آدمی کو اغوا کرایا تھا ۔ اس کے ا
ہوتے ہی وہ غائب ہو گئے ہوں گے ۔ افضل کہاں ہے ۔ اس سے
کہ وہ آدمی جسے اس نے اغوا کرایا تھا زندہ ہے یا مر گیا ہے
نے پوچھا ۔

" افضل موجود ہے باس آپ خود بات کر لیں " ۔ دوسری طرف
رمیش نے جواب دیا ۔

" یس باس افضل بول رہا ہوں " .... دوسری طرف سے

دی ۔

افضل عارف کے جس آدمی کو تم نے اغوا کر کے پوچھ گچھ کی تھی
ہے " .... ساگوانا نے تیز لہجے میں کہا ۔

نہیں باس وہ تو پوچھ گچھ کے دوران ہی مر گیا تھا ۔ خاصا سخت جان
تھا ۔ زبردست تشدد پر اس نے زبان کھولی تھی ۔ میں نے اس کی
برقی بھٹی میں جلا دی تھی " .... افضل نے جواب دیا ۔

ٹھیک ہے ۔ میرا بھی یہی خیال تھا ۔ بہرحال اب عارف یا اس
بیوں کے پیچھے جانے کی ضرورت نہیں ہے ۔ البتہ تم سب پوری
دشیار رہو گے " .... ساگوانا نے کہا اور رسیور رکھ دیا ۔

تقریباً ایک گھنٹے بعد اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے
کر رسیور اٹھا لیا ۔

.... ساگوانا نے کہا ۔

نیل بول رہا ہوں باس " .... دوسری طرف سے آواز سنائی

یس کیا بات ہے ۔ رستم واپس آیا نہیں " .... ساگوانا نے
لر پوچھا ۔

واپس نہیں آیا باس لیکن ایک حیرت انگیز رپورٹ ملی ہے ۔
لانچ تاکستان گھاٹ پر پہنچی ہے اور خالی ہے " .... روحیل

الی ہے ۔ کیا مطلب اور تاکستان گھاٹ کی طرف وہ کیسے جا پہنچی ہے

ساگوانا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
" باس اسی بات پر تو میں حیران ہوا ہوں ۔ ڈکسن اور اس کا لو لی
ساتھی لانچ میں موجود نہیں ہے اور اس کا انجن بھی بند ہے اور وہ پانی
کی لہروں پر بہتی ہوئی تاکستان پہنچی ہے ۔ چونکہ وہاں کے سب لو گ
آپ کی سپیشل لانچ کو پہچانتے ہیں اس لئے انہوں نے مجھے کال کیا ہے ۔
میں نے تاکستان گھاٹ کے سردار الفت سے خود بات کی ہے
کو رپورٹ رے رہا ہوں "......... روحیل نے جواب دیا۔
" اوہ اوہ ویری ۔ بیڈ ویری بیڈ....... تم ایسا کرو الفت کو کال
کے کہہ دو کہ وہ اس لانچ کی پوری طرح حفاظت کرے اسے اس
باقاعدہ معاوضہ ادا کیا جائے گا اور میں تمہارے پاس فوری طو
رہا ہوں ۔ تم ایک تیز رفتار لانچ تیار رکھو ہمیں فوری طور پ
گھاٹ پر پہنچنا ہو گا ۔ سمجھ گئے ہو "...... ساگوانا نے حلق کے بل
ہوئے کہا۔

" یس باس "........ دوسری طرف سے روحیل نے کہا اور
نے جلدی سے رسیور رکھا اور پھر کرسی سے اٹھ کر وہ تقریباً بھاگتا
دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے انداز میں ایسی تیزی تھی جیسے
کا بس نہ چل رہا ہو کہ وہ اڑ کر تاکستان پہنچ جائے لیکن پھر دروازے
پاس پہنچ کر وہ یکلخت ٹھٹھک کر رکا اور پھر اسی تیز رفتاری سے واپس
کی طرف آیا ۔ اس نے جلدی سے میز کی دراز کھولی اور اس میں
ٹرانسمیٹر باہر نکال کر اس نے اس کا بٹن دبا دیا ۔ چونکہ راکی کی فریکو

اس پر ایڈ جسٹ تھی اور وہ راکی کو ہی کال کرنا چاہتا تھا ۔ اس
فریکونسی تبدیل کرنے کی ضرورت نہ تھی ۔
ہیلو ہیلو ساگوانا کالنگ اوور "....... اس نے بٹن دبا کر بار بار
ہنا شروع کر دی ۔
یس راکی اٹنڈنگ اوور "........ تھوڑی دیر بعد دوسری طرف سے
آواز سنائی دی ۔
کی رستم اور اس کے ساتھ آنے والے آدمیوں کا کیا ہوا اوور "۔
نے تیز لہجے میں کہا۔
کے حکم کے مطابق میں نے انہیں ہلاک کر دیا ہے باس "۔
و کال کرنے ہی والا تھا کہ آپ کی کال آ گئی اوور "۔ راکی نے

تم درست کہہ رہے ہو اوور "....... ساگوانا نے چیخ کر کہا۔
باس ۔ بھلا مجھے آپ سے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے اوور "۔
طرف سے راکی کی حیرت بھری آواز سنائی دی ۔
ی لاشیں سمندر سے نکال کر رکھنا ۔ میں تاکستان گھاٹ جا رہا
لیونکہ سپیشل لانچ خود بخود تیرتی ہوئی وہاں پہنچی ہے اور ڈکسن
کے گروپ کا کوئی آدمی اس پر موجود نہیں ہے ۔ میں سپیشل
خود ہی جزیرے پر آؤں گا اور پھر رستم اور اس کے ساتھ آنے
لاشیں لے جاؤں گا ۔ سمجھ گئے اوور "........ ساگوانا نے تیز
کہا۔

"یس باس اوور" .... راکی نے جواب دیا اور ساگوانا نے اوور
اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اگر وہ لوگ وہاں ہلاک ہو چکے ہیں تو پھر ڈکسن اور اس کے
کہاں گئے۔ اوہ اوہ کہیں ڈکسن نے دولت کی وجہ سے غداری تو نہیں
ساگوانا نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے بڑبڑا کر کہا اور
دروازہ کھول کر وہ باہر نکل گیا۔

ان رستم اور اپنے ساتھیوں سمیت لانچ میں سفر کرتا آگے بڑھا
ہا تھا کہ دور سے انہیں ایک جزیرے کے آثار نظر آنے لگے۔
ہاں کتنے آدمی ہیں" .... عمران نے پوچھا۔
بیں پچیس مسلح آدمی ہر وقت موجود رہتے ہیں اور کبھی کبھار ان
اد بڑھ بھی جاتی ہے" .... رستم نے جواب دیا اور عمران نے
میں سر ہلا دیا۔ جزیرہ اب تیزی سے قریب آتا جا رہا تھا۔ عمران
کے انجن سے لگی ہوئی دوربین اٹھائی اور اسے آنکھوں سے لگا
ر اصل اس جزیرے کی وسعت کا اندازہ کرنا چاہتا تھا۔ مگر جیسے
نے دوربین آنکھوں سے لگائی وہ بے اختیار چونک پڑا۔
نچ کی رفتار آہستہ کر دو رستم" .... عمران نے کہا اور رستم
جھٹکے سے لانچ کی رفتار آہستہ کر دی۔ عمران نے دیکھا تھا کہ
کے سمت جدھر یہ لانچ جا رہی تھی۔ درختوں پر چھپے ہوئے کئی

آدمی نظر آ رہے تھے اور ان کے پاس میزائل گنیں تھی ۔ ان آدمیوں ا
انداز بتا رہا تھا کہ وہ معمول کی نگرانی پر نہیں ہیں بلکہ کسی خصوص
وجہ سے اس انداز میں چھپے ہوئے ہیں ۔ ان کا یہی مخصوص انداز
کر عمران چونکا تھا اور اس نے لانچ کی رفتار آہستہ کرنے کا حکم دیا تھا ۔
"یہاں لانچ میں غوطہ خوری کے لباس میں نے دیکھے تھے " ۔
نے دور بین آنکھوں سے ہٹا کر رستم سے پوچھا ۔
" جی ہاں موجود ہیں ۔ بعض اوقات مال سمندر کی تہہ میں پہنچا
نکالنا پڑتا ہے ۔ اس لئے انہیں خصوصی طور پر یہاں رکھا جاتا ہے "
رستم نے جواب دیا ۔
" غوطہ خوری کے لباس پہن لو اور رستم تم بھی اسے پہن لو او
لانچ کو آہستہ رفتار پر فکس کر دو ۔ ہم سب نے جزیرے پر پہنچنے سے
سمندر میں اترنا ہے اور سمندر کے اندر سے ہوتے ہوئے جزیرے
عقبی طرف پہنچنا ہے "...... عمران نے کہا ۔
" مگر کیوں جناب راکی اور اس کے ساتھی تو مجھے اچھی طرح
ہیں "...... رستم نے حیران ہوتے ہوئے کہا ۔
" وہ درختوں میں جس انداز میں چھپے ہوئے ہیں اس سے ظاہر
ہے کہ وہ ہمیں دور سے ہی فائر کر کے ختم کر دیں گے ان کے
میزائل گنیں بھی ہیں اور میں ایسا نہیں چاہتا ۔ اس لئے اس سے
کہ لانچ جزیرے تک پہنچے ۔ میں سمندر کے اندر سے ہوتے ہوئے
سب سمیت جزیرے کی دوسری طرف پہنچ جانا چاہتا ہوں ۔ اسلحہ

لے لینا "...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے
نے اس کی ہدایات کی پیروی شروع کر دی ۔ رستم بھی پوری
سے تعاون کر رہا تھا ۔ اس نے عمران کی ہدایت کے مطابق
انجن کو بالکل کم رفتار پر فکس کر دیا تھا اور غوطہ خوری کا لباس
مصروف ہو گیا تھا ۔ جزیرہ ابھی کافی دور تھا اور لانچ انتہائی کم
سے چلتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی غوطہ خوری کے لباس پہن کر اور
اٹر پروف تھیلیوں میں ڈال کر وہ سب ایک ایک کر کے خاموشی
ندر میں اترتے چلے گئے سب سے پہلے رستم کو اتارا گیا تھا اور
آخر میں عمران سمندر میں اترا تھا ۔ لانچ اسی طرح آہستہ آہستہ
ھی چلی جا رہی تھی اور وہ سب انتہائی تیز رفتاری سے تیرتے
زیرے کی سائیڈ کی طرف بڑھتے چلے جا رہے تھے ۔ تھوڑی دیر بعد
یڈ سے ہوتے ہوئے عقبی طرف پہنچ گئے اور پھر عمران کے
پر وہ سب پانی سے نکل کر اوپر جزیرے پر پہنچ گئے ۔
ب یہ لباس اتار کر یہیں کسی غار میں چھپا دو اور اسلحہ سنبھال لو
م نے مجھے اس راکی کی شناخت کرانی ہے "...... عمران نے
ور رستم سے مخاطب ہو کر کہا ۔
سامنے آئے گا تو شناخت کرا دوں گا " ۔ رستم نے جواب دیا اور
اس کا لہجہ سن کر بے اختیار چونک پڑا ۔
یرا مطلب تھا کہ اس کا حلیہ تفصیل سے بتا دو "...... عمران
کراتے ہوئے کہا اور رستم نے حلیہ بتانا شروع کر دیا ۔

"ٹھیک ہے چلو آگے اور ہمیں ان کے خاص اڈے تک لے
عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی
گن کاندھے سے لٹکالی۔ مشین گنیں اس کے ساتھیوں کے پا
تھیں اور وہ انہیں خصوصی واٹر پروف تھیلوں میں ڈال کر ساتھ
آئے تھے اور یہ اسلحہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے ڈکسن
سپیشل لانچ سے حاصل کیا تھا۔ رستم جیسے ہی آگے بڑھا۔ عمران
دونوں ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئے اور دوسرے لمحے
کے منہ سے ہلکی سی اوغ کی آواز نکلی اور وہ عمران کے ہاتھوں میں
گیا تھا۔ اس کی گردن ٹوٹ چکی تھی اور وہ ختم ہو گیا تھا۔ عمران
اس کی لاش ایک بڑی سی جھاڑی کی اوٹ میں چھپا دی۔

"اس کا لہجہ بدل گیا تھا۔ اس سے مجھے خطرہ پیدا ہو گیا کہ
لازماً بغاوت کرے گا۔ ہو سکتا ہے۔ راکی کے ساتھ اس کا کوئ
رشتہ ہو"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر
ان تینوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ اسی لمحے انہیں دور سے
گنیں چلنے کی آوازیں سنائی دیں اور عمران اور اس کے ساتھی
پڑے۔ عمران سمجھ گیا کہ اس کا آئیڈیا درست ثابت ہوا ہے
میزائل لانچ پر فائر کیے جا رہے ہوں گے جو اب تک یقیناً جزیرے
قریب پہنچ چکی ہو گی۔ لیکن عمران یہ بھی جانتا تھا کہ جیسے ہی انہیں
معلوم ہو گا کہ لانچ خالی ہے وہ لازماً انہیں تلاش کرنے کی
کریں گے اور اس سے پہلے وہ ان کے خاص اڈے تک پہنچ جانا چاہ

ہ بے اختیار دوڑ پڑا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے ساتھ دوڑتے
آگے بڑھتے چلے گئے اور پھر تھوڑی دور انہیں ایک بڑا سا لکڑی کا
ظر آنے لگا جس کے اندر روشنی ہو رہی تھی۔ عمران اور اس کے
تیزی سے کیبن کے پاس پہنچے اور دوسرے لمحے عمران ایک کھلی
کے نیچے دبک گیا کیونکہ اس نے اندر ایک آدمی کا سایہ دیکھا تھا
آہستہ سے سر اٹھا کر کھڑکی کی چوکھٹ سے سر لگا کر اندر کا جائزہ
یک آدمی موجود تھا جو بڑے مطمئن انداز میں کرسی پر بیٹھا
اور اسے دیکھتے ہی عمران سمجھ گیا کہ یہی راکی ہے۔ کیونکہ رستم
ں کا حلیہ پہلے ہی بتا چکا تھا۔ عمران نے جیب سے ایک چھوٹا سا
نکالا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ رک گیا کیوں کہ اندر فون کی گھنٹی
واز سنائی دی تھی اور راکی نے جلدی سے ایک فون پیس اٹھا لیا
نے دیکھا کہ وہ محدود حیطہ عمل کا بیٹری فون تھا۔ ان لوگوں
یداپنے طور پر اس مخصوص فون کا سسٹم اپنا رکھا تھا۔
ہں "...... راکی کی آواز سنائی دی اور پھر وہ دوسری طرف سے
لی آواز سنتا رہا۔ لیکن ظاہر ہے یہ آواز عمران تک نہ پہنچ پا رہی

نچ خالی تھی۔ کیا مطلب وہ رستم اور اس کے ساتھ آنے والے
آدمی کہاں گئے۔ انہیں تلاش کرو فوراً سارے جزیرے پر پھیل
سکتا ہے کہ وہ لانچ سے پہلے ہی سمندر میں اتر گئے ہوں"۔ راکی
ور سخت لہجے میں کہا اور پھر فون آف کر کے اس نے واپس میز پر

رکھ دیا ۔ اسی لمحے عمران نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے اس عجیب
ساخت کے پستول کی نال کھڑکی میں رکھ کر اس کا ٹریگر دبا دیا ۔
کی آواز سنائی دی اور پستول سے نکلنے والی کیپسول نما گولی سیدھی
کے جسم سے جا ٹکرائی ۔ ایک لمحے کے لئے راکی کے چہرے پر
سفید رنگ کا دھواں سا پھیلا اور راکی ہلکی سی چیخ مار کر الٹ
سمیت دوسری طرف فرش پر جا گرا اور پھر ساکت ہو گیا وہ بے ہو
چکا تھا ۔

"آؤ" .... عمران نے پستول واپس جیب میں ڈالتے ہوئے
تیزی سے اٹھ کر کیبن کے دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ چند لمحوں
سب کیبن میں پہنچ چکے تھے ۔

"یہاں تلاشی لو شاید میک اپ باکس مل جائے ۔ اس کا قد
مجھ جیسا ہے" .... عمران نے کہا اور خود بھی ساتھیوں سمیت
کی تلاشی میں مصروف ہو گیا ۔ چند لمحوں بعد ہی ایک الماری
ماسک میک اپ باکس تلاش کر چکا تھا ۔ اس میں چونکہ مقامی
اپ کے لئے ماسک موجود تھے اس لئے عمران نے اس میں ایک
ماسک تلاش کر لیا جس پر لگے ہوئے بال اس راکی جیسے ہی تھے
نے تیزی سے ماسک چہرے اور سر پر چڑھایا اور پھر اسے مخصوص
میں تھپتھپانا شروع کر دیا ۔ تھوڑی دیر بعد جب اس کے ہاتھ
اس کا چہرہ راکی جیسا ہو چکا تھا ۔ اس نے ایک بار پھر چہرے
جگہوں کو مخصوص انداز میں ایڈجسٹ کیا اور پھر اپنا لباس اتارنا

چوہان نے جلدی سے فرش پر بے ہوش پڑے راکی کا لباس
عمران نے راکی کا لباس پہن لیا ۔
جلدی تو ہوش میں نہ آ جائے گا" .... خاور نے کہا ۔
ہیں دو تین گھنٹوں سے پہلے اسے ہوش نہ آئے گا" .... عمران
اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے ۔
تم یہاں رکو گے ۔ میں باہر جا رہا ہوں ۔ لیکن روشنی آف کر
واپسی پر جھینگر کی مخصوص آواز نکالوں گا ۔ یہی کوڈ ہو گا" ۔
نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر مشین گن اٹھائے وہ تیز تیز
اتا کیبن سے باہر نکل کر آگے بڑھ گیا تھوڑا آگے جانے کے بعد
دس بارہ کیبن دیکھے ۔ ان سب میں روشنیاں ہو رہی تھیں ۔
ہی ایک بڑے کیبن کے پاس پہنچا ۔ اس میں سے ایک نوجوان
باہر آ گیا ۔
آپ" .... اس نوجوان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔
وہ رستم اور اس کے ساتھیوں کا کچھ پتہ چلا ۔ مجھے ان کی طرف
یش ہے" .... عمران نے راکی کے لہجے میں بات کرتے

کی تلاش جاری ہے باس اگر اطلاع آتی تو میں آپ کو کیبن
فون کر دیتا" .... نوجوان نے جواب دیا اور عمران نے سر
وہ سمجھ گیا تھا کہ راکی اس نوجوان سے ہی باتیں کر رہا تھا اور یہ
اس کا نمبر ٹو ہے ۔ عمران کیبن کے اندر کی طرف بڑھ گیا اور

دوسرے لمحے اس نے ساری صورت حال دیکھ لی۔ کیبن میں
پیٹیاں کافی تعداد میں موجود تھیں۔ پیٹیوں پر اسلحے کے جو
نشانات موجود تھے۔ اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہ انتہائی جدید
اسلحہ ہے۔ نوجوان بھی اس کے پیچھے اندر آگیا۔ اسی لمحے میز پر
ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور نوجوان نے جلدی سے آگے
فون اٹھالیا۔

"یس "........ نوجوان نے کہا۔ عمران چونکہ اس کے قریب
تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے والی ہلکی سی آواز اس کے کانوں
بھی پہنچ رہی تھی۔

"گریگ۔ باس کو اطلاع کرو یہاں جنوب کی طرف ایک
کے پیچھے رستم کی لاش پڑی ملی ہے۔ اس کی گردن توڑ کر اسے ہلاک
گیا ہے اور ایک غار میں پانچ غوطہ خوری کے لباس بھی موجو
باس کا کیبن اس طرف ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ لوگ وہاں پہنچ جا
دوسری طرف سے کہا گیا۔

"باس یہاں میرے پاس موجود ہیں مین سیکشن میں جانسن
خود بات کر لو "........ نوجوان نے کہا اور رسیور عمران کی
بڑھاتے ہوئے اس نے جانسن کی بتائی ہوئی بات دوہرا دی۔
اس کے خیال کے مطابق عمران نے جانسن کی بات نہ سنی ہوگی۔

"ہیلو جانسن کیا بات ہے "۔ عمران نے راکی کے لہجے میں
دوسری طرف سے جانسن نے وہی تفصیل دوبارہ دوہرا دی جو اس

یگ کو سنائی تھی۔
تم ایسا کرو سب ساتھیوں کو لے کر فوراً یہاں مین سیکشن میں
کوئی باہر نہ رہے۔ فوراً یہاں آؤ تاکہ میں اس سلسلے میں نئی
پر عمل کر سکوں "۔ عمران نے راکی کے لہجے میں بات کرتے
قت اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

باس "........ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور
کی طرف بڑھا دیا۔

لوگ باس یقیناً جزیرے پر ہی چھپے ہوئے ہوں گے "۔ گریگ
لے کر اسے آف کر کے میز پر رکھتے ہوئے کہا اور عمران نے
جواب دینے کی بجائے صرف سر ہلانے پر ہی اکتفا کیا اور پھر
دیر بعد قدموں کی آوازیں باہر سے سنائی دیں اور چند لمحوں بعد
یک کر کے تقریباً اٹھارہ آدمی اندر داخل ہوگئے۔ ان سب کے
میں مشین گنیں تھیں۔

س "۔ آپ نے خواہ مخواہ ہمیں بلالیا۔ ہم انہیں تلاش کر ہی لیتے
لمبے تڑنگے آدمی نے کہا اور عمران پہچان گیا کہ یہی جانسن ہے
ئی باہر تو نہیں رہ گیا "۔ عمران نے غور سے سب کو دیکھتے
کہا۔

باس سب آگئے ہیں "۔ جانسن نے جواب دیا۔ اس کے لہجے
تھی جیسے باس سب کو سامنے دیکھنے کے باوجود یہ بات
رہا ہے۔

"میرے ذہن میں ایک خاص بات آئی ہے"۔ عمران نے کہا
کر وہ ایک کونے میں موجود اسلحے کی پیٹیوں کی طرف بڑھ گیا۔
کے قریب پہنچ کر وہ مڑا اور دوسرے لمحے اس نے ہاتھ میں پکڑی
مشین گن سیدھی کی اور ٹریگر دبا دیا اور اس کیبن کے ساتھ
اردگرد کا ماحول فائرنگ اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ عمران
ان سب اکٹھے کھڑے ہوئے افراد پر فائر اس طرح کھولا تھا کہ
کوئی جوابی ردعمل کرنے کا موقع ہی نہ مل سکا اور شاید یہ بات ان
تصور میں بھی نہ تھی کہ ان پر اس طرح اچانک فائرنگ بھی
ہے۔ عمران نے خاص طور پر فائرنگ کرتے ہوئے اس بات کا
رکھا تھا کہ ان میں سے کسی کو بھی اتنی مہلت نہ مل سکے کہ
طور پر عمران پر اسلحہ استعمال کر سکیں اور عمران کا ہاتھ مشین گن
ٹریگر سے اس وقت تک نہ ہٹا تھا جب تک کہ سب افراد کے جسم
طور پر بے حس وحرکت نہ ہو گئے۔ کیبن میں خون کا جیسے دریا
پھیل گیا تھا۔ عمران چھلانگ لگا کر ان کے اوپر سے گزرا اور تیزی
واپس اسی بڑے کیبن کی طرف بڑھتا چلا گیا جس میں اس کے سا
موجود تھے۔ اسے معلوم تھا کہ فائرنگ کی آوازیں ان تک پہنچ گئی
گے اور وہ پوری طرح چوکنا اور ہوشیار ہوں گے۔ اس لئے اس نے
فاصلے پر رک کر منہ سے جھینگر کی تیز آواز نکلی اور جواب میں اسے
کی طرف سے جھینگر کی آواز سنائی دی اور عمران مسکراتا ہوا آگے
گیا۔ جیسے ہی وہ کیبن کے قریب پہنچا ایک درخت سے چوہان

سامنے آ گیا۔
ائرنگ کی آوازیں سن کر ہم پریشان ہو گئے تھے"۔۔۔۔۔۔۔ چوہان
ان کے ساتھ کیبن کے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔
پریشان ہوا تھا یا دماغ"۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے اندر داخل ہو کر
تے ہوئے کہا۔
لڈ پریشان۔ کیا مطلب۔ بلڈ کیسے پریشان ہو سکتا ہے"۔ چوہان
ان ہو کر کہا۔ باقی ساتھی بھی ادھر ادھر موجود درختوں کے پیچھے
آ گئے تھے۔
تا ہے۔ بڑی مشہور بیماری ہے۔ اس بیماری کو خاموش قاتل
جاتا ہے۔ یہ خاموشی سے انسان کی صحت کو قتل کرتی رہتی ہے
ان کو اپنے قتل ہونے کا احساس تک نہیں ہوتا۔ وہ ویسے
تھا کہ صحت مند اور چاق وچوبند رہتا ہے اور یہی سمجھتا ہے۔
ر اچانک بلڈ پریشان اپنا کام دکھاتا ہے اور آدمی اسی خاموشی سے
اندھیرے میں اتر جاتا ہے"۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے ایک کرسی پر
وئے کہا۔
لال ہے۔ یہ کوئی نئی بیماری دریافت کی ہے آپ نے"۔ چوہان
ان ہو کر کہا۔
یرے خیال میں عمران صاحب کینسر کی بات کر رہے ہیں"۔
کہا۔
ے نہیں کینسر تو پھر اپنی کوئی نہ کوئی علامت ظاہر کر دیتا ہے

لیکن اس خاموش قاتل کی تو کوئی علامت ہی سامنے نہیں آتی ۔ اگر
بھی ہے تو آدمی اسے معمول کا مسئلہ سمجھ کر نظر انداز کر دیتا ہے
عمران نے جواب دیا۔
"کم از کم ہم نے تو اس بیماری کا نام نہیں سنا جسے آپ بلڈ
کہہ رہے ہیں "........چوہان نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔
" میں ایک بار ایک ملنے والے ڈاکٹر کے کلینک میں موجود تھا
ایک خاتون نے آکر ڈاکٹر سے اپنی بیماری کا حال بتانا شروع کر
اس خاتون نے کہا کہ اس کا بلڈ پریشان ہے ۔ میں یہ لفظ سن کر
اختیار چونک پڑا ۔ جب کہ ڈاکٹر صاحب اسی طرح مسکراتے رہے
پھر انہوں نے نسخہ لکھ کر اس خاتون کو دیا اور وہ جب واپس چلی گئیں
میں نے ڈاکٹر صاحب سے پوچھا کہ یہ بلڈ پریشان کیا ہوا تو
صاحب نے مسکراتے ہوئے جواب دیا کہ اس خاتون کا مطلب تھا
انہیں بلڈ پریشر ہے اور حقیقت یہ ہے کہ بلڈ پریشر کا بہترین ترجمہ
پریشان ہی ہے "........ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور
عمران کے ساتھیوں کے قہقہوں سے گونج اٹھا۔
" واقعی عمران صاحب اگر غور کیا جائے تو بلڈ پریشر کا ترجمہ
پریشان ہی بنتا ہے "........چوہان نے ہنستے ہوئے کہا۔
" اسی لئے جب تم نے پریشان ہونے کا ذکر کیا تو میں نے
کہ تمہارا بلڈ پریشان ہوا تھا یا دماغ "........ عمران نے کہا اور
ایک بار پھر ہنس پڑا۔

عمران صاحب یہ فائرنگ کیسی تھی "........ خاور نے کہا اور
نے اسے ساری صورت حال بتا دی ۔
وہ اسی لئے آپ مطمئن بیٹھے ہوئے ہیں ۔ بہرحال اب اس راکی کا
ہے "........خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔
مختلف کیبنز موجود ہیں جن میں سے ایک کیبن میں اسلحہ کی
پڑی ہیں تم ان سب کیبنز کو چیک کرو ۔ اگر کہیں تمہیں
مار ادویات کے ڈرم نظر آئیں تو مجھے فوراً اطلاع کرنا ۔ میں اس
اس راکی کو ہوش میں لا کر اس سے پوچھ گچھ کرتا ہوں ۔ ہو سکتا
کوئی خفیہ گودام بھی ان لوگوں نے بنائے ہوئے ہوں "
عمران نے کہا اور اس کے ساتھی سرہلاتے ہوئے کیبن کے
سے باہر نکل گئے ۔ عمران نے اپنے چہرے پر موجود ماسک
یک طرف رکھ دیا کیونکہ اب اس کی ضرورت باقی نہ رہی تھی
ایک طرف بے ہوش پڑے ہوئے راکی کی طرف بڑھا ۔ اس
کو اٹھا کر قدرے کھلی جگہ پر لٹایا اور پھر کیبن کی تلاشی لے کر
اس نے رسی کا ایک بنڈل دستیاب کیا اور راکی کے ہاتھ
کر کے باندھنے کے بعد اس نے اسے اٹھا کر ایک کرسی پر بٹھایا
رسی سے اس نے اسے کرسی سے اچھی طرح باندھ دیا ۔ اس کے
نے کیبن کے اندر بنے ہوئے باتھ روم میں سے پانی کا بھرا ہوا
اٹھایا اور لا کر اس کے جبڑے بھینچ کر اس نے پانی اس کے حلق
ڈیلا کیونکہ جس گیس سے اسے بے ہوش کیا گیا تھا ۔ اس کا

فوری توڑ پانی ہی تھا اور چند لمحوں بعد راکی نے آنکھیں کھول
عمران اس کے سامنے کرسی پر اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا۔
"کک کک کون ہو تم اور یہ۔ یہ۔ تم نے مجھے باندھ رکھا
راکی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"تمہارا نام راکی ہے اور تمہارا تعلق ساگوانا سے ہے"۔ عمران
انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"ہاں مگر..... اوہ کہیں تم رستم کے ساتھ آنے والوں میں
نہیں ہو"....... راکی نے چونک کر کہا۔
"ہاں اور سن لو کہ یہاں جزیرے میں موجود تمہارے تمام
جن کی تعداد انیس تھی ہلاک کر دیئے گئے ہیں اس لئے ا
تمہاری مدد کے لئے کوئی نہیں آسکتا۔ لیکن میں نے تمہارے چہر
ساخت کے لحاظ سے اندازہ لگایا ہے کہ تم انسانوں کی اس ٹائپ
تعلق رکھتے ہو جنہیں زندگی سے بے حد پیار ہوتا ہے۔ اس لئے میں
تمہیں زندہ رکھا ہے ورنہ تو تمہیں بھی تمہارے ساتھیوں سمیت
سے ہلاک کیا جا سکتا تھا"....... عمران کا لہجہ سنجیدہ تھا۔
"تم۔ تم درست کہہ رہے ہو۔ اگر زندگی نہ رہے تو پھر باقی کچھ
نہیں بچتا اور زندگی انسان کو صرف ایک بار ملتی ہے بار بار نہیں
راکی نے فوراً ہی جواب دیا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔
"گڈ خاصے سمجھدار بھی ہو۔ اس لئے اب یہ بات سن لو کہ
زندگی صرف ایک صورت میں بچ سکتی ہے کہ تم ہمیں وہ جگہ

تم نے ڈکسن کے لائے ہوئے کیڑے مار ادویات کے پچیس ڈرم
ہوئے ہیں۔ ویسے یہ بات سن لو کہ میرے ساتھی انہیں تلاش کر
ہیں اور ہماری پوری زندگی ایسے کاموں میں ہی گزری ہے۔ اس
تم بتاؤ یا نہ بتاؤ بہرحال ہم نے انہیں تلاش کر لینا ہے لیکن تمہاری
گی البتہ نہ بتانے کی صورت میں ختم ہو جائے گی"........ عمران
منہ بناتے ہوئے کہا۔
"اوہ۔ اوہ...... تو تم اس لئے یہاں آئے ہو اور شاید اسی لئے باس
بھی ان پچیس ڈرموں کے بارے میں پوچھا تھا۔ حالانکہ ڈکسن نے
ے حوالے کوئی ڈرم نہیں کئے تھے۔ وہ تو بس یہاں آیا اور پھر
ہیں چلا گیا"۔ راکی نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔
کیا مطلب کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ ڈکسن جو سپیشل لانچ پر آیا تھا
نے تمہیں کیڑے مار ادویات کے ڈرم نہیں دیئے۔ حالانکہ ساگوانا
اسے یہاں بھیجا ہی اس لئے تھا کہ وہ ان پچیس ڈرموں کو یہیں
ہپانا چاہتا تھا"۔ عمران کا لہجہ لاشعوری طور پر انتہائی سخت ہو گیا تھا۔
تمہارا چہرہ بتا رہا ہے کہ تم نے میری بات کا یقین نہیں کیا۔ لیکن
تمہیں اس کا ثبوت دے سکتا ہوں"....... راکی نے کہا۔
ثبوت کیسا"........ عمران نے چونک کر پوچھا۔
ساگوانا سے میری بات چیت ٹرانسمیٹر پر ہوئی ہے۔ ٹرانسمیٹر میز
دراز میں موجود ہے اور اس میں کال ٹیپ ہونے کا سسٹم بھی ہے تم
سے نکال کر ٹیپ سن لو۔ تمہیں خود ہی یقین آجائے گا۔ کیونکہ ظاہر

ہے مجھے یہ تو معلوم نہ تھا کہ تم نے یہاں آکر مجھ سے یہ بات پوچھنی ہے اور میں اسے پہلے سے ٹیپ کر رکھوں"...... راکی نے کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ٹرانسمیٹر باہر نکال لیا۔ اس میں واقعی ٹیپ سسٹم اور ریکارڈر بھی موجود تھا۔ عمران نے ٹیپ کو ریوائنڈ کیا اور پھر اسے آن کر دیا۔ چند لمحوں بعد ساگوانا کی کال سنائی دی اور پھر راکی نے جواب دینا شروع کر دیا۔ عمران خاموش بیٹھا کال سنتا رہا۔ جب کال ختم ہو گئی تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"تم نے واقعی ثبوت دے دیا ہے لیکن پھر یہ ڈرم کہاں جا سکتے ہیں سپیشل لانچ کو بھی ہم نے چیک کیا تھا وہاں بھی موجود نہیں تھے عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تم نے چیک کیا تھا۔ کیا مطلب"...... راکی نے حیران ہو پوچھا۔ لیکن پھر اس سے پہلے کہ عمران اس کی بات کا کوئی جواب دیتا۔ اچانک میز پر ہی موجود ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔

"یہ یقیناً ساگوانا کی کال ہے۔ وہی ٹرانسمیٹر کال کرتا ہے"۔ راکی نے کہا۔

"سنو راکی اگر تم وعدہ کرو کہ تم ساگوانا کو ہمارے متعلق کوئی بات نہیں بتاؤ گے بلکہ اسے یہی بتاؤ گے کہ تم نے ہمیں ہلاک کر دیا ہے تو میں تمہاری بات کرا دیتا ہوں ورنہ دوسری صورت میں یہ بات چیت میں خود بھی کر سکتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

میں وہی کچھ کروں گا جو تم کہو گے۔ مجھے واقعی اپنی زندگی عزیز ہے"۔ اکی نے کہا تو عمران نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر راکی کی کرسی کے قریب اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

ہیلو ہیلو ساگوانا کالنگ اوور"...... بٹن آن ہوتے ہی ساگوانا ئتی ہوئی آواز سنائی دی۔

یس راکی اٹنڈنگ اوور"...... راکی نے جواب دیا عمران اس وور کہنے پر ساتھ ساتھ ٹرانسمیٹر کا مخصوص بٹن پریس کرتا جا رہا تھا۔

راکی رستم اور اس کے ساتھ آنے والے آدمیوں کا کیا ہوا اوور"۔ انا نے تیز لہجے میں پوچھا۔

آپ کے حکم کے مطابق میں نے انہیں ہلاک کر دیا ہے باس۔ کو کال کرنے ہی والا تھا کہ آپ کی کال آ گئی اوور"...... راکی واب دیا۔

کیا تم درست کہہ رہے ہو اوور"...... ساگوانا نے چیخ کر کہا اور اس کی یہ بات سن کر چونک پڑا۔

یس باس۔ بھلا مجھے آپ سے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے اوور"۔ اکی نے لہجے میں حیرت پیدا کرتے ہوئے کہا۔

ان کی لاشیں سمندر سے نکال کر رکھنا میں تاکستان گھاٹ جا رہا کیونکہ سپیشل لانچ خود بخود تیرتی ہوئی وہاں پہنچی ہے اور ڈکسن کے گروپ کا کوئی آدمی اس پر موجود نہیں ہے۔ میں سپیشل سے خود ہی جزیرے پر آؤں گا اور پھر رستم اور اس کے ساتھ آنے

والوں کی لاشیں لے جاؤں گا۔ سمجھ گئے اوور"...... ساگوانا کی تیز
سنائی دی۔

"یس باس اوور"...... راکی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے جواب
اور دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کے الفاظ سنتے ہی عمران
ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہ کیا مطلب ہوا۔ سپیشل لانچ خود بخود تیرتی ہوئی اتنی دور
تاکستان گھاٹ پر پہنچ گئی اور ڈکسن اور اس کے ساتھی غائب ہیں۔ اوہ
اوہ ابھی تم کہہ رہے تھے کہ تم نے سپیشل لانچ چیک کی تھی۔ اوہ
کہیں تم نے تو ڈکسن اور اس کے گروپ کا خاتمہ نہیں کر دیا تھا"۔
راکی نے بات کرتے کرتے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ ہمارا ان سے راستے میں ٹکراؤ ہوا تھا اور ہمیں انہیں ختم
کرنا پڑا۔ میں تو سپیشل لانچ کو ہی یہاں لے آنا چاہتا تھا لیکن رستم
کہا تھا کہ اس طرح تم چونک پڑو گے اس لئے میں نے اس کا انجن
کر کے اسے چھوڑ دیا"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ ہاں رستم تمہارے ساتھ تھا وہ کہاں ہے"...... راکی
چونک کر پوچھا۔

"تمہارا رستم سے کوئی رشتہ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"رشتہ تو نہیں ہے البتہ ہونے والا تھا۔ رستم اپنی بہن کی شادی
مجھ سے کرنا چاہتا تھا لیکن مجھے وہ لڑکی پسند نہیں تھی اس لئے میں نے
انکار کر دیا لیکن رستم نے ساگوانا سے بات کی اور ساگوانا نے مجھ

سے اس کی بہن سے شادی کا حکم دے دیا۔ وہ رستم کو ناراض نہ
چاہتا تھا۔ میں نے بھی مجبوراً ہاں کر دی۔ لیکن میں ابھی تک تو
ٹالتا چلا آ رہا تھا"۔ راکی نے جواب دیا اور عمران نے اس طرح سر
یا جیسے اسے اب اس بات کی سمجھ آئی ہو کہ جب اس نے راکی اور
کے ساتھیوں کے خاتمے کی بات کی تو رستم کا موڈ اور لہجہ یکلخت
بدل گیا تھا۔

وہ ختم ہو چکا ہے۔ اس نے ہمارے خلاف اچانک ایکشن لینا چاہا
نے اسے ختم کر دیا"۔ عمران نے کہا اور راکی نے اس انداز میں
دیا جیسے اسے رستم کے خاتمے کی خبر سن کر خاصا اطمینان ہوا ہو۔
اب تم بتاؤ راکی کہ جب ساگوانا نے کیڑے مار ادویات کے ان
کو سپیشل لانچ میں تمہارے پاس بھجوایا۔ لیکن ڈکسن نے
تمہیں نہیں دیا تو پھر وہ کہاں گئے۔ کیونکہ وہ سپیشل لانچ میں
موجود نہ تھے۔ ہم نے انہیں چیک کیا تھا۔ وہ کہاں جا سکتے ہیں"۔
نے کہا تو راکی غور سے عمران کے چہرے کو دیکھنے لگا۔ اس کے
پر ہلکے سے تذبذب کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔

ن ڈرموں میں آخر ہے کیا"...... راکی نے کہا۔ اسی لمحے عمران
ساتھی بھی واپس آ گئے۔

ہم نے پوری طرح تلاشی لے لی ہے۔ وہ ڈرم کسی کیبن میں
نہیں ہیں اور نہ ہی کوئی حفیہ گودام ہے یہاں"...... چوہان نے

"ہاں میں نے معلوم کر لیا ہے۔ڈکسن نے انہیں یہاں نہیں چھ
لیکن وہ جا کہاں سکتے ہیں"........ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے
اسے واقعی سمجھ نہ آرہی تھی کہ آخر یہ ڈرم کہاں جاسکتے ہیں۔

"میں نے پوچھا ہے کہ ان ڈرموں میں کیا ہے"........ راکی نے
دوبارہ کہا۔

"ایک انتہائی قیمتی دھات جو کافرستان والے ہمارے ملک
سے چوری کر کے لے آئے تھے اور ساگوانا کی مدد سے اسے کافرستان
سمگل کرنا چاہتے تھے۔لیکن پھر نجانے کیا ہوا کہ ساگوانا نے انہیں
ہلاک کر دیا اور ڈرم یہاں بھجوادیئے"........ عمران نے کہا۔

"اوہ ہاں ڈکسن نے مجھے بتایا تھا کہ ساگوانا کا دوست اعظمی
کافرستانی کرنلوں کے ساتھ سپیشل لانچ میں سوار تھا مگر ان میں
ایک کرنل نے باس کے ساتھ بدتمیزی کی اور باس اپنی بے
برداشت کرنے کا عادی نہیں ہے۔اس لئے اس نے ان دو
کافرستانی کرنلوں اور اس کے ساتھ اپنے دوست اعظمی کا بھی خاتمہ کر
دیا۔لیکن اس نے مجھے مال کے متعلق کچھ نہ بتایا تھا۔لیکن اب تم نے
بتایا ہے کہ ان ڈرموں میں انتہائی قیمتی دھات ہے تو اب مجھے انداز
ہو رہا ہے کہ دراصل باس کی نیت خراب ہو گئی ہو گی۔اس نے ان
معلوم کرنے کی کوشش کی ہو گی کہ ان ڈرموں میں کیا ہے اور جب
اسے بتایا گیا ہو گا کہ اس میں کوئی قیمتی دھات ہے تو اس نے اس
دھات پر قبضہ کرنے کے لئے ان سب کا خاتمہ کر دیا ہو گا کیونکہ

ہے کہ باس کا تعلق ویسٹرن کارمن سے ہے اور ویسٹرن کارمن
وہ ایک طویل عرصے تک اس تنظیم سے متعلق رہا ہے۔جس کا
قیمتی دھاتوں کو ڈیل کرنا تھا۔اس طرح باس اس دھات کو
سے ٹھکانے لگا کر بھاری رقم وصول کر سکتا تھا"........ راکی نے

بالکل ایسا ہوا ہو گا۔لیکن وہ مال گیا کہاں"........ عمران نے
چباتے ہوئے کہا۔

اگر تم وعدہ کرو کہ اس دولت میں سے کچھ حصہ مجھے دو گے تو میں
سکتا ہوں کہ دولت کہاں ہے۔ورنہ تم ساری عمر ٹکریں مارتے رہو
میں وہ نہ مل سکے گی"........ راکی نے کہا۔

سنو راکی وہ دھات میرے ملک کی ملکیت ہے۔وہ ہماری ذاتی
نہیں ہے۔اس لئے اس میں سے تمہیں کوئی حصہ نہیں دیا جا
لبتہ تعاون کی صورت میں تمہیں معاوضہ دیا جاسکتا ہے"۔عمران
تہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

ٹھیک ہے۔تمہاری اس بات نے میرے دل میں تمہاری عزت
بڑی ہے۔تم اصولوں کے آدمی ہو۔ورنہ تم آسانی سے وعدہ کر سکتے
میں نے دولت میں حصہ اس لئے مانگا تھا کہ مجھے نظر آرہا ہے کہ
ساگوانا کے ساتھ میرا رہنا ممکن نہیں رہا۔وہ انتہائی کینہ پرور آدمی
اور آران میں اس کے ہاتھ بے حد لمبے ہیں اس لئے مجھے لازماً یہاں
فرار ہو کر یورپ کے کسی ملک جانا ہو گا اور اس کے لئے مجھے نقد

دولت کی ضرورت پڑ سکتی ہے "...... راکی نے کہا۔
"تمہیں نقد رقم مل جائے گی میرا وعدہ رہا "...... عمران مسکراتے ہوئے کہا۔
"تو پھر سن لو کہ وہ ڈرم اس سپیشل لانچ میں ہیں۔ اس میں ا ایسا سٹور ہے جس کا پتہ سوائے گروپ کے خاص آدمیوں کے اور کو نہیں ہے اور تم چاہے جتنی بھی کوشش کر لو۔ اس کا یہ خفیہ تلاش نہیں کر سکتے اور اب مجھے سمجھ آئی ہے کہ باس کیوں تاکستان رہا ہے۔ اسے معلوم ہوگا کہ مال ابھی تک سپیشل لانچ میں موجود
راکی نے کہا تو عمران بے اختیار چونک کر اٹھ کھڑا ہوا۔
"تاکستان گھاٹ یہاں سے کتنی دور ہے "۔ عمران نے پوچھا۔
"تم اب وہاں باس سے پہلے نہیں پہنچ سکتے۔ البتہ میں تمہیں ا بتا دیتا ہوں جہاں باس یہ مال سٹور کرے گا۔ وہ یہاں سے کچھ ایک اور جزیرہ ہے۔ جس میں زیر زمین خفیہ سٹور ہیں۔ ان میں ایسا مال رکھتا ہے جسے وہ سارے گروپ سے بھی چھپا کر رکھنا اور ان کے بارے میں صرف باس ہی جانتا ہے اور کوئی نہیں جا اب لازماً باس وہاں مال سٹور کر کے یہاں آئے گا۔ اس نے یہاں کی بات بھی اسی لئے کی تھی "...... عمران نے پوچھا۔
"کیا تم ہمیں اس جزیرے تک لے جا سکتے ہو "...... عمران پوچھا۔
"ہاں "...... راکی نے جواب دیا تو عمران نے اس کی

لنے کا حکم دے دیا اور تھوڑی دیر بعد راکی آزاد ہو چکا تھا۔
"یہاں کرنسی بھی خاصی مقدار میں موجود ہے۔ اگر تم اجازت دو یں اسے ساتھ لے لوں۔ کیونکہ ان حالات میں اب میری یہاں ی تو ممکن ہی نہیں ہے "...... راکی نے کہا۔
"سنو راکی ساگوانا نے جو کچھ کیا ہے۔ اس کا خاتمہ تو بہرحال اب ی ہو چکا ہے۔ اگر تم یہ وعدہ کرو کہ تم آئندہ پاکیشیا کے خلاف کوئی نہ لو گے تو میں ساگوانا کی جگہ تمہیں دلانے کی جدوجہد کر سکتا ہوں " عمران نے کہا۔
"نہیں صاحب ایسا ممکن نہیں ہے۔ ساگوانا مر بھی جائے تب بھی گروپ میں بڑے بڑے مگر مچھ پڑے ہیں۔ میری تو ان میں کوئی ی نہیں ہے "۔ راکی نے کہا۔
"او۔ کے ٹھیک ہے۔ تم ہمارے ساتھ چلو۔ پہلے ساگوانا سے لیں اس کے بعد میرا وعدہ کہ ہم یہاں آئیں گے اور تم یہاں سے بھی اٹھانا چاہو اٹھا لینا "...... عمران نے کہا۔
"آپ اس مال کا کیا کریں گے آپ نے اسے بہرحال پاکیشیا تو لے ہے "...... راکی نے کہا۔
اس کی فکر مت کرو یہ سرکاری مال ہے اور ہمارا تعلق بھی حکومت ہے اور آران حکومت پاکیشیا کی دوست ہے۔ صرف مال ملنا شرط یہاں سے پاکیشیا اس کی ڈیلوری ہمارے لئے کوئی مسئلہ نہیں عمران نے کہا۔ اسی دوران وہ کیبن سے باہر آ چکے تھے۔

"آیئے ادھر۔ کھاڑی میں لانچ موجود ہے"...... راکی نے کہا اور پھر وہ ایک طرف کو چل پڑا۔ عمران اور اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے تھے اور تھوڑی دیر بعد وہ لانچ میں بیٹھے سمندر میں اور اندر کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

ساگوانا تاکستان گھاٹ پر پہنچتے ہی بے تابانہ انداز میں اپنی اس یشل لانچ پر چڑھا اور پھر بھاگتا ہوا اس حصے کی طرف بڑھ گیا جہاں یہ سٹور میں یورنیم کے پچیس ڈرم موجود تھے۔ اس کے ساتھ جاسٹی کا روحیل اور اس کے چار ساتھی بھی تھی۔

"اسے کھولو روحیل جلدی کرو"...... ساگوانا نے ہونٹ چباتے ئے کہا اور روحیل نے جلدی سے آگے بڑھ کر اس خفیہ سٹور کو کھولا ساگوانا تیزی سے نیچے اتر گیا مگر دوسرے لمحے اس کا ذہن بھک سے گیا کیونکہ سٹور خالی پڑا ہوا تھا۔ اس میں کیڑے مار ادویات کے وہ یں ڈرم سرے سے موجود ہی نہ تھے۔

"اوہ اوہ۔ کہاں گئے وہ ڈرم۔ کہاں گئے۔ راکی کہہ رہا ہے کہ ڈکسن ڈرم وہاں نہیں پہنچائے۔ پھر ڈکسن بھی غائب ہو گیا ہے اس کے تھی بھی اور اب ڈرم بھی غائب ہیں"...... ساگوانا نے چیختے ہوئے

کہا۔

" باس ہو سکتا ہے کہ راکی کسی وجہ سے جھوٹ بول رہا ہو" روحیل نے کہا۔

" اوہ ہاں ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن پھر یہ ڈکسن اور اس کے ساتھی کہاں گئے"...... ساگوانا نے چیخ کر کہا۔

" واقعی وہ تو اس طرح غائب ہو گئے ہیں کہ......" روحیل جواب دینا شروع کیا ہی تھا کہ اچانک اس کی جیب سے ٹوں ٹوں آوازیں نکلنے لگیں اور اس نے بات ادھوری چھوڑ کر جلدی سے جیب سے ایک چھوٹا سے ٹرانسمیٹر نکال لیا۔ ٹوں ٹوں کی آوازیں اس میں نکل رہی تھیں۔ ساگوانا بھی اس کی طرف متوجہ ہو گیا۔ روحیل ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو ہیلو شیرازی کالنگ اوور"۔ ایک آواز سنائی دی۔

" یس روحیل بول رہا ہوں اوور"۔ روحیل نے تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" باس ایک اہم اطلاع ملی ہے۔ ڈکسن اور اس کے گروپ لاشیں ایک مچھیرے کے جال میں پھنس کر سمندر سے نکلی ہیں اوور" ٹرانسمیٹر سے آواز سنائی دی اور روحیل کے ساتھ ساتھ ساگوانا بھی بری طرح اچھل پڑا۔

" ہیلو ہیلو میں ساگوانا بول رہا ہوں۔ کہاں سے ملی ہیں یہ لاشیں اوور"۔ ساگوانا نے ٹرانسمیٹر روحیل کے ہاتھ سے جھپٹتے ہوئے چیخ کر کہا

باس اس مچھیرے کو یہ لاشیں جنوبی ساحل کے قریب سے ملی ہیں اس نے کچھوے پکڑنے کے لئے جال سمندر میں ڈالا۔ جب باہر تو جال میں ڈکسن کی لاش پھنسی ہوئی تھی۔ وہ خوفزدہ ہو گیا۔ اس ساتھ دوسرے ساتھیوں نے جال ڈالے تو ڈکسن کے سارے وپ کی لاشیں نکل آئیں ان میں سے بیشتر کو مچھلیاں کھا چکی ہیں ن وہ بہرحال پہچانے جا سکتے ہیں اوور"...... دوسری طرف سے اب دیا گیا اور ساگوانا نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" اوہ اوہ یہ تو وہی علاقہ ہے۔ جہاں لہریں ترا کی جزیرے کی طرف آتی ہیں۔ اس کا مطلب ہے واقعی راکی نے ڈکسن اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا اور مال اڑا لیا"...... ساگوانا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے باس۔ رستم جن لوگوں کو لے گیا ہے۔ یہ کارروائی نہوں نے کی ہو"...... روحیل نے کہا۔

"ہاں ہو سکتا ہے۔ چلو ہمیں اب فوراً ترا کی جزیرے پر جانا ہو گا چلو" ساگوانا نے کہا۔

" لیکن باس ہم پہلے جاسٹی گاؤں جائیں تاکہ وہاں سے اپنے مسلح آدمی ساتھ لے لیں۔ ہو سکتا ہے کہ راکی اور اس کے گروپ نے بغاوت کر دی ہو"...... روحیل نے کہا اور ساگوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ روحیل نے لانچ سٹارٹ کی اور دوسرے لمحے وہ سپیشل لانچ میں سوار تیزی سے جاسٹی گاؤں کی طرف بڑھ گئے۔ ساگوانا کی ذہنی حالت

واقعی خاصی ابتر ہو رہی تھی ۔ اسے یہ بات سمجھ نہ آ رہی تھی کہ ڈاکن اور اس کے گروپ کو کس نے ہلاک کیا ہے اور مال کہاں چلا گیا ہے ۔ اسے اس بات پر یقین نہ آ رہا تھا کہ راکی بغاوت کر سکتا ہے ۔ زیادہ زیادہ ان چار آدمیوں کی بات ہی اس کے ذہن میں آتی تھی جو رستم کے ساتھ گئے تھے ۔ لیکن راکی کے بقول اس نے رستم اور ان چاروں خاتمہ کر دیا تھا ۔ اسی سوچ بچار کے دوران لانچ جاسٹی گاؤں پہنچ گئی او پھر روحیل کے حکم پر وہاں سے بیس مسلح افراد لانچ پر سوار ہو گئے او روحیل نے لانچ کو تیزی سے تراکی جزیرے کی طرف لے جانا شروع کر دیا ۔ تھوڑی دیر بعد ہی تیز رفتار لانچ تراکی جزیرے پر پہنچ گئی اور ساگوانا وہاں سمندر میں تیرتے ہوئے لانچ کے تختوں کو دیکھ کر چونک پڑا ۔ یہ لانچ کے تختے بتا رہے تھے کہ راکی نے جھوٹ نہیں بولا تھا ۔ اس نے واقعی رستم کی لانچ کو تباہ کر دیا تھا ۔ چند لمحوں بعد جب وہ جزیرے پر پہنچے تو وہاں ہو کا عالم تھا ۔ کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا ۔ وہ سب کیبن کی طرف بڑھتے چلے گئے ۔

"اوہ اوہ یہ ۔ یہ کیا ۔ یہاں تو قتل عام ہو چکا ہے" ...... ساگوانا نے حیرت سے چیختے ہوئے کہا کیونکہ مین کیبن کے کھلے دروازے سے اندر پڑی ہوئی انیس لاشیں باہر سے صاف نظر آ رہی تھیں ۔

"باس یہ تو واقعی قتل عام ہے" ...... روحیل نے بھی کہا ۔

"سارے جزیرے پر پھیل جاؤ اور چیک کرو ۔ کوئی اور آدمی تو جزیرے پر موجود نہیں ہے" ...... ساگوانا نے چیختے ہوئے کہا اور خود

لاشوں کو پھلانگتا ہوا کیبن میں داخل ہو گیا ۔ روحیل بھی اس پیچھے اندر آ گیا ۔

باس ان میں روکی کی لاش موجود نہیں ہے" ...... روحیل نے شوں کو الٹ پلٹ کر دیکھتے ہوئے کہا ۔

یہاں سب کچھ ویسے کا ویسے موجود ہے ۔ کسی چیز کو چھیڑا تک گیا ۔ یہ سب کیا چکر چل گیا ہے" ...... ساگوانا نے بڑبڑاتے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد جب اسے اطلاع ملی کہ ایک جھاڑی کے ستم کی لاش پڑی ہوئی ہے جسے گردن توڑ کر ہلاک کیا گیا ہے ۔ تو بار پھر چونک پڑا ۔ اس کا مطلب تھا کہ لانچ کی تباہی میں رستم نہیں ہوا تھا ۔ ورنہ اس کی لاش اس حالت میں نہ ملتی ۔

اکی موجود نہیں ہے باس ۔ وہ غائب ہے ۔ اس کا کیبن بھی خالی ہوا ہے ۔ البتہ اس کی کرسی کے پاس رسی کا ایک بنڈل کھلا ہوا ود ہے ۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسے وہاں رسی سے باندھا گیا تھا" ایک آدمی نے آ کر اطلاع دی اور ساگوانا خود راکی کے کیبن کی بڑھ گیا اور پھر اسے اطلاع ملی کہ ایک غار میں سے غوطہ خوری ، پانچ لباس بھی ملے ہیں تو ساگوانا کے ذہن میں ساری تصویر واضح گئی ۔ راکی نے لانچ تو ضرور تباہ کر دی تھی ۔ لیکن رستم اور اس کے تھ آنے والے چاروں پاکیشیائی ایجنٹ غوطہ خوری کا لباس پہنے پہلے ہی ندر میں اتر کر جزیرے کے عقبی طرف پہنچ گئے تھے ۔ پھر رستم کو ل کر دیا گیا اور جزیرے پر قتل عام کیا گیا ۔ راکی کو اغوا کر لیا گیا ۔ یا

وہ ان کے ساتھ شامل ہو گیا ہے اور اب وہ راکی کی لانچ میں سوار کہیں چلے گئے ہیں ۔ اس کا مطلب ہے کہ ڈکسن اور اس کے ساتھیوں کو بھی انہی پاکیشیائی ایجنٹوں نے ہلاک کیا تھا ۔ لیکن چونکہ سپیشل لانچ میں مال نہ تھا اس لئے وہ اسے چھوڑ کر یہاں جزیرے پر آگئے تھے ۔

" مال راکی کے پاس ہے اور راکی ان کے قبضے میں ہے ۔ اب ہمیں ہر صورت میں راکی کو تلاش کرنا ہو گا " ...... ساگوانا نے کہا ۔

" باس مال راکی کے پاس نہیں ہو سکتا اس لئے کہ اگر ایسا ہوتا تو یقیناً راکی کے گروپ میں سے کوئی نہ کوئی آدمی مجھے اطلاع ضرور دیتا ۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ ان لوگوں کا اصل انچارج میں ہوں ۔ جب کہ وہ ماتحت راکی کے رہتے ہیں ۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ ڈکسن نے مال کہیں اور چھپا دیا ہو " ...... روحیل نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" اوہ اوہ ہاں یہاں میرا ذاتی جزیرہ بھی ہے ۔ ڈکسن اور راکی دونوں کو اس کے بارے میں علم ہے ۔ ہو سکتا ہے کہ ڈکسن نے یہاں آنے سے پہلے مال وہاں چھپا دیا ہو ۔ تم ایسا کرو کہ چند ساتھیوں کو وہاں بھیج کر معلوم کراؤ " ...... ساگوانا نے کہا ۔

" باس یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ پاکیشیائی ایجنٹ وہاں گئے ہوں اس لئے کیوں نہ ہم سب یہاں سے اکٹھے چلیں " ...... روحیل نے کہا اور ساگوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ اس کی حالت اس وقت عجیب وغریب ہو رہی تھی ۔ ذہنی پریشانی کی وجہ سے وہ روحیل کی ہر بات اس طرح مانتا چلا جا رہا تھا جیسے وہ چیف باس کی بجائے اس کا ماتحت ہو اور

ی دیر بعد ان کی سپیشل لانچ تیزی سے اس دوسرے جزیرے کی اڑی چلی جا رہی تھی اور تھوڑی دیر بعد جزیرہ قریب آگیا ۔ لیکن وہ سا جزیرہ خالی ہی نظر آتا تھا ۔ وہاں کسی قسم کی کوئی نقل وحرکت ی ۔ روحیل نے پہلے تو سپیشل لانچ کو چاروں طرف گھما کر جزیرے ھی طرح چیک کیا اور پھر مطمئن ہو کر کہ جزیرے پر کوئی آدمی نہیں ہے ۔ یا کم از کم فوری طور پر کوئی خطرہ نہیں ہے تو اس نے کنارے سے لگائی اور پھر ساگوانا سمیت سب لانچ سے اتر کر پر پہنچ گئے ۔

عمران اور اس کے ساتھی راکی کے ساتھ جزیرے پر پہنچ گئے لیکن
جزیرہ خالی تھا۔ وہاں کسی قسم کی کوئی عمارت موجود نہ تھی اور نہ
کوئی ایسی چیز نظر آرہی تھی جس سے وہ سمجھتا کہ یہاں خفیہ سٹورز ہو
سکتے ہیں۔ ہر طرف ٹھوس زمین ہی پھیلی ہوئی نظر آرہی تھی۔

" یہ جزیرہ تو خالی ہے۔ یہاں تو کوئی ایسے آثار نہیں ہیں کہ یہاں
کوئی خفیہ سٹور ہوں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" سٹورز تو یہاں بہرحال موجود ہیں لیکن کہاں ہیں اس کا مجھے علم
نہیں ہے"...... راکی نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر عمران اور اس
کے ساتھیوں نے جزیرے کا چپہ چپہ چھان مارا لیکن انہیں کسی سٹور
علم نہ ہو سکا۔

" نہیں یہاں سٹورز نہیں ہیں۔ تمہاری اطلاع غلط ہے"۔ عمران
نے آخر کار فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

میں کیا کہہ سکتا ہوں جناب"...... راکی نے ہونٹ بھینچتے

ان صاحب ایک لانچ آرہی ہے"۔ اچانک چوہان نے تیز آواز

نچ اوہ کس طرف سے"۔ عمران نے کہا اور وہ سب تیزی سے
کو دوڑ پڑے جس طرف چوہان موجود تھا۔

ترا کی جزیرے کی طرف سے آرہی ہے"۔ عمران نے کہا۔

سپیشل لانچ ہے جناب ساگوانا اس پر آرہا ہوگا۔ اس کے ساتھ
لح افراد ہوں گے"...... راکی نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

مراؤ مت۔ ویسے ان کے یہاں آنے سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ
قعی خفیہ سٹورز موجود ہیں۔ جلدی کرو لانچ کو کسی کھاڑی میں
درختوں پر بکھر کر چڑھ جاؤ۔ جلدی کرو"...... عمران نے کہا
اس طرف کو دوڑ پڑا جدھر لانچ موجود تھی۔ جب کہ عمران اور
ساتھیوں نے مختلف درختوں کو منتخب کیا اور پھر وہ سب
چڑھ کر پتوں کے اندر اس طرح چھپ کر بیٹھ گئے کہ جب
سے نہ دیکھا جاتا انہیں آسانی سے چیک نہ کیا جا سکتا تھا۔
ر بعد لانچ جزیرے کے قریب پہنچ گئی۔ اس نے پہلے تو جزیرے
ایک چکر لگایا اور پھر وہ کنارے سے لگی اور دوسرے لمحے اس
مسلح افراد باہر آنے شروع ہو گئے۔ ان کی تعداد دیکھ کر عمران
بھنچ گئے کیونکہ تعداد میں وہ چالیس کے قریب تھے اور پوری

طرح مسلح اور چوکنا نظر آ رہے تھے ۔ وہ سب جزیرے پر آتے
ادھر بکھر گئے ۔ جب کہ ان میں سے دو جن میں سے ایک ویسٹ ن
نژاد تھا اور دوسرا مقامی آدمی تھا ۔ اکٹھے چلتے ہوئے عمران سے
پر جا کر ایک جھاڑی کے قریب رک گئے ۔

" جزیرہ تو خالی لگتا ہے روحیل پھر یہ راکی اور وہ پاکیشیائی
کہاں چلے گئے "........ اس غیر ملکی نے کہا اور عمران اس کی
ہی پہچان گیا کہ یہی ساگوانا ہے ۔ کیونکہ راکی کے کیبن میں
کال سن چکا تھا ۔

" اب تو یہی کہا جا سکتا ہے کہ وہ شہر چلے گئے ہوں گے "
آدمی نے جو مقامی تھا اور جس کا نام روحیل لیا گیا تھا جواب دیا

" ڈکسن کو یہاں موجود ایک سٹور کا علم تھا اس لئے
کہ اس سٹور کو چیک کر لیا جائے کیونکہ مال بہرحال ڈکسن
کہیں کنارے لگایا ہے اور وہ واپس شہر تک نہیں پہنچ سکا تھا
نے جواب دیا اور پھر ایک ایک کر کے ادھر ادھر بکھرے ہو
بھی ان دونوں کے پاس پہنچ گئے اور ان سب نے ساگوانا کو یہی
جزیرہ خالی ہے ۔ اس کا مطلب تھا کہ راکی بھی کسی ایسی جگہ
تھا جہاں سے وہ انہیں نظر نہیں آیا اور لانچ کو بھی وہ تلاش نہیں
تھے ۔ لیکن عمران ساگوانا کے منہ سے یہ بات سن کر چونک پڑا
کی تلاش اسے بھی ہے ۔ اس کا مطلب تھا کہ سپیشل لانچ
سٹور بھی خالی تھا ۔ اب عمران کے ذہن میں بھی زلزلہ سا پیدا

سوچ رہا تھا کہ مال آخر کہاں گیا ۔ لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر
پڑا کہ ساگوانا نے آگے بڑھ کر ایک کانٹے دار جھاڑی کے اندر
اور پھر جیسے ہی اس کا ہاتھ باہر آیا ۔ گڑگڑاہٹ کی تیز آواز کے
ایک سائیڈ پر ٹھوس زمین کا بڑا سا ٹکڑا کسی صندوق کے ڈھکن
اوپر کو اٹھتا چلا گیا اور پھر ساگوانا اور وہ مقامی آدمی جسے
کہا گیا تھا ۔ اس کھلی جگہ سے نیچے اترتے ہوئے عمران کی نظروں
غائب ہو گئے ۔ جب کہ ان کے باقی مسلح ساتھی وہیں باہر ہی رہ
۔ عمران ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا ۔ دس پندرہ منٹ
روحیل باہر آیا اور اس نے باہر موجود سب افراد کو اپنے پیچھے
کا کہا اور وہ سب روحیل کے پیچھے چلتے ہوئے نیچے اتر گئے اور
پرہ ایک بار پھر خالی ہو گیا ۔ عمران درخت سے نیچے اترا اور اس
کی طرف بڑھنے لگا ۔ اس کے نیچے اترتے ہی چوہان ۔ صدیقی اور
درختوں سے نیچے آ گئے اور تیزی سے چلتے ہوئے عمران قریب
عمران نے اندر جھانک کر دیکھا اور دوسرے لمحے وہ اچھل کر
گیا ۔

اوہ وہ ڈرم اندر ہیں ۔ دو آدمی وہ ڈرم اٹھائے باہر آ رہے ہیں ۔
میں چھپ جاؤ "........ عمران نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا
سب ادھر ادھر جھاڑیوں کی اوٹ میں ہو گئے ۔ تھوڑی دیر بعد دو
آئے تو انہوں نے ایک ڈرم اٹھایا ہوا تھا اور اس ڈرم کو دیکھ
کا دل بلیوں اچھلنے لگا کیونکہ اس ڈرم پر کیڑے مار دوا کا نام

وغیرہ لکھا ہوا تھا اور ڈرم بھی سیلڈ تھا۔ دونوں آدمی ڈرم اٹھائے تیز
سے اس طرف کو بڑھ گئے جس طرف ان کی سپیشل لانچ موجود تھی
ابھی انہوں نے مزید چند قدم اٹھائے تھے کہ دو اور آدمی نمودار
اور پھر جیسے ان کا تانتا سا بندھ گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی نا
سے جھاڑیوں کی اوٹ میں چھپے ہوئے بیٹھے رہے۔ عمران
ڈرموں کی تعداد گن رہا تھا اور جب پچیس ڈرم پورے ہو گئے
سے آخر میں ساگوانا اور روحیل باہر آئے

"ڈکسن نے کمال کیا ہے روحیل کہ ڈرم یہاں چھپا دیئے
حالانکہ یہاں کی تو اس سے بات تک نہ ہوئی تھی میں نے تو ا
پوائنٹ تھری پر سٹور کرنے کا کہا تھا"۔ ساگوانا نے روحیل سے
ہو کر کہا۔

"ڈکسن نے باس کچھ سوچ کر ہی ایسا کیا ہو گا"...... روحیل
جواب دیتے ہوئے کہا اور ساگوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر
اس نے جھاڑی میں ہاتھ ڈالا اور دوسرے لمحے گڑگڑاہٹ کی آواز
ساتھ صندوق کے ڈھکن کی طرح اوپر کو اٹھی ہوئی زمین کا ٹکڑا نیچے
لگا اور چند لمحوں میں وہ زمین کے ساتھ اس طرح برابر ہو گیا کہ
لکیر بھی نظر نہیں آ رہی تھی اور ایسا صرف اس لئے ہوا تھا کہ
جھاڑیوں کی بہتات تھی۔ ڈرم اٹھائے افراد دور نکل گئے تھے۔
وہاں اب صرف ساگوانا اور روحیل موجود تھے۔ عمران نے اپنے
والی جھاڑی کے پیچھے موجود چوہان کو اشارہ کیا اور دوسرے

کے پیچھے سے نکل کر بھوکے چیتوں کی طرح ان دونوں پر جھپٹ
ساگوانا اور روحیل دونوں کے شاید ذہن کے کسی گوشے میں
خیال نہ تھا کہ ان کے ساتھ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ چنانچہ وہ کوئی
ظاہر ہی نہ کر سکے اور عمران اور چوہان نے چند لمحوں میں ہی
ہوش سے بے ہوشی کی سرحد میں دھکیل دیا۔ صدیقی اور خاور
ہر آگئے تھے۔

نہیں جھاڑیوں کے پیچھے ڈال دو۔ اب ان کے ساتھیوں کا
کرنا ہو گا"...... عمران نے کہا اور عمران کی ہدایت کے
ان دونوں کو اٹھا کر جھاڑیوں کی اوٹ میں لٹا دیا گیا۔ اسی لمحے
راکی بھی دوڑ کر آتا ہوا دکھائی دیا۔

یا ہوا۔ کیا ہوا۔ اوہ تم نے ساگوانا اور روحیل دونوں کو ہلاک
ویری گڈ"...... راکی نے قریب آکر کہا۔ اس نے شاید دور سے
کے ساتھیوں کو ان دونوں کو جھاڑیوں کے پیچھے ڈالتے دیکھ لیا

نو راکی یہ دونوں ابھی بے ہوش ہیں۔ ان کے ساتھ چالیس
مسلح آدمی ہیں اور لازماً اس سپیشل لانچ میں بھی آدمی موجود
اور ہم نے ان سب کو وہاں سے نکال کر لانچ پر قبضہ کرنا ہے"
ان نے کہا۔

وہ کیسے"...... راکی نے چونک کر کہا۔
یں یقیناً یہ پہچانتے ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں اچھی طرح" .... راکی نے کہا۔
"تو تم وہاں جاؤ اور انہیں یہ کہہ کر واپس لے آؤ کہ ساگوانا نے
سب کو بلایا ہے۔ اپنے متعلق جو مرضی آئے کہہ دینا اور پھر
جانا۔ ہم اس دوران درختوں کی اوٹ لیتے ہوئے وہاں پہنچ جائیں
جب یہ سب ادھر آئیں گے تو ہم لانچ پر سوار ہو کر لانچ کو لے جا
گے۔ اس کے بعد یہ لوگ خود ہی تمہاری لانچ تلاش کر کے وا
پہنچتے رہیں گے" ...... عمران نے کہا۔
"لیکن عمران صاحب کیوں نہ ان سب کا خاتمہ کر دیا
صدیقی نے کہا۔
"نہیں اول تو اس قدر لوگوں کو مارنا ہی فضول ہے
بات یہ کہ یہ سارے بیک وقت نہ مر سکیں گے اور چونکہ
اس لئے ہم پھنس سکتے ہیں اور تیسری بات یہ کہ مال لانچ میں
ہے۔ اگر ہم نے یہاں فائرنگ کی تو لانچ میں موجود افراد لازماً
جائیں گے اور مال ایک بار پھر غائب ہو سکتا ہے"۔ عمران نے کہا
"کیا مطلب۔ کیا مال مل گیا ہے"۔ راکی نے چونک کر پوچھا
"ہاں ڈکسن نے یہاں موجود ایک خفیہ گودام میں اسے
اور اس کا علم اس ساگوانا کو بھی نہ تھا۔ جب وہ خفیہ سٹور کو
اندر گیا ہے تو اسے معلوم ہوا ہے۔ چنانچہ اس نے سارے
آدمیوں کے ذریعے لانچ میں پہنچا دیئے ہیں"۔ عمران نے کہا۔
"اوہ عمران صاحب پھر اس ساگوانا اور روحیل کو آپ کس

ندہ نہ چھوڑیں ورنہ یہ لوگ پاتال تک بھی مال کا پیچھا نہ چھوڑیں
باقی ان افراد کو میں آسانی سے یہاں بھجوا سکتا ہوں۔ وہ عام
ہیں۔ میں انہیں کہہ سکتا ہوں کہ وہاں تراکی جزیرے پر آپ نے
کام کیا تھا اور میں چھپ کر یہاں آیا اور اب سامنے آیا ہوں" ....
نے کہا۔
ٹھیک ہے۔ چلو" .... عمران نے کہا اور پھر وہ اپنے ساتھیوں
متوجہ ہو گیا۔
ہاں اور صدیقی تم ان دونوں کو اٹھاؤ گے" .... عمران نے کہا
س کی ہدایت کی ایک بار پھر فوری تعمیل کی گئی اور چوہان نے
کو اور صدیقی نے روحیل کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور وہ سب
کر تیزی سے اس طرف کو بڑھنے لگے جہاں لانچ موجود تھی۔
سے پہلے ہی ادھر کو بڑھ گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ کنارے
جب پہنچے تو انہوں نے مسلح افراد کو کنارے پر کھڑے دیکھا۔
سے باتیں کر رہا تھا اور پھر وہ سب تیزی سے سر ہلاتے ہوئے
کے اندرونی حصے کی طرف بڑھ گئے۔ جب کہ راکی لانچ پر سوار
ان کی نظروں سے غائب ہو گیا عمران اور اس کے ساتھی قد آدم
ں کی اوٹ میں رکے ہوئے تھے۔ عمران کی نظریں لانچ پر جمی
ئیں۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ راکی لانچ پر اس لئے سوار ہوا ہے تاکہ
موجود افراد کا خاتمہ کر سکے۔ اس لئے وہ اس کی طرف سے
ے کا منتظر تھا۔ لیکن دوسرے لمحے جب سپیشل لانچ کا انجن

سٹارٹ ہوا اور لانچ تیزی سے پیچھے ہٹنے لگی تو عمران اور اس کے
بے اختیار اچھل پڑے۔

"یہ۔یہ کیا ہو رہا ہے" ۔چوہان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہا۔ہا۔ہا۔میں مال لے جا رہا ہوں۔اب تم جانو اور یہ مسلح ا
اور یہ بھی بتا دوں کہ میں نے اپنے والی لانچ بھی ڈبو دی ہے۔اس
تم سب یہیں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جاؤ گے" ...... لانچ سے راکی
چیختی ہوئی آواز سنائی دی لیکن وہ سامنے نہ آیا تھا۔یقیناً اسے خطرہ تھا
اگر وہ سامنے آیا تو عمران یا اس کے ساتھی اسے ہٹ کر سکتے ہیں۔

"اوہ اوہ اس شخص نے زبردست دھوکہ دیا ہے" ...... عمران
ہونٹ چباتے ہوئے بڑے بے بس سے لہجے میں کہا۔لانچ اب کافی
جا چکی تھی۔

"بظاہر تو یہ ایسا نہ لگتا تھا" ......چوہان نے کہا۔

"ہاں مجھ سے واقعی غلطی ہوئی ہے۔مجھے اسے مال کے متعلق
بتانا چاہئے تھا۔بہرحال اب جزیرے میں موجود افراد کا خاتمہ ضروری
گیا ہے۔تیار ہو جاؤ۔یہ لوگ واپس آئیں گے اور ہم نے ان
کھیلنا ہے" ...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھیوں نے اثبات
سر ہلا دیئے۔

"ساگوانا اور روحیل دونوں کو یہاں سامنے میدان میں لٹا د
چاروں طرف پھیل کر درختوں پر چڑھ جاؤ۔ان دونوں کی وجہ
سب ان کے گرد اکٹھے ہو جائیں گے۔پھر ان پر چاروں طرف سے ا

فائر کھولا جا سکتا ہے" ...... عمران نے کہا اور چوہان اور صدیقی نے آ
بڑھ کر ساگوانا اور روحیل دونوں کو کھلی جگہ پر ساتھ ساتھ لٹایا اور
کے بعد وہ سب دوڑ کر ادھر ادھر درختوں پر چڑھنے لگے۔عمران بھی
درخت پر چڑھ کر بیٹھ گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے ان سب
لو باتیں کرتے ہوئے واپس آتے دیکھا۔

وہ۔وہ چیف باس اور روحیل وہ دونوں" ...... اچانک ایک
نے چیختے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے وہ سب ان دونوں کی طرف
ے۔

وہ لانچ۔اوہ وہ لانچ۔وہ دیکھو وہ دور سمندر میں یہ راکی لے گیا ہو
...... ایک اور نے چیختے ہوئے کہا اور وہ سب ساگوانا اور روحیل
قریب پہنچ کر رک کر سمندر کی طرف دیکھنے لگے۔

یہ دونوں زندہ ہیں۔اوہ انہیں ہوش دلاؤ" ...... ایک آدمی نے
وہ سب چونک پڑے۔اسی لمحے عمران نے مشین گن کا رخ ان
طرف کیا اور ہونٹ بھینچتے ہوئے اس نے ان پر فائر کھول دیا۔
نکہ وہ اتنے آدمیوں کو ہلاک کرنے سے گریز کر رہا تھا لیکن راکی کی
سے اب ایسا کرنا مجبوری بن چکا تھا۔فائرنگ کی آواز کے ساتھ ہی
کی چیخیں سنائی دیں اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے عمران کے
ھیوں نے بھی فائر کھول دیا اور چاروں طرف سے پڑنے والی گولیوں
بارش نے چند لمحوں میں ہی ان سب افراد کو زمین بوس کر دیا۔ان
سے چند نے بھاگنے کی بھی کوشش کی لیکن چونکہ گولیاں چاروں

طرف سے اور مسلسل ان پر برس رہی تھیں اس لئے ان میں سے کوئی
بھی نہ بچ سکا اور جب وہ سب ساکت ہو گئے تو عمران نے ہاتھ ا
فائرنگ رکوائی اور پھر درخت سے نیچے اتر آیا۔ اس کے ساتھی بھی نیچے
اتر آئے تھے۔ وہاں ہر طرف لاشیں ہی لاشیں بکھری ہوئی نظر آ رہی
تھیں اور ان کے جسموں سے نکلنے والا خون پھیلا ہوا نظر آ رہا تھا۔ عمران
نے فائرنگ کے دوران ایک گولی بے ہوش پڑے روحیل کے
میں بھی اتار دی تھی۔ اس لئے اب وہاں صرف ساگوانا ہی زندہ رہ گیا
تھا۔ باقی سب لاشوں میں تبدیل ہو چکے تھے

"میں ساگوانا کو ہوش میں لے آتا ہوں۔ تم اس طرف جاؤ جہاں
ہماری لانچ تھی۔ یقیناً راکی نے اسے کہیں چھپا دیا ہو گا۔ اسے تلاش
کرو"...... عمران نے کہا۔

"مگر وہ تو کہہ رہا تھا کہ اس نے اسے ڈبو دیا ہے"۔ خاور نے کہا

"ضرور ڈبو دی ہو گی۔ تاکہ ساگوانا اور اس کے آدمیوں کو نظر
سکے۔ لیکن وہ اسے تباہ کرنے یا خراب کرنے کا رسک نہیں لے سکتا
اس لئے لازماً اس نے اس کے انجن کو سیلڈ کر رکھا ہو گا"......
نے کہا اور اس کے ساتھی سر ہلاتے ہوئے اس طرف کو دوڑ پڑے
لانچ کو روکا گیا تھا۔ عمران نے بے ہوش ساگوانا کو لاشوں
درمیان سے اٹھا کر دوسری صاف جگہ پر لٹایا اور پھر اس کی جیبوں
تلاشی لینا شروع کر دی۔ لیکن سوائے ایک مشین پسٹل کے اس
جیبوں سے اور کوئی سامان نہ نکلا تھا۔ عمران کی ذہنی حالت اس

خراب ہو رہی تھی۔ راکی نے اسے زبردست ڈاج دیا تھا اور اب
سوچ رہا تھا کہ نجانے وہ مال لے کر کہاں نکل جائے۔ اسے
کرنا بھی مسئلہ بن جائے گا۔ اب اسے اپنے ساتھیوں کا انتظار تھا
پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد چوہان اپنے ساتھیوں سمیت واپس آیا۔

"عمران صاحب لانچ واقعی پانی کی تہہ میں موجود ہے۔ لیکن اس کا
ن پانی پڑنے کی وجہ سے آؤٹ آف آرڈر ہو چکا ہے اور اب استعمال
قابل نہیں رہی۔ اس احمق نے بڑے بڑے پتھر رکھ کر لانچ کو پانی
ڈبویا۔ لیکن یہ نہ سوچا کہ اس طرح انجن ناکارہ ہو جائے گا"۔
ہان نے کہا۔

اس میں ٹول باکس تو ہو گا۔ اس سے انجن مرمت کیا جا سکتا ہے"۔
عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

میں نے چیک کیا ہے۔ ٹول بکس تو ہے۔ لیکن وہ عام سا ٹول
ں ہے۔ اس میں ایسے اوزار موجود نہیں ہیں جن کی مدد سے انجن کو
ول کر دوبارہ فٹ کیا جا سکے"...... چوہان نے جواب دیتے ہوئے

"او۔ کے اب اور کوئی صورت نہیں کہ ساگوانا کو ہوش میں لا کر
س سے معلوم کیا جائے۔ شاید سٹور میں ٹرانسمیٹر موجود ہو"۔ عمران
نے کہا اور آگے بڑھ کر زمین پر پڑے ہوئے ساگوانا پر جھکا۔ اس نے
س کی گردن کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر مخصوص انداز میں جھٹکا دے
کر سیدھا کیا اور پھر اس نے اس کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند

کر دیا۔چند لمحوں بعد ساگوانا کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے اور عمران پیچھے ہٹ گیا۔چند لمحوں بعد ساگوانا نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں چند لمحوں تک تو وہ خالی خالی نظروں سے اپنے گرد کھڑے عمران اوراس کے ساتھیوں کو دیکھتا رہا۔ پھر اس کی نظروں میں حیرت کی شدید جھلکیاں نمودار ہوئیں اور وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔

" کک کک کون ہو تم "...... اس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" وہی پاکیشیائی ایجنٹ جنہیں تم تلاش کرنے آئے تھے ۔ اپنے عقب میں دیکھ لو تاکہ تمہیں یہاں کی سچوئشن کا درست طور پر اندازہ ہو سکے "...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور ساگوانا نے ایک جھٹکے سے گردن موڑی اور دوسرے لمحے اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکلی اور وہ مچھلی کی طرح تڑپ کر اٹھا اور مڑ کر اپنے ساتھیوں کی لاشیں دیکھنے لگا۔

" دیکھ لیا اپنے ساتھیوں کا انجام "...... عمران نے اسے بازو سے پکڑ کر اپنی طرف گھماتے ہوئے کہا اور ساگوانا کا چہرہ اس وقت ہلدی کی طرح زرد پڑ چکا تھا۔اس کے چہرے پر شدید ترین خوف تھا۔

" تم ۔ تم نے یہ سب کیسے کر لیا۔ تم کہاں تھے ۔ اوہ ۔ اوہ ۔ وہ سپیشل لانچ ۔ وہ تو یہیں تھی "...... ساگوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہم یہیں درختوں پر ہی چھپے ہوئے تھے ۔ تم نے ہمیں درختوں پر

کرنے کی کوشش ہی نہ کی تھی ۔ہمارے ساتھ تراکی جزیرے کا ج راکی تھا۔اس نے ہمیں یقین دلایا تھا کہ وہ ہمارے ساتھ ہے ۔ لیے ہم نے اسے تراکی جزیرے پر اس کے ساتھیوں کے ساتھ ہلاک کیا تھا اور ہم یہاں آگئے کیونکہ راکی کے مطابق تم لازماً یہاں آؤ اور پھر تم یہاں آگئے ۔ لیکن تمہاری اس روحیل سے ہونے والی اچیت سے ہمیں پتہ چل گیا کہ یورنیم کے ڈرم اس سپیشل لانچ بھی نہیں ہیں ۔ حالانکہ ہمارا خیال تھا کہ مال سپیشل لانچ کے سٹور میں ہو گا اور تم اسے یہاں رکھنے آؤ گے ۔ پھر تم نے خفیہ رکھولا اور ہمیں معلوم ہو گیا کہ مال کے ڈرم یہاں موجود ہیں ڈکسن یں یہاں پہلے ہی سٹور کر گیا تھا۔ تم نے اپنے آدمیوں کے ذریعے سپیشل لانچ پر پہنچا دیا۔تو ہم نے فیصلہ کیا کہ تمہیں اور روحیل اس لانچ کو اغوا کیا جائے اور تمہارے ساتھیوں کو یہاں چھوڑ جائے لیکن راکی نے ہم سے دھوکہ کیا اور وہ اکیلا ہی سپیشل لانچ کر فرار ہو گیا ۔اس لیے مجبوراً تمہارے ساتھیوں اور روحیل کو یں ہلاک کرنا پڑا ۔جس لانچ پر ہم آئے تھے ۔ راکی نے اسے چھپانے لیے سمندر میں ڈبو دیا ہے اور وہ اب کام کے قابل نہیں رہی "۔ ان نے اسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اوہ اوہ راکی مال لے گیا ۔ اوہ ویری بیڈ "...... ساگوانا نے ہتائی افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

" تمہیں اندازہ ہو گا کہ وہ مال کہاں لے گیا ہو گا "...... عمران نے

پوچھا تو ساگوانا بے اختیار چونک پڑا۔
"ہاں میں اس کی رگ رگ سے واقف ہوں۔ میں اس سے وصول کر لوں گا"...... ساگوانا بات کرتے کرتے یکلخت رک گیا۔
"مال اس وقت وصول کرو گے جب یہاں سے نکل سکو گے عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"سنو میری بات سنو۔ میں تمہارے ساتھ سودا کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے اب یقین ہو گیا ہے کہ میں تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ تم نے جس انداز میں میرے آدمیوں کو ہلاک کیا ہے۔ اس نے مجھے دہشت زدہ کر دیا ہے۔ تم نے ہی یقیناً ڈکسن اور اس کے گروپ کا خاتمہ کیا اور پھر تم نے ترا کی جزیرے پر قتل عام کیا اور اب تم نے یہاں بھی قتل عام کیا ہے۔ ایک لحاظ سے تم نے فیلڈ فورس کا خاتمہ کر دیا ہے اس لئے میں ذہنی طور پر تم سے خوفزدہ ہو گیا ہوں......" ساگوانا نے بولنے شروع کر دیا۔
"تم کسی سودے کی بات کر رہے تھے"۔ عمران نے اسے درمیان میں ہی ٹوک دیا۔
"ہاں تم ایسا کرو کہ اس یورنیم کا مجھ سے سودا کر لو۔ آدھا تمہارا اور آدھا میرا۔ پھر دیکھو ہم یہاں سے بھی نکل جائیں گے اور میں راکی سے یورنیم بھی وصول کر لوں گا"...... ساگوانا نے کہا۔
"اور اگر میں انکار کر دوں تب"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"تو پھر یہیں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر تمہیں مرنا پڑے گا۔ یہاں کوئی

ں آتا نہ کوئی مچھیرا اور نہ کوئی مسافر جہاز"۔ ساگوانا نے منہ بناتے ئے جواب دیا۔
لیکن تم بھی تو ہمارے ساتھ ہی مرو گے"۔ عمران نے پہلے کی مسکراتے ہوئے کہا۔
ہاں ٹھیک ہے۔ چلو چوتھائی مال مجھے دے دینا"۔ ساگوانا نے بناتے ہوئے کہا۔
سوری ساگوانا۔ یہ مال میری ذاتی ملکیت نہیں ہے کہ میں اس کا کروں۔ تمہیں آدھا یا چوتھائی حصہ تو ایک طرف ایک ذرہ بھی مل سکتا۔ البتہ تمہارے ساتھ ایک سودا ہو سکتا ہے کہ اگر تم سے نکل چلو اور راکی کا صحیح پتہ بتا دو تو ہم تمہیں زندہ چھوڑ دیں ...... عمران نے کہا۔
اگر میں انکار کر دوں تو"۔ سالوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
تو پھر تمہیں مرنا ہو گا"...... عمران نے سرد لہجے میں جواب دیا۔
گر تم نے مجھے مار دیا مسٹر تو پھر تم بھی یہاں سے نہ نکل سکو گے" انا نے کہا۔
ہم نے تمہیں خفیہ سٹور کھولتے دیکھ لیا ہے اور ایسے سٹورز میں سی کے لئے ٹرانسمیٹر موجود ہوتے ہیں۔ ہم اس ٹرانسمیٹر کی مدد ہاں سے نکل جائیں گے تم ہماری فکر نہ کرو"۔ عمران نے اس کی میں دیکھتے ہوئے کہا۔
نہیں وہاں ٹرانسمیٹر نہیں ہے۔ بے شک تم دیکھ لو"۔ ساگوانا

نے فوراً ہی جواب دیا اور عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ درست کہہ رہا ہے۔

"پھر تو تمہیں زندہ رکھنا فضول ہے۔ خواہ مخواہ کی پریشانی"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کا رخ ساگوانا کی طرف کر دیا۔

"مم مم مت مارو۔ سنو وہ روحیل کے پاس ٹرانسمیٹر ہے"۔ ساگوانا نے عمران کے لہجے اور آواز سے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ کے اب یہ بتاؤ کہ راکی مال کہاں لے جائے گا۔ یہ آخری سوال ہے۔ اگر تم نے درست جواب دیا تو زندہ رہو گے ورنہ"۔ عمران کا لہجہ پہلے سے بھی زیادہ سرد ہو گیا تھا۔

"وہ۔ وہ جہاں بھی مال رکھے گا۔ بہرحال تھریسیا کے پاس ضرور جائے گا۔ جہاں سے اسے پکڑا جا سکتا ہے"۔ ...... ساگوانا نے دہشت زدہ ہوتے ہوئے کہا۔ وہ دراصل اپنے ساتھیوں کے قتل عام کی وجہ سے بے حد خوفزدہ سا ہو گیا تھا۔

"پوری تفصیل بتاؤ"۔ ...... عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

"پہلے وعدہ کرو کہ مجھے زندہ چھوڑ دو گے"۔ ...... ساگوانا نے خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا۔

"کوئی وعدہ نہیں بولو"۔ ...... عمران کا لہجہ اور زیادہ تلخ ہو گیا۔

"تھریسیا راکی کی گرل فرینڈ ہے۔ ساؤتھ کالونی میں کوٹھی نمبر بارہ میں رہتی ہے۔ وہ لازماً اس کے پاس جائے گا۔ یہاں تراکی پر بھی رہتے

وہ رات وہیں گزارتا ہے۔ وہ اس کے مجبور ہے اس لئے لازماً وہ جائے گا اور پھر اسے لے کر ہی کہیں جائے گا۔ اسے وہاں سے پکڑا ما ہے"۔ ...... ساگوانا نے تفصیل بتا دی۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ ست کہہ رہا ہے۔

تم نے پاکیشیا کی دولت پر قبضہ کرنے کی کوشش کی ہے سمجھے۔ لئے تم قابل معافی نہیں ہو"۔ ...... عمران نے کہا اور اس کے اس نے مشین گن کا ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ نا کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ نیچے گر کر بری طرح تڑپنے لگا اور میں ہی تڑپ تڑپ کر ختم ہو گیا۔

ہان روحیل کے لباس کی تلاشی لو"۔ ...... عمران نے چوہان سے ہو کہ کہا اور چوہان تیزی سے روحیل کی طرف بڑھ گیا اور چند ھد وہ ایک محدود حیطہ عمل کا ٹرانسمیٹر نکال لایا۔ عمران نے اس کی فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر بٹن دبا دیا۔

ہیلو ہیلو عمران کالنگ اوور"۔ ...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

یں عارف ہمدانی اٹنڈنگ۔ عمران صاحب آپ کہاں ہیں اوور"۔ ری طرف سے عارف کی آواز سنائی دی۔

یوں کیا ہوا اوور"۔ ...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

گوانا کے آدمیوں نے میرے ایک آدمی کو چیک کر لیا تھا اور تشدد کیا۔ مجھے اطلاع ملی تو میں نے کلب کے گرد سے اپنے آدمی اور خود بھی وہاں سے ہٹ گیا لیکن دوسرے انداز میں ساگوانا کی

نگرانی جاری رکھی ۔ ساگوانا اچانک کلب سے نکل کر تاکستان گھاٹ گیا اور پھر وہاں سے لانچ پر بیٹھ کر کہیں چلا گیا ۔ ہمارے آدمی اس کے پیچھے نہیں جا سکے ۔ لیکن اب ہم دوبارہ کلب کی نگرانی کر رہے ہیں لیکن آپ نے رابطہ ہی نہیں کیا تھا ۔ ویسے ساگوانا ابھی تک واپس نہیں آیا اوور "...... عارف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

"اس کی فکر مت کرو ۔ وہ اب ہر قسم کی نگرانی سے آزاد ہو چکا ۔ کیا تم یہاں سے کسی بڑے پرائیوٹ ہیلی کاپٹر کا فوری طور پر بندوبہ کر سکتے ہو ۔ معاوضے کی فکر نہ کرنا ۔ لیکن ہیلی کاپٹر فوری چاہئے عمران نے کہا ۔

"ہیلی کاپٹر ۔ پرائیویٹ ہاں ہو سکتا ہے ۔ یہاں ایک ایجنسی کاپٹر کرائے پر دیتی ہے ۔ مگر آپ نے ہیلی کاپٹر کیا کرنا ہے اوو عارف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

" تم ترا کی جزیرے کے بارے میں جانتے ہو ۔ جو ساحل سمندر شمال مغرب کی طرف تقریباً ڈیڑھ سو بحری میل کے فاصلے پر ہے ا عمران نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے سوال کر ہوئے کہا ۔

" جی ہاں اچھی طرح جانتا ہوں ۔ اس پر ساگوانا کا قبضہ ہے ۔ آران اس بارے میں جانتا ہے اوور "...... عارف نے جواب ہوئے کہا ۔

" اور اس ترا کی جزیرے سے جنوب مغرب کی طرف تقریباً

میل کے فاصلے پر ایک اور چھوٹا سا مگر غیر آباد جزیرہ ہے ۔ اس کے ے میں جانتے ہو اوور "...... عمران نے پوچھا ۔

جی ہاں اچھی طرح جانتا ہوں مگر آپ یہ سب کچھ کیوں پوچھ رہے اوور "...... عارف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

" میں اور میرے ساتھی اسی چھوٹے اور غیر آباد جزیرے پر موجود ہیں جس کی تلاش میں ہم تھے ۔ اسے یہاں سٹور کیا گیا تھا ۔ لیکن اب یہاں سے نکال کر ایک لانچ میں لے جایا گیا ہے ۔ ساگوانا بھی موجود ہے ۔ تم ایسا کرو کہ فوری طور پر ہیلی کاپٹر لے کر خود اکیلے اس جزیرے پر پہنچو تاکہ ہم یہاں سے باہر آ سکیں اور اس کے ہی تم اپنے آدمیوں کو اب ساگوانا کلب کی نگرانی سے ہٹا کر کالونی کوٹھی نمبر بارہ پر لگا دو ۔ وہاں ایک عورت تھریسیا رہتی ۔ مال جو آدمی لے گیا ہے ۔ اس کا نام راکی ہے اور ساگوانا نے بتایا کہ وہ رات کو لازماً اس عورت کے پاس پہنچتا ہے ۔ اس لئے اب ہم سے پکڑ کر اس سے مال وصول کرنا ہے اوور "...... عمران نے سل بتاتے ہوئے کہا ۔

اکی ۔ اوہ یہ وہی راکی تو نہیں جو ترا کی جزیرے کا انچارج ہے اور وانا کا خاص آدمی ہے اوور "...... دوسری طرف سے عارف نے ہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا ۔ اسے عارف کی بے پناہ معلومات قعی حیرت ہو رہی تھی ۔

ہاں وہی ہے اوور "...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" پھر آپ کو جس نے بھی تھریسیا کے بارے میں بتایا ہے غلط
ہے ۔ تھریسیا اس راکی کی عورت تھی لیکن ایک ماہ پہلے خود راکی
اسے ایک ہوٹل میں گولی مار کر ہلاک کر دیا تھا کیونکہ اس نے ا
کسی اور آدمی کے ساتھ دیکھ لیا تھا ۔ البتہ راکی کو میرا گروپ تلاش
لے گا ۔ میں گروپ کو اس کی تلاش پر مامور کر کے خود ہیلی کاپٹر سے
وہاں آپ کے پاس پہنچ رہا ہوں ۔ آپ بے فکر رہیں اوور " ۔ دو
طرف سے عارف نے جواب دیا ۔

" او ۔ کے اوور اینڈ آل " .... عمران نے جواب دیا اور ٹرا
آف کر دیا ۔ اس کے چہرے پر اب اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے

راکی نے دروازہ کھلنے کی آواز سنتے ہی سر اٹھا کر دیکھا ۔ دروازے پر
ب نوجوان موجود تھا ۔ جس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمایاں

کیا رہا جوشی " .... راکی نے تیز لہجے میں پوچھا ۔
وکٹری باس ۔ مال نمبر اٹھارہ پر بحفاظت پہنچ گیا ہے اور سپیشل
نچ کو ہم نے نورستان کے قریب بم سے اڑا دیا ہے ۔ اب مال ہر
رف سے محفوظ ہے " .... آنے والے نے کہا اور راکی نے بے اختیار
لمینان بھرا طویل سانس لیا ۔
" اب اس مال کو ہم نے فوری طور پر فروخت کرنا ہے کیونکہ وہ
کیشیائی ایجنٹ عمران بے حد خطرناک آدمی ہے ۔ وہ لازماً وہاں سے
کر مجھے اور مال کو تلاش کرنے کی کوشش کرے گا " ۔ راکی نے
نٹ بھینچتے ہوئے کہا ۔

"آپ کیوں پرواہ کرتے ہیں باس ۔ وہ آپ تک کسی صورت بھی
پہنچ سکیں گے "...... جوشی نے جواب دیا لیکن اس سے پہلے کہ راکی اس
کی بات کا کوئی جواب دیتا ۔ اچانک کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے
کھلا اور چار مقامی آدمی ہاتھوں میں مشین گنیں اٹھائے بجلی کی سی تیزی
سے اندر داخل ہوئے اور پھر اس سے پہلے کہ راکی اور جوشی سنبھلتے ۔ وہ
چاروں ان پر بھوکے کتوں کی طرح ٹوٹ پڑے اور پھر اس سے پہلے
راکی سنبھلتا اس کے سر پر قیامت سی ٹوٹ پڑی اور اس کے ساتھ ہی
راکی کا ذہن اندھیرے کی اتھاہ گہرائی میں ڈوبتا چلا گیا ۔ پھر جس طرح
گھپ اندھیرے میں جگنو چمکتا ہے ۔ اس طرح راکی کے ذہن میں بھی
روشنی کا نقطہ نمودار ہوا اور آہستہ آہستہ یہ نقطہ پھیلتا چلا گیا ۔ حواس
بحال ہوتے ہی راکی کی آنکھیں کھلیں اور دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر
بے اختیار اچھل پڑا کہ وہ اس وقت اپنے کمرے کی بجائے ایک خاصے
بڑے ہال نما کمرے میں موجود تھا اور اس کے دونوں بازو دیوار میں
نصب زنجیروں کے ساتھ جکڑے ہوئے تھے اور اس کے دونوں پیروں
کو بھی فولادی کڑوں کے ساتھ دیوار کے ساتھ جکڑ دیا گیا تھا ۔ اس نے
گردن گھمائی تو ساتھ ہی زنجیروں کے ساتھ لٹکے ہوئے جوشی کو دیکھا ۔
وہ ابھی تک بے ہوش تھا اور ایک مقامی آدمی اس کے بازو میں انجکشن
لگا رہا تھا اور پھر وہ مقامی آدمی مڑا اور بغیر راکی سے کوئی بات کیے اس
ہال نما کمرے سے باہر نکل گیا اور چند لمحوں بعد جوشی کراہتا ہوا ہوش
میں آگیا ۔

بب بب باس آپ ...... یہ ۔ یہ سب کیا ہے "...... جوشی نے
طرح ہوش میں آتے ہی حیران ہوتے ہوئے راکی سے مخاطب ہو

مجھے خود معلوم نہیں ہے کہ یہ سب کیا ہے "...... راکی نے
چباتے ہوئے کہا ۔ پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ۔
کا دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا پہلوان نما آدمی اندر داخل ہوا ۔
کے پیچھے دو مشین گن بردار تھے اور وہ دونوں بھی مقامی تھے ۔ راکی
دیکھتے ہی چونک پڑا ۔ کیونکہ وہ اسے اچھی طرح پہچانتا تھا ۔ وہ
بدمعاش اور غنڈہ راہو تھا ۔ بظاہر اس کا ایک کلب تھا ۔ لیکن
وہ اس کا پورا گروپ زیرزمین سرگرمیوں میں ملوث رہتا تھا ۔
تم ۔ تم راہو تم "...... راکی نے حیران ہو کر کہا ۔
ہاں میں ۔ تم نے بالا ہی بالا اڑنے کا پروگرام بنایا تھا راکی ۔ اس
تمہیں یہ دن دیکھنا پڑا ہے "...... راہو نے سخت لہجے میں کہا ۔
کیا مطلب میں سمجھا نہیں "...... راکی نے حیران ہو کر کہا ۔
وہ مال کہاں ہے جو تم چھوٹے جزیرے سے لانچ میں لے آئے ہو
راہو نے منہ بناتے ہوئے کہا ۔
مال کیسا مال ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو "...... راکی نے حیران ہو

سنو راکی مجھے اطلاع ملی کہ عارف کا گروپ ساگوانا کلب کی نگرانی
ہے ۔ میں اس پر بے حد حیران ہوا کیونکہ میں عارف اور اس کے

گروپ کی کارکردگی سے اچھی طرح واقف ہوں ۔ وہ لوگ ہم زیر زمین دنیا کے افراد کی اس طرح نگرانی نہیں کرتے ۔ اس لئے میں سمجھ گیا کہ کوئی خاص چکر چل گیا ہے ۔ عارف گروپ میں میرا بھی ایک آدمی موجود ہے ۔ میں نے اس سے رابطہ کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ عارف گروپ پاکیشیائی ایجنٹوں کے ساتھ مل کر ساگوانا کے خلاف کام کر رہا ہے اور ساگوانا کو کافرستانی ایجنٹوں نے ہائر کیا ہے وہ انتہائی قیمتی مال یہاں سے کافرستان سمگل کرانا چاہتے ہیں ۔ اس پر میں چوکنا ہو گیا ۔ کیونکہ ایسا مال جس میں کافرستانی اور پاکیشیائی ایجنٹ ملوث ہوں ظاہر ہے انتہائی قیمتی ہی ہو گا ۔ میں نے اپنے آدمی سے کہہ دیا کہ وہ ہر کارروائی کی ساتھ ساتھ رپورٹ دیتا رہے اور پھر اس آدمی رپورٹ دی کہ پاکیشیائی ایجنٹ جس کا نام اس نے علی عمران بتایا چھوٹے جزیرے پر پہنچا ہے جہاں ساگوانا نے مال چھپایا تھا ۔ بھی وہاں موجود ہے لیکن اب وہ مال تم سپیشل لانچ میں لے اڑے ۔ اور عارف گروپ اب تمہاری تلاش میں ہے ۔ اس پر میں سمجھ گیا کہ کھیل کھیلا گیا ہو گا ۔ میں نے بھی تمہاری تلاش کا حکم دے دیا جب تم اپنے مطلوبہ اڈوں پر نہ ملے تو میں نے تمہارے خاص جوشی کی نگرانی کا حکم دے دیا اور اس کے بعد جوشی کو ہم نے اچک لیا ۔ جوشی تمہارے پاس پہنچا تو تمہیں اور جوشی دونوں کو یہاں مہ خاص اڈے پر پہنچا دیا گیا ۔ اب عارف گروپ تو تمہیں تلاش کرتا ہے گا ۔ لیکن یہاں تک وہ نہیں پہنچ سکتے ۔ اگر تمہیں اپنی زندگی

تم مجھ سے تعاون کرو اور میرے ساتھ مل کر مال ہضم کر دو میں ہر لحاظ سے تحفظ دوں گا" ...... راہو نے کہا تو راکی نے بے رایک طویل سانس لیا ۔

تم کیا سمجھ رہے ہو یہ کیا مال ہو گا" ...... راکی نے مسکراتے کہا ۔

جو بھی ہو ۔ مجھے اس سے غرض نہیں ہے ۔ بہرحال اتنا میں سمجھتا کہ یہ انتہائی قیمتی ہو گا" ...... راہو نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

نہیں راہو یہ تمہارے مطلب کا مال ہی نہیں ہے ۔ یہ ایک دھات ہے ۔ جسے یورنیم کہا جاتا ہے ...... اس کے صرف ہیا میں خاص گاہک ہیں اور وہ بھی صرف چند ۔ اس لئے اس مال کو ہیا لے جانا پڑے گا اور پھر وہاں گاہک تلاش کرنے پڑیں گے ان نیائی ایجنٹوں نے تراکی جزیرے پر قتل عام کیا اور مجھے گرفتار کر لیا نے اپنی زندگی بچانے کے لئے ان کا ساتھ دینے کا وعدہ کیا کیونکہ علوم تھا کہ اب ساگوانا مجھے کسی صورت بھی معاف نہیں کرے لئے مجھے لازماً یہاں سے ایکریمیا جانا ہو گا اس لئے میں یہ مال لے تا کہ میں اسے اپنے ساتھ لے جاؤں ۔ خالی ہاتھ نہ جاؤں ۔ مگر یہ ے کسی کام کا نہیں ہے" ...... راکی نے جواب دیتے ہوئے

تم اس بات کی فکر نہ کرو ۔ کافرستانی ایجنٹ اسے لے جا رہے تھے گوانا کے ہاتھوں مارے گئے ۔ میں کافرستانی حکومت سے بات کر

لوں گا۔ میرا تعلقات ان سے ہیں۔ میں ان سے سودا کر لوں گا اور
مجھے بخوشی میری مطلوبہ قیمت دے دیں گے "......... راہو نے جواب
دیتے ہوئے کہا اور راکی اس کی بات سن کر حیران رہ گیا۔ وہ اب تک
واقعی راہو کو عام سا بد معاش سمجھتا تھا۔ لیکن اب اس کی بات سے
اسے پہلی بار احساس ہو رہا تھا کہ راہو خاصا گہرا آدمی ہے۔

" لیکن اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ میں تمہیں مال دے دوں
تم مجھے اس میں سے حصہ بھی دو گے "......... راکی نے ہونٹ
ہوئے کہا۔

" ہم لوگوں کے کاروبار میں گارنٹی نہ ہوتی ہے نہ دی جا سکتی ہے
سارا دھندہ اعتماد پر مبنی ہے "......... راہو نے جواب دیا۔

" سنو راہو تم ساری زندگی سر پٹکتے رہو تو اس مال تک نہیں
سکتے۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم ہمیں چھوڑ دو اور مجھ سے رقم لے
میں تمہیں تمہاری مطلوبہ رقم دے دوں گا اور تم ایک طرف ہو جاؤ
راکی نے کہا۔

" میں نے کوشش کی تھی کہ تم سے سودا ہو جائے لیکن تم
ضرورت سے زیادہ ہوشیار بننے کی کوشش کر رہے ہو۔ اس لئے اب
سے بات نہیں ہو سکتی۔ مجھے معلوم ہے کہ جوشی نے یہ مال
لگایا ہے اور جوشی سے میں خود پوچھ لوں گا تم فارغ "۔ راہو نے
بناتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ راکی کوئی جواب دیتا راہو
جیب سے مشین پسٹل نکالا اور جوشی کی طرف مڑ گیا۔

بتاؤ جوشی مال کہاں ہے اور کس شکل میں ہے "۔ راہو نے جوشی
مخاطب ہو کر کہا۔

مجھے تو معلوم ہی نہیں ہے کہ تم کس مال کی بات کر رہے ہو "۔
نے جواب دیا مگر دوسرے لمحے مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ
شی کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے کمرہ گونج اٹھا۔ راہو نے
سرد مہرانہ انداز میں اس کی دونوں رانوں پر فائر کھول دیا تھا اور
بے ہوش ہو چکا تھا۔

ب اس کے زخموں میں سرخ مرچیں بھر دو۔ میں دیکھتا ہوں یہ
تک زبان نہیں کھولتا "۔ راہو نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

سنو راہو میری بات سنو "......... راکی نے کہا لیکن راہو نے اس
ت کا سرے سے جواب ہی نہ دیا۔ اس کے ایک ساتھی نے جیب
ایک ڈبہ نکالا اور آگے بڑھ کر اس نے ڈبے کا ڈھکن کھول کر اس
ے پسی ہوئی سرخ مرچیں جوشی کے خون اگلتے زخموں میں بھرنی
ع کر دیں اور دوسرے لمحے جوشی ایک بار پھر چیخ مار کر ہوش میں آ

رک جاؤ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں رک جاؤ۔ مال نیشنل ٹاؤن کی
نمبر تھرٹی تھری کے نیچے تہہ خانے میں موجود ہے۔ پچیس کیڑے
دویات کے ڈرم ہیں "......... جوشی نے ہوش میں آتے ہی بری
چیختے ہوئے کہا۔

" اوہ تو یہ بات ہے "۔ راہو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر وہ

ایک طرف پڑے ہوئے فون کی طرف بڑھ گیا۔اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" رابرٹ بول رہا ہوں "۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک سخت آواز سنائی دی ۔ راہو بول رہا ہوں رابرٹ ۔ میری طرف سے نادر کو ایک رقعہ بھجوادو جس میں نیشنل ٹاؤن کوٹھی نمبر تھرٹی تھری کا پتہ لکھ دینا۔ یہ بھی لکھ دینا کہ وہ فوری ایکشن لے ۔ کوٹھی میں موجود ہر آدمی کا خاتمہ کر دے اور وہاں کسی تہہ خانے میں موجود کیڑے مار ادویات کے پچیس ڈرموں کو سپیشل گودام میں پہنچا دے ابھی اور اسی وقت "۔ راہو نے اونچی آواز میں کہا۔

" باس ہم خود یہ کام کر لیتے ہیں "۔ دوسری طرف سے رابرٹ نے کہا

" نہیں میں اپنے آدمیوں کو سامنے نہیں لانا چاہتا "۔ راہو نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" تم نے دیکھا راکی کام کیسے کیا جاتا ہے ۔ اب وہ پاکیشیائی ایجنٹ اور عارف گروپ تمہیں ڈھونڈتا رہ جائے گا ۔ جب کہ تم دونوں کی لاشیں گٹروں میں ہی گل سڑ کر ختم ہو جائیں گی اور میں اطمینان سے مال کا سودا کر کے رقم کھری کر لوں گا "...... راہو نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ راکی اس کو کوئی جواب دیتا ۔ راہو نے ایک بار پھر مشین پسٹل کا ٹریگر دبا دیا اور راکی کو ایک لمحے کے لئے محسوس ہوا کہ اس کے سینے میں بیک وقت کئی گرم سلاخیں گھس گئی ہیں پھر اس کا ذہن اس کا ساتھ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے چھوڑ گیا۔

عمران انتہائی بے چینی کے عالم میں کمرے میں ٹہل رہا تھا۔اس اتھی بھی اسی کمرے میں صوفوں پر بیٹھے ہوئے تھے ۔ چند لمحوں بعد ازہ کھلا اور عارف اندر آ گیا۔لیکن اس کا چہرہ بجھا ہوا تھا۔

" کچھ پتہ چلا "...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" نہیں جناب میرے آدمیوں نے ہر ممکنہ جگہ چیک کر لی ہے ۔ نہ اس سپیشل لانچ کا پتہ چل سکا ہے اور نہ ہی اس راکی کا ۔ یوں لگتا جیسے اسے زمین کھا گئی ہو یا آسمان "...... عارف ہمدانی نے سانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

اس کا یقیناً ذاتی گروپ ہوگا یا دوست ہوں گے وہ اکیلا تو مال نہیں چھپا سکتا "...... عمران نے کہا۔

جی ہاں اس کا ایک ذاتی گروپ ہے جس کا انچارج اس کا انتہائی دوست جوشی ہے ۔ لیکن جوشی بھی غائب ہے ۔ وہ بھی کہیں نہیں

ل رہا"...... عارف نے جواب دیا اور عمران نے ایک طویل سانس لیا اور میز کے ساتھ کرسی پر بیٹھ گیا۔

" عمران صاحب آپ نے یہ تو چیک کرا لیا ہے کہ وہ سپیشل لا کسی قریبی ملک کے ساحل یا راستے میں موجود نہیں ہے"...... چوہان نے کہا۔

" ہاں آران حکومت کے بقول ہیڈ کوارٹر نے اچھی طرح سارے علاقے چیک کیے ہیں اور میں اس وقت تک وہیں موجود رہا جب تک سب چیکنگ مکمل نہیں ہو گئی ۔لانچ نہ ہی زادان کے سمندر میں ہے اور نہ ہی کسی اور ملحقہ سمندری راستے پر"...... عمران نے جواب دیا۔ عارف ہیلی کاپٹر لے کر جب جزیرے پر پہنچا تھا تو عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس ہیلی کاپٹر پر سوار ہوا اور پھر اس نے ذاتی طور پر اس ہیلی کاپٹر کی مدد سے دور دور تک سمندری راستوں اور ساحلوں کی چیکنگ لیکن جب وہ سپیشل لانچ کہیں نظر نہ آئی تو عمران نے اپنے ساتھیوں تو عارف کے آدمی کے ساتھ واپس بھیج دیا اور خود وہ زادان کے نیو ہیڈ کوارٹر پہنچ گیا اور پھر وہاں سے پاکیشیائی سفیر کو فون کیا گیا پاکیشیائی سفیر نے حکومت آران سے بات کر کے نیول ہیڈ کوارٹر مدد سے اس لانچ کی تلاش شروع کر دی لیکن یہ لانچ پھر بھی کہیں آئی تو عمران عارف سمیت واپس یہاں اس کے ہیڈ کوارٹر پہنچ گیا۔ ا مسئلہ عارف کے گروپ کی کارکردگی پر ہی رہ گیا تھا اور اب عارف لٹکے ہوئے چہرے اور مایوسانہ لہجے میں اپنی مکمل ناکامی کا اعتراف کر

ا اور اس وقت عمران کی ذہنی حالت واقعی ایسی تھی کہ اسے ہر طرف وائے اندھیرے کے اور کچھ نظر نہ آ رہا تھا۔

" یہ جوشی کہاں رہتا ہے ۔اس سے متعلقہ کسی آدمی کے بارے میں ...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب مسئلہ تو راکی کا ہے"...... صدیقی نے کہا۔

" راکی کے بارے میں یقیناً عارف کا گروپ سب کچھ معلوم کر چکا و گا۔ کیونکہ اس کا اصل ٹارگٹ وہی تھا اور مجھے مخبر گروپوں کے کام رنے کے انداز کا علم ہے ۔یہ اپنے ٹارگٹ کے بارے میں ہر ممکنہ تال کرتے ہیں لیکن جوشی مین ٹارگٹ نہ تھا۔اس لئے ہو سکتا ہے کہ شی کے بارے میں اتنا کام نہ کیا گیا ہو جتنا راکی کے بارے میں کیا گیا ہو گا اور جس طرح عارف بتا رہا تھا کہ جوشی بھی راکی کے ساتھ ہی گم ہے تو مجھے یقین ہے کہ اگر جوشی کے بارے میں کوئی کلیو مل جائے تو ہم راکی کو بھی تلاش کر لیں گے"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

" آپ واقعی گہرائی میں سوچتے ہیں ۔آپ کی بات درست ہے ۔ شی کے بارے میں سرسری تحقیقات کی گئی ہیں ۔مزید باتیں میں بھی پوچھ لیتا ہوں یا آپ کہیں تو میں اپنے گروپ کو اسے ٹارگٹ بنانے کا حکم دے دوں"...... عارف نے کہا۔

" نہیں اب ہم خود کام کرنا چاہتے ہیں"...... عمران نے کہا اور عارف نے سر ہلاتے ہوئے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور

تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے ۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا۔

" یس " ۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی ۔

" عارف بول رہا ہوں عاصم ۔ را کی کے ساتھی جوشی کے بارے میں ہمارے پاس جو فائل ہے ۔ وہ یہاں سپیشل ہاؤس میں بھجوا دو " ۔ عارف نے کہا۔

" ایک منٹ اتنا وقت نہیں ہے کہ ہم فائلیں پڑھتے رہیں ۔ تم اس سے میرے متعلق کہہ دو کہ میں جو کچھ پوچھوں وہ مجھے بتا دے ۔ پھر میں خود ہی بات کر لوں گا" .... عمران نے کہا اور عارف جس نے رسیور پر ہاتھ رکھ لیا تھا ۔ ہاتھ اٹھا کر عمران کے متعلق عاصم کو ہدایات دیں اور رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

" مسٹر عاصم میں جوشی کے بارے میں کوئی ایسا کلیو چاہتا ہوں جس سے یہ معلوم کیا جا سکے کہ اگر جوشی کو چھپنا پڑے تو اس کا خفیہ ٹھکانہ کون سا ہو سکتا ہے ۔ کیا تم کوئی ایسا کلیو بتا سکتے ہو " ۔ عمران نے کہا۔

" جی ہاں جناب جوشی سے متعلق ایسی معلومات اس کے بھائی آکاش کو ہی ہو سکتی ہیں ۔ یہ دونوں بھائی اکٹھے ہی کام کرتے ہیں ۔ صرف فرق اتنا ہے کہ آکاش خفیہ جوا خانہ چلاتا ہے ۔ جب کہ جوشی فیلڈ میں دھندہ کرتا ہے " .... دوسری طرف سے عاصم نے جواب دیتے

ہوئے کہا۔

" آکاش کا کلب کون سا ہے اور کیا آکاش وہاں مل جائے گا " ۔ عمران نے پوچھا۔

" بالکل جناب وہ جوئے خانے سے باہر شاذو نادر ہی جاتا ہے ۔ لارڈ ٹل کے نیچے خفیہ جوا خانہ ہے ۔ وہاں جانے کے لئے کاؤنٹر پر سپیشل میچ کا کوڈ دوہرانا پڑتا ہے ۔ پھر بھاری رقم کا ٹوکن مل جاتا ہے " ۔ عاصم نے جواب دیا۔

" او ۔ کے شکریہ " .... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" آؤ عارف اب ہمیں فوری طور پر اس آکاش سے ملنا ہو گا ۔ شاید کوئی کام کی بات معلوم ہو جائے " .... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب میں آپ کو لارڈ ٹنک پہنچا تو سکتا ہوں لیکن میں خود سامنے نہیں آ سکتا کیونکہ یہ لوگ مجھے پہچانتے ہیں اور بعد میں میرے لئے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں " .... عارف نے کہا۔

" تم ایسا کرو کہ ایک کار اور ضروری اسلحہ ہمیں دے دو اور اس ساتھ ہی مقامی علاقے کا تفصیلی نقشہ بھی ۔ بس پھر تم فارغ ہو " ۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور عارف نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گیا ۔ اس کی واپسی تقریباً نصف گھنٹے بعد ہوئی ۔

" کار بھی تیار ہے اس میں ضروری اسلحہ بھی رکھ دیا گیا ہے اور نقشہ .... عارف نے کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا اپنے ساتھیوں کو اپنے

پیچھے آنے کا اشارہ کرتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کار میں سوار لارڈ ہوٹل کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا جب کہ اس کے ساتھ چوہان بیٹھا ہوا تھا اور عقبی سیٹ پر صدیقی اور خاور بیٹھے ہوئے تھے۔ کار کی ڈگی میں موجود سپیشل باکس میں سے انہوں نے مشین پسٹل اور ان کے میگزین نکال کر جیبوں میں رکھ لئے تھے۔ لارڈ ہوٹل خاصا بڑا ہوٹل تھا اور اس میں آنے جانے والے لوگ بھی معزز طبقے کے دکھائی دے رہے تھے۔ عمران نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ ہوٹل کے وسیع و عریض ہال میں داخل ہو گئے۔ ہال بے حد سلیقے اور خوبصورتی سے سجا ہوا تھا۔ ایک طرف کاؤنٹر پر دو نوجوان کھڑے تھے۔ عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"چار سپیشل میچ "...... عمران نے کاؤنٹر بوائے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر کتنے ریال کا "...... نوجوان نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ایک لاکھ ریال کے چار "...... عمران نے جواب دیا اور جیب سے مقامی کرنسی نکال کر اس نے کاؤنٹر بوائے کی طرف بڑھا دی۔

"یس سر "...... کاؤنٹر بوائے نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور کرنسی لے کر اس نے کیش باکس میں ڈالی اور چار سرخ رنگ کے بڑے بڑے ٹوکن جن پر ایک لاکھ ریال کے الفاظ کندہ تھے۔ عمران کی طرف

بڑھا دیئے۔

"دائیں ہاتھ گیلری کے آخر میں "...... نوجوان نے ٹوکن دیتے ہوئے ساتھ ہی اشارہ کر دیا اور عمران اطمینان سے قدم بڑھاتا گیلری کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ساتھی اس کے عقب میں تھے۔ گیلری کے اختتام پر ایک مسلح نوجوان موجود تھا۔ اس نے ٹوکن چیک کر کے لفٹ کا دروازہ کھولا اور عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس میں سوار ہو گیا۔ لفٹ کا دروازہ بند ہوتے ہی لفٹ نیچے کی طرف چل پڑی۔ اس محافظ نے شاید باہر سے بٹن پریس کیا تھا۔ لفٹ کافی گہرائی میں جانے کے بعد رکی اور اس کا دروازہ خود بخود کھل گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی ایک وسیع و عریض ہال میں داخل ہوئے جہاں مشینی جوئے کے بے شمار سٹال لگے ہوئے تھے۔ کارڈز کے لئے علیحدہ گوشے میں میزیں تھیں۔ لیکن وہاں عام جوئے خانوں کی طرح ہڑبونگ یا غنڈہ گردی نہ تھی۔ سب لوگ جوا کھیلنے میں مصروف تھے۔ دس مشین گنوں سے مسلح محافظ ادھر ادھر گھومتے پھر رہے تھے۔ ایک طرف بڑا سا کاؤنٹر تھا جہاں بڑے ٹوکن دے کر چھوٹے ٹوکن اور چھوٹے ٹوکن دے کر بڑے ٹوکن وصول کیے جا رہے تھے۔ یہاں کرنسی کا کوئی لنک نہ رکھا تھا بلکہ سارا دھندہ ٹوکنوں کے ذریعے ہی ہو رہا تھا۔

"مسٹر اکاش کہاں ملیں گے "...... عمران نے ایک محافظ سے پوچھا تو وہ چونک پڑا۔

"آپ کو باس سے کیا کام ہے "...... محافظ نے غور سے عمران اور

اس کے ساتھیوں کو دیکھتے ہوئے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

" میں نے ان سے اپنے سر پر مالش کرانی ہے "........ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیا تو محافظ چند لمحے تو حیرت سے بت بنا کھڑا رہا۔ مگر دوسرے لمحے وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر شدید غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" کیا۔ کیا کہہ رہے ہو تم "........ محافظ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" کیا بات ہے "........ اچانک ایک طرف کھڑے ادھیڑ عمر آدمی نے تیزی سے ان کے قریب پہنچ کر اس سے محافظ سے کہا۔

" ہم مسٹر آکاش سے ملنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ ہمارا تعلق شاہی فیملی سے ہے۔ اس لئے ہم کم از کم ایک کروڑ ریال کا داؤ کھیلنے کے خواہش مند ہیں لیکن اس سے پہلے ہم مسٹر آکاش سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ تاکہ وہ ہمیں مکمل تحفظ کا یقین دلا دیں "........ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور محافظ کا کچھ کہنے کے لئے کھلا ہوا منہ بے اختیار بھنچ گیا۔

" اوہ اچھا آیئے ادھر آیئے "........ ادھیڑ عمر نے کہا اور پھر وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ساتھ لے کر ایک طرف جانے والی راہداری میں پہنچ گیا۔ یہاں ایک دروازے کے باہر دو مسلح محافظ موجود تھے۔

" آیئے۔ میرے ساتھ "........ اس ادھیڑ عمر نے کہا اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک بڑا کمرہ تھا جسے انتہائی شاندار فرنیچر سے آراستہ کیا گیا تھا۔ فرنیچر دفتری انداز کا ہی تھا۔ ایک بڑی سی میز کے

ایک ادھیڑ عمر آدمی رسیور کان سے لگائے بیٹھا کسی سے باتیں کر ہا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے اندر داخل ہوتے ہی اس نے ہونک کر ان کی طرف دیکھا اور پھر او۔ کے کہہ کر اس نے رسیور رکھ . عمران نے کمرے کی بناوٹ دیکھ لی تھی۔ کمرہ ساؤنڈ پروف تھا۔

باس ان کا تعلق شاہی خاندان سے ہے اور یہاں ایک کروڑ ریال ایک داؤ کھیلنے کے خواہشمند ہیں۔ لیکن کھیلنے سے پہلے آپ سے ملاقات کرنا چاہتے تھے۔ اس لئے میں انہیں یہاں لے آیا ہوں "۔ نہیں ساتھ لے آنے والے ادھیڑ عمر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" اوہ اچھا ٹھیک ہے۔ تم جاؤ "۔ میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے ادھیڑ عمر نے کہا اور دوسرے لمحے وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

" مجھے آکاش کہتے ہیں "........ اس نے مصافحے کے لئے اپنا ہاتھ ھاتے ہوئے کہا۔

" میرا نام ریحان ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں "........ عمران نے پنا تعارف کراتے ہوئے کہا اور باقی کو صرف ساتھی کہہ دیا۔

تشریف رکھیئے۔ فرمایئے آپ کیا کہنا چاہتے ہیں "۔ آکاش نے کہا ور واپس اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

" آپ کا بھائی جوشی اس وقت کہاں ہوگا "........ عمران نے کہا تو کاش بے اختیار اچھل پڑا۔

" جوشی اوہ۔ اوہ۔ تو آپ جوشی کی تلاش میں آئے ہیں "۔ آکاش نے نٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں میرا ان سے ملنا بے حد ضروری ہے۔ اس کے اپنے مفاد میں"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"مگر مجھے اس کے معمولات کے بارے میں کیسے معلوم ہو سکتا ہے یہ درست ہے کہ میں اس کا بڑا بھائی ہوں مگر وہ مجھ سے الگ رہتا ہے"۔ آکاش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مسٹر آکاش آپ کا بھائی جوشی اس وقت انتہائی شدید خطرے میں ہے۔ خطرے کی نوعیت تو میں آپ کو نہیں بتا سکتا۔ لیکن اتنا بتا سکتا ہوں کہ اگر فوری طور پر ہماری اس سے ملاقات نہ ہوئی تو پھر اس کے ساتھ وہ کچھ ہو جائے گا جو شاید آپ کے لئے شدید غم کا باعث بن جائے عمران کا لہجہ بے حد سنجیدہ ہو گیا تھا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ آپ کھل کر بات کریں۔ میں آپ کی بات سمجھا نہیں"...... آکاش نے کہا۔

"ایک مشہور محاورہ ہے کہ سانڈوں کی لڑائی میں مینڈک بے چارے مفت میں مارے جاتے ہیں اور آپ ناراض نہ ہوں تو اس وقت جوشی کی پوزیشن اس مینڈک کی طرح ہے جو سانڈوں کی لڑائی کے دوران مارا جا سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ اوہ کہیں۔ کہیں آپ۔ آپ کا نام علی عمران تو نہیں ہے۔ آپ پاکیشیائی تو نہیں ہیں"...... آکاش نے چونک کر کہا تو عمران بھی اس کے منہ سے اپنا نام سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

"ہاں میرا نام علی عمران ہے"...... عمران نے کہا تو آکاش بے

تیار ہنس پڑا۔

تشریف رکھیں۔ اب اطمینان سے بات ہو گی"...... آکاش نے کہا عمران اور اس کے ساتھی صوفوں پر بیٹھ گئے۔

"میں آپ کے پینے کے لئے کیا منگواؤں"...... آکاش نے کہا۔

"کچھ نہیں مسٹر آکاش۔ ہمارے پاس زیادہ وقت نہیں ہے"۔ ران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مسٹر علی عمران جوشی میرا بھائی ہے اور میرا شریک کار بھی۔ ہم نوں کے درمیان کوئی بات خفیہ نہیں ہے۔ اس لئے مجھے معلوم لہ آپ کیوں اسے تلاش کر رہے ہیں لیکن آپ نے جوشی کو مینڈک ہے اور شاید اپنے آپ کو سانڈ۔ لیکن میں آپ کو بتا دوں کہ جوشی ں مینڈک نہیں ہے اور سانڈ نہیں تو سانڈ کا ساتھی ضرور ہے۔ مجھے شی نے بتایا ہے کہ اس کا دوست اور اس کے گروپ کا چیف راکی ہائی قیمتی دھات کے پچیس ڈرم اڑا لایا ہے اور وہ اسے ٹھکانے لگانے رہا ہے۔ راکی ایک بڑا نام ہے اور وہ حد درجے شاطر بھی ہے اس لئے ان ڈرموں کو بھول جائیں وہ اب آپ کو نہیں مل سکتے"۔ آکاش کہا تو عمران مسکرا دیا۔

"اس مفید مشورے کا شکریہ مسٹر آکاش۔ لیکن میں پھر بھی کہوں گا آپ کا بھائی جوشی شدید خطرے میں ہے۔ راکی نے اسے صرف ستعمال کرنا ہے۔ اس کے بعد اس کی لاش کا بھی پتہ نہیں چلے گا"۔ ...... عمران نے کہا تو آکاش نے بے اختیار منہ بنا لیا۔

"آپ کا خیال اور انداز غلط ہے مسٹر علی عمران ۔ مجھے جوشی پوری تفصیلات بتا چکا ہے ۔آپ چونکہ ایک مشہور آدمی ہیں ۔ میں پاکیشیائی دوستوں سے آپ کے متعلق کافی کچھ سن چکا ہوں ۔ اس لئے میں آپ سے انتہائی دوستانہ انداز میں بات کر رہا ہوں ۔ ورنہ اس کمرے میں ایسے ایسے سسٹم موجود ہیں کہ مجھے انگلی ہلانے کی بھی ضرورت نہیں پڑے گی اور آپ سب بے ہوش ہو جائیں گے ۔ یہ میری کاروبار مجبوری ہے کیونکہ یہاں انتہائی معزز لوگ بھی آتے ہیں اور انتہائی خطرناک افراد بھی ۔ لیکن آپ برائے مہربانی اس مال کو بھول جائیں ۔ اب نہ ہی راکی آپ کو مل سکے گا اور نہ ہی جوشی ۔ وہ ایکریمیا جا چکے ہیں ۔ ان پروگرام بھی یہی تھا اور ان کی واپسی ظاہر ہے اگر ہوئی تو مال فروخت کر کے ہی ہو گی" ...... آکاش نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"اتنی جلدی مال ایکریمیا نہیں پہنچ سکتا مسٹر آکاش ۔ یہ بات تو طے سمجھیں ۔ بہرحال اگر آپ جوشی کے متعلق کوئی خطرہ محسوس نہیں کر رہے تو پھر میں مزید کیا کہہ سکتا ہوں ۔ مجھے اجازت دیجئے ۔ البتہ یہ اپنے ٹوکن رکھ لیجئے ۔ میں نے صرف آپ سے ملاقات کے لئے یہ بھاری رقم خرچ کی ہے ۔ مجھے جوا وغیرہ نہیں کھیلنا" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

"اوہ یہ ٹوکن آپ باہر کاؤنٹر پر دے دیں ۔ آپ کو آپ کی مطلوبہ رقم فوراً بغیر کسی کٹوتی کے مل جائے گی" ...... آکاش نے سر ہلاتے ہوئے کہا ۔

"سوری میں کاؤنٹر بوائے کے سامنے اپنی بے عزتی نہیں کرانا چاہتا کہ میں کھیلے بغیر واپس جا رہا ہوں ۔ ویسے اگر میں چاہوں تو آپ کا جوا خانہ دیوالیہ بھی ہو سکتا ہے" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

"ٹھیک ہے ۔ میں آپ کو رقم دے دیتا ہوں" ...... آکاش نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کے سیور کی طرف اس نے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ یکلخت عمران کا بازو گھوما اور آکاش کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکلی اور وہ کرسی سمیت اچھل کر سائیڈ پر گرا اور پھر ساکت ہو گیا ۔ عمران کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک نہ صرف پوری طاقت سے اس کی کنپٹی پر پڑا تھا بلکہ اس نے خاص طور پر اس جچے تلے انداز میں ضرب لگائی تھی کہ آکاش کو ایک لمحہ تڑپنے کی بھی مہلت نہ ملی تھی اور یہ سب کچھ عمران نے اس لئے کیا تھا کیونکہ آکاش نے یہاں موجود سسٹم کے متعلق جو کچھ بتایا تھا وہ اسے نظرانداز نہ کر سکتا تھا ۔ اسی لئے اس نے آکاش کا دھیان ہٹانے کے لئے واپس جانے اور رقم کی بات کی تھی ۔ عمران نے آگے بڑھ کر کرسی کو ایک طرف ہٹایا اور پھر آکاش کو اٹھا کر اس نے قالین پر ڈال دیا ۔

"اس کا ناک اور منہ بند کر دو چوہان" ...... عمران نے چوہان سے کہا اور خود اس نے پیر کا پنجہ آکاش کی گردن پر رکھ دیا ۔ لیکن ظاہر ہے اس نے پنجے کو ایڑی پر اٹھا رکھا تھا ۔ پنجے کا وزن ابھی آکاش کی گردن پر نہ تھا ۔ چوہان نے جھک کر فرش پر پڑے ہوئے آکاش کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا ۔ کچھ دیر بعد آکاش کے جسم میں حرکت کے

تاثرات نمودار ہوئے تو چوہان پیچھے ہٹ گیا اور پھر جیسے ہی آکاش کی آنکھیں کھلیں عمران نے پیر کا دباؤ اس کی گردن پر ڈال کر پیر کو ذرا سا موڑ دیا اور ہوش میں آتے ہوئے آکاش کا چہرہ انتہائی تیز رفتاری سے مسخ ہوتا چلا گیا۔ اس کا جسم صرف ایک لمحے کے لئے سمٹا اور پھر ایک جھٹکے سے ساکت ہو گیا۔

" کہاں ہے جوشی بولو "........ عمران نے پیر کو واپس موڑتے ہوئے کہا اور آکاش کے حلق سے بے اختیار خرخراتی ہوئی چیخ نکلی۔

" اوہ اوہ خدا کے لئے یہ بند کرو۔ یہ تو روح کا عذاب ہے۔ مم۔ مم سب کچھ بتا دوں گا"........ آکاش نے رک رک کر کہا۔

" بولو ورنہ "........ عمران نے پیر کو دوبارہ ذرا سا موڑ کر پھر واپس کر دیا۔

" وہ وہ راکی کے پاس گیا ہو گا۔ راکی سلام روڈ کی کوٹھی نمبر چھ میں ہے۔ جوشی نے راکی کے کہنے پر مال نیشنل ٹاؤن کی کوٹھی نمبر تھرٹی تھری کے نیچے بنے ہوئے خفیہ گودام میں پہنچانا تھا اور پھر سپیشل لانچ کو دور لے جا کر بم سے تباہ کرنا تھا۔ اس کے بعد ان دونوں نے خفیہ طور پر ایکریمیا چلا جانا ہے اور وہاں سودا کر کے وہ اس مال کو ڈلیور کریں گے "........ آکاش نے پوری تفصیل بتا دی اور عمران نے پیر کو ایک جھٹکے سے موڑ دیا۔ دوسرے لمحے آکاش کا جسم ایک بار مرغ بسمل کی طرح تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔ اس کی آنکھیں اوپر کو چڑھ گئی تھیں اور وہ ہلاک ہو چکا تھا۔ عمران نے پیر ہٹا لیا۔

" اسے اٹھا کر ادھر میز کے پیچھے ڈال دو "........ عمران نے کہا اور خاور نے آگے بڑھ کر آکاش کی لاش اٹھائی اور اسے میز کے پیچھے دھکیل دیا۔ دوسرے لمحے وہ اطمینان سے دروازہ کھول کر باہر آ گئے۔ اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتے لفٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ کسی نے انہیں نہ روکا تھا۔ عمران نے کاؤنٹر پر رک کر جیب سے چاروں ٹوکن نکال کر کاؤنٹر بوائے کو دیئے تو اس نے خاموشی سے نوٹوں کی گڈی نکال کر سامنے رکھ دی عمران نے گڈی جیب میں ڈالی اور پھر وہ سب ہوٹل سے باہر آ گئے

" ہمیں پہلے اس مال کا پتہ چلانا ہے "........ عمران نے کہا اور کار ہوٹل کمپاؤنڈ سے باہر نکال کر اس نے ایک سائیڈ پر موجود گلی کے سرے پر روک دی تاکہ نقشے سے وہ نیشنل ٹاؤن اور لارڈ ہوٹل سے اس طرف جانے والے راستے کو چیک کر سکیں اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ نیشنل ٹاؤن پہنچ چکے تھے۔ کوٹھی نمبر تھرٹی تھری انہوں نے جلد ہی تلاش کر لی لیکن عمران کوٹھی کا کھلا پھاٹک دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔ وہ کار سیدھی پھاٹک کی طرف لے گیا اور جیسے ہی کار پھاٹک پر پہنچی عمران کی نظریں اندر برآمدے کے پاس پڑی ہوئی ایک لاش پر پڑیں۔ جو ایک ستون کی اوٹ میں تھی تو عمران نے ایکسیلیٹر پر پیر کا دباؤ بڑھا دیا اور کار تیزی سے آگے بڑھ گئی۔ پورچ میں کار روک کر عمران بجلی کی سی تیزی سے نیچے اترا۔ اس کے دوسرے ساتھی بھی نیچے اتر آئے اور پھر جب وہ اس کوٹھی کے اندر گئے تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ کوٹھی میں تقریباً دس افراد کی لاشیں ادھر ادھر بکھری پڑی ہوئی تھیں اور ایک تہہ

خانے کا راستہ بھی کھلا ہوا تھا۔

"ہم سے پہلے یہاں کوئی اور ہاتھ صاف کر چکا ہے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور جب وہ سیڑھیاں اتر کر تہہ خانے میں پہنچے تو وہ واقعی خالی پڑا ہوا تھا۔ وہاں کیڑے مار ادویات کا کوئی ڈرم موجود نہ تھا۔

"اگر وہ جوشی اور راکی یہاں سے مال اٹھاتے تو وہ اپنے آدمیوں کو کیوں ہلاک کرتے"...... صدیقی نے کہا۔

"ہاں اسی لئے تو میں نے کہا ہے کہ کوئی اور مال پر ہاتھ صاف کر گیا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے پہلے اس تہہ خانے کی تلاشی لی اور پھر وہ باہر آگیا۔

"یہاں کوئی ایسی چیز تلاش کرو جس سے اس نئے گروپ کا سراغ لگایا جا سکے"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور وہ سب کوٹھی کے مختلف کمروں میں پھیل گئے۔ تھوڑی دیر بعد خاور ایک چھوٹا سا کاغذ اٹھائے واپس آیا۔

"یہ رقعہ تہہ خانے کی سیڑھیوں کے کونے میں پڑا تھا۔ اس پر کسی راہو کی طرف سے فوری ایکشن لینے کی تحریر ہے"...... خاور نے کہا اور کاغذ عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے کاغذ لے کر دیکھا تو اس پر واقعی ایک مختصر سا پیغام لکھا ہوا تھا۔ یہ رقعہ کسی راہو کی طرف سے تھا اور اس میں اس کوٹھی کا پتہ اور فوری ایکشن کے الفاظ موجود تھے۔

"راہو کون ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر وہ ایک کمرے

ں موجود فون کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور نکوائری کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی

"انسپکٹر جنرل آف پولیس"...... عمران نے مقامی زبان میں یکن بارعب لہجے میں کہا۔

"اوہ یس سر حکم فرمایئے سر"...... دوسری طرف سے فوراً جواب دیا گیا۔

"راہو کے نام پر کوئی فون ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"راہو ایک منٹ صاحب"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور لائن خاموش ہو گئی۔

"سوری سر راہو کے نام پر تو کوئی فون نصب نہیں ہے۔ البتہ سٹ ڈانس کلب کے مالک کا نام راہو ہے سر اور اس کے گھر اس کی بیگم نائلہ راہو کے نام پر فون نصب ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یہ فاسٹ ڈانس کلب کہاں ہے اس کا پتہ اور فون نمبر بتاؤ"۔ عمران نے پوچھا تو انکوائری آپریٹر نے پتہ اور فون نمبر بتا دیا۔

"اب اس کی بیگم کا فون نمبر بھی بتا دو"...... عمران نے پوچھا اور دوسری طرف سے ایک فون نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے شکریہ کہہ کر کریڈل دبایا اور تیزی سے اس نائلہ راہو کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر

دیئے۔

"یس راہو ہاؤس"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"راہو صاحب سے بات کراؤ۔ میں وزارت ثقافت سے اسسٹنٹ ڈائریکٹر بول رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"وہ تو نہیں ہیں جناب ان کی بیگم موجود ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے ان سے بات کراؤ"...... عمران نے کہا اور چند لمحوں بعد ایک بھاری نسوانی آواز سنائی دی۔

"ہیلو کون بول رہا ہے"...... بولنے والی کا لہجہ خاصا تلخ تھا۔

"اسسٹنٹ ڈائریکٹر وزارت ثقافت۔ راہو صاحب کہاں ہیں" ...... عمران نے پوچھا۔

"کلب میں ہوں گے"...... دوسری طرف سے ایک جھٹکے دار لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور عمران نے کریڈل دبا دیا۔

"خاصی تلخ مزاج خاتون ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"فاسٹ ڈانس کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"راہو سے بات کراؤ میں پولیس ہیڈ آفس سے بول رہا ہوں" عمران نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"وہ تو کلب میں نہیں ہیں جناب۔ ان کے مینجر سے بات کر لیں"۔ سری طرف سے کہا گیا۔

"کہاں گئے ہوئے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

مجھے تو معلوم نہیں ہے جناب مینجر صاحب کو علم ہو گا"۔ دوسری سے کہا گیا۔

ٹھیک ہے مینجر سے بات کراؤ"۔ عمران نے کہا اور چند لمحوں بعد مردانہ آواز سنائی دی۔

یس سر مینجر احمد بول رہا ہوں"۔ بولنے والے کا لہجہ قدرے ؤدبانہ تھا۔

"مینجر صاحب میں پولیس ہیڈ کوارٹر سے بول رہا ہوں۔ انسپکٹر نرل صاحب راہو صاحب سے فوری طور پر بات کرنا چاہتے ہیں۔ ان کوئی ذاتی کام ہے راہو صاحب سے"۔ عمران نے اس بار قدرے نرم میں کہا۔

"اوہ اوہ جناب وہ تو کلب میں موجود نہیں ہیں"۔ مینجر نے جواب

مسٹر مینجر آپ اتنی بات تو بہر حال سمجھتے ہی ہوں گے کہ اگر راہو حب نے انسپکٹر جنرل صاحب کا کام کر دیا تو آپ کے کلب اور راہو ماحب کو کتنا فائدہ ہو گا اور آپ بڑے صاحب کے مزاج سے بھی اقف ہیں۔ اس لئے وہ جہاں بھی ہوں ان سے رابطہ کرا دیں"۔ مران نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"جی - جی صاحب میں سمجھتا ہوں جناب لیکن راہو صاحب اس وقت ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں اس لئے میں ان سے رابطہ نہیں کر سکتا"........ منیجر نے جواب دیا۔

"کہاں گئے ہیں"........ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"کافرستان جناب"........ دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور عمران کے چہرے پر انتہائی پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔

"کب گئے ہیں اور کب واپس آئیں گے"........ عمران نے پوچھا۔

"جناب ابھی دو گھنٹے پہلے کی فلائٹ پر گئے ہیں - واپسی کا کچھ علم نہیں ہے"........ دوسری طرف سے منیجر نے کہا اور عمران نے کریڈل دبا کر ایک بار پھر انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز" - اسی خاتون آپریٹر کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"ایئر پورٹ ڈیپارچر انکوائری کا نمبر دیں"........ عمران نے کہا اور دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا اور عمران نے کریڈل دبا کر ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایئر پورٹ ڈیپارچر انکوائری"........ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"میں پولیس ہیڈ کوارٹر سے بول رہا ہوں - اسسٹنٹ چیف انسپکٹر" عمران نے بارعب لہجے میں کہا۔

"یس سر"........ دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا۔

"کافرستان جانے والی فلائٹ یہاں سے کس وقت روانہ ہوئی ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"ڈیڑھ گھنٹہ پہلے جناب"........ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

آپ چیک کر کے بتائیں کہ اس میں راہو نامی مسافر بھی گیا ہے کیا اس کے ساتھ سامان تھا یا اس نے کوئی سامان بک کرایا ہے"۔ ان نے پوچھا۔

"یس سر ہولڈ کریں" - دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سر کیا آپ لائن پر ہیں"........ تھوڑی دیر بعد وہی آواز سنائی

یس کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

میں نے چیک کر لیا ہے جناب راہو نام کا کوئی مسافر نہیں گیا" ..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا

"فاسٹ ڈانس کلب کے بارے میں جانتے ہو" - عمران نے ایک بال کے تحت پوچھا۔

"یس سر - اچھی طرح جانتا ہوں سر مگر" - دوسری طرف سے حیران کر کہا گیا۔

"اس کے مالک کا نام راہو ہے - میں اس کے متعلق پوچھ رہا تھا"۔ ان نے کہا۔

اوہ سر میں انہیں اچھی طرح جانتا ہوں وہ ایئر پورٹ پر آتے تو ے کاؤنٹر کے سامنے سے ہی گزرتے - وہ آئے ہی نہیں ہیں"۔

دوسری طرف سے قدرے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیا گیا۔

"او۔کے "........ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ راہو ملک سے باہر نہیں گیا۔اس مینجر نے جھوٹ بولا ہے "........ عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب یہ کوٹھی فی الحال محفوظ ہے۔ہم اس مینجر کو اغوا کر کے یہیں لے آتے ہیں ۔یہاں اس سے آسانی سے اور تفصیل سے پوچھ گچھ ہو سکتی ہے "........چوہان نے کہا۔

"نہیں اسے وہاں سے اغوا کرنے اور یہاں لانے میں کافی وقت لگ جائے گا ۔اس لئے وہیں اس سے پوچھ گچھ بہتر رہے گی "۔ عمران نے کہا اور پھر وہ سب باہر پورچ کی طرف بڑھ گئے ۔ابھی تک پولیس کو اس کوٹھی میں موجود لاشوں کا علم نہ ہوا تھا۔حالانکہ اس کا پھاٹک کھلا ہوا تھا۔لیکن اس بار عمران نے کار باہر نکال کر صدیقی سے کہہ کر پھاٹک بند کرا دیا ۔ تاکہ وہ جب تک اس راہو تک نہ پہنچیں ان لاشوں کا علم نہ ہو سکے ۔ورنہ ہو سکتا ہے کہ ان کی کار کو کسی نے چیک کر لیا ہو اور پولیس ان لاشوں کے چکر میں انہیں گھیر لے ۔

اور پھر تقریباً بیس منٹ کی ڈرائیونگ کے بعد وہ فاسٹ ڈانس کلب کی عمارت تک پہنچ گئے ۔

"مینجر صاحب سے ملنا ہے ۔ان کا دفتر کہاں ہے........ "عمران نے گیٹ پر موجود دربان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"صاحب سائیڈ پر سیڑھیاں اوپر جا رہی ہیں ۔مینجر صاحب کا دفتر اوپر

ہے "........ دربان نے جواب دیا اور عمران سر ہلاتا ہوا سائیڈ کی طرف ڑھ گیا اور پھر واقعی سیڑھیوں کے بعد وہ مینجر کے دفتر تک پہنچ گئے ۔ مینجر نیم پلیٹ دروازے پر لگی ہوئی تھی اور وہاں کوئی دربان بھی نہ تھا۔ لئے عمران نے دروازے کو دباؤ دے کر کھولا اور اندر داخل ہو گیا ندر ایک نوجوان دفتری میز کے پیچھے بیٹھا فون سننے میں مصروف تھا۔ ان اور اس کے ساتھیوں کو اس طرح اندر آتے دیکھ کر اس نے لدی سے رسیور رکھ دیا اور سوالیہ نظروں سے عمران کو دیکھنے لگا جو ل دوران اس کی میز کے قریب پہنچ چکا تھا۔

تم مینجر ہو اس کلب کے "........ عمران کا لہجہ انتہائی سرد تھا۔

جی ہاں مگر ۔آپ "........ مینجر نے عمران کے لہجے پر حیرت زدہ تے ہوئے کہا۔

اہو کہاں ہے "........ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"چیف باس تو موجود نہیں ہیں لیکن آپ کون ہیں "........ مینجر نے رت بھرے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا فضا میں اٹھا اور ایک دھماکے سے فرش پر بچھے ہوئے قالین پر جا گرا ۔عمران نے گردن سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے اٹھا کر فرش پر دے مارا تھا اور پھر سے پہلے کہ وہ تڑپ کر اٹھتا عمران نے اس کی گردن پر پیر رکھ کر موڑ دیا اور مینجر کا اٹھنے کے لئے سکڑتا ہوا جسم یکلخت ایک جھٹکے سیدھا ہوا اور اس کا چہرہ مسخ ہوتا چلا گیا۔

"بولو کہاں ہے راہو بولو "........ عمران نے پیر کو ذرا سا واپس

موڑتے ہوئے غرا کر کہا۔

"وہ۔وہ بی۔تھری میں ہیں۔بی تھری میں۔وہ۔وہ"...... مینجر خرخراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بی۔تھری کیا ہے۔تفصیل بتاؤ"...... عمران نے پہلے سے بھی زیادہ سخت لہجے میں کہا۔

"روشن کالونی بلاک بی کوٹھی نمبر تھری۔وہ۔وہ ان کا خاص اڈا خفیہ اڈہ ہے"...... مینجر نے اسی طرح خرخراتے ہوئے لہجے میں کہا اور عمران نے پیر کو ایک جھٹکے سے موڑ دیا اور مینجر کا جسم ایک لمحے کے لئے اچھلا اور پھر ساکت ہو گیا۔وہ ہلاک ہو چکا تھا۔

"آؤ"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں اپنے ساتھیوں سے کہا اور وہ تیزی سے مڑ کر دفتر سے باہر نکل آئے۔چند لمحوں بعد ان کی انتہائی تیز رفتاری سے روشن کالونی کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔

ان کے ساحل سمندر سے کافی فاصلے پر ایک چھوٹے سے جزیرے پر راہو بڑے بے چین سے انداز میں ٹہل رہا تھا۔وہ بار بار اپنی کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی کو دیکھتا اور پھر سمندر کی طرف دیکھنے لگتا۔جزیرے پر کیڑے مار ادویات کے پچیس ڈرم موجود تھے۔ایک طرف ایک بڑی سی لانچ بھی کھڑی تھی۔لانچ اور جزیرے پر راہو کے علاوہ اور کوئی آدمی نہ تھا۔پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد اس کی جیب سے ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دیں تو اس نے جلدی سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک چھوٹا سا مگر جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال لیا۔آواز اس میں سے آ رہی تھی۔اس نے اس کی سائیڈ پر لگا ہوا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو ون ون کالنگ اوور"...... ٹرانسمیٹر سے ایک تیز آواز سنائی دی۔

"یس آر ون اٹنڈنگ اوور"...... راہو نے جواب دیا۔

"کیا پوزیشن ہے آرون اوور" .... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"آل کلیر میں انتظار کر رہا ہوں اوور" .... راہو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔کے ہم آرہے ہیں اوور اینڈ آل" .... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور راہو نے اطمینان کا طویل سانس لیتے ہوئے بٹن آف کیا اور باکس کو واپس جیب میں ڈال لیا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے کے مزید انتظار کے بعد اچانک سمندر کے اندرونی طرف سے مچھلیاں پکڑنے والا ایک بڑا ٹرالر تیزی سے جزیرے کی طرف آتا دکھائی دیا۔اس پر زادان کا جھنڈا لہرا رہا تھا۔راہو چونکنا ہو کر کھڑا ہو گیا۔تھوڑی دیر بعد ٹرالر جزیرے کے قریب آکر رکا اور اس میں سے ۱۱ آدمی اتر کر جزیرے پر آگئے۔ان میں سے ایک کے ہاتھ میں ایک بڑا سا بیگ تھا۔

"ہیلو راہو۔کیا پوزیشن ہے"۔ان میں سے ایک نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"سب ٹھیک ہے موہن۔کوئی پرابلم نہیں ہے"۔راہو نے آگے بڑھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے موہن اور اس کے ساتھ آنے والے سے باقاعدہ مصافحہ کیا۔

"مال یہی ہے" .... موہن نے ڈرموں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں بیشک چیک کر لو"۔راہو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں راہو تمہارے ساتھ اس قدر طویل تعلقات ہیں آج تک کوئی گڑبڑ نہیں ہوئی یہ لو اپنی رقم گن لو" .... موہن نے مسکراتے ہوئے کہا اور بیگ راہو کی طرف بڑھا دیا۔

"ٹھیک ہی ہوگی موہن" .... راہو نے بھی فوراً جواب دیا اور موہن بے اختیار ہنس پڑا۔

"راجہ آدمی بلاؤ اور مال ٹرالر میں لوڈ کراؤ" .... موہن نے ساتھ کھڑے دوسرے آدمی سے کہا اور اس نے مڑ کر ٹرالر کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا تو ٹرالر میں سے دس آدمی اتر کر ان کی طرف بڑھنے لگے۔ان کے جسموں پر مچھیروں جیسے عام سے لباس تھے۔

"ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا کیا ہوا" .... موہن نے کہا۔

"ٹکریں مارتے پھر رہے ہوں گے۔راکی کو ڈھونڈتے۔مجھ تک تو کسی کا خیال بھی نہیں جا سکتا" .... راہو نے کہا اور موہن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد جب پچیس کے پچیس ڈرم ٹرالر میں لوڈ کر دیئے گئے تو موہن راہو سے مصافحہ کر کے ٹرالر کی طرف بڑھ گیا۔اس کے ٹرالر میں سوار ہوتے ہی ٹرالر تیزی سے پیچھے ہٹا اور پھر پوری رفتار سے واپس سمندر کی اندرونی طرف کو بڑھ گیا۔راہو نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا اور پھر بیگ کو زمین پر رکھ کر کھولنے لگا۔چند لمحوں بعد جب اس نے بیگ کھولا تو اس کے چہرے پر بے اختیار انتہائی مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔بیگ میں بڑی مالیت کے ڈالروں کی گڈیاں ٹھنسی ہوئی موجود تھیں۔یہ ایک کروڑ ڈالر تھے

اور راہو کے لئے یہ اتنی بڑی دولت تھی کہ وہ اگر ساری عمر بھی کماتا رہتا تب بھی اتنی دولت اکٹھی نہ کر سکتا تھا۔

"اب زندگی گزارنے کا لطف آئے گا۔ اسے کہتے ہیں خوش قسمتی" راہو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور بیگ بند کر کے اسے اٹھایا اور تیزی سے دوسری طرف کھڑی اپنی لانچ کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد لانچ انتہائی تیز رفتاری سے ساحل کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ راہو مال ایک اور لانچ میں لاد کر لے آیا تھا اور پھر اسے جزیرے پر رکھوا کر اس نے وہ لانچ واپس بھجوا دی تھی۔ گو دوسری لانچ میں بھی اس کے اپنے گروپ کے آدمی تھے لیکن وہ نہیں چاہتا تھا کہ کسی کو یہ معلوم ہو کہ مال اس نے کسے دیا ہے۔ ساحل پر پہنچ کر اس نے لانچ گھاٹ پر موجود اپنے آدمی کے حوالے کی اور پھر بیگ اٹھائے ایک طرف کھڑی اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار روشن کالونی کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی جو اس کا خاص خفیہ اڈہ تھا اور جس کے بارے میں سوائے اس کے اور اس کے کلب کے مینجر کے اور کسی آدمی کو علم نہ تھا یہاں نیچے ایک ایسا خفیہ تہہ خانہ موجود تھا۔ جس میں ایک کافی بڑا خفیہ سیف موجود تھا اور راہو نقد رقم بنک یا کسی لاکر میں رکھنے کی جائے اسی سیف میں رکھنے کا عادی تھا۔ کوٹھی کے گیٹ پر پہنچ کر اس نے کار روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے جیب میں سے کی چین نکال کر پھاٹک پر پڑا ہوا تالا کھولا اور خود ہی پھاٹک کو دھکیل کر کھولا اور ایک بار پھر کار میں بیٹھ کر اس نے کار آگے بڑھا دی۔ کار کو پورچ میں روک

وہ اترا اور واپس پھاٹک کی طرف چل پڑا۔ پھاٹک بند کر کے اس نے ننڈہ لگایا اور ایک بار پھر مڑ کر عمارت کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے انداز یں انتہائی اطمینان تھا۔ کیونکہ اس کا مشن ہر لحاظ سے بخیر و خوبی مکمل چکا تھا۔ کار میں موجود کرنسی کا بیگ اٹھا کر وہ اندر راہداری میں گیا ور چند لمحوں بعد وہ تہہ خانے میں موجود سیف میں بیگ رکھ کر واپس وپر آیا اس نے ایک کمرے میں موجود ریک سے شراب کی بوتل اٹھائی ور ایک آرام کرسی پر بیٹھ کر انتہائی اطمینان سے شراب پینے میں مصروف ہو گیا۔ ساتھ ساتھ وہ اس رقم کو خرچ کرنے کی پلاننگ میں مصروف تھا۔ شراب کی بوتل ختم کر کے اس نے اسے میز پر رکھا اور پھر ساتھ پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس فاسٹ ڈانس کلب"......... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"راہو بول رہا ہوں مینجر سے بات کراؤ"......... راہو نے سخت اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"باس آپ۔ مینجر کو ہلاک کر دیا ہے جناب ابھی پانچ منٹ پہلے پتہ چلا ہے۔ وہ اپنے دفتر میں مردہ پائے گئے ہیں"........ دوسری طرف سے کہا گیا اور راہو بے اختیار کرسی سے اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہی ہو۔ کس نے کیا ہے۔ کب اور کیوں"۔ راہو نے بے اختیار چیختے ہوئے کہا۔

"باس پانچ منٹ پہلے ان کا فون آیا لیکن وہ اٹنڈ نہ کر رہے تھے۔ اس لئے میں نے اسسٹنٹ کو بھیجا تب معلوم ہوا کہ ان کی لاش فرش پر پڑی ہوئی ہے۔ چہرہ بری طرح مسخ ہو چکا ہے۔ لیکن ان کے جسم پر کوئی زخم نہیں ہے۔ پھر سب کو پتہ چل گیا اور وہ سب اکٹھے ہو گئے۔ پوچھ گچھ کی گئی تو گیٹ پر موجود دربان نے بتایا کہ چار مقامی آدمی اس کے پاس منیجر کے دفتر کا پوچھنے آئے تھے اور پھر اس نے انہیں دفتر کی طرف جاتے اور کافی دیر بعد واپس جاتے دیکھا۔ بس اس سے زیادہ وہ کچھ نہیں بتا سکا"۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"انہیں فوراً تلاش کرو۔ میں ملک سے باہر ہوں۔ اس لئے جلد نہ آسکوں گا"...... راہو نے چیختے ہوئے کہا اور رسیور ایک جھٹکے سے رکھ دیا۔

"مجھے اب یہاں سے باہر اس وقت تک نہیں جانا چاہئے۔ جب تک منیجر کے قاتل نہ مل جائیں۔ نجانے یہ کون ہوں گے"۔ راہو نے انتہائی پریشان سے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر کرسی کی نشست سے سر ٹکا کر اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ اس کے چہرے پر اس وقت شدید الجھن اور پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس کے ذہن میں وہ پاکیشیائی ایجنٹ گھوم رہے تھے۔ لیکن اس کا ذہن اس بات کو تسلیم کرنے پر تیار نہ ہو رہا تھا کہ منیجر کو ہلاک پاکیشیائی ایجنٹوں نے کیا ہے کیونکہ اس کے خیال کے مطابق تو پاکیشیائی ایجنٹ راکی کو تلاش کرتے پھر رہے ہوں گے۔ انہیں کسی صورت میں بھی اس بات کا علم

ہیں ہو سکتا کہ مال میں نے راکی سے حاصل کر لیا ہے اور راکی اور شی دونوں کی لاشیں بھی گٹر میں پہنچ چکی ہیں پھر یہ چار آدمی کون ہیں ہنوں نے اس طرح کلب کے منیجر کو ہلاک کیا ہے وہ مسلسل یہی سب کچھ سوچے چلا جا رہا تھا لیکن ان الجھی ہوئی سوچوں کا سرا اسے نظر نہ آ ہا تھا۔ وہ جتنا سوچتا جاتا اتنا ہی الجھتا چلا جا رہا تھا۔

عمران نے کار روشن کالونی کے بی بلاک کی کوٹھی نمبر تھری کے سامنے سڑک کی دوسری طرف روک دی ۔ کوٹھی کا بند پھاٹک یہاں سے صاف نظر آرہا تھا۔

"اس پر تو تالا لگا ہوا ہے" ۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس کا مطلب ہے کوٹھی خالی ہے "........ ساتھ بیٹھے ہوئے صدیقی نے کہا۔

" یہ کیس تو درد سر بن کر رہ گیا ہے ۔ ایسے لگتا ہے جیسے ہم آگے بڑھنے کی بجائے ایک دائرے میں ہی گھوم رہے ہوں "........ عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا ۔ اس کے چہرے پر اس وقت شدید پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے ۔

" ہو سکتا ہے ۔ ڈاج دینے کے لئے انہوں نے باہر سے تالا لگا رکھا ہو" عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے خاور نے کہا اور عمران بے اختیار چونک

پڑا ۔

" ہاں ایسا بھی ممکن ہے ۔ تم جاؤ اور عقبی طرف سے اندر کود کر چیکنگ کرو ہم یہیں موجود ہیں "........ عمران نے کہا اور خاور سر ہلاتا ہوا کار سے نیچے اترا اور سڑک کراس کرتا ہوا اس کوٹھی کی سائیڈ گلی کی طرف بڑھ گیا۔

" عمران صاحب یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ یہ راہو اس چکر میں سرے سے ملوث ہی نہ ہو "........ صدیقی نے کہا۔

" نہیں اس کوٹھی کے تہہ خانے سے مال اسی کے گروپ نے نکالا ہے اور پھر اس کے مینجر کے منہ سے کافرستان کا نام نکلنے کا بھی یہی مطلب ہے کہ اس راہو نے یقیناً اس سے یہی کہا ہو گا کہ وہ اس مال کا سودا کافرستان سے کرنے جا رہا ہے اور میرا خیال ہے کہ اس راہو کے کافرستانیوں سے گہرا تعلقات ہیں اور کافرستانی اس مال کی اسے بڑی سے بڑی قیمت بھی ادا کرنے پر رضامند ہو جائیں گے کیونکہ اس طرح ان کا ادھورا مشن مکمل ہو جائے گا ۔ ورنہ تو اس ساگوانا نے ان دونوں کرنلوں کا خاتمہ کر کے ایک لحاظ سے ان کے مشن کا ہی خاتمہ کر کے رکھ دیا تھا" ۔ عمران نے جواب دیا اور صدیقی کے ساتھ ساتھ چوہان نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا ۔ تقریباً بیس منٹ بعد خاور واپس آگیا ۔

" کوٹھی خالی پڑی ہے عمران صاحب ۔ لیکن لگتا ایسے ہے کہ جیسے یہاں کچھ دیر پہلے لوگ رہتے رہے ہوں "........ خاور نے قریب آکر کہا اور کار کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا۔

"اب کیا کیا جائے ۔اس راہو کو کہاں ڈھونڈا جائے "۔ عمران نے کہا اور کار آگے بڑھا دی ۔اس کا خیال تھا کہ سڑک آگے جا کر گھوم کر مین روڈ سے مل جائے گی لیکن جب وہ کالونی کے اختتام پر پہنچا تو یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ سڑک آگے بند تھی ۔آگے ایک باغ کی چھوٹی سی دیوار بنی ہوئی تھی ۔اب سوائے واپس مڑنے کے اور کوئی چارہ نہ تھا ۔اس نے کار بیک کی اور ایک بار پھر واپس مڑ گیا۔

"نجانے اس بار قدرت کو کیا منظور ہے ۔ہر راستہ بلاک ہی ملتا ہے ۔لگتا ہے یہ سارا مشن ہی بلاکڈ ہے "...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا ۔وہ واقعی ذہنی طور پر بری طرح الجھا ہوا دکھائی دے رہا تھا ۔اسے واقعی یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ اس مشن میں مکمل طور پر ناکام ہو گیا ہو ۔یورنیم غائب تھا اور اس تک جانے والا ہر راستہ آخر میں جا کر بلاکڈ ہو جاتا تھا اور عمران کو پھر نئے سرے سے کوئی نیا راستہ تلاش کرنا پڑتا تھا ۔وہ یہی سوچتا ہوا تیزی سے کار چلاتا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا کہ اچانک صدیقی چیخ پڑا۔

"عمران صاحب عمران صاحب تالا غائب ہے "...... صدیقی نے چیخ کر کہا تو عمران نے بے اختیار کار کو سائیڈ پر کر کے بریک لگا دی ۔وہ اس وقت اس کوٹھی کے آگے سے گزر رہے تھے ۔جس پر پہلے تالا لگا ہوا تھا ۔عمران چونکہ ذہنی طور پر الجھا ہوا تھا اس لئے واپسی کے وقت اس کا دھیان ہی اس کوٹھی کے پھاٹک کی طرف نہ گیا تھا لیکن صدیقی کی نظر پڑ گئی تھی اور وہ چیخ پڑا تھا اور اب کار روک کر جب عمران نے دیکھا تو

واقعی پھاٹک پر پہلے نظر آنے والا بڑا سا تالا غائب تھا۔

"اوہ اس کا مطلب ہے کہ ہمارے جانے کے بعد یہاں کوئی آیا ہے مگر راستہ بلاکڈ نہ ہوتا تو ہم آگے نکل گئے تھے "...... عمران نے پہلی بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں معلوم کروں "...... خاور نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور خاور کار سے نیچے اترا اور ایک بار پھر تیزی سے چلتا ہوا سڑک کراس کر کے اسی گلی میں داخل ہو کر عقبی طرف مڑا اور ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد اس کی واپسی ہوئی ۔

"اندر صرف ایک آدمی ہے اور وہ اطمینان سے بیٹھا شراب نوشی میں مصروف ہے "...... خاور نے واپس آکر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے آؤ "...... عمران نے کار سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

"میں نے عقبی طرف موجود دروازہ کھول دیا ہے ۔ہم وہاں سے آسانی سے اندر جا سکتے ہیں "...... خاور نے ان کے ساتھ چلتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس عقبی طرف کے کھلے ہوئے دروازے سے انتہائی محتاط انداز میں اندر داخل ہو کر عمارت کی سائیڈ گلی سے ہوتے ہوئے سامنے کے رخ پر پہنچ گئے اور پھر خاور کی رہنمائی میں وہ پنجوں کے بل اور انتہائی احتیاط بھرے انداز میں آگے بڑھتے چلے گئے ۔خاور نے ایک کمرے کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا ۔اندر سے اسی وقت کسی کے بڑبڑانے کی آواز سنائی دی اور عمران نے دروازے سے اندر جھانکا تو اس نے ایک لمبے تڑنگے پہلوان

ننا آدمی کو کرسی کی پشت سے سر ٹکائے آنکھیں بند کیے بیٹھے ہوئے دیکھا ساتھ ہی تپائی پر فون اور اس کے ساتھ شراب کی ایک خالی بوتل بھی پڑی ہوئی تھی۔ آدمی مقامی تھا اور چہرے مہرے سے زیر زمین دنیا کا ہی فرد لگ رہا تھا۔ عمران نے مڑ کر اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور ہم آہستہ سے وہ کمرے میں داخل ہو گیا۔ گو عمران نے اپنے طور پر انتہائی احتیاط کی تھی۔ لیکن شاید پھر بھی اس آدمی کے کانوں تک آواز پہنچ گئی تھی۔ اس نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھولیں اور دوسرے لمحے وہ بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کی آنکھیں اس قدر تیزی سے پھیلیں کہ جیسے ربڑ کی بنی ہوئی ہوں اور کوئی طاقتور آدمی اس کے کناروں کو کھینچ رہا ہو۔

" کک کک کون ہو تم "...... اس آدمی کے منہ سے حیرت بھرے لہجے میں رک رک کر آواز نکلی۔ لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا اچھل کر ایک طرف فرش پر جا گرا۔ عمران کا بازو گھوما تھا اور اس کا بھرپور تھپڑ اس آدمی کے چہرے پر پڑا تھا اور پھر جیسے ہی نیچے گر کر اس نے اٹھنے کی کوشش کی ساتھ کھڑے صدیقی کی لات گھومی اور وہ آدمی چیخ مار کر دھپ سے واپس گرا اور پانی سے نکلنے والی مچھلی کی طرح صرف چند لمحوں کے لئے تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔

" اسے اٹھا کر کرسی پر بٹھاؤ اور پھر رسی سے باندھ دو "۔ عمران نے صدیقی اور خاور سے کہا اور خود وہ واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔

" چوہان تم میرے ساتھ آؤ ہو سکتا ہے یہاں کوئی تہہ خانہ ہو۔ ہم

نے مال کو بھی چیک کرنا ہے "...... عمران نے دروازے پر رک کر مڑتے ہوئے کہا اور چوہان سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ دونوں پوری کوٹھی میں گھومتے رہے اور آخر کار عمران نے تہہ خانہ اور اس کا راستہ تلاش کر لیا۔ لیکن تہہ خانہ خالی پڑا ہوا تھا۔ عمران اس کی دیواروں کو غور سے دیکھتا رہا۔ کیونکہ اس کے ذہن میں یہ خیال آیا تھا کہ ہو سکتا ہے۔ تہہ خانہ در تہہ خانہ بنایا گیا ہو گا۔ اکثر ڈاج دینے کے لئے ایسے ڈبل تہہ خانے بھی بنائے جاتے تھے۔ عمران نے دیواروں کو ہاتھ سے تھپتھپانا شروع کر دیا۔ لیکن دوسرا تہہ خانہ تو برآمد نہ ہو سکا البتہ اس طرح عمران دیوار میں نصب ایک بڑا سا سیف برآمد کر لینے میں کامیاب ہو گیا۔ سیف عام سا تھا۔ اس نے اسے جیسے ہی کھولا وہ اور چوہان دونوں بے اختیار دو قدم پیچھے ہٹ گئے۔ پورا سیف بھاری مالیت کی مقامی کرنسی سے بھرا ہوا تھا۔ ایک خانے میں البتہ بڑا سا چمڑے کا بیگ بھی موجود تھا۔ عمران نے بیگ اٹھایا اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے بے اختیار سیٹی کی سی آواز نکلی۔ بیگ پر جس کمپنی کا سٹیکر لگا ہوا تھا وہ کافرستانی کمپنی تھی اور نیچے میڈ ان کافرستان کے الفاظ بھی نمایاں تھے۔ عمران کے ہونٹ بھنچ گئے۔ اس نے بیگ کھولا اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا۔ بیگ غیر ملکی کرنسی سے بھرا ہوا تھا۔ عمران نے ایک گڈی اٹھا کر دیکھی اور پھر بیگ بند کر دیا۔

" ادھر خالی بوری پڑی ہے اسے اٹھا کر یہ ساری کرنسی اس میں بھر

دو عارف کے کام آئے گی ۔ اس نے ہمارے ساتھ بہت تعاون کیا ہے"

عمران نے سیدھا ہوتے ہوئے کہا اور چوہان نے اس کے حکم کی تعمیل شروع کر دی ۔

"عمران صاحب مال تو یہاں بھی نہیں ہے" ۔ چوہان نے بوری کا منہ بند کرتے ہوئے کہا۔

"مال کافرستان کو فروخت کیا جا چکا ہے چوہان ۔ بیگ میں رقم اس مال کا معاوضہ ہے" ۔ عمران نے کہا اور بیگ اٹھائے وہ اوپر جانے والی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا ۔ چوہان اس کے پیچھے تھا ۔ چند لمحوں بعد وہ واپس اسی کمرے میں پہنچ گئے جہاں وہ مقامی آدمی موجود تھا صدیقی اور خاور نے اسے رسیوں سے باندھ دیا تھا ۔ لیکن وہ بدستور بے ہوش تھا

"خنجر یہاں کہیں موجود ہو گا ۔ تلاش کر لاؤ" .... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور خود ایک کرسی گھسیٹ کر وہ اس آدمی کے سامنے بیٹھ گیا ۔ صدیقی اور خاور باہر چلے گئے ۔ عمران نے دونوں ہاتھ اس کے منہ اور ناک پر رکھے اور انہیں دبا دیا ۔ چند لمحوں بعد ہی اس آدمی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے اور عمران نے ہاتھ ہٹا لئے ۔ چند لمحوں بعد اس آدمی کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے کراہ نکل گئی ۔ وہ اب چندھی چندھی آنکھوں سے صورت حال کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا ۔

"تمہارا نام راہو ہے اور تم فاسٹ ڈانس کلب کے مالک ہو" ۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا تو اس آدمی کے جسم کو ایک زوردار جھٹکا لگا

اور اس کی چندھی چندھی آنکھیں یکلخت پھیل سی گئیں ۔

"تم ۔ تم کون ہو ۔ اوہ ۔ مم ۔ مگر ۔ تم یہاں کیسے ۔ آ گئے" ۔ اس آدمی نے رک رک کر کہا۔

"جو میں نے کہا ہے پہلے اس کا جواب دو ۔ اگر وہی ہو تو ہم نے صرف تم سے چند معلومات حاصل کرنی ہیں اور اگر تم وہ نہیں ہو تو پھر" عمران کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

"ہاں ہاں میرا نام راہو ہے ۔ میں فاسٹ ڈانس کلب کا مالک ہوں تم کون ہو" ...... راہو نے کہا۔

"ہمارا تعلق پاکیشیا سے ہے" .... عمران نے جواب دیا تو راہو بے اختیار چونک پڑا ۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر ئے تھے ۔

"پپ پپ پاکیشیائی ایجنٹ ۔ مم ۔ مگر ۔ میرا پاکیشیا سے کیا تعلق ہے" ...... راہو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا ۔ اسی لمحے صدیقی اور خاور واپس آئے اور صدیقی نے ایک تیز دھار خنجر عمران کی طرف بڑھا دیا ۔ عمران نے اس کے ہاتھ سے خنجر لے لیا۔

"تمہارا واقعی پاکیشیا سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ لیکن تم یہ بتا سکتے کہ راکی اور جوشی دونوں کہاں ہیں" .... عمران نے کہا۔

"راکی اور جوشی ۔ کیا مطلب ۔ مجھے ان کے متعلق کیا معلوم میرا تو ن سے کوئی تعلق نہیں ہے" .... اس بار راہو نے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم نے کافرستان سے رقم وصول کر لی ہے۔ مال کہاں ہے"۔ عمران نے کہا تو راہو بے اختیار چونک پڑا۔

"رقم۔ مال۔ کک۔ کیا مطلب"...... راہو کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یہ تمہارا بیگ پڑا ہے۔ جو تم نے نیچے تہہ خانے کے سیف میں چھپایا ہوا تھا۔ اس میں بھاری رقم ہے اور اس کے علاوہ اس بوری میں وہ ساری دولت موجود ہے جو تمہارے سیف میں موجود تھی۔ ہمیں اس رقم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہمارا تعلق صرف اس مال سے ہے جو تم نے راکی اور جوشی کے نیشنل کالونی والے اڈے سے اس کے آدمیوں کو ہلاک کر کے حاصل کیا تھا۔ بتاؤ وہ مال کہاں ہے۔ اگر مال ہمیں مل گیا تو ہم تمہیں بھی زندہ چھوڑ دیں گے اور یہ رقم بھی تمہارے پاس چھوڑ جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"مم۔ مم۔ مجھے بالکل کچھ نہیں معلوم۔ میں تو راکی اور جوشی کو صرف جانتا ہوں۔ مجھے کسی مال کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے"۔ راہو نے جواب دیا۔

"تمہارا وہ رقعہ وہاں سے ہمیں ملا تھا جس میں تم نے ایکشن لینے کا کہا تھا اور تمہارے آدمیوں نے روشن کالونی میں راکی کے اڈے پر چھاپہ مار کر وہاں موجود آدمی ہلاک کر دیئے اور مال لے اڑے اور اس بیگ پر کافرستانی کمپنی کا نام موجود ہے اور اندر بھاری مالیت کی غیر ملکی رقم۔ اس کے باوجود تم کہہ رہے ہو کہ تمہیں مال کے بارے میں کچھ

علم نہیں ہے"...... عمران کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

"یہ تو شراب کی سمگلنگ کی رقم ہے۔ میں کافرستان کے سمگلروں کے ساتھ شراب کا دھندہ کرتا ہوں۔ مجھے واقعی کسی مال کا علم نہیں ہے"...... راہو نے لمبا سانس لیتے ہوئے کہا مگر دوسرے لمحے عمران کا خنجر والا ہاتھ حرکت میں آیا اور کمرہ راہو کی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ عمران نے خنجر کی نوک سے اس کی ناک کا ایک نتھنا آدھے سے زیادہ کاٹ دیا تھا اور ابھی چیخ کی بازگشت کمرے میں گونج ہی رہی تھی کہ عمران نے دوسرا وار کیا اور راہو کے حلق سے ایک بار پھر چیخ نکلی اور اس کا دوسرا نتھنا بھی کٹ گیا اور اس بار راہو کا سر ایک سائیڈ پر ڈھلک گیا وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ عمران نے خنجر فرش پر پھینکا اور راہو کی پیشانی پر ابھر آنے والی رگ پر مڑی ہوئی انگلی کا ہک مارا تو راہو کا بندھا ہوا جسم تیزی سے پھڑپھڑایا اور اس کے ساتھ ہی اس کے حلق سے ایک بار پھر چیخ نکلی اور اس کی گردن سیدھی ہو گئی۔ تکلیف کی شدت سے اس کا چہرہ مسخ ہو گیا تھا۔ نتھنوں سے خون بہہ کر اس کی ٹھوڑی سے ہوتا ہوا نیچے گردن تک چلا گیا تھا۔

"بولو کہاں ہے مال"...... عمران نے دوسری ضرب رگ پر لگائی اور راہو کی حالت یکلخت انتہائی غیر ہو گئی۔ اس کا پورا جسم یکلخت اس طرح پسینے میں بھیگ گیا جیسے کسی نے اسے کپڑوں سمیت تیز بارش میں کھڑا کر دیا ہو۔ چہرہ پہلے سے بھی زیادہ مسخ ہو گیا تھا۔

"بولو ورنہ"...... عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وہ ۔ وہ ۔ موہن ۔ موہن کافرستانی سمگلر کو"۔ راہو نے رک رک کر ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کی گردن ایک بار پھر ڈھلک گئی۔

"پانی لے آؤ جلدی کرو"...... عمران نے چیخ کر کہا اور خاور دوڑ کر ملحقہ باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ چینی کے بنے ہوئے باتھ روم جگ میں پانی بھرے واپس آیا اور اس نے راہو کا منہ کھول کر اس میں پانی ڈالا اور پھر باقی پانی اس کے چہرے پر پھینک دیا۔ چند لمحوں بعد راہو ایک بار پھر چیخ مار کر ہوش میں آگیا لیکن اس کا جسم اس بری طرح لرز رہا تھا جیسے اسے جاڑے کا تیز بخار چڑھ آیا ہو۔

"اب بتاؤ کون ہے موہن اور مال کہاں ہے۔ تفصیل سے بتاؤ ورنہ"

عمران نے انگلی موڑ کر اس کی آہستہ سے ضرب راہو کی پیشانی پر مارتے ہوئے کہا لیکن اس آہستہ ضرب نے بھی راہو کو ہلا کر رکھ دیا تھا اس کے منہ سے ایسی آواز نکلی تھی جیسے اس کی روح اس کی ناک کے راستے نکل رہی ہو۔

"مم ۔ مم مت مارو ۔ یہ ۔ یہ عذاب ہے ۔ مجھے مت مارو ۔ میں تفصیل سے بتا دیتا ہوں مجھے مت مارو ۔ ساری رقم لے لو ۔ سب کچھ لے لو ۔ مجھے مت مارو"...... راہو نے اس بار ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"سب کچھ بتا دو تو تمہیں ابھی بھی زندہ چھوڑا جا سکتا ہے"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مم ۔ مجھ سے غلطی ہو گئی ۔ مجھے اندازہ ہی نہ تھا کہ حکومتی ایجنٹ

اس قدر خطرناک ہوتے ہیں ۔ میں سب کچھ بتا دیتا ہوں"...... راہو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ساگوانا کے کلب کی عارف کی طرف سے نگرانی سے لے کر جوشی کو ٹریس کرنے اور پھر جوشی کا تعاقب کرتے ہوئے راکی تک پہنچنے پھر انہیں اغوا کر کے اپنے اڈے میں لے آنے ۔ ان پر تشدد اور مال کا پتہ لگانے سے لے کر مال کو سپیشل گودام اور پھر وہاں جزیرے پر پہنچانے اور موہن کے حوالے کر کے یہاں تک واپس آنے تک پوری تفصیل بتا دی۔

"تم نے کہا ہے کہ جس ٹرالر پر مال لے جایا گیا ہے ۔ اس پر آران کا جھنڈا تھا جب کہ موہن کافرستانی سمگلر ہے"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"میں نے درست بتایا ہے ۔ موہن کافرستان کا سب سے مشہور سمگلر ہے ۔ وہ اسی طرح کرتا ہے ۔ اس کے پاس ہر ملک کا ٹرالر بھی موجود ہے اور اصل کاغذات بھی اور تمام ملکوں کے نیول آفیسرز سے اس کے گہرے رابطے ہیں ۔ یہ ٹرالر وہ آرانی سمندری سرحد پر چھوڑ دے گا اور پاکیشیائی ٹرالر پر مال لوڈ کر کے پاکیشیائی سمندر کراس کر کے جب کافرستانی سمندری سرحد پر پہنچے گا تو وہاں سے مال کافرستانی ٹرالر پر شفٹ کر دے گا اس طرح بغیر کسی رکاوٹ کے وہ کافرستان پہنچ جائے گا"۔ راہو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن وہ اس دھات کا کیا کرے گا ۔ تمہارے کہنے کے مطابق تو وہ شراب اور اسلحے کا سمگلر ہے"۔ عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"ہاں میں نے اس سے بات کی تو اس نے بھی یہی کہا تھا۔لیکن میں نے جب اسے بتایا کہ یہ مال کافرستانی ایجنٹ جو دونوں کرنل تھے لے کر کافرستان جا رہے تھے اور پاکیشیائی ایجنٹ ان کے تعاقب میں تھے تو اس نے کہا کہ اس کے حکومت کے ساتھ رابطے ہیں وہ ان سے بات کر کے مجھے بتائے گا اور پھر ایک گھنٹے بعد اس کی کال آئی کہ وہ مال خرید لینا چاہتا ہے۔میں نے دو کروڑ ڈالر مانگے لیکن اس نے کہا کہ یہ حکومتی مال ہے۔اسے وہاں سے کچھ نہیں ملے گا۔وہ ایک کروڑ ڈالر اپنی جیب سے مجھے دے کر مال لے رہا ہے۔اس کے بارے میں وہ حکومت سے صرف چند مراعات حاصل کرے گا اور ویسے بھی وہ انتہائی باوسائل اور بڑا سمگلر ہے اس کا گینگ مجھ سے ہزار گنا بڑا اور طاقت ہے اور پھر مجھے تمہاری طرف سے بھی بہرحال خطرہ تو موجود تھا۔اس لئے میں نے سودا کر لیا۔مجھے تو اس وقت ایک کروڑ ڈالر بھی مفت ہاتھ آتے نظر آ رہے تھے"...... راہو نے جواب دیا۔

"اس موہن کا اڈہ کافرستان میں کہاں ہے۔کہاں تم نے اس سے رابطہ کیا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"فائیو سٹار کلب اس کی ملکیت ہے دارالحکومت کی مین شاہراہ پر۔وہ دارالحکومت کا سب سے مشہور غنڈہ ہے"...... راہو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ کب تک کافرستان پہنچ جائے گا"...... عمران نے پوچھا۔

"شام تک۔ابھی وہ پاکیشیائی سمندر میں ہی ہوگا"...... راہو نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس ٹرالر کی کوئی نہ کوئی خاص نشانی تو ہوگی وہ بتاؤ"۔عمران نے پوچھا۔

"مم۔مجھے نہیں معلوم میں نے اس پر کبھی غور نہیں کیا"۔راہو نے جواب دیا۔

"اس موہن کا حلیہ بتاؤ"۔عمران نے کہا اور راہو نے حلیہ بتا دیا۔

"فون لے آؤ چوہان یہاں"...... عمران نے چوہان سے کہا اور چوہان نے ایک طرف پڑا ہوا فون اٹھا کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں جناب آران سے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے یورنیم کے متعلق ہونے والی جدوجہد مختصر طور پر بتا دی۔

"مطلب ہے مال اب تک کافرستان پہنچ چکا ہوگا اور تم باوجود اس ساری جدوجہد کے ناکام رہے ہو"...... ایکسٹو کا لہجہ بے حد سرد ہو گیا تھا۔

"جناب مال ابھی کافرستان نہیں پہنچا۔شام کو پہنچے گا اور ابھی شام ہونے میں دو تین گھنٹے پڑے ہیں اس لئے ابھی وہ پاکیشیائی سمندری حدود میں ہوگا۔آپ پلیز فوراً ہی پاکیشیائی نیول کو حرکت میں لے

آئیں اور جتنے بھی ٹرالر اس وقت سمندر میں موجود ہوں ۔ چاہے ان کا تعلق کسی بھی ملک سے ہو انہیں روک کر ان کی تلاشی لی جائے تو مال برآمد ہو سکتا ہے "...... عمران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" اس موہن کا حلیہ کیا ہے ۔ میں اس ساری کارروائی کے ساتھ ساتھ کافرستان میں ناٹران کو بھی الرٹ کر دیتا ہوں "...... ایکسٹو نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا اور عمران نے راہو کی طرف سے بتایا ہوا حلیہ تفصیل سے دوہرا دیا۔

" ٹھیک ہے "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" جناب میرا نمبر نوٹ کر لیں ۔ مال دستیاب ہوتے ہی آپ برائے مہربانی مجھے اس نمبر پر اطلاع کر دیں "...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی فون پر لکھا ہوا نمبر دوہرا دیا اور اس بار دوسری طرف سے کچھ کہے بغیر رابطہ ختم کر دیا گیا ۔ عمران نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھا اور پھر جیب سے ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اس کا بٹن دبا دیا اس پر عارف کی فریکونسی پہلے سے ایڈجسٹ تھی ۔ یہ ٹرانسمیٹر وہ عارف سے لے آیا تھا۔

" ہیلو ہیلو عمران کالنگ اوور " ۔ عمران نے کال دینا شروع کر دی

" یس عارف بول رہا ہوں اوور "...... دوسری طرف سے عارف ہمدانی کی آواز سنائی دی ۔

" عارف فوراً روشن کالونی کے بلاک بی کوٹھی نمبر تھری پر پہنچ جاؤ میں وہاں موجود ہوں ۔ یہاں تمہارے لئے ایک بڑی خوشخبری موجود

ہے اوور "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیسی خوشخبری عمران صاحب اوور "...... دوسری طرف سے عارف کی حیرت بھری آواز سنائی دی ۔

" تم آؤ تو سہی اوور اینڈ آل "...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے جیب میں ڈال لیا۔

" چوہان تم باہر ٹھہرو...... جب عارف آجائے تو اسے ساتھ لے آنا " ۔ عمران نے چوہان سے مخاطب ہو کر کہا اور چوہان سر ہلاتا ہوا باہر چلا گیا۔

" تم نے اگر درست رپورٹ دی ہے راہو تو پھر تم زندہ رہ سکتے ہو " ۔ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

" مم میں نے بالکل سچ کہا ہے ۔ مجھے مت مارو ۔ میں نے سچ کہا ہے ۔ مجھ سے واقعی زندگی کی سب سے بھیانک غلطی ہو گئی ہے " ۔ راہو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور عمران اٹھ کر سر ہلاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے باہر آگئے ۔

" خدا کرے وہ مال مل جائے تاکہ کم از کم یہ فاسٹ رننگ مشن تو کسی طرح ختم ہو ۔ مال کے پیچھے مسلسل اور تیز دوڑتے دوڑتے میں واقعی تھک گیا ہوں "...... عمران نے دوسرے کمرے میں پہنچ کر کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھیوں نے بھی مسکرا کر اثبات میں سر ہلا دیئے ۔ تھوڑی دیر بعد عارف بھی آگیا۔

" کس کی کوٹھی ہے یہ اور آپ کس خوشخبری کی بات کر رہے تھے

"۔ عارف نے چوہان کے ساتھ ہی کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا

" تم نے ہمارے ساتھ بے لوث تعاون کیا ہے عارف اس لئے تمہارے لئے میں نے خاص طور پر خوشخبری تیار کی ہے "......... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ صدیقی اور خاور سے مخاطب ہو گیا۔

" وہ بیگ اور بوری لے آؤ یہاں "......... عمران نے کہا اور وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے باہر چلے گئے۔

" بیگ اور بوری ۔ آخر آپ کیا پہیلیاں بجھوا رہے ہیں "۔ عارف نے قدرے الجھے ہوئے لہجے میں کہا لیکن عمران مسکراتا رہا۔ چند لمحوں بعد صدیقی اور خاور واپس آئے تو انہوں نے بوری اور بیگ اٹھایا ہوا تھا۔

" اسے یہاں عارف ہمدانی کے سامنے فرش پر پلٹ دو "......... عمران نے کہا اور صدیقی اور خاور نے اس کی ہدایت پر عمل کیا تو عارف بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ وہ پھٹی پھٹی نظروں سے اپنے سامنے فرش پر موجود مقامی اور غیر ملکی کرنسی کے اتنے بڑے ڈھیر کو دیکھ رہا تھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

" کک کک کیا مطلب ۔ کیا یہ نقلی ہیں "......... عارف نے رک رک کر کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" نقلی نوٹوں سے خوشخبری نہیں بلکہ الٹا بد خبری تیار ہوتی ہے ۔ یہ سو فیصد اصل ہیں اور یہ سب تمہارے ہیں "۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میرے ۔ کیا مطلب میں سمجھا نہیں "۔ عارف نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اس نے شاید اس قدر دولت اکٹھی پہلے دیکھی ہی نہ تھی ۔

" تم نے ہم سے تعاون کیا ہے ۔ اس لئے ہم بھی تم سے تعاون کر رہے ہیں "......... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے مختصر طور پر بتا دیا کہ یہ دولت کہاں سے حاصل کی گئی ہے ۔

" اوہ اوہ پھر تو یہ اسی مال کی ہوئی جو آپ کا ہے ۔ اس کے حق دار تو آپ ہیں ۔ جہاں تک میرے تعاون کا تعلق ہے میں نے تو صرف پاکیشیا سے اپنی محبت کی خاطر تعاون کیا ہے ۔ مجھے قطعی کوئی لالچ نہیں تھا ۔ آپ اسے اپنے ساتھ پاکیشیا لے جائیں "......... عارف نے کہا تو عمران نے اٹھ کر بے اختیار اس کے کاندھے پر تھپکی دی ۔

" گڈ شو عارف واقعی تم نے اعلیٰ ظرفی کا حق ادا کر دیا ہے ۔ اتنی بڑی دولت کو ٹھکرانا ہر آدمی کے بس کا روگ نہیں ہے ۔ لیکن ہمیں صرف پاکیشیا کے مال سے مطلب ہے ۔ وہ مل جائے تو سمجھو کہ ہمیں سب کچھ مل گیا ۔ اب دو صورتیں ہیں ۔ یا تو اس دولت کو آگ لگا دی جائے یا پھر تمہیں دے دی جائے ۔ اب یہ تمہاری مرضی ہے کہ تم اسے اپنی طرف سے کسی خیراتی ادارے کو دے دو یا خود استعمال کرو "......... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اعلیٰ ظرفی تو آپ میں ہے عمران صاحب کہ آپ اس قدر کثیر دولت پر قبضہ کر لینے کے باوجود اسے مجھے دے رہے ہیں "...... عارف

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"صدیقی ان سب نوٹوں کو بوری میں بند کر کے عارف صاحب کی کار کی ڈگی میں رکھ آؤ"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس راہو کو آپ نے زندہ رکھا ہوا ہے۔ کیوں۔ یہ تو انتہائی خطرناک آدمی ہے"........ عارف نے کہا۔

"جب تک اس کی دی ہوئی اطلاعات کی تصدیق نہ ہو جائے میں اسے زندہ رکھنے پر مجبور ہوں۔ ہو سکتا ہے۔ اس نے غلط بیانی کی ہو۔ ایسی صورت میں اگر اسے مار دیا گیا تو ہم پھر مکمل طور پر تاریکی میں پہنچ جائیں گے"........ عمران نے جواب دیا اور عارف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے دوسرے کمرے سے فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور عمران ایک جھٹکے سے کرسی سے اٹھا اور تیزی سے اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جس میں راہو بھی موجود تھا اور فون بھی۔ راہو کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی وہ شاید تکلیف کی شدت سے ایک بار پھر بے ہوش ہو چکا تھا عمران کے ساتھی بھی عارف سمیت عمران کے پیچھے ہی کمرے میں آگئے تھے۔ کیونکہ انہیں بھی یقین تھا کہ یہ ایکسٹو کی کال ہو گی اور وہ اس مشن کے انجام کے بارے میں جاننا چاہتے تھے۔ عمران نے آگے بڑھ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"........ عمران نے محتاط لہجے میں کہا۔

"ایکسٹو"........ دوسری طرف سے ایکسٹو کی آواز سنائی دی۔

"عمران تمہاری دی ہوئی اطلاع درست ثابت ہوئی ہے۔ ایک

پاکیشیائی ٹرالر سے مال برآمد ہو گیا ہے۔ پچیس ڈرم ہیں۔ کیڑے مار ادویات کے اور ان کے اندر پچاس بڑے ڈبے صاف شدہ انتہائی قیمتی یورنیم کے موجود ہیں۔ موہن اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر دیا گیا ہے"........ دوسری طرف سے ایکسٹو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا لیکن اس کا لہجہ اسی طرح سپاٹ تھا جیسے مال ملنا روٹین کی بات ہو۔

"مبارک ہو جناب۔ یقین کیجئے ہمیں اس مال کے پیچھے اس قدر بھاگنا پڑا ہے کہ آپ سوچ بھی نہیں سکتے۔ فاسٹ رننگ کا ریکارڈ توڑ دیا ہے ہم نے۔ تب جا کر یہ مال ہاتھ آیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اس بار آپ نے میرے چیک پر جو ہندسے درج کرنے ہیں اس میں دس بارہ صفروں کا ضرور اضافہ کر دیں گے۔ صفریں ہی ہیں۔ جن کی کوئی قیمت نہیں ہوتی"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مال چونکہ تم خود برآمد نہیں کر سکے اس لئے اس بار کوئی چیک نہیں ملے گا"........ ایکسٹو نے سرد لہجے میں جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"یا اللہ کس کنجوس سے پالا پڑ گیا ہے۔ یعنی کہ صفریں بھی نہیں دیں اور اصل بھی غائب"........ عمران نے لمبا سانس لیتے ہوئے کہا اور عمران کے ساتھی تو بے اختیار مسکرا دیئے جبکہ عارف حیرت سے عمران کو دیکھنے لگا۔

"آپ...... آپ معاوضے پر کام کرتے ہیں"۔ عارف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں بھائی ہم تو کرائے کے آدمی ہیں اور اس بار کرایہ بھی نہ مل سکا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ وہ دولت ۔وہ جو آپ نے میری کار میں رکھوائی ہے وہ لے لیں"۔ عارف نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"سوری عارف وہ تمہارا حق ہے۔اصل بات یہ ہے کہ مجھے دولت چاہئے ہی نہیں۔کیونکہ ایک نجومی نے مجھے بتا رکھا ہے کہ میری شادی دولت خاتون سے ہو گی اور اس طرح دولت خود بخود میرے گھر پہنچ جائے گی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

"دولت خاتون یا دولت مند خاتون"۔عارف نے ہنستے ہوئے کہا

"ایک ہی بات ہے۔خاتون ہمیشہ دولت مند ہی ہوتی ہے۔یہ تو بیچارے مرد ہیں جو شادی کے بعد دولت کماتے ضرور ہیں لیکن خود وہ دولت مند ہونے کی بجائے دولت بند ہو کر رہ جاتے ہیں اور خاتون دولت مند۔سمجھ گئے ہو یا"...... عمران نے دروازے سے باہر آتے ہوئے کہا اور عارف بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"اس راہو کا کیا کرنا ہے عمران صاحب"۔چوہان نے پوچھا۔

"راہو راہی سے ہی بنتا ہے اور جو پہلے ہی ملک عدم کا راہی ہو اسے تو ضرور منزل تک پہنچا دینا چاہئے۔کار ثواب ہے"۔ عمران نے کہا اور چوہان سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور انتہائی منفرد ایڈونچر

سان کارا

مصنف: مظہر کلیم ایم اے

ٹرانس اسکواڈ ___ ایک بین الاقوامی تنظیم ___ جس نے عمران کے ملک سے ایک اہم ترین فارمولا اڑا لیا اور عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو علم تک نہ ہو سکا۔

سان کارا ___ ایک جزیرہ جو ٹرانس اسکواڈ کا ہیڈ کوارٹر تھا اور جہاں ایسے حفاظتی انتظامات تھے کہ اسے موت کا جزیرہ کہا جاتا تھا۔

سان کارا ___ جہاں عمران جب اپنے ساتھیوں سمیت پہنچا تو قدم قدم پر موت ان پر جھپٹتی رہی۔

سان کارا ___ جہاں عمران اور اس کے ساتھی شکاریوں کے نرغے میں سہمے ہوئے شکار کی مانند چھپتے پھر رہے تھے ___ لیکن شکاریوں نے انہیں ہر طرف سے گھیر رکھا تھا۔

سان کارا ___ جہاں عمران اور اس کے ساتھیوں پر چاروں طرف سے یقینی موت جھپٹ پڑی۔

سان کارا ___ جہاں چلنے والی ہر گولی اور پھٹنے والے ہر بم کا نشانہ عمران

اور اس کے ساتھی تھے ۔

سان کارا ـــ جہاں سے نکلنے کے لئے جب عمران اور اس کے ساتھیوں نے ایک ہیلی کاپٹر کا سہارا لیا تو اس ہیلی کاپٹر کو فضا میں ہی میزائل سے ہٹ کر دیا گیا اور ہیلی کاپٹر پرزوں میں تبدیل ہو گیا۔

- وہ لمحہ ـــ جب عمران نے مشن چھوڑ کر اپنی اور اپنے ساتھیوں کی جانیں بچانے کا فیصلہ کر لیا۔ کیا عمران واقعی ایسا کر سکتا تھا مگر ـــ ؟
- وہ لمحہ ـ جب تنویر جیسا شخص بھی برملا عمران کی صلاحیتوں کی داد دینے پر مجبور ہو گیا ـــ کیا واقعی ـــ ؟
- کیا عمران اور اس کے ساتھی اپنے مشن میں کامیاب ہو گئے ـــ ؟ کیا عمران فارمولا واپس حاصل کر سکا ـــ ؟ کیا سان کارا جزیرہ تباہ ہو گیا ـــ یا ـــ عمران اور اس کے ساتھی ہی اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے ـــ ؟
- انتہائی تیز رفتار اور انتہائی جان لیوا ایکشن ـــ اعصاب شکن سسپنس سے پُر ہر لمحہ ـــ لمحہ بہ لمحہ بدلتے ہوئے انتہائی حیرت انگیز واقعات ۔

ایک ایسا ناول جو عمران سیریز میں
ایک یادگار حیثیت حاصل کرے گا ۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں انتہائی تحیر خیز، انوکھا اور یادگار ناول

خاموش چیخیں

مصنف :۔ مظہر کلیم ایم اے

خاموش چیخیں، جنہوں نے ایک لمحے میں عمران کے ملک کے دو ہزار انسانوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔

خاموش چیخوں کا آئندہ ٹارگٹ دو لاکھ افراد تھے۔ خاموش چیخیں درحقیقت کیا تھیں؟

عمران اور اس کی پوری ٹیم ایک جنون کے عالم میں خاموش چیخوں کا پیچھا کرتی ہے پھر قدم قدم پر موت کا پھندا ـــ ہر لمحہ عذاب کا لمحہ۔

دو لاکھ افراد کی زندگیوں کے خاتمے میں صرف ایک منٹ باقی رہ گیا۔

عمران اور اس کی ٹیم اس لمحے شکار کھیلنے میں مصروف تھی۔

دو لاکھ افراد کے سروں پر موت کی تلوار لٹک رہی تھی اور عمران اور اس کے ساتھی عقابوں کو کبوتروں کے پیچھے چھوڑ کر تماشہ دیکھ رہے تھے۔

کیا خاموش چیخوں نے دو لاکھ افراد کو موت کے گھاٹ اتار دیا ـــ یا خود وہ خاموش ہو کر رہ گئیں؟ غیر ملک میں عمران اور اس کی ٹیم کا حیرت انگیز ایڈونچر

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

منفرد اور صاحبِ طرز ناول نگار جناب مظہر کلیم ایم۔ اے کے قلم سے

۱۵۰ واں سپریم جوبلی نمبر

عمران ۔ فریدی اور پرمود مشترکہ سیریز

فورکارنرز

پاکیشیا کا علی عمران —— جو اپنے دشمنوں پر قیامت بن کر جھپٹتا ہے۔
نیدرلینڈ کا کرنل فریدی —— جو مجرموں کے لئے قہر کی زندہ علامت ہے۔
بلگارنیہ کا میجر پرمود —— جس کی برق رفتاری سے موت بھی شرماتی ہے۔
جب اکٹھے ہو جائیں تو پھر یقیناً موت کو اپنی تمام حشر سامانیوں سمیت جلوہ گر ہونے سے کون روک سکتا ہے۔

فورکارنرز —— ایک ایسی بین الاقوامی تنظیم جو بیک وقت ان تین عظیم جاسوسوں سے ٹکرا گئی اور پھر ایک ایسی کہانی وجود میں آئی جس کا ہر لفظ موت کی زندہ تصویر میں ڈھلتا گیا۔

فورکارنرز —— ایک ایسی تنظیم جس کے مقابلے پر آکر تینوں عظیم جاسوس اپنی ذہنی صلاحیتوں سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ اور پھر ناقابلِ تسخیر اور ناقابلِ شکست عمران، فریدی اور پرمود درحقیقت زندہ لاشوں میں تبدیل ہو کر رہ گئے۔ ایسی زندہ لاشیں کہ جو اپنی عظمت کا سایہ کہلانے کی بھی حقدار نہ رہی تھیں۔

فورکارنرز —— جس نے عمران۔ فریدی اور پرمود کی ذہنی صلاحیتیں ان کے ذہنوں سے اس طرح نچوڑ لیں جیسے چھتے سے شہد۔ سائنس کا حیرت انگیز اور ناقابلِ یقین عمل۔

فورکارنرز —— جس نے پاکیشیا۔ نیدرلینڈ اور بلگارنیہ کی مکمل اور بیک وقت تباہی کے لئے انتہائی تباہ کن اور دیوہیکل میزائل اکٹھے فائر کر دیتے ایسے میزائل جن کے فائر ہوتے ہی تینوں ملکوں کے اربوں بے گناہ افراد ایک لمحے میں موت کے گھاٹ اتر جاتے کیا تینوں ملک ہمیشہ کے لئے تباہ ہو گئے —— ؟ اور کیا عمران۔ فریدی اور پرمود اپنے ملکوں کو تباہ ہوتے صرف دیکھتے ہی رہ گئے ؟

عمران —— جس کی ذہنی صلاحیتوں کو واپس لانے کا عمل اس کی والدہ کے ہاتھوں تکمیل پذیر ہوا۔ کیسے —— ؟ انتہائی حیرت انگیز اور دلچسپ سچویشن۔

کرنل فریدی —— جس کی ذہنی صلاحیتیں واپس لانے کیلئے قاسم جن اتارنے والے عامل ڈھونڈتا پھرتا رہا۔ اور پھر اچانک ایک زبردست عامل اُسے مل گیا اور فریدی کے سر سے جن اتارنے کا حیرت انگیز عمل شروع ہو گیا۔ یہ عامل کون تھا اور کیا واقعی فریدی کے سر پر جن کا سایہ تھا —— ؟ انتہائی دلچسپ سچویشن۔

فورکارنرز —— جس کا وسیع و عریض رقبے میں پھیلا ہوا حیرت انگیز سائنسی ہیڈکوارٹر جس کی تسخیر قطعی ناممکن تھی اس لئے جب عمران، کرنل فریدی اور میجر پرمود اپنے ساتھیوں سمیت ہیڈکوارٹر میں داخل ہوئے تو وہ اور ان کے ساتھی ہر آنیوالے لمحے میں یکے بعد دیگر حقیقی موت کا شکار ہوتے گئے۔ انتہائی خوفناک ایکشن اور ناقابلِ یقین سسپنس۔

فورکارنرز اور تین عظیم جاسوسوں کے درمیان ہونیوالا ایک ایسا مقابلہ جس کا انجام۔ جی ہاں! —— جس کا انجام موت کے سوا اور کچھ نہ ہو سکتا تھا۔ لیکن کس کی موت —— ؟

ایک ایسا حیرت انگیز۔ منفرد اور انتہائی دلچسپ ناول جسے قارئین کبھی فراموش نہ کر سکیں گے۔ موت کے قہقہوں میں ڈوبا ہوا ایکشن۔ پارے کی طرح تڑپتے ہوئے خون کو برف کی طرح سرد کر دینے والا سسپنس۔ ایسا شاہکار جس پر جاسوسی ادب مدتوں فخر کرتا رہے گا۔

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان ۵